بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہٗ

کتاب شوکت الاسلام و صولت و حشمت اہل اسلام مسمےٰ بہ

فتوح الشام
و
فتوح المصر

مترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سید نپوری اودھ رحمہ اللہ تعالےٰ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بار ہشتم طبع ہوئی

(بہ اہتمام منشی ... لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

اطلاع اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست چھاپہ خانہ سے مفت ملسکتی ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج مین کتب تواریخ حالات انبیا و اولیا و فقہ اہلسنت و متفرقات دینیہ برائے آگاہی قدر دانان درج کی جاتی ہین۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تواریخ حالات		قصص الانبیا۔ کامل	عہ/ پ	**تواریخ مختص بحالات**		جامع طبی۔	۹/۲ پائی
انبیا و اولیا و اماکن		صمصام الاسلام۔ یعنی		**انبیا و اولیا وغیرہ**		تذکرہ علمائے ہند	۱۲/۶ پائی
متبرکہ		منظوم فتوح الشام	عہ/ پ	**اہل سنت**		روضۃ الشہدا	۱۲/۶ پائی
روضۃ الاصفیا۔		تمقام الاسلام	۴/ پ	سفینۂ رحمانی	۴/	سفینۃ الاولیا	۷/
ترجمہ قصص الانبیا۔	۲/۹ پائی	حدیقۃ الاولیا۔	۵/۶ پائی	سیر الاقطاب	۸/	رشحات تذکرہ اولیا	۱۲/
ایضا۔ مطبوعہ شعلہ		تاریخ مدینہ منورہ اردو		گنجینہ سروری حالات		جامع التواریخ	عہ/ پ
طور۔	۵/۶ پائی	ترجمۂ جذب القلوب	۸/	اولیا مع مصرع تاریخ	۹/	جذب القلوب الے	
عجائب القصص کلان	۱۲/ پ	ترجمہ مجموعۂ فتوحات		وقائع شاہ معین الدین چشتی رح	۲/	دیار المحبوب	۸/
تاریخ حبیب الہ	۶/۶ پائی	واقدی کامل	للعہ/ پ	خزینۃ الاصفیا۔ حالات		**فقہ اہل سنت**	۱/
ترجمہ فوائد سعدیہ کاغذ		ایضا کاغذ گندہ۔	صہ/ پ	انبیا و اولیا	۱۲/	شرح سفر السعادت	عہ/ پ
دو قسم۔		ہر چہار حصہ حسب ذیل		مجالس العشاق	۹/	حجج الحجج مسمی بہ غایۃ الشعور	۱۱/
(۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۲/ پ	بھی فروخت ہوتے ہین		اسرار الاولیا	۲/	تذکرۃ الجمعہ	۹ پائی
(۲) کاغذ سفید ربی	۱۰/ پ	(۱) فتوح العرب۔ یعنی		روضۃ الصفا کامل سات		تبیان	۹ پائی
مرآۃ الکونین	عہ/ پ	مغازی الرسول	عہ/ پ	جلد مین یکجائی	عہ پ	بدائع منظوم	۲/
تفریح الاذکیا۔ فی		(۲ و ۳) فتوح الشام۔		شواہد النبوت	۸/	نام حق	۶ پائی
احوال الانبیا۔ در دو		مع فتوح المصر	عہ/ پ	معارج النبوت	عہ/	مسائۃ مسائل	۴/۳ پائی
جلد	للعہ/ پ	(۴) فتوح العجم	عہ/ پ	مدارج النبوۃ۔ کامل	۱۲/	شرح وقایہ فارسی مع حاشیہ	
البدء مرتبہ مولوی		منہاج النبوۃ اردو		جلد اول اور جلد دوم		ملتقی الابحر از مولانا شاہ	
ظہیر احمد شاہ	عہ/ پ	ترجمۂ مدارج النبوۃ۔	۴/۶ پائی	علٰحدہ علٰحدہ بھی فروخت		عبد الحق صاحب محدث	
سیر المدار معروف بہ		ترجمۂ سیر الاقطاب	۶/	ہوتی ہین		دہلوی	۴/۶ پائی
ظہیر الابرار	عہ/ پ	تاریخ مکۂ معظمہ۔	۲/	ایضاً جلد اول	۴/	مسلک المتقین	۴/
عین الولایت۔ از		تذکرہ علمائے حال و		ایضا جلد دوم	۱۲/	فتاوای برہنہ	۸/
عزیز اللہ شاہ صاحب	۸/ پ	حالات مقدس علمائے حال	۴/ پ	تحریر الشہادتین شرح سر الشہادتین	۳/۳ پائی	قدوری مترجمہ ابو القاسم	۶/

فہرست کتاب فتوح الشام

بہ عون خلاق کون و مکان فضل خالق زمین و زمان جل شانہٗ

کتاب شوکت الاسلام و صولت و حشمت اہل اسلام مسمےٰ بہ

فتوح الشام

مترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سید پوری اودھ رحمہ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و الصلوٰۃ و السلام
علی رسولہ و نبیہ محمد الذی لیس لہ فی الخلق ضد و لا ند و علی آلہ و اصحابہ الذین مناقبہم لا تحصی فضائلہم لا تعد
اما بعد بیان مدعا یہ ہی کہ اس جزو زمان مین کہ سنہ ایکہزار دوسو پاسی ہجری ہی کتاب مستطاب **فتوح الشام**
بعبارت عربی از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اِس ذرہ بیمقدار سید **عنایت حسین** ابن مولوی
نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سید نپوری منضافات لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضای شوق طبیعت کے
ابتدا سے انتہا تک مکرر اُسکے مطالعے سے حظ وافر اُٹھایا آخرکار یہ خیال دل مین لایا کہ ہر چند کسلو بازاری علوم دینیہ و ما یتعلق بہا
کی زمانہ کثیر سے بر روے ہی لیکن فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم و تعلم زبان عربی و فارسی کا یکسر رو بانحطاط اور رمز اولت درس و
تدریس زبان اُردو کی ترقی پذیر ہی اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اُردو رایج الوقت
مین ترجمہ ہو کر بقید کتابت در آوین تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہی اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سُننے
مین جسکو کچھ بھی مادہ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک
ایسا محبوب اور پسندیدہ ہی کہ اُسنے عرصہ قلیل مین تھوڑی جماعت سے اُس دین متین کو سب دینون پر غالب اور آخرکار
شرق سے غرب تک بناے اِس دین پاک کی تا قیامت مستحکم کر دی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو
امم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدگی اِس امت پر قطع نظر دیگر دلائل و براہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام

فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اچھی دلیل ہی کہ ایسے باایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت مرحومہ مین ہوئے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر مالدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اُنکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین تو اون لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے جانبازی کی واقع مین اللہ نے اپنے وعدۂ صادقہ کو جو درباب خلافت وتمکین فی الارض نسبت صلحاے اس اُمت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اگر عقل سلیم سے غور کیا جائے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیّت اور اُسکے نبی کے حکم اور تبعیت سے اِس عمدہ کام دین کو کہ عبارت جہاد فی اعدا اللہ سے ہی انجام نہ دیتے تو ظہور وعدۂ آلہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایۂ قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس عالم فانی و نیز بہشت جاودانی مین مضمون حدیث شریف مابین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ کہ مقر خاص ذوات قادسیات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحۂ صدر کے حقیر نے اِس ارادے کو مصمم کر کے چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرۂ دنیاوی کے ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو باندازۂ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اس حقیر نے اس ترجمے مین چند امور کا التزام کیا ہی **اولاً** یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا **ثانیاً** یہ کہ جس جگہہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مین مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمناً وتبرکاً بلفظہ متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھا **ثالثاً** یہ کہ جو خطوط کتابت معاملات شام مین باہمدیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مین نے بنظر ادعیہ ومقولات متبرکہ صحابۂ کرام کے متن کتاب مین لکھا اور ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھدیا **رابعاً** یہ کہ جو اشعار بقاعدۂ عرب کے مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اِسوجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیہ پر ثبت کیے **خامساً** یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار کے نام رواۃ کے ترجمے مین نہین لکھا اور صرف **واقدی** رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا **اب** ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس یہ ہی کہ ہر چند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اِس دیار مین مشہور بین الجمہور ہی لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہوسکتا ہی کہ بیمائگی حقیر کی علوم مین بفحواے بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہی والعفو عند کرام الناس مامول والان اشرع فی المقصود بعون الملک المعبود ومنہ المبدأ والیہ العود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے **روایت** کی ہی کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتداے زمانۂ خلافت صدیق مین مسیلمہ کذاب اور شجاع وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود ہوئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق رضؓ نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اُنسے کہا کہ سمجھو تم لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گردانا اور تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہی اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہی چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور اس بات کو بھی جانو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو بجہاد ملک شام مصروف فرماوین لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بُلالیا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہی آگاہ ہو کہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل وعیال اُنکے بجانب ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود ہمکو اس بات کی خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرأیت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی مازوی لی منہا پس تم سبکا اس بات مین کیا مشورہ ہی رحمت کرے اللہ تمپر پس سب صحابہ رضؓ اور مومنین رحؒ نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپکے حکم کے تابع ہین جہان منظور ہو ہمکو بھیجدیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید مین فرمایا ہی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سُننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط شام کو کہ

یمن اور امراے عرب واہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ وعبارت سے روانہ کیے وہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عزمت ان اوجھکم الی الشام لتاخذوھا من ایدی الکفار الطغام اللئام فمن عول
منکم علی الجہاد فلیبادر الی طاعۃ الملک الوہاب بعد اُسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سُنائی اور کہا کہ نہین پڑھکر سُنایا مین نے
آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے اور آپ کا حکم منظور وقبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ
اور ساز اور زرہ تو بر تو وغیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادہ روانگی وحضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور مین
پیشتر یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمانبرداری کو آپ کی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار
آلودگی کے منظور کیا وہ لوگ دلیران ہین اور شہسوار اور بہادر اور رئیس وہان کے ہین اور مع اہل اور مال کے روانہ
ہو چکے ہین اور قریب تر پہونچے ہین آپ اونکی ملاقات کو آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر
بہت خوش ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوئے
پس آئے ارباب مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانون کو
ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند
اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا انکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سوارون کا اس حیثیت سے
کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلہ یمن سے قوم
حمیر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوئے اور آگے اُنکے **ذوالکلاع الحمیری** تھے
عمامہ باندھے ہوئے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر
کیا پتا اور نشان اپنے مسکن اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت
صدیق کلام اُنکا سُنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر ومعہا النساء تحمل اولادھن فابشر بنصر اللہ للمسلمین علے
اہل الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات
سُنی ہے جیسا کہ تمنے سُنا تھا انس بن مالک سے راوی نے روایت کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے
مال ومتاع اور جانورون کے آگے بڑھے اُنکے پیچھے فوج مذحج اصیل گھوڑون پر سوار برچھے باندھے ہوئے

آئی اور آگے اُس جماعت کے **قیس بن ہبیرۃ المرادی** سردار اُونکے تھے جب وہ قریب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن بہادری
اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعاے خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے
پھر پیچھے اُنکے قبائل طی دکھائی دیے اور آگے اُس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار انکے تھے پس جب
وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابسؓ نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اُترنے کا
پُشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کرکے شکریہ
اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم ازد تھی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے اُنکے **جندب بن
عمرو الدوسی** تھے اور اِس گروہ میں **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے شامل تھے جب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اِس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہی تم تو
لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو **ابی ہریرہ**ؓ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کے ثواب مین
داخل ہون دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سنکر ہنسے اور بعد
ہنسنے کے قوم **بنو عبس** آگے آئی اور سردار اُنکے **میسرہ بن مسروق عبسی** تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے اُنکے
قثم بن اشیم الکنانی تھے اور اِن سب قبائل کے لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ
سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جُدا جُدا اُترے بعدہ جب لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور بسبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کے لوگون کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہوکر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین چلکر درخواست کرد کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کسواسطے کہ اِس مقام مین بسبب
کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہی پس وہ سب سردار بعد اِس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اِس خیال سے کہ کون شخص اُنمین کا
بموجب قرار داد مشورے کے عرض حال کرتا ہی پس اُنمین سے جنّے پہلے عرض حال کیا وہ **قیس بن ہبیرۃ المرادی** تھے
اُنھون نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا
ورسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے مین جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہوگیا اور سب سامان درست ہی اور
اِس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہی اِسواسطے کہ شہر تمھارا ایسا نہین ہی جسمین بقدر رسم
شتر اور اسپ کی جگہ ہو اور نہین فراخی ہی اُترنے والے لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہی تمکو کوئی سبب اُس امر مین
جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہم کو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جاوین اور اِسی طرح

ہر گروہ کے سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای اہل مکہ اور ای
آنے والے اور ملکون کے قسم ہی خدا کی کہ مین تمہاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا روانگی مین صرف
بانتظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا بجواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب ہم لوگون مین سے
کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجیے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُسی وقت پاپیادہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت
عثمان رض اور حضرت علی رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اُنکا اور صحابہ قوم اوس اور خزرج سے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا وہان کو روانہ ہوئے مسلمانان لشکر یہ خبر
سُنکر خوش ہوئے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکو پہاڑون نے بسبب گونجنے اُنکی آوازون اور اُنکی کثرت
کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوے اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا
اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہی اُنہون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور دعا مانگی کہ ای اللہ میرے
صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دے اُنکو اور نہ حوالہ کر اُنکو اُنکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بُلایا اور اُنکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا
اور ایک نشان فوج بناکر اُنکو دیا پھر حضرت صدیق رض نے اُنکے بعد بُلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر رض تھا
اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس اُنکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا
اور ایک نشان فوج کا بناکر اُنکے سپرد کیا بعد اُسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا ای یزید تمہاری قرابتی ربیعہ ہین
اور اُنکی بہادری اور عقل و بزرگی تمکو معلوم ہی سو مین نے اُنکو تمہارے ساتھ اور تمکو اُنپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے
آگے اُنکو رکھو اور اُنکے مشورہ سے کام کرو اور اُنکی راے کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپکا فرمانا مجکو
بخوشی خاطر منظور ہی پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوئے اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج
ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوئے حضرت صدیق رض پاپیادہ اُنکے ساتھ چلے تب
یزید بن ابی سفیان رض نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہی کہ
ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اُتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اُترنے دونگا اور مین اپنے اس چلنے کا اجر اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون
چنانچہ اُسی حال سے اُنکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک جاکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان رض حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرماوین پس حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جسوقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیون کو تیز روی کی سختی نکرو اور نہ جُدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقہ عدالت اختیار کرو ظلم وجور سے دور رہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی اور اس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفاً فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذٍ دبرہ الا متحرفاً لقتال او متحیزاً الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کونچین جانورون کی مگر وہ جانور جسکا کھانا حلال ہی اور جو عہد وپیمان کفار سے کرو اُسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہی کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون مین بیٹھ رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف اُنکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے عبادت خانون کو نہ کھودو اور اُن لوگون کو قتل نکرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندۂ صلبان ہین اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ منڈے ہوے سر اُنکے مشابہ گھر قطا جانور کے ہین پس بلند کرو تم اُنکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا کرین جزیہ کو در انحالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرماکر حضرت صدیق رضؓ نے کہا اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیان رضؓ سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ربیعہ رضؓ بن عامر سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا ای ربیعہ رضؓ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری مراد پر پہونچاوے اور ہمکو تمکو بخشے راوی نے کہا ہی کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان رضؓ اور ربیعہ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ رضؓ بن عامر نے کہا اُنسے کہ یہ شتاب روی خلاف حکم اور وصیت خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیان نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہی اسی طرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہی کہ ہم پہلے سب کے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اسوجہ سے ہم تین فضیلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالی نے ربیعہ رضؓ بن عامر نے کہا کہ جس طرح سے چاہو سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہی پس روانہ ہوئے وہ بجانب وادی قری کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب یہ خبر لوا سطۂ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھی ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے سب اپنے

ارکان دولت کو جمع کرکے کہا ای قوم بنی اصفر جان لو تم اِس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے پابند
احکام شریعت کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا تم
اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسرے بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تمپر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تمپر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اِسی طرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تمنے تغیر اور تبدل احکام دین
مین کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور مجرم خدا ہوئے تب سے بپاداش اِن باتون کے اللہ تعالے نے ایک ایسی قوم کو
تمپر بھیجا کہ زیادہ اُنسے ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گزرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے
جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو
ہماری طرف بھیجا ہو کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا بجواب اسکے
سب ارکان دولت نے کہا کہ ای بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھین گے اور اُنکے
شہر مین جاکر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسی کو اُنمین سے نچھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ جب ہرقل
نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علیحدہ کیے اور چار شخصون
کو اپنے مردانِ مبارزہ سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا **ایک** کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُسکا کہ نام اُسکا جرجیس تھا
تیسرا حاکم سرطہ کا لوقا بن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل مین ضرب المثل
تھے پھر اُن لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے ساز و سامان سے درست اور تیار ہوئے اور اُنکے مہتر ترسایان نے
اُنکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعاء فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز
اُنکے عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دھونی اُن چار شخصون پر دیکی و معمودیہ کا پانی اُنپر چھڑکا پھر وہ سوار مع اپنی
فوج کے روانہ ہوئے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ تبلانے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقابلہ تبوک داخل ہوئے تھے جب پہونچے تھے
صحابہؓ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا پس جب اُٹھتی
ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہوگئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایک ہزار
مسلمانون کو اپنے لشکر کے پوشیدہ بطور گارڈ کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا اور ایک ہزار سوار سے
آمادہ جنگ لشکر روم ہوئے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصائح اور تذکرہ نعمتہا سے
خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ اِس امر کو کہ اللہ تعالے نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہی اور بہت لڑائیون مین فرشتونکو
بھیجکر تمھاری کمک کی ہی اور قرآن شریف مین کہا ہی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الجنۃ تحت ظلال السیوف اور یہ لشکر تمھارا اسیلا ہی جو ملک

شام مین واسطے جہاد کے بمقابلۂ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر تم مین ملگیا
ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمھارے قتل مین امید کرین اور
مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمھاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ اُسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوائے اس جماعت کے
اور کوئی اُنکے پیچھے نہیں ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین باآواز خشمگین کہا تو تم جانتے نہ دوان لوگون کو جو تمھارا ملک
لینے کو آئے ہین اور پردہ دری تمھاری حرمت کی اور قتل تمھارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب
سے کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمت
درست اور قلب استوار سے بارادۂ لڑائی کے اُنکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہو گئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نے
اُنپر اور بوجہ اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ مین آگئے کہ اسی حالت مین ربیعۃ رض بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون
نے کمینگاہ سے نکلکر اور باآواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین اُنکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالی نے اُنکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈالدیا پس وہ فوراً
پیچھے پھرے اور ربیعۃ رض بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون نو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب
کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعۃ رض بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اُسپر اور ایسے راستے سے اُسکے نیزہ
مارا کہ اُسکے سینہ مین توڑ کر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہو کر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال دیکھا
بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس مسلمان شہید ہوئے
کہ اکثر اُنمین کے قوم سکاسیک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا اُنسے افسوس ہی تمپر کہ مین
کون مُنھ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اُنھون نے دلیری
کر کے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے بھائی
باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اُسی سے جاملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سنا بعضون نے بعض کی تعریف اور اظہار
رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادۂ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون
مین خیمے کھڑے کیئے اُنھون نے اور بواسطہ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام قداح بن واثلہ تھا مسلمانون کے
پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ
ہمسے کیا چاہتے ہین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین آکر ادائے
پیام کیا تب ربیعۃ رض بن عامر نے چاہا کہ رومیون کے لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ تمھارے

جانے مین مجکو تمھارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہؓ بن عامر نے یہ آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولنا اور کہا مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیئے جاتا ہون کہ تمھاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اسوجہ سے مین اُنپر حملہ کرون پس تم بھی اُنپر حملہ کر دیہ کہکر ربیعہؓ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوئے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن وائلہ نے اُنسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کرو گھوڑے سے اترو ربیعہؓ بن عامر نے کہا کہ مجھ سے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سواے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اُسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تُمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمھارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راستگو ہین آنے دو اُن کو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہؓ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ ای برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف اقوام کے ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہؓ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمھارے بیچ مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم سے راہ و رسم اور دوستی رکھو ربیعہؓ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اتری ہی ربیعہؓ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اُتری ہی جرجیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اس شرط پر کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمھارے اس بات کی لکھا پڑھی ہو جائے کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہؓ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو کسی طرح قبول نہین کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب مار ڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح دکھائی نہین دیتا ہی اور مرجانے کو ہم اداے جزیے سے آسان و سبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور عمالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک دربان سے کہا کہ سقیلہ بہتر ترجمان کو اسوقت میرے سامنے حاضر کرو

کہ اُنسے امور دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے ایک پہلے دانا اور مہتر سایان کو جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اِس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے اُس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اِس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس شقیلہ نے ربیعہؓ ابن عامر سے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکے نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُنکو آسمان پر بلاویگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہؓ بن عامر نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہے سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہے کہ خدا اُنکی اُمت پر ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کیا ہے اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور دوسری جگہ فرمایا ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہے کہ اُنکی اُمت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا اُسکے واسطے ایک ہی بُرائی لکھی جائیگی ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنکی اُمت کو حکم کریگا کہ اُسپر درود بھیجا کرین ربیعہؓ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہؓ بن عامر کے سُنکر متعجب ہوا اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق اُنھین قوم کے ساتھ ہے پھر بعد اِس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہے جسنے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہے پس جب جرجیس نے یہ کلام سنا لال ہوگئین آنکھین اُسکی غصے سے اور چاہا اُسنے کہ ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہؓ بن عامر اِس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فوراً اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈالدیا اُسکو زمین پر بیہوش اور مردہ اور دوڑے بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہؓ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ بمقابلہ ہوئے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ دشمنان خدا نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ربیعہؓ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لو تم اُنکو جانے نپاوین پس حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایک مین اور خوب مضبوطی سے دمی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا بسرداری شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی اُنکے سرون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اُس دن آٹھ ہزار جماعت رومیون سے

ایک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لیا تھا اُنکو گھوڑے دوڑا کر بسبب دور ہونے ملک شام کے تبوک
سے اور سب مال و اسباب اُنکا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے شرحبیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوترے اور شرحبیل بن حسنہ
نے سب مال لوٹ کا یکجا کر کے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہؓ بن عامر سے مشورہ کیا سو اُن دونون سردارون نے
یہ کہا کہ مناسب ہی کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ
مسلمان اُسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اِس رائے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سوا ے
ہتھیارون اور سامان جنگ کے واسطے تقویت مسلمانون کے ہمراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے
مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ جب شداد بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون نے
اُسکو دیکھا بڑی خوشی سے آوازین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اُنکی آواز کا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے کانون تک پہونچا پس اونھون نے سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس
اُس مال و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ملا ہی لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسی وقت شداد
بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اتر کر مسجد شریف نبوی علی ساکنہا الف
التحیۃ والثنا مین داخل ہوئے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
سلام کیا بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کر کے مبارکباد فتح کی دی اور تمام
سرگذشت لڑائی رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالی جل شانہ کا ادا کیا
اور اس معاملے کو شگون نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے دوسرا لشکر
مسلمانون کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہو ہذہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن قحافۃ الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلامٌ
علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد فانی قد استنفرت
من قبل المسلمین الی جہاد عدوہم وفتوح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالی حیث
یقول انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون وہذہ الآیۃ
نزلت فیکم وانتم احق بہا واولی من صدق بہا وقام بعملہا فمن نصر دین اللہ فاللہ ینصرہ ومن بخل
بنفسہ عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ اعدہا
اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اور اس نامے پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن خدافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوے اور مکہ معظمہ مین
پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن خدافہ نے وہ خط پڑھکر اُن لوگون کو سُنایا پس سہیل بن عمرو
اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
اور سچا جانا ہمنے قول انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل کھڑے ہوئے اور کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ باز رہینگے
ہم مدد دہی دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھین گے ہم اپنی جانون کو ان لوگون سے جنھون نے
سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر پیچھے رہے ہم سبقت کرنیوالون سے
پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چودہ آدمی اپنی قوم کے
بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے اور حارث بن ہشام بھی
انکے ساتھ ہوے اور دیگر اہل مکۂ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچسو تھی اسیطرح حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی چار سو آدمی بجانب
مدینہ منورہ روانہ ہوئے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے انھون نے ابی عامر ہوازنی سے روایت
کی ہی کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس
پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوے
کہ ہم وہ سب ملکر نوسو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نوسو سوار رومی کا مقابلہ
کر سکتا ہی پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیق رضؓ کو معلوم ہوا حضرت
صدیق رضؓ نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنے جس مقام مین شرجیلؓ بن حسنہ اور
یزید بن ابی سفیان اور ربیعہؓ بن عامر ہین پس روانہ ہوئے ہم لوگ جرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر
ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے روایت کی ہی کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی
کی پھر کہا کہ اے لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہی جہاد کو اور ثواب اُسکا بڑا ہی اللہ تعالی کے نزدیک پس اچھے کرو تم
اپنے ارادے اور نیتون کو تا کہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کرنے فضل اپنے پروردگار
اور سنت اپنے نبی کے اور نہین ہی یہ تمام مگر ایک دو نیکیو نکا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا
گذرے ہوے لوگون مین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزائے خیر دینا اُسکا اللہ تعالی کے ذمے ہی اور چار سو مسلمان قوم
حضرموت کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ اصید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور بہ
واسطے جہاد روم کے انکو بلایا تھا پس ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ اے قوم

بنی کلاب پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دینِ محمدی کی کرو
پس ایک شخص پیر نے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام مین گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنیکو کہتے ہو جنکے واسطے
عزت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہین اور اہل عرب طاقت انکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین کہ یہ لوگ بہت کم ضعیف
جماعت کے تھوڑے ہین ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب
گنتی لوگون اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام
غزوہ بدر کے بھی تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت
کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اسوقت تک کہ اس عالم سے انتقال فرمایا
اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اسوقت تمنے دیکھا ہے ان لوگون کو
جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے انکو مغلوب کیا اور کوئی
تعریف تمھارے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانون کے نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانونکی کمک
نہ کروگے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہے پس اللہ تعالے کی قسم تمکو دیتا ہون کہ برا نہ کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے
حالانکہ اہل عرب مین اونٹ گھوڑے جماعت ہتھیار مین تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفۂ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو راوی نے کہا کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سنی کھلگئین آنکھین انکی اور جوانمردی
کی انھون نے واسطے چلنے کے پس سوار ہوئے اونٹونپر اور کوتل کر لیا عربی گھوڑونکو اور آئے مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما وتشریفا
مین پس وہان مسلح اور گھوڑونپر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ مین پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت
صدیق انکے آنے سے خوش ہوئے اور ایک نشان فوج اس جماعت کے واسطے بناکر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور انکو حکم دیا
کہ لشکر مسلمانون مین جا ملو اور ضحاک نے بہت گھوڑے اونٹ اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس
خواہش سے نذر کئے تھے کہ جہاد روم مین وہ کام آوین راوی نے کہا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے
برنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خیل الیمن مجحلۃ طلقۃ
راوی نے بیان کیا ہے کہ اس لشکر کے جمع ہونے کا شورہ ہوگیا اور اولاد مہاجرین اور انصار کے بھی لوگ آکر اس لشکر مین شریک ہوئے
اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق رضی نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر پر امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرمادین
اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کرین سو یہ امر سعید بن خالد بن سعید بن العاص کیواسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا
اسوجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپنے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا
ایک امیر طلیعہ میل اور امیرون کے میرے باپکو مقرر فرماوین تب مسلمانون نے اس معاملے مین آپسمین گفتگو کی تھی پس آپ نے انکو
معزول فرمایا اور حال یہ ہے کہ میرے باپنے اپنے نفس کو راہ خدا مین قید کیا تھا اور مین نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین

قید کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اس لشکر کا مقرر فرما دین تو اللہ تعالیٰ لڑائی مین مجکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کارہ تھے پس حضرت صدیق رض نے انکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج انکے واسطے بنا کر انکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر انکو امیر کیا واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا اور خواہش اُن کی درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا انکا اُس کام پر سُنا تو یہ امر انکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق رض کے پاس آئے اور کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے بنایا ہی اور اُنکو اُس شخص پر جو اُنسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے سُنی سو مین قسم بخدا کہتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے اُنکے باپ کے مقدمے مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے باپ کے مقدمے مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق رض نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا بہت گران گزرا ان ہر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف رائے حضرت عمر رض کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمر رض کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر رض ہوا خواہ مسلمانون کے تھے اور انکو ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت صدیق رض اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپکو معلوم ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو صلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور انکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دُشمنی نہین ہی پس حضرت صدیق رض نے قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کر کے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس پھیر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر صدیق رض کے جس جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین قید کر چکا ہون واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنا دین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر رض سے کہا کہ تم قبل اسلام کے ہمارے واسطے شمشیر بُران تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے ہین

حال آنکہ اللہ تعالی نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین انہین کو مقدم گردانتا
ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمہاری راے ہی کہ سابقین کو مقدم گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم
نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ بایام جاہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہی اُسکا دو چند راہ خدا مین
خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے ہین اسکے دو حصے
اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ ای لوگو مین خدا کو اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے
اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس اور اپنے مال کو راہ خدا مین قید کیا ہی کبھی جہاد سے نہ پھرینگے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سُنکر یہ دعا مانگی اللہم بلغہم افضل ما یؤملون واجرہم باحسن
ما کانوا یعملون پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وایل السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک
نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنے اہل مکہ معظمہ اور ثقیف وطائف وہوازن و بنی کلاب کا
سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اس کے
خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور مشورے کے نہ کرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین
اور تمہارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت
اور سختی دشمنان دین پر اور میرا جہاد مین معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے
واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میں اقرب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور
دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمر نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا ذکر کیا مین اسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین
کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا
مرتبہ تمہارے مرتبے سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے
حق مین ارشاد فرمایا ہی ابو عبیدہ امین ہذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ پر امیر مقرر کیا
جاؤن تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمر نے کہا افسوس ہی تمپر ای عمرو اس بات کا
کہ بیان تمہارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمہاری بجز حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہی سو
ڈرو ای عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سواے بزرگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو
یہی ہی جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ روانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ سے
اُنکے ساتھ ہوئے اور مہاجرین اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے
اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو العمد واسے نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس

مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی
کہ ڈرتے رہو تم اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالیٰ سے عالم تنہائی مین کہ وہ تمھارے
کام کو دیکھتا ہی اور یہ تو تم جان چکے کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگو نبر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو
اپنے کام سے راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کے خبرگیران ہو
کہ انمین ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہی واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے
اس لشکر کے روانہ ہو تو اُس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہؓ بن عامر اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
گئے ہین بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤگے اور لوگ خبررسان اور جاسوس مقرر کر کے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجکر انکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو
ارض فلسطین مین ہین لڑو اور اگر اُنکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور
سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس کام کے
واسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہی اُسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نہ کہو کہ
خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور
قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی اور معاملۂ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہی اور تمھارے ساتھ
صحابۂ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سو اُنکی پاسداری اور بزرگداشت وحفظ مراتب اور حقوق اُنکے کا کرنا اور
اُنپر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا غرور اپنے دلمین نہ لانا کہ مجکو ابی بکرؓ نے اسوجہ سے سردار انکا
کیا ہی کہ مین اُنسے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت
جس امر کا قصد کرنا اُسمین اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا
وقت آئے اذان کہنا تاکہ تمھارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمھارے ساتھ نماز پڑھیگا
اُسکے واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیام گاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود اپنے جیون کی بات چیت مین مالک رہنا
اور دشمنون سے نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کیواسطے ساتھیون کو باری
باری سے مقرر کرنا پھر تم خود اُسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب
کسی ہمراہی کو بعوض کسی امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نکرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو
ہو جائے اور جہانتک ممکن ہو سکے دُرّے نہ مارنا کیونکہ تم بخوف نہین رہ سکتے ہو اُس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین اور کمک کرے
اُنکی تمھارے اوپر اور نہ برملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اُنکی بات پر اور اپنے کام مین کوشش
کرتے رہنا اور بوقت مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیونپر حکم اس

امر کا کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام پیشوا نہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اُنکے مثل مان باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اُسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہو اور بالالتزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیونکو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی اور خوبی دنیا سے احتیاط رکھنا اُسوقت تک کہ جا ملو تم گزشتگان گرسنہ شکم سے اور اپنے تئین اُن لوگون مین ملانا جنکی مدح قرآن شریف مین مذکور رہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وجعلناهم ائمة يهدون بامرنا واوحينا اليهم فعل الخيرات واقام الصلوة وايتاء الزكوة وكانوا لنا عابدين ۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کرتے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اُس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اسکی راہ مین جہاد اور کفار کو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا اُس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانونکا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایکدن کے راستے پر پہونچگیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشان بنا کے فوج واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور اُنکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ اے امین الامة جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس بلایا اور سردار کیا اُنکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا اُنکے لشکر زحف کو جسکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو اکثر لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ اے ابا سلیمان مین نے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ابلہ اور فارس کے اور مین اللہ تعالی سے امید اس بات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالی اس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق رویم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلہ اور فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے نیزہ رکھتا

مین نے اُنکو کہ نشان کو جنبش دیتے تھے اپنے ہاتھ مین اور اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کرکے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ
اللہ تعالی سے دعاے فتح و نصرت کی مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق رضی کے دل مین مسلمانون کے واسطے
ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار اُسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس
امر کا ہی تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو مسلمانون کے واسطے قلق ہی اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانونکو
اُنکے دشمنونپر غالب کرے اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجکو غم لاحق ہوے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مجکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اِس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام
کے خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہی کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا فرمایا ہی
اور اللہ تعالی کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہی حضرت صدیق رضی نے کہا سچ ہی اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا درباب فتح ملک شام کے راست ہی اُسمین کچھ خلاف نہین اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن ہم نہین
جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہی لیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیئے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی شب کو حضرت صدیق نے یہ
خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور انکے ساتھی مسلمان ایک پشتہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اُنپر سخت ہوگیا ہی پھر
عمرو بن العاص نے چاہا کہ اُس پشتہ دشوار گذار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے بسواری اسپ اُس مین
اور ساتھیون نے بھی تبعیت اُنکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اُترے وہان اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اِس خواب کو لوگون سے بیان
کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہی کہ مسلمانونکو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن العاص
اور اُنکے ساتھی لوگونکو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اٹھانی پڑیگی پھر اس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر
وغیرہ عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے
تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تھا اسوقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے تھے
اور سب معاملہ دیکھا سُنا تھا سو اُن لوگون نے یہ خبر و نیز حال مارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا
پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور مہتران ترسایان کو اکٹھا کرکے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ
سنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہی جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس میرے تختگاہ تک مالک ہوجائینگے اور وقت اسکا قریب پہونچا ہی اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک مارے گئے اور

اور خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہی کہ اُسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی سمجھو
پس مناسب ہی کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور اہل کے بابے اور مال کے واسطے اُنسے لڑو اور اگر اس باب
مین سُستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب اُنکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا لشکر اپنے
ساتھیو نہر جو بمقام یرموک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہی اور جا کر تم سب بمقام اجنادین
جمع ہو ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جنھون نے بیان کیا ہی ہم اُنکی زبان سے سنین پس ہرقل نے اُنمین سے
ایک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اُس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوے کتنے دن گذرے
ہین اُسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اُسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابوبکر ہی
اور اُنھون نے اپنا لشکر تمھارے ملک کو روانہ کیا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین پھر
ہرقل نے پوچھا کہ تو نے ابوبکر کو دیکھا ہی اُسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہی اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر
اپنے شانون پر ڈال لی تھی اور دیکھا مین نے انکو مثل اور سب مسلمانون کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوے
بازارون مین پھرتے ہین اور نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کمزور کا زورآور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اُن کے
نزدیک کمزور اور زورآور برابر ہین پھر ہرقل نے کہا کہ انکا حلیہ بیان کرو اُسنے کہا کہ قد انکا لانبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون رخسارے
پتلے اور ہلکے ہین اور خوش زبان اور بیان مین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سُنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے
اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے معلوم ہوا ہی کہ اُنکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے
ہلاکی اور جلاوطنی دشمنان دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اُس عرب نصرانی نے کہا کہ اُس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی
مین نے دیکھا ہی ابوبکر کے ساتھ کہ اُنسے کبھی جدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مین نے تو رومیون کے
واسطے بہتری اور فلاح چاہا تھا مگر اُنھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہی کہ نکالدیے جاوینگے روم کی زمین سے پھر
بعد اس گفتگو کے تیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اسکے لشکر کا تھا اور کہا اس سے
کہ مین نے حاکم کیا تجکو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار
ہی اور اُسی سے ہماری عزت ہی پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اُسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور اُن کے
کمزور اور لاغر ہو گئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سر سبز مین پہونچکر اُترے اور گھوڑے اونٹونکو چرنے کے واسطے
چھوڑ دیا پس جاتی رہی لاغری اُنکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوئے اور اپنے کام مین اُنھون نے مشورہ کیا اس مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اُس مقام مین آئے اور اُنکے عزیز اقارب

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستون سے واقف ہوگئے اور وہ اسوقت
اپنے بگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس
لیگئے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرہ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطرار کا کیا سبب ہے
عامر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی درانحالیکہ کھینچتے ہین اور پھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اچھے
گھوڑون پر عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا بس ہم اللہ تعالی سے دشمنو پر
مدد چاہتے ہین تم یہ بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی کہ نشانون اور
نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے
اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذر خواہی کی اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب
عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت اور قوت
مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف جو موجود تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملہ جہاد مین برابر ہین پس مدد چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو اُنسے اپنے
دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا
پس تم لوگ اس معاملے مین کیا راے دیتے ہو بجواب اس کلام کے ہر شخص کو جو راے مناسب معلوم ہوئی
اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیہ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای سردار ہمارے راے یہ ہے کہ تم
ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور گانون کو نہ چھوڑینگے اور
جماعت اُنکی متفرق ہو جاویگی اُسوقت ہم اُنپر بسبیل غفلت کے حملہ کرکے اگر خدا نے چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے
کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالے نے وعدہ مدد دہی اور حکم صبر کا
فرمایا ہی اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے
قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ دشمن کے دیار مین ہین اور وہ درپے ہمارے
قتل کے آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگون کے مقابلے
اور لڑائی کرنے سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو انسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور
جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا پس اللہ تعالے اُسکی راہ مین ہی پس عمرو بن العاص نے
قول مسلمانان کا منظور اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنکر خوش ہوے اور کہا کہ ای بیٹے
فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے دل مین بھی

یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے بطور طلیعہ کے
اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو آیا پاوینگے ہم کوئی راہ لڑائی کی اُنکے ساتھ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل نہین ہون اس امر مین
کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بنا کر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیا اور ایکہزار
سوار مسلمانون سے اُنکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طایف اور ثقیف سے تھے اور حکم روانگی کا دیا پس
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوئے اور وہ باقی دن اور تمام رات صبح تک چلنے مین گذرا نا
کہ دفعۃً صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبد اللہ بن عمر رضؓ نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم
ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبد اللہ بن عمر رضؓ نے مع اپنے ہمراہیان کے
اور ایک قوم نے بادیۂ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جا کر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی عبد اللہ بن عمر رضؓ نے کہا کہ ایک کا
دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اور اسی گفتگو مین غبار قریب
لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیئے جنکو رومیس سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے بھیجا تھا
بسرداری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار دریافت کر کے
اُسکو اطلاع دیوین پس جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ مہلت ندو انکو
کہ آخر تمھارے ہی مقابلے کو آئے ہین اللہ تعالی تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو اس بات کو کہ بہشت تلوارون
کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باواز بلند کہا اور حملہ کیا اور سب سے پہلے
عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اُسکو پیچھے مہاجرین
اور انصار حملہ آور ہوئے اور مل گئین دونون جماعتین اور کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ دائین بائین
لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کھنبہ یہی شخص معلوم ہوتا ہی حالانکہ لڑائی کی
گھبراہٹ اور نامردی اُسپر چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل اونٹ مست کے معلوم
ہوتا تھا پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اُسکی طرف اور پیچھے ہٹا اُسکا گھوڑا میرے
نیزے سے پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اُسنے بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا
مجھپر پس ڈالدیا مین نے نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اُسکے نیزے پر مارا کہ پھل اُسکا کاٹ کر نیزے کو
مثل ایک چوب کے کردیا پھر دوسرا وار مین نے تلوار سے کیا پس قسم ہی خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ
گویا مین نے تلوار کو پتھر مارا اور سنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز تمھی کے یہان تک کہ ڈرا مین کہ

تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا پھر مین نے
ایک اور ضرب تلوار کی اُسکی رگ شانے پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اُسکا پس جب
کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین براستی آمادہ ہو گئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے مین مصیبت سخت مین پھنسے
تھے مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکین کے بازوؤن پر کہ غالب ہو گئے اُنپر اور بہت کفار
مارے گئے اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالی نے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ انکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالی سے امید یہ ہی کہ اُسنے عبد اللہ
بن عمرؓ کے ساتھ سوای بہتری کے اور کچھ نکیا ہو گا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبد اللہ بن عمرؓ ہمارے
ہاتھ سے گئے تو یہ فتح اُنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہی اور مین سب گفتگو مسلمانونکی سنتا تھا اپنے نشان
کے پیچھے پس بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس
مسلمانون نے جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اُنھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین
سردار لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالی نے تمھاری
برکت سے دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے
اور ہتھیار وغیرہ مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوئے اس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات
آدمی جنکے نام یہ ہین سراقہؓ بن عدی نوفلؓ بن عامر سعیدؓ بن قیس سالم مولیٰ عامر بن بدر الیربوعی عبد اللہ بن خویلد المازنی جابرؓ
بن راشد الحضرمی اوسؓ بن ساعدہ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور یہ تمام سرگذشت اُنسے بیان کی پس
خوش ہوئے عمرو بن العاص اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسانی اور مددگاری پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص نے
قیدیونکو اور چاہا منجملہ اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین کا واقف زبان عربی کے
نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ فوج
لیکر آیا ہی اور ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہی کہ کسی کو زمین ایلہ تک آنے نہ دیوے اور روبیس نے اُس سردار کو جو مارا گیا
بطریق طلیعہ اپنی فوج سے کر کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہنچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہی وہ اور ہلاک کریگا تم سب کو
اسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ اہل عرب کے
نہین ہی پس عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا قریب ہی کہ اللہ تعالی اُسکو بھی قتل کرے گا جس طرح اُس سردار کو

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ گویا تم ہونزدیک اُنکے سردار سے جو بدلا لینے آتا ہی ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا ہمارے واسطے ایک بلا ہی پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ تیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہی کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہی تمھاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت اُنکی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ ہمکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالےٰ سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو درداجو مسلمانون کے لشکر مین تھے روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طے کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے تو صلبان کو کہ تحت ہرمیلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوئے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیون کو مثل ہزبر زور آور مست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیتا تھا اور اسطرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقی مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہم ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین وانصار نے قرار پکڑا اور عمرو رضہ بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہی کہ تمکو مبتلا سے بلا کر کے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالیٰ کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالیٰ سے حصول ثواب اور بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیین نے صفوف لشکر مسلمانونکو اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھتی ہی گویا کہ وہ مشابہ ایک بنائے مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑونکی پیشانی سے نور چمکتا ہی پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانونکی رومیین کو اور اُسنے اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھے مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید رضہ بن خالد رضہ بن سعید رضہ بھتیجے عمرو بن العاص رح کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے ای اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ و میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرونکو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفون کو اور ہلا دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہو کر انکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوئے اور سب سے زیادہ عمرو رضہ بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہی خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ ای جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون شریک ہوا چاہتا ہی تا کہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہی اور دیکھون جا کر سعید رضہ بن خالد کو پس ضحاک بن سفیان

ذکر شہادت سعید بن خالد بمقام اجنادین ۱۲

و ذو الکلاع الحمیری و عکرمہ بن ابی جہل و حرث بن ہشام و معاذ بن جبل و ابو الدرداء و عبد اللہ بن عمرو و اصید بن دارم و نوفل و سیف بن عباد الحضرمی و سالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل اُنکے اور لوگون نے ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے **روایت** کی ہی کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار تھے تا آنکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اُنپر اور اُنکو اس ہمارے حملے کا کچھ فکر و خیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑون لوہے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے اُنکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ اُنکی سواری کے جانورونکو چھیڑو کہ سواے اسکے اور کوئی صورت اُنکے ہلاک کی نہین ہی پس اُنکے جانورونکے شکم مین ہمنے نیزونکی نوکین چبھوئین تب اُنھون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اُنپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے[۱] اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت اُنکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس معرکہ مین شعار ہمارا یہ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم[۲] انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے **روایت** کی ہی کہ اس لڑائی نے ہمکو شعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی مین اُسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سپرد کیا اُنھون نے اپنے کام کو اللہ تعالے پر اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللھم[۳] انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم علی من تیخذ معک شریکا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما **روایت** کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال ہمارے اُنکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مجکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہ ہو گیا اُسمین ایک سوراخ اور نکلے اُسمین سے گھوڑے سبز کہ اُنکے سوار نشانہاے سبز لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا ابشروا[۴] یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فقد اتیکم النصر من عند اللہ تعالیٰ پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو ببرکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے اور مسلمان اُنکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آوازہ فتح کی دے رہا ہے اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مار ڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی مین فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے اور رات ہونے تک مسلمان اُنکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل اُنکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب **روایت** کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اُسوقت اس حال مین کہ نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈالدیا تھا اُنھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اُسکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اُسکے گم شدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

اہل عرب کو کہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو اُن لوگون
نے جنھون نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالی کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالے نے
دی تھی یہان تک کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف ارادہ جہاد تھا
پس جب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمین سے مفقود الخبر ہو گئے تھے کہ تعداد اُنکو ایکسو تئیس (۱۲۳)
تھی اور سیف بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رورم و اشب بن شداد منجملہ اُنکے تھے اور
سوائے اِنکے یمن کے لوگ اور بادیہ مدینہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج
ہوا بعدہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالے اُنکے ساتھ نیکی چاہتا ہی اور تو ای عمرو انکار کرتا ہی اُسکی
اور نماز پڑھائی مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت ہو گئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے
جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے **روایت** کی ہی کہ کچھ تھوڑے
لوگون نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی باقی سبھون نے بسبب تعب راہ اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہون مین
نمازین پڑھین اور اسباب لوٹ کا بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان
کہی عمرو بن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدون کی میدان
جنگ سے اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایک سو تئیس (۱۲۳) لاشین نکالین مگر
اُنمین سعید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اِس
حیثیت سے پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہو گئی تھین پس عمرو بن العاص
یہ حال دیکھکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کر دیا اور نماز جنازے کی اُنپر
پڑھی اور یہ معاملہ پیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو بن
العاص نے خط اطلاعی اِس لڑائی کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عمرو بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ **اما بعد** فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و انی وصلت الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی
مائۃ الف و من اللہ علینا بالنصر و قتل من الروم احد عشر الف و فتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان
قتل من المسلمین مائۃ و ثلاثون رجلاً اکرمہم اللہ بالشہادۃ و انا مقیم بارض فلسطین فان احتجنا
الی سرت الیک والسلام علیک و علی المسلمین و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور اِس خط کو ابی عامر الدوسی کے ہاتھ
روانہ کیا پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی اُنھون نے
داخل ہونے کی ملک شام مین مگر اُنھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اپنے لشکر ہمراہی کو جابجا متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا اُنھون نے بہ نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا چیز ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو اُنھون نے کہا نیکو کاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اُسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالے نے انکے ہاتھ پر کی پھر دیدیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے مُنھ کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دہی اللہ تعالیٰ کے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے انسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے جنمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہا کہ کہان جاؤگے ای خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف بارادۂ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جاملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انما انت مامور فان کان ابو بکر امرك ان تكون معنا فسر الينا وان كان امرك بالثبات فی موضعك فاثبت والسلام عليك وعلى المسلمين ورحمة الله وبركاته اور اِس خط کو لپیٹکر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اِنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اِنسے مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ ای میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالیٰ مجکو صبر تمھارے اوپر اور ملاوے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجکو قدرت اور مکنت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اِنمین سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہوجاے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنیوالا اور قوت دینے والا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس ساتھ دیا اُنکا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہی

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اُسیوقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعۃً خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہی کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین خوف اِس بات کا رکھتا ہون کہ مبادا مشرکین ہمپر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم اُن تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین خالد رضؓ بن سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ آؤن پس اُترے خالد رضؓ گھوڑے سے اور لے لیا اور باندھا ہاتھ بند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوے ڈول کو کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی اِن لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہی والا اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہی تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے تیار ہوکر اُنکے ساتھ ہوئے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانونکو للکارا کہ لوتم انکو اللہ تعالی برکت دیوے تم مین بس جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دو شخص کو اُنمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب بولنے اور بات کہنے کی کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے اُنکا حال پوچھا اُنھون نے کہا ہم اہل دیر البقیع اور جامعہ اور کفر العزیزہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہی جب سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اِس پہاڑ پر پناہ لی ہی کہ اِس پہاڑ سے زیادہ بہتر کوئی موضع پناہ کی جگہ نہین ہی اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا کہ لشکر روم کا کہان ہی اُنھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہی اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہی تاکہ باز رکھے بیت المقدس سے اور یکجا ہوا ہی لشکر اُسکا مع مفرورین کے بمقام اجنادین کے اور اُسکے سردارون سے ایک سردار رسد لینے ہمارے یہان آیا ہی اور یکجا کیا ہی اُنھون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اِس امر کا ہی کہ وہ عرب اُن تک نہ پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر اُنکی معلوم ہی اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہی پس جب خالد بن سعید نے یہ حال سُنا کہا قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہی پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے پوچھا کہ وہ کس راہ سے جاوینگے اُنھون کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہی اور رسد کا حال یہ ہی کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام ثنی سیف ہی یکجا ہی پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم تو سوائے دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہی پس خالد نے چاہا کہ اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ اِنکو اِس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد یکجا ہی ہمکو بتا دیوین پس اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ بیچ درے مین پہونچے پس خالد نے کسی کو بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور سب کے سب

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی رسد کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرد اُس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون سے کہا جان لو تم اِس امر کو کہ اللہ تعالٰے نے وعدہ تمھاری مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی اور جہاد کو تم پر فرض کیا ہی اور یہ دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالیٰ کے ثواب مین اور سنو جو اللہ تعالٰے اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہی اِنّ اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفّاً کانھم بنیان مرصوص پس مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ بڑھ جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد بن سعیدؓ نے اور اُنکے ساتھیون نے حذافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوے اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے اور صبر کیا رومیون نے ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اُس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے یہ نصیحت کر رہے تھے کہ ای آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمھارے واسطے آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہورہی ہین کہ اُسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے اور پہچانا اُسکو اُسکے سازوسامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا پس متوجہ ہوئے خالد اُسکی طرف اور اِسطرح سے اُسکو ڈانٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعیدؓ کا پھر مارا اُس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو مار ڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ اُنمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیے اُنھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اُسپر بحکم اللہ تعالٰے کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے وعدہ کیا اُن کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعدہٗ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح و سالم آنے مسلمانون کے مع اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اِس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ عنہ متضمن کل حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دہنی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت صدیقؓ کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سنایا مسلمان بہت خوش ہوئے اور غایت سرور سے بکلمہ و تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوئے وہ ملک مین داخل ہونے پر اسواسطے کہ اُنھون نے سنا ہی کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے اُنکو یہ رنج و ملال ہی کہ دشمن اُنپر غالب نہو جاوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا معلوم کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

ترجمہ بتحقیق اللہ دوست رکھتا ہی اُن لوگونکو جو لڑتے ہین اُسکی راہ مین صف باندھکر گویا وہ بنیان ہین بنیاد مضبوط ہین ۱۲

ملایم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے اور قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رائے وہی جو آپ کو بہتر معلوم ہو پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک لقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عز وجل وقتال اعداء اللہ وکن ممن جاھد فی اللہ حق جہادہ بعد اسکے لکھا یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم وقد جعلتک الامیر علی ابی عبیدۃ ومن معہ من المسلمین والسلام اور یہ خط نجم بن مفرج الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر بجانب عراق روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط انکو پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کر کے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوئے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع ہے انکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا ان الفاظ سے قد ولانی ابوبکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اسکو لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوئے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ پانی اسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر ہے پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عسیرۃ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا انکو سات دن پھر انکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منہ انکے پھر سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوئے پس جس منزل مین پہونچکر اترتے تھے دس اونٹ کو ان مین سے ذبح کرتے تھے اور انکے پیٹون کو چاک کر کے جسقدر پانی پیتے تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ تیس اونٹ ذبح ہو گئے اور وہ منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید اور ساتھی انکے پانی نہ ملنے سے قریب ہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی

نہ ملنے سے ہم سب قریب ہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور
رافع بعارضہ آشوب چشم علیل تھے پس کہا کہ ای امیر جسوقت تم سب بمقام قراقرادر سوی پہونچو مجکو
وہان کے پہونچنے سے آگاہ کرو پس کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تاانیکہ بمقام قراقرادرسوی
آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اُس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہوکر
کنارہ اپنے عمامہ کا اپنی آنکھ پر سے اُٹھاکر بحالت سواری دائین بائین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تاانیکہ قصد کیا
رافع نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھود و تم اِس جگہ کو
پس کھودا اہل عرب نے کہ دفعۃً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اُنپر مثل دریا کے پس اُترے مسلمان وہان اور ادا کیا
شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اور اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ
پر لادکر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس اُنکو پانی پلایا اور اُسمین قوت آگئی
اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک کہ اُنکے اور مقام اراک کے
بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعۃً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اُسمین بکریان تھین اور
اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا کہ وہ
چرواہا اُسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا اور وہ
عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اِس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس
خالد بن الولید گھوڑا دوڑاکر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ
جب مین اِس قوم مین پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اِس غرض سے کہ
مجھکو دودھ پلاوے سو مین نے اُسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ ای دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہی
اُسنے کہا کہ یہ شراب نہین ہی بلکہ پانی ہی تم سواری سے اُترکر دیکھ لو اور بو اسکی سُونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس یہ
کلام اُسکا سُنکر مین پالان اونٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا زانو کے بھل تاکہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے برتن کا سے
مین تھی کہ اِس حالت مین اِس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجکو اِس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی
ٹوٹ گئی اور اُسکے صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اُسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑکر رسّی سے باندھ دیا اور کہا کہ
مین تمکو اصحاب محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑونگا مین تجھکو جب تک کہ میرا
مالک بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہی اُسنے کہا کہ اُسکا نام **قداح**
بن واثلہ ہی اور اسی حالت مین مجکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجکو اپنے سامنے بلاتا ہی اور باقیماندہ
شراب مع ظرف مجھپر ڈالدیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سُنکر بہت غصہ آیا اور

ذکر رہا کرانے خالد بن الولید کا عامر بن الطفیل کو قید سے ۱۲

اُس چرواہے کی طرف جُھک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر مر گیا اور مسلمانون نے اونٹ بکری سب لُوٹ لیئے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھڑایا اور خالد بن الولید نے عامر سے پوچھا کہ میرا خط کہان ہی عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے پیچ مین ہی کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہی پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی گرد اوپس عامر بن الطفیل خالد بن الولید سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید اُس مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعہ مین محصور ہوگئے اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا خوف سے رنگ اُسکا بدل گیا اور کہا کہ نزدیک آگیا وقت قسم ہی اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہی اور کیونکر ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہی جسمین اس قوم کا ذکر ہی اور یہ بھی اُسمین مذکور ہی کہ پہلا نشان جانب طرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا ہوگا اور قریب ہی ہلاکت روم کی پس تم لوگ اس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہی اور سردار اُنکا لانبا چوڑا موٹا دونون مونڈھون مین اُسکے بہت فرق ہی اور اُسکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہی اور اُسی کے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا اور پایا اُن کو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس یکجا ہوئے وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہی کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہی اور اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہی اور جو اُسنے کہا وہ ہمنے آنکھون سے دیکھا ہی اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین اور جان و مال و اولاد کی طرف سے امین رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تا کہ مین اِس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اِس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف اِس بات کا ہی کہ گردن پکڑ کر اہل عرب کے مجکو حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہو چکا ہی کہ سردار وہیں سے ایک چھوٹے گروہ انھین اہل عرب سے فلسطین مین مقابلہ کر کے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین چھا گیا ہی اور نہین اہل حرب سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلا کر پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین مقیم رہینگے پس حاکم نے

کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کرو گے مین اُسکے خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ
ارکہ کے خالدبن الولید کے پاس آئے اور مصالحت کی گفتگو کی خالدبن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اُنسے گفتگو سے
نرم اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سواے اُنکے اور لوگ باشندۂ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر اسلام
قبول کرین پس خالدبن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جاینگے اور باز رہینگے
تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہے گا
اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور
ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالدبن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز خالدؓ بن الولید نے
وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اُنسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی
کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُسکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کر کے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ
کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین
اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اسمین آ نہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد
نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین تو اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی کسواسطے کہ اگر ہماری قوم
کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم ان کی
طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ
خالدبن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمت گزاری کی اور خالدبن الولید نے
اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کر کر صلحنامہ لکھدیا اور اُنسے اسباب
خورونوش واسطے زادراہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالدبن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا
ابوعبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
قبل پہونچنے اس خط کے شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرجبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین
اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی
کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے
اُسکے پاس آئے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع
اپنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ با یام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی
جاتی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم و حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی
باتین سنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس حاکم مذکور
ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے
اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جبتک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور اُنکے
مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکارکر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین حاکم بصرہ
ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے
نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا کام کیا شرحبیل رضؓ نے کہا
کہ اللہ تعالےٰ نے انکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک
ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد اُنکے عبداللہ عتیق
بن ابی قحافہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس
امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری
جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تم سے تعرض نہ کرینگے
اور جان لو تم اس بات کو کہ ابوبکرؓ میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرحبیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھیتجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اُنکو بھی عفو نہین کرینگے
کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالےٰ نے حکم تمھارے جہاد کا
فرمایا ہی اور ہم تم سے جدا نہونگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے یا دین ہمارا اختیار کرو
یا جزیہ دو یا ہم سے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے
نہ لڑتا اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن
اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُنکو کیا منظور ہی پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ
اس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تم سے جو کہہ چکے ہین وہ ہم کو ضرور کرنا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ
یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور اُن کو یکجا کرکے کہا
کہ ای اہل دین نصرانیہ دینی مار مسعود یہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آتے

اہل عرب کا تمھارے شہرون مین اور لوٹنا اُنکا تمھارے مالون کو اور مار ڈالنا اُنکا تمھارے بہادرون کو لکھا ہی اُسکا
وقت یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رومیس سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین مین
ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سُنا ہی کہ اُنہین سے
ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح
کیا ہی اور عنقریب تمھاری طرف پہونچے گا پس بہتر ہی کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادائے جزیہ قبول کرین اور
جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ تقریر سُنی اُسکے
قتل پر آمادہ ہو گئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمھاری غیرت
اور حمیت بہ نسبت تمھارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمھارے ساتھ ہون اور تمھارے آگے ہونگا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد جنگ ہوے اور سب کے سب رہین
سابری پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی
اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف
واحب ما الی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ ودمعۃ جرت من خشیۃ اللہ جاھدوا العدو وارموا
السھام ولتکن مجتمعۃ فانھا لن تخیب یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العبسی نے
روایت کی ہی کہ بصرہ کی لڑائی مین شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کر کے
بارہ ہزار رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اس طرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ
اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کیواسطے
صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرحبیل رض
بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا حی یا قیوم یا بدیع السموات
والارض یا ذا الجلال والاکرام اللھم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام وفارس اللھم انصر
من یوحدک علی من یکفر بک اللھم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ
عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان چکے تھے
اپنے کو ہمپر کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک بڑا
ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہم سے دیکھا ہم نے تیز اور پیش
پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف اُسمین سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا ای شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے
مین شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون پھر
قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا اور
رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ ٹھنڈ ہی اور ہیبت ہو گئین
آوازین رومیون کی جسوقت سُنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے
کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہونے
اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر رومی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے نفس کو
اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے کی ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر خالد بن الولید نے
لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے توشے سے پس
جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہم کو اور ہمارے جانورون کو
تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالے کے پس سوار ہوے مسلمان
مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے مقرر کیا
اور ضرار بن الازور کم سن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیدل فوج پر عبد الرحمن
بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے مسیب بن عتبہ اور تھوڑی جماعت پر عود بن غانم الاشعری کو
مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعۃً رومیون کی صفین پھٹ گئین
اور اُنمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے
مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک گئے
اُسنے پوچھا کہ تمھین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین اُنکا
سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے تو میری حکومت
اُنپر نہین ہی روماس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمند سے چھپی
نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہی کہ اللہ تعالے کے نبی ہاشمی

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے پوچھا کہ آیا اللہ تعالی نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہی پھر روماس نے کہا کہ آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہی ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا کرتا ہی ہم اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم بموجب حکم خدا کے سنگسار کرتے ہین پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر فرض ہوئی ہے روماس نے کہا تم حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہو خالد بن الولید نے کہا اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر روماس نے کہ مین خوب اور بتحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمھاری طرف سے مین نے ڈرایا اور دھمکایا لیکن اُنھون نے نہ مانا اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے کہ کہہ تو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہ اسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہو جاوے پس روماس نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو مجکو اس امر کا ڈر ہی کہ میری قوم کے لوگ مجکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کرینگے لیکن مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالی راہ رہست پر لاوے اُنکو پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجکو تیرے واسطے اُنکی طرف سے ڈر ہی پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کر تا کہ قوم تیری تہمت سازش کرینے کی تجھپر نہ کرین پھر اسکے بعد اپنی قوم کے پاس جانا راوی نے بیان کیا ہی کہ اس گفتگو کے بعد آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر دونون لشکرون کو لڑائی کے ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچایا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو حملے مین تا کہ پیٹھ پھیر کر مین بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور نام اُسکا دریجان ہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالی مجکو اُسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے روماس پر حملہ مین شدت کی یہان تک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے اس سے حال پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط اور بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہو جاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات اہل ارکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہی تم بھی وہی کرو اور مین تمھاری بہتری کا خواہان ہون پس رومیون نے اُسکو جھڑکا اور اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُس سے کہا کہ تو شہر مین جا کر اپنے مکان مین بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے لڑینگے پس روماس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دلمین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو مین اپنے لڑکے بالے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر اہل بصری
نے وریحان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اُس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اُسوقت تیرے ساتھ
بادشاہ کے پاس چلکر روماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت روماس سے کے بڑا
مضبوط اور دانشمند ہی وریحان نے اُنسے پوچھا کہ تمھارا قصد کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کر تو مسلمانون کے
لشکر پر اور اُنکے سردار سے مقابلہ کر پس اگر غالب ہو جائیگا تو اُنکے سردار پر تو باقی لوگ اُنکے بھاگ جائینگے راوی نے
بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے وریحان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اپنے مقابلہ مین طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار لشکر کے ہو
اور بقا و ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب ہی اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے لشکر سے
نکلکر وریحان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اُٹھا کر اُنکی لڑائی دیکھتے تھے
پس تھوڑے سے عرصے مین وریحان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اوسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سے زیادہ
دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اُسکی قوم نے پوچھا
کہ کیا سبب ہی تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اُسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور بھاگا
مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیون کے دلون مین رعب اور اضطرار ڈالدیا اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ کو یہ بات معلوم ہو گئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اور ضرار بن الازور اور قیس بن
ہبیرہ اور شرجبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الجمحی رضی اللہ
عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصرہ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہو پس آگے
بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ
کلمہ کفر کے پس دعا کی شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللھم ان ھٰؤلاء الارجاس یبتھلون
الیك بکلمة کفرھم ویدعون معك الھا آخر لا الہ الا انت ونحن نبتھل الیك بلا الہ الا انت وبحق محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا انصرت ھذا الدین علی عمل ائمۃ الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کہی پھر
اُنھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصرہ کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ
لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے اُنمین سے دروازون
شہر پناہ پر بعضون کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑکر اور بیرق اور صلیبان کو بلند کیا
اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تا کہ وہ لوگ
بھیجکر اُنکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہی کہ جب اہل بصرہ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوار و

پھر بھاگے ہم لوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دو سو تیس آدمیون کو اپنی جماعت
سے مقتول کہ اکثر انمین سے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ دوسا ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ
اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوئے
اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصرہ کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدون پر اور دفن کرادیا اُنکو
پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور معمر بن راشد اور مالک اشتر
نخعی اور ایک سو سوار نے لشکر سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد
گھوم رہے تھے کہ دفعتاً گھوڑے سوارون کے چونکنے ہوئے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان
اور ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف پیشقدمی کر کے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین روماس
حاکم بصرہ کا ہون پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اُسکو
پہچانا اور بیٹھے روماس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ
ورنہ ہم تجھکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہے پس جب تاریکی رات کی ہوئی
میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھولدیا سو مین اُسی راہ سے
تمھارے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ بھیجو تم میرے ساتھ اُن لوگون کو اپنے ساتھیون سے جنپر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ
چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جائینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سُنکر سجدۂ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جنپر تمکو اعتماد ہو انمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاوین اور اُن سوارون پر
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا ضرار بن الازور نے روایت کی ہے کہ مین بھی اس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس
جب ہم پہنچے ہم روماس کے مکان پر کھولدیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس
رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین پچیس سوار
تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہو پس جب ہم لوگ بموجب
حکم کے روانہ ہوئے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کار ہوے اور
روماس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا
اور روماس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین وریجان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس وریجان نے
ان دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین بطریق ہون وریجان نے کہا کہ نہ آرام و آسانی ہو تجکو کیا سبب ہے

تیرے آنیکا اور یہ ساتھی تیرا کون ہی روماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہوکر آئے ہین وریحان نے
کہا کہ سختی ہو تجھپر وہ کون ہین روماس نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور تیرے
پاس اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب وریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُسنے کہ حملہ کرے مگر اُسکے
دل نے نامردی سے نہ مانا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار کیا اسکے شانے پر مارا پس گر پڑا اور بیہوش
اور مردہ ہوکر زمین پر راوی نے بیان کیا ہی کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے وریحان کے
اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سُنکر شہر کے کنارون سے تکبیر مین
کہنے لگے اور جواب دیا اُنکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے آبادیون سے
اور کہا اُنھون نے کہ اے معبود اور اے مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہی سننا تیرے نام اور ذکر کا اور ہر شخص ہم مین
سے تیری حقیقت شکر مین قیام کرسکتا ہی اور تحقیق سُنا ہمنے کلمۂ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے شکر کرنیوالون اور بزرگداشت
کرنے والون کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطراف بصرہ سے رکھا اُنھون نے تلوار کو
رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے ساتھیون کے شہر مین
پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کرلیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے شور و غل مچایا سب
مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین روماس نے کہا کہ امان طلب
کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھالو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے انکو
امان دی پس صبح کو اہل بصرہ یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرلیتے تو نوبت اِس حال کی نہ آتی
خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہین ہی پھر اہل بصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کی راہ بتلانے سے
تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہین بتلایا پس روماس اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اے
دشمنان خدا مین نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے طریق پر نہین ہی
روماس نے کہا کہ اے میرے اللہ نہ کر تو مجھکو ان لوگون سے مین منکر صلیب اور اسکی پرستش کرنے والون کا ہون مین نے
یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بغایت و غرض جہاد کرنے کے تمپر کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالی کو پروردگار
اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانون کو بھائی
اپنا یہ سُنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوئے اور ارادہ برائی کا اسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا
کہ مین اِس شہر مین اِن لوگون کے ساتھ نہ رہونگا اور جہان کہین تم جاؤگے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام
مین تمھارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی الفت اور چاہ سب کو ہوتی ہی واقدی رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن نجیح بن
مفرج سے روایت کی ہی کہ روماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جبتک تمام ملک شام فتح ہو گیا تب یہ جب

درخواست ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین روماس کو بصرہ کا حاکم
مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کر کے ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اٹھانے مال و
اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے اعانت روماس کی کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے
روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہو اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمھارے
لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اُسنے نالش کی اور ایک
شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس کی
نالشی ہو خالد بن الولید نے بواسطۂ اُس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطۂ ترجمان کے بیان کیا
کہ حال میرا یہ ہو کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے
ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اُن شخص سے پوچھا
کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے
دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے
یہ کلام اُسکا سُنکر تعجب کیا اور بواسطۂ ترجمان کے اس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اُسنے سورۂ فاتحہ
اور قل ہو اللہ احد پڑھکر سُنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس
سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا
سبحان من وفقهما پھر بواسطۂ ترجمان کے اُس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہو چکا ہو یہ سُنکر
وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصرہ سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور اُنکی خاطر داری کی
اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اِس سے کہتے رہین پس
باتفاق راے اُنکے ایک شخص کو انپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین یہان سے بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام کما امرتنی وقد
فتح اللہ علی یدی تدمر وارکة وحوران وبصری ویوم کتبت الیک هذا الکتاب ارتحلت الی دمشق
واسأل اللہ النصر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون ہاتھ بھی روانہ کر کے
بجانب دمشق کے کوچ کیا تو ایک گانو مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو کہ جس کا نام
رایت العقاب تھا گاڑ دیا پس اُس جگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دن

اُترے کہ وہ اب تک مشہور بہ دیرِ خالد ہی اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب و جوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوے تھے اور
بارہ ہزار سے زیادہ اُسمین سوار تھے اور اُنھون نے شہر پناہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبون سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید
با انتظار آنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی
کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران و سخنہ و بصرہ کو فتح کرکے بجانب دمشق متوجہ ہوئے
تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ جو مین تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سُنا اہل عرب تدمر
اور ارکہ و حوران و سخنہ و بصریٰ فتح کرکے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کر لیا تو بڑی مصیبت کی بات ہی
کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہی اور مین نے اہل دمشق کے پاس دو چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہی پس تم مین سے کون
شخص اُنکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیویگا مین محصول اُن شہرون کا جو مسلمانون کے
قبضے مین ہین اُسکو معاف کر دونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اُسکی بہادری اور شجاعت
اُس زمانے مین جب کسریٰ بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ اے بادشاہ مین مسلمانون
کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کرکے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سُنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچ ہزار سوار
اُسکے ساتھ کئے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجکو مدد دیگی پس کلوص نے اُسی روز انطاکیہ سے کوچ کیا اور حمص
مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ
اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے قسوسون اور راہبون کو ساتھ خوشبودار جلتی ہوئی چیزون کے اور
انجیل اُنکے پاس تھی پس وہ آگے آئے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص
ایک شب و روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر حوسیہ کے روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اُسکے ساتھ پیش آئے
پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین منھ پیٹتی اور بال نوچتی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئین اور بیان
کیا کہ اہل عرب نے ارکہ و تدمر و حوران و بصرہ کو فتح کر لیا ہی اور ہمنے سُنا ہی کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے
کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہی کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پہ قدرت
حاصل کی اہل بعلبک نے کہا سچ ہی وہ لوگ تو اپنی جگہ پہ یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنی ارکہ وغیرہ فتح کیا ہی
یہ شخص عراق سے آیا ہی اور نام اُسکا خالد بن الولید ہی کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہی اُنھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین
کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے فتقاریہ کی نوک پہ لٹکاؤنگا پھر وہان سے کوچ کرکے
بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اُسکا نام عزرائیل تھا اور
وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیدل تھے غرض کلوص دمشق مین پہونچا
وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوئے اور بادشاہ کا فرمان در باب مامور ہونے اُسکے واسطے [illegible]

پھر معاپس کلوص نے انسے کہا کہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنونکو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن یہ کام اس
امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اس کام کے لیے رہجاؤن انھون نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے
آتے ہین پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دیوین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین تو ہملوگ اُن کی خواہش
رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اس
شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جُدا جُدا ایک ایک دن اُنسے لڑین پس ہم دونون مین سے جو شخص اُنکو بھگا دے
وہی حاکم اس شہر کا قرار پا دے اہل دمشق نے اس رائے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اس گفتگو سے عداوت قلبی
باہم کلوص اور عزرائیل کے ہوگئی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر
واسطے دریافت آنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہانتک کہ آئے اُنپر خالد بن الولید جانب ثنیہ سے
جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن سلم نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر غوطہ
آکر اُترے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹیڑیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے
پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اسکے کندے کو اور مسلمانون کو آواز
دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوار ہین اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نیاوین اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا
اللہ تعالےٰ تمکو اور ہو تم مصداق اس آیت کے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَی اٰخِرِ الْاٰيَةِ اور جان لو تم اس بات کو کہ بھائی مسلمان تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے ساتھ
ہین نہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر دشمن
کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے
لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اسطرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور دائین بازو
مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر
کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار ابن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ
اور قوم کی اس مقابلے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالےٰ تمکو ڈال دو تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے
اور جنبش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار ابن الازور مسلمانون کے لشکر سے اِس حیثیت سے کہ نئے کپڑے
اُنکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا
رومیون کے لشکر پر اور بیچ مین ڈال اُنکی صفون کو اور اس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور
اُنمین سے جسکو مارا ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور
اپنے لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

پس خالد بن الولید نے اِنسے کہا کہ ای بیٹے صدیق کے رعب ڈالدو تم دشمنون پر اپنے حملے سے اور پریشان کردو صفین اُنکی
الله تعالیٰ تم مین برکت عطا فرما دے پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کرنے کی معاودت کی پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور انکو تعجب مین ڈالا پس جب
کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اسطرح پر دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور سمجھا
کہ خالد بن الولید میرا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچکر پیچھے کو ہٹا اور خالد بن الولید
نے اوسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈاٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے کچھ التفات
نہ کیا اور گھوڑا اُنکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملہ مین دس آدمیون کو
رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آگئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو دکھائے
اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی انمین کا لشکر سے نہ نکلا پس خالد بن الولید
نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اِسکا نہ دیا پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت
مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہی پس بچانا شہر اور رعیت
کا تیرے ذمے ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اِس کام کا مستحق ہی کسواسطے کہ تو پہلے سے اِس شہر مین ہی اور تو نے
جانا اور گمان کیا ہی اِس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اِس شہر سے نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہی کہ نہین نکلتا ہی تو عرب کے
مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایک دن مین لڑون اور ایک دن تو پس آج تو مقابلہ
کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اِس شہر مین ہی اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا
پس گفتگو اُنکی طول کو پہونچی تا اسکہ لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج
مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہی کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت کی صورت
بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اِس بات سے کچھ مطلب نہین راوی نے کہا ہی کہ کلوص کو اس بات کا خوف پیدا ہوا کہ اگر
بادشاہ کو اِس قیل و قال سے اطلاع ہوگی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچ کر قرعہ اندازی پر
راضی ہوا اسپر قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی شجاعت
کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین سے
کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہی پھر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس قرارداد کے کلوص مسلح ہوکر گھوڑے
پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہمت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کر کے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی
ہو اسکو فلاح نہین ہو پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہو اور اسکی زبان میری زبان کے خلاف ہو
اور مین اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ مضبوط ہو پس مین ایک شخص کو
چاہتا ہون کہ میرے اور اُنکے بیچ مین واسطۂ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجیس ہو اور وہ بہت دانشمند
اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اس سے کہا کہ یقین جان تو اِس بات کو کہ یہ شخص
بڑا بہادر ہو اہل عرب سے سو اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سُست دیکھنا تو میری اعانت کرنا کہ اسکے عوض مین مین تجکو
اپنا مصاحب اور وزیر کر دونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنے کو اور فریب دیکر
پھر آتا ہون اور قریب ہو کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اسکی تیزی
سے جرجیس نے کہا کہ مین توڑنا نہین جانتا ہون بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہانتک
ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہو تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہو تو یہ چاہتا ہو کہ مجکو دشمن کے
حوالے کر دے جرجیس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہو کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مار ڈالا جاؤن
پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا
اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد
بن الولید نے انکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مددہی دین کی میرا کام ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہو کہ جب کلوص اور جرجیس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجس سے کہا کہ تو انسے استفسار کر
کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دبدبے اور کثرت فوج سے اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہو
پس جرجس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ
یہ ہو کہ ہماری تمھاری مثال ایک شخص کی مثل ہو کہ اس کے پاس کچھ بکریان تھین اور اسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو
سُپرد کیا اور چرواہہ بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس
ایک درندہ جانور ہر روز اُنکی ایک بکری کو اٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہو گئین اور وہ درندہ جانور
اِس امر کا عادی ہو گیا تھا اسوجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ
حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اِس بات کو یہ امر چرواہے کی سُستی اور غفلت سے ہو پس مالک نے ایک شخص
مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے گرد پھرتا تھا کہ اسی حالت مین وہ جانور
درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کر کے برچھی سے جو اُسکے ہاتھ مین تھی اُس جانور کو
مار ڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس ایسا ہی حال تمھارا ہو کہ ہمنے تمھارے

معاملے مین سستی کی اسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمھاری
چینا اور جو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہماری غذائین کھائین تب سیر ہوگئے
ہمپر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے تمھارے مقابلے کے واسطے ایسے
شخص کو بھیجا ہے کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہے اور نہین ہمہ دار رکھتا ہے بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہے جو میری
جانب مین موجود ہے پس ڈرو تم اُس سے اِس بات کو کہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اُس سے مضبوط نگہبان
بکریون ہے شیر کو اور اِس شخص نے مجھسے یہ کہا ہے کہ مین بلطف و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم
کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اُس مین درآتا ہے اُسکی لہرون
مین ڈوب جاتا ہے اور جو پانی اُسکا پیتا ہے اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہے پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے
سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اِس امر مین گفتگو اور مشورہ کر دیش از ین کہ حملہ کرے یہ شیر ہمپر اور
پھاڑ ڈالے تمکو اپنے جنگل سے پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی
اسکی سُنی کہا کہ اے دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان کرتا ہے قسم ہے خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی
مین مگر مثل شکاری اور اُن چڑیون کے جو اُسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہو دائین اور بائین
سب کو اور نہین گھبراتا ہے اُنکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا
سو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن اللہ تعالے نے ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہے اور جو کے عوض مین گیہون اور
فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہے اور یہ ملک ہماری زمین ہے کہ ہمارے پروردگار نے اُسکو ہمارے
واسطے پسند کیا ہے اور اُسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا
اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہے سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ
دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین اور جو تو نے عظمت اور بڑائی اس شخص
کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہے پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہے تو ہم دین اسلام کے
کارندے ہین اور ہم حاکم مدبر اور اُنکا اور جو ان اور بخشنے اور پھیر سکتے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہے
پس جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سنکر پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اُس کا بدل گیا اور کلوص نے یہ حال
اُس کا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجھکو اِس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہے اب کیا سبب ہے کہ
تجھکو گھبرایا اور پیچھے پھر [illegible] ہون جرجیس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی مجھکو کہ مین اس شخص کو اور باقی
آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل [illegible] جنگ مارنے والے کے ہو
اور یہ شخص سوار اور رسوا کنندہ لوگون کا ہے پس سردار اس قوم کا ہے جنکے دین کو شہرت بھر دیا ہے پس

تو اسکی طرف متوجہ ہوا مرد اپنی شجاعت ظاہر کرے پس جب کلوص نے یہ ذکر خالد بن الولید کا سنا ڈر گیا
اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوا سے تندہ سے ہلتی ہو اور کہا کہ اے جرجس درخواست
کر تو اُنسے کہ لڑائی کو کل صبح پر اٹھا رکھیں جرجس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان نہین کرتا ہون کہ وہ اس
درخواست کو منظور کرین پھر جرجس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی
تمسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہو کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اس بارہ
مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھ سے فریب کرتا ہو حالانکہ مین جڑ فریب کی ہون
اور تمھارا بچنا بہت دور ہو پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے نیزے کو جرجس کی طرف پس جرجس نے جب نیزے کو
دیکھا خوف سے زبان اسکی بند ہوگئی اور پیچھے کو بھاگا پھر خالد بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا
اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہان تک کہ بھاگنے نہ دیا اُسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ
ہو کر خالد بن الولید پر حملہ کیا اور اُنکی لڑائی مین صبر کیا اور دونون نے آپس مین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری
آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات خالد بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے
یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا
اور اپنے چھوٹے نیزے کو داہین جانب سے بائین طرف پھیر کر اس کے حلق مین مارا اور پڑھا لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اسکو اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا اُسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کلام
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا سنکر آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے
پاس پہونچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوص کو مسلمانون کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُسکی اور وہ
اُسی حالت مین بڑبڑاتا تھا پس بلایا مسلمانون نے روماس حاکم بصریٰ کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہو
روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہو کہ تم میری مشکین نہ باندھو مین تو اس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار
نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ سے نہین مانگتے ہو سو مین اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے مین
دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو
اسکو کہ مین اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہری پر
سوار ہوئے جو حاکم تدمر نے انکو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرار بن الازور
نے اُنسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو اب مجکو اجازت دو کہ مین تمھاری
طرف سے حملہ کرون تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہین ہو مگر عالم آخرت
مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نگہبان

گرفتار ہونا کلوص کا بدست خالد بن الولید کے

اور خلیفہ ہی تمبر اور یہ کہکر متوجہ بحملہ ہوئے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرون پس مسلمانون نے باواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے اُس سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب بادشاہ ہون اور بادشاہ نے پانچہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمھارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجکو پکڑ لیا پس مین تم کو تمھارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمھارے مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استدعا کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے مالک ہو جاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالے کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کو پڑھتے ہوئے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُس کی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہی اور وہ سردار مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے جان بچا کر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیش ازین کہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُنسے مصالحہ کر لو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُسکے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہو گیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہو چکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایک دن تو پس اب تو مقابلے کے واسطے نکل اور اس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اِس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جاینگے تو اُنکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہو جائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاؤگے پس میری راے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نہ کرنا چاہیے کہ اس صورت مین بہت لوگ مارے جاینگے اور بہت عورتین رانڈین ہو جاینگی پس یہ گفتگو اُنمین ہو رہی تھی کہ کلوص کے ساتھی لوگ اُس مقام پر آئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے درمیان مین شرط ہو گئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہو گیا پس تو بھی حملہ کر ورنہ ہم تجھسے لڑینگے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اِس بدوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون اور
دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل ساز و سامان
جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پہ جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آ کر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تمسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل زبان عربی
جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر غصے مین آ گئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ توڑون مین تیرے
سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین نزدیک تمھارے ہون پس خالد بن الولید نے
جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا اینکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی کس چیز نے تمکو
اِس بات کا آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤ گے تو تمھارے ساتھی
مثل بکریون بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا ہی حال دو شخصون کا
میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُنکے حال پہ چھوڑ دیتا
تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین
اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا کہ مین سردار شہسوارون
کا ہون اور مین مٹانے والا لشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ملک الموت
کا ہم نام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام
رکھا گیا ہی وہ تیرا مشتاق ہی اِس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ
تمنے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا کہ
وہ بلا ہی اِس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اس وجہ سے اُسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھ ہی مار ڈالونگا
عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو
مار ڈالو اور اُسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہو گا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس
عزرائیل غصے مین آ کر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین لونگا دران حالیکہ تو خوار
اور ذلیل ہو گا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی حقیقی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اتنا ہی تم ہماری اہانت اور تذلیل
اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد بن الولید نے
یہ کلام سُنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا اور دیر تک
دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی
پس اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تمپر غالب ہو سکتا ہون مگر

عمداً تمکو چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بنظر شفقت اور مہربانی کے تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ
صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اِس شرط پر رہا
کرونگا کہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہی وہ ہمکو سپرد کرو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل
کا سُنا کہا کہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہی حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تدمر اور ارکہ
اور حوران اور بصریٰ فتح کیا ہی وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچا ہی اور عالم آخرت
کو اس عالم پر اختیار کیا ہی اور قریب تر تجکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہوے جاتا ہی
پھر خالد بن الولید نے اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے گھاتین لڑائی کی اُسکو دکھائین پس عزرائیل
اپنی گفتگو سے شرمندہ ہوا اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہی
بغرض حصول خوشنودی خدا کے پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اُسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور
کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دبدبہ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اُسکا اور جانا اُسنے کہ مین انکے مقابلے اور ان
تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اُسکا پیچھا کیا عامر نے بیان کیا ہی
کہ مین قلب فوج مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا اُسکا
خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید
اُس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رُک رہے ہین براہ طمع اپنے دل مین سوچا
کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہی کہ مین ان کو گرفتار نہ کرلون اور ٹھہر جاؤن یہانتک کہ وہ مجھسے آملین پس شاید کہ مسیح
مجکو انپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا اینکہ خالد بن الولید قریب اُسکے پہونچے اور گھوڑا
انکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلا کر کہا کہ تمھارا گمان یہ ہی کہ مین خوف سے بھاگا ہون سو
ایسا نہین ہی بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمھارے لشکر سے دور لاکر پکڑ لون خالد بن الولید نے کہا کہ اِسکا تو علم اللہ کو ہی
اُسنے کہا کہ ای برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے تئین میرے حوالے
کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اُسکو تمھارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین نکالنے والا جانون کا ہون
اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اِس وجہ سے یہ طمع کی کہ میرا گھوڑا تھک گیا
پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیدل ہوکر تجکو مار ڈالونگا پس اُترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار نکالکر مثل
حملہ آور کے اُسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پا پیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اُسکی اور مثل
گِدھ کے اُنکے گرد منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ اُنپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اُسکی طرف پھرے اور غافل کیا اور
للکارا اُسکو اور ایک ضرب قوی مارکر اُسکے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کیطرف بھاگا اور

ف ذکر گرفتار کرنے خالد بن الولید کا عزرائیل کو اور اسیوقت پہونچنا ابو عبیدہ بن الجراح کاس لشکر کے ۱۲

خالد بن الولید نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تجھپر غصے مین ہی اور تیری جان کے نکالنے کے واسطے آپہونچا ہی پس آمادہ ہوجا تو پھر خالد بن الولید نے اُسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھون پر اُٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو پس جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین لشکر مسلمانونکا بھمراہی امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُن کے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد بن الولید نے مقام بصریٰ سے قاصد کو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوئے پایا اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے پس جب اہل دمشق نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رُعب سما گیا اور حملہ نہ کرسکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا

واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے چاہا کہ سواری سے اُتریں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلاکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کیطرف متوجہ ہوکر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید رضی سے کہا کہ قسم ہی خدا کی ای میرے بیٹے مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمھاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین تمھاری نسبت اِس معاملہ مین کچھ خیال نہین کیا اِسواسطے کہ مین تمھاری لڑائیون کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین کوئی کام بدون تمھارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات مین کسیطرح تمھارے خلاف کرونگا قسم ہی خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم ہوتا تو مین یہ نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوئے ہو اور تم خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہوکر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی اور شامل ہونے نصرت الٰہی کی اِس معاملے مین کرتے ہوئے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپسمین ملاقاتین کین پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوئے اور حاکم مقرر ہوا اہل دمشق پر توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوگئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی ذلیل ہوئے اور رعب اسلام کا اُنکے دلونمین سما گیا اور دونو سردار اُنکے گرفتار ہوجانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہی کہ ہم تم باتفاق اُنپر حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہی مین تمھارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا اور اُنکی تکبیرون سے گردونواح اُس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوا عامر بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ اِس حملہ مین ایک ایک ہم مین سے دس دس رومیونکو قتل کیا اور وہ لوگ سوا ایک ساعت کے ٹھہر نہ سکے اور بھاگ نکلے اور مقام

دیر

دیہ سے شرقی [illegible] ی تک اُنکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کرلیا اُنھون نے
شہر کے [illegible] دان لوگونپر جو باقی رہ گئے تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہی کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو
پکڑ لیا [illegible] ی جگہہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین دروازہ شرقی
پر رہون [illegible] دروازہ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جو مسلمان
یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکے کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ
سینتیس ۳۷ ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمین تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے
آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوا اُسکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اپنے زمانۂ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا یکجا کیا کہ اُسکا ذکر اپنی جگہہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازۂ
شرقی پر اُترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اُترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر
گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر انپر اسلام عرض کیا مگر اُنھون نے اِنکار کیا پس بموجب
حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرة الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب
اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مارے جانے دونون سردارون
اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرونکا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت
اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اُسکو اُتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب
ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینکدیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو یکجا کرکے کہا کہ ای بنی الاصفر مین تمکو پیشتر ان
اہل عرب سے ڈراچکا ہون اور اِس امر سے مین نے تمکو آگاہ کیا ہی کہ یہ لوگ میرے اِس تختگاہ تک مالک ہوجاوینگے
پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھتے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے ملک
اور غذا سے جَو اور جوار اور خرمے سے نکلکر شہر سبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین اور یہ شہر ہمارے اُنکو اچھے
معلوم ہوئے اور کوئی چیز اُنکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت اِنسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام
کو چھوڑکر قسطنطنیہ کو چلا جاتا یا اپنا اہل وعیال کی حفاظت کے واسطے اُنسے لڑتا لیس اُن سردارون نے یہ کلام ہرقل کا
سنکر کہا کہ ای بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہی کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہی پس
تجکو چاہیے کہ اِس کام کے واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل وردان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا
جاننے والا نہین ہی اور اُسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اُس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا تیرے سامنے ظاہر
ہوئی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلہ دشمن کے آمادہ ہو وردان نے کہا کہ ای
بادشاہ روم کے اگر مجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تو نے مجکو اس معاملے مین

ف ۱۰ محاصرہ کرنا خالد بن الولید کا دمشق کو ۱۲/۱۲/۱۲

ف ۱۱ ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا وردان حاکم حمص کو بمقابلہ [illegible] ۱۲

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے سب کام کیواسطے تجویز کیا
کہ تو بجاے میری تلوار کے ہو اور پشت پناہ میرا ہو پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار پر تجکو سردار
مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اُس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہے حکم کر کہ وہ لوگ اردن اور حوران مین
متفرق ہو کر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنی عمرو بن العاص کے
ساتھ جو اُسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہے اور مین نہ پھرونگا مگر خالد بن الولید کے
ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے اور مدینے کے ہرقل نے کہا
قسم ہے انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہے مین تجکو دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز
لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اُسکو خلعت اور ایک صلیب سونے کی دی جسکے چارون کنارون
مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے آگے رکھنا یہ
تجکو مدد دیگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین آکر معبود کے بانی
مین در آیا اور قسون نے اُسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبو دُن کی دھونی اُسپر دی بعدہٗ اسی وقت
وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اُسکے آمادہ بکوچ ہوئے پس جب لشکر
اُسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہو کر لوہے کے پل تک
آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہو کر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر دو آیک
قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستونپر متفرق ہو کر ٹھہرین اور عمرو بن العاص کے لشکر کو خالد
بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اُسنے اپنے رؤسا اور سرداران ہمراہی کو یکجا کر کے کہا کہ میرا
ارادہ یہ ہے کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون سردارون نے اُس کی
اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی دونون براہ سلمیہ اور وادی الحیاۃ کے روانہ ہوا راوی نے بیان
کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر حملہ کرین
پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا اور اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے
کی ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان بھی ان کے اوپر تیر مارتے تھے اور
شور و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک ہونے کا
شداد بن اوس نے روایت کی ہے کہ بیس راتین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری
لشکر رومیونکا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجانب باب الجابیہ
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ میری راے یہ ہے کہ ہم سب یہان سے

اجنادین کو کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالی ہمکو اُنپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہی اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ بُرائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے
انکو تنگی مین ڈالا ہی اور ہمارا رعب انکے دلونمین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو ان لوگون کو قوت حاصل ہو جاویگی
اور کھانے پینے کی چیزین یکجا کر لینگے پھر ہم اگر ان مقامات پر نہ آسکین گے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے
کہا قسم ہی خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق کے
دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کیطرف سے
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنے کو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح اکیس راتین محاصرے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہو گئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے انکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جاقلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو کپڑے ریشمی
دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین باتون سے ایک
نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب سُنا اُنپر
سخت معلوم ہوا عروہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیطرف
بہت تھا بہ نسبت اُنکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے
اور ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت
مین کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے
ناچتے اور مثل جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً
وہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اُنھون نے ایک بڑے غبار کو جس سے
کنارہ اور درمیان وآسمان تاریک ہو گیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی
خالد بن الولید نے مسلمانونکو اور حکم کیا کہ سوار ہون پس مسلح اور سوار ہوے وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے
خالد بن الولید کو یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار کو دیکھا ہی وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے
یہ سُنکر اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا پھر لوگون کو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر خود گھوڑا دوڑا کر
باب الجابیہ پر آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ اس امر مین تمھاری کیا رائے ہی مین تو
سب جماعت کو لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ میری رائے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس جگہ
سے چلے جاوینگے اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ

تجویز ہو کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چن کر اس لشکر کے مقابلہ کو بھیجو پس اگر پاوے وہ اُنہیں جگہ امید کی تو
بھڑے اُنسے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سُنا کہا اُنھون نے
کہ اے امین الامہ بیچ زمرۂ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے
لڑنے مین آگاہ اور دانا ہی اور اُس شخص کے باپ چچا جہاد مین شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے ایسے شخص کی
تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین پس تم اُنھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب کیا
پس آے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ اے بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو
سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر
عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے اس لشکر کے جو بکمک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم
کہ اُنپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو اُنسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سُنکر بہت خوش ہوے
اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہی اور اگر تم منع نکرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام
پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم
نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو لیکن جن لوگون کو مین نے چنکر تمھارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہی
انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور بہ ہوشیاری تمام مسلح ہوئے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین
خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ کیواسطے
ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نہ پھرونگا اور جو شخص اس معاملے کو بہتر جانے گا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی
کرکے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی جہان آزر بت تراش بُت بناتا تھا
اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا اینکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اُنسے جا ملے پس جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار
بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اُس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پہاڑ کی گھاٹی سے اُترتے ہین
اور وہ لوگ پٹے ہوئے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہون اور خودون پر چمک رہا ہی پس صحابہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ لشکر بہت بڑا ہی بہتر یہ ہی
کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور تبعیت راہ اُس شخص کی
کرونگا جسنے اللہ تعالی کیطرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالی کبھی مجکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود اللہ تعالی فرماتا ہے
فلا تولوهم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمانبردار رہونگا پس رافع بن عمیرة الطائی نے
کہا کہ اے مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان گبرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد خدا صبر سے نزدیک

ف ذکر روانگی ضرار بن الازور کا واسطے مقابلہ رومیان کے
رکوع ترجمہ
پس نصف

ہوتی ہی اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اگلے لوگون کی راہ پر چلو اور بزاری رجوع کرو
بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرًا اور پڑھو اس
آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ الی آخرہ پس رافع بن عمیرۃ الطائی کے اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے دل جنبش
مین آئے اور انھون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب ضرار بن الازور
نے یہ کلام مسلمانون کا سُنا اور یہ کہ انھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے نزدیک بطور
اگاڑی کے چھپ رہے تھا اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور انکے ہاتھ مین ایک بڑا
لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے بخواہش جہاد تھے لشکر رومیون کا نزدیک پہونچا
پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور انکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آوازین بلند کین کہ مشرکین کے دلون
مین رعب سما گیا اور دفعۃً مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی طرف اور وہ
پھرتے تھے اول لشکر مین اسی حالت اور حیثیت مذکور الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیب و نشانہا
لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوئے اسکے اوپر چھائے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اُسکے تھے پس ضرار بن الازور نے
سمجھکر کہ سردار لشکر کا انھین مین ہی سوا اُس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہو کے اُنپر حملہ کیا قلب
لشکر مین اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اُٹھائے تھا پس نیزہ اُسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا
اور نشان اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اُسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا
بارادہ قلب لشکر کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اُسکے سر پر ہی اور جواہر اُسکے چمکتے ہین اور اُس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری
گھوڑے پر سوار تھا اُٹھائے ہوئے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اُس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اُسکو ماری
پس پھاڑ ڈالا نیزے نے اُسکے جوڑ کو انتیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہو کر اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے زمین پر پس
جب وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اُسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اُتر کر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو
اُٹھا لیوے مگر اُٹھا نہ سکا اِسوجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اُتر کر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر لیا تھا
پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو جسوقت
مین اُس رومی اور اُسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سُنا اور وہ زبان
عربی سمجھتا تھا پھرا قلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اُسکے ساتھیون نے اس سے کہا کہ کہان جاؤگے اے سردار اُسنے
اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اِس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اِس شخص سے زیادہ بدصورت کوئی
کبھی دیکھا ہی یا بڑا ڈرانے والا زیادہ اِسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو بھاگتے
ہوئے دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری اُنھون نے بجانب وردان کے

اور بیخوف ہوکر اُسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھاکر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کرکے رومیون نے اُنکی طرف باگین پھیرین اور ضرار بن الازور
یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوئے اُنپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور درپے طلب
وردان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس
شخص کو نیزہ مارتے وہ ہلاک ہوجاتا اور جو سوار اُنکے نزدیک آتا تھا اُس سے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت
کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور بآواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص
پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈانٹا اُنکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان نے ضرار
بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اُنکے مارا کہ اُنکے بائین جانب بازو مین لگا پس سست کردیا اُنکو اور ادراک کیا اُنکی
اذیت کو ضرار رضی اللہ عنہ نے پس اُنھون نے براہ غیرت کے وردان کے بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اُسکے مارا کہ اُس کے دل مین لگا اور
وہ مر گیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اُس نیزے نے حمران کا کام اسطرح
تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور
ہوکر اُنکو گرفتار کرلیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا
یہ امر اُنپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھڑا دین لیکن کوئی راہ
اُن کے چھڑانے کی اُنکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے مسلمانون سے خطاب کرکے
کہا کہ ای لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا
وہ اللہ تعالی کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہی کہ بہشت مین دروازے ہین کہ وہ سواے مجاہدین صابرین کے
اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو ای حامیان دین کے اور حملہ کرو تم بندگان ہملبان پر آگاہ ہو
کہ مین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے یا مار ڈالے گئے
پس اللہ تعالی تو زندہ ہی اور نہین مرا ہی اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مسلمانون نے
اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مار ڈالا اور بہت بہادرون سے
لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت مسلمان مارے گئے
پس یہ ماجرا انپر سخت گذرا اور پوچھا اُنھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہی مخبرون نے کہا کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے
یہ سُنکر کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہی اور یہ سمجھکر جرأت نہ کھینچنے اپنے قوم کی کی تھی
پھر پوچھا کہ سردار اُنکا کون ہی مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم اُنکا سردار ہی اور ضرار بن الازور نے اُسکے بیٹے کو قتل کیا ہی
پس یہ سُنکر خالد بن الولید نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ رائے ہی کہ جو لوگ تمھارے معتمد ہون انکو دروازۂ شرقی پر چھوڑکر تم خود بمقابلہ دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پیس ڈالوگے
انکو جیسا کہ چکی غلے کو پیستی ہی اور مارکر بیہوش ڈالدوگے تم انکو مٹی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سُنکر کہا کہ قسم ہے
خدا کی کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن مسروق العبسی کو
بجماعت ایکہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا
کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ انکی جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑدو اور نیزے سیدھے کرلو اور جب دشمن کے
قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑالیوین اگر باقی رکھا ہی رومیون
نے انکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے انکو مار ڈالا تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون
سے لینگے اور اللہ تعالیٰ سے مجکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالیٰ ہم کو نہ رُولا وے
یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنے لشکر کے روانہ ہوئے
کہ ناگاہ دیکھا انھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کوتاہ گردن پر اور اسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا
اور نہین ظاہر ہوتی تھین اس سے سواے کنارہ آنکھونکے اور سوارکاری اور ہوشیاری اور دانائی اُسکی شکل
اور وضع سے اور شجاعت اُسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کردیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو
اور جاہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اسمین جسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے
تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلۂ آگ کے
جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی
اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑرہے
تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر اوپر
ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر مین اسطرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلادیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو
اور توڑدیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہوگیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہوتا مگر مثل ایک گرداوے
کے تا اینکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور افسوس اور
قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈالدیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بیڈر ہوکر لشکر کے
لوگون کو پھاڑتے ہوئے ایک گرد کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہوگیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا
پس رافع بن عمیرۃ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپسمین کہا کہ ایسے حملے سواے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین

کرسکتا ہی پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعۃً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے باٰواز بلند خالد بن الولید سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اسکے حالات اور صفات نے مجھکو تعجب مین ڈال رکھا ہی رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مُستعد ہو جاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور بعض ملگئے اُن کے بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مستعد حملہ تھے کہ دفعۃً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے بسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ پس اُس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اُس سوار کو رومیون کے تیز حملے سے اور آملا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اُسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سُرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو پکارا اور کہا کہ خدا تجکو جزاے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے اپنے غصے کو دشمنانِ خدا پر کھول تو ہماری آگہی کیواسطے اپنے ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پکارا اور کہا اِس سے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ ای نیک مرد سردار تیرا تجکو پکارتا ہی اور تجھ سے کلام کرتا ہی اور تو اُنسے اعراض کرتا ہی چل اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال سردار اپنے سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اُس سوار نے اُنکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اُسکا نہ کُھلا خود اُسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھسے کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھاٹے کے نیچے سے انکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ ای سردار نہین روگردانی کی مین نے تمسے براہ نافرمانی کے ولیکن بسبب حیا و شرم کے کسواسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین کیا مین نے اس کام کو مگر رنجیدگی دل کے سبب سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا نام خولہؓ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرارؓ جو قیدی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ دفعۃً مجکو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہؓ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایکبارگی حملہ کرین اور ہمکو خدا سے

امید ہو کہ تمھارے بھائی تک پہونچین اور انکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا اس حملے مین مین سب کے آگے ہونگی عامر بن الطفیل
نے روایت کی ہو کہ مین خالد بن الولید کے دائین جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے اور
حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اُنپر گذرا اور اُنھون نے
آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہو پس جب خالد بن الولید
نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑ گئی اور وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھا
اُسنے کہا کہ ثابت قدمی کرو اُنکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھین گے پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق نکلکر
تمھاری اعانت اور کمک کرینگے اور اُنکی ناگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نہ رہیگا راوی نے کہا ہو کہ وردان کے سمجھانے
سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دائین
بائین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہو وہان پہونچین لیکن اسوجہ سے کہ بڑے
سردار منصب دار اور مسلح اُسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہو کر لڑنے لگے اسطرح پر کہ جو جسکے نزدیک
پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا
کہ رومیون کا لشکر پھاڑ کر دائین اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی اور بآواز بلند اشعار درد انگیز پڑھکر
انکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہو کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سنکر رونے لگے مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور
یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب رکھا اللہ تعالے نے مسلمانونکو
رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ اور قیام گاہ پر اور اندوہناک
ہوئے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملۂ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا انکو بھاگنے سے مگر خوف
وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے
یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کیطرف سے ناامیدی ہوئی بھائی کو یاد کر کے بطور
بین میت کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت شعری فی البیداء طرحوك ام بد مائك ضمخوك یا لیت اختك لك الفداء
اتری انی لو رأیتك بعدها ابن اترکت واللہ فی قلب اختك جمرۃ لا یطفی لهیبها ولا یخمد لحقت بابیك المعدل بین یدی
المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیك منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ
سنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضؓ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اسی حالت مین اُنھون نے دیکھا ایک گروہ
سوارون کو کہ نکلا میمنۂ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے ہوئے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم
ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہو گئے انسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد اور آمادہ ہوئے اور گرد اُنکے
بہادر مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیار انکو ہاتھون سے اور

اتر پڑے گھوڑون پر سے اور چلائے الغون الغون[۱] خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے امان
مانگنے کو اور لاؤ انکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا
کہ ہم ہردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حوص ہی اور ہمکو خوب یقین ہو گیا ہی کہ ہملوگون کو طاقت مقابلہ اور لڑنے کی
تم لوگون سے نہین ہی پس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو اُن لوگونمین سمجھو جنھسے تمنے
صلح کیا ہی کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی ہمارے اس قرار داد پر راضی ہوجا وینگے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اس جگہ ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم
لوگ ہمارے ساتھ رہو اُسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالے ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد
بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا معلوم ہی جنھون نے تمھارے
سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور رنج مین ڈالا ہی
ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون ان لوگون نے
کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے انکو اپنے قابو مین پایا تب ایک اُشتر پر سوار کر کے ہمراہی سو سوار کے بجانب حمص
بارادہ اِس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ یہ کلام سُنکر خوش ہوئے پھر بلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اِس ملک کی راہون سے خوب واقف
ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ باسانی طے کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کر کے پانی پلایا تھا اور باندھ
دیئے تھے منھ اُنکے اور ذبح کرتے تھے ہم اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا اور پیا تھا گھوڑون نے وہ
پانی جو اونٹون کے پیٹو نمین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم اسکے بین اور تدبیر اور حیلے مین تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت
ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اس
قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنمین ملجاؤگے اور ضرار کو اُنسے چھڑالوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات
بڑی کشود کار ہوگی اور رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے
لشکر سے چن لئے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑے
پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلایق یعنی رسول
مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اِس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مدد مین
شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ
لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُنسے دور دور
چلی جاتی تھین اور جب مسلمان راہ سلمینہ مین پہونچے تب رافع نے ادھر اُدھر دیکھا مگر کوئی آثار نشان قدم

[۱] الغون الغون لغت رومی ہے جسکے معنی امان کے ہین

ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا رافع بن عمیرۃ الطائی کو واسطے چھڑانے ضرار بن الازور کے

اور بیان بات ضرار بن الازور کے سفر سے

گھوڑے رومیون کے انکو دکھائی نہ دیتے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک نہین پہونچے
ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڑی کے وادی الحیات مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اُسی حالت مین ایک
غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہوجاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہوگئے اور انتظار کرنے
لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت اشعار
دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمھاری دعا اور زاری قبول کیے اور
تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا
حمید بن سالم نے روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے
ہنہنانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالی کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا ہو
ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات دی باری تعالی نے ضرار
بن الازور کو اور لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قادم التنوخی نے روایت کی ہے کہ مین
انھین سو مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا انکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوئے ایک
گھوڑے پر جو ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اُس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے
پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اُس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور
گھوڑے لیجا رہے تھے کہ رومی بھاگے ہوئے وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس
رافع نے انکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے
ملتا تھا اسکو پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑانے کو بھیجا تھا اسی
سختی سے انھون نے وردان اور اسکی قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی طالب شہادت اور خواہش حصول سعادت کے سختی اٹھاتا ہے
اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان اُنکے آگے تھا اور مسلمانون نے
انکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے لے لیے اور تعاقب کنان تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے
رافع اور ضرار کے پاس پہونچکر یکجا ہوئے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی
پھر سب کے سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی کو خوشخبری فتح کی دی
اور در باب غلبے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے اُسکے
بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اُسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا پس وردان کو اسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجکو کہ اہل
عرب بھوکون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر مین
نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجکو گرفتار عذاب کرتا خیر جو ہوا سو ہوا

اب مین سے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے نوّے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اِس مقام کو اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے انکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیونکو واسطے مقابلہ اہل عرب کے جو مقام فلسطین مین کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اِنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جاوین اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اُسکو دور ہوا اِس سے جو رنج و غم اسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا بطرف اجنادین کے پس وہان پہونچکر رومیونکو لباس و رنشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اترا بادشاہ کا خط اُنکو پڑھکر سُنایا اُن لوگون نے حکم بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام بصرہ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامتہ یہ عباد بن سعید الحضرمی شرجیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوئے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی نوے ہزار ہی پس اس معاملے مین تمھاری رائے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دو مقامون مین ہین جیسے شرجیل بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل رض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم اِن سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس چلے آوین پھر اِنکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہی پس خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اما بعد فان اخوانك المسلمون قد عولوا علے المسیر الی اجنادین فان هناك من العدو التسعین الفا وهم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون فاذا وصل الیك کتابی هذا فاقدم من معك من المسلمین الی اجنادین فانك تجدنا هنالك ان شاء الله تعالیٰ والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب سردارونکے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعدہ حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور پیچھے رکھا مال و اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور تم مع اصحاب خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے رہونگا اور تم آگے رہو کہ اس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمھارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے اُنکو پہونچنے سے عورات اور

مال اور اسباب تک خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا ہین اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ
اے مسلمان لوگ تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلنے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اُنس رکھو اپنی موت سے
اور جانے ہو اُس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہی کسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمسے وعدہ مددہی کا
فرمایا ہی پھر خالد بن الولید نے اِس آیت کو پڑھا کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
مع ایکہزار کے باقی رہی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازین کھیل کود کی کرنے لگے
اور گمان کیا اُنھون نے اِس امر کا کہ مسلمان لوگ بتلاش و طلب اہل عرب کے جاتے ہین اِسوجہ سے کہ اُنھون نے خبر لشکر
روم کی جو بمقام اجنادین ہی سُنی ہی اور اُنکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف جاتے ہین پس ارادہ
اُسکی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ مرج شحورا اور راہط کے جادین تو کچھ شک نہین ہی کہ بھاگے جاتے ہین
بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جسپر اُنھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ دمشق مین ایک بڑا بطریق تھا جسکا نام بولص بن بلقا تھا اور نظر نیون کے نزدیک اُسکا مرتبہ
بڑا تھا اور جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اُسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اِس بولص کو اپنے
پاس بلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیر انداز تھا اور حال تیر اندازی کا یہ ہی کہ اُسکے
گھر مین ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو و بولص کے اس درخت مین
در آیا اور سما گیا اور بولص نے اِس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہی کہ اِسی تیر کے مقابلہ
مین وہ بھی تیر لگادے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملک شام مین داخل ہوئے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب
بولص کے پاس گئے اُسنے سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اِس بات کو چاہتا ہی
کہ تیرے واسطے ہمیشہ کی بزرگی اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو کمین کا
پیچھے رہجاوے ہم اُسکو اپنے قابو مین لےلیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمھاری
مددہی سے باز رہا سبب اُسکا یہ ہی کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجکو کچھ ضرورت نہین ہی
کہ مین اُنسے لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلیگا تو ہم تیرے ساتھ ثابت قدم
رہینگے اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہی اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے بھاگے
تو اُسکی گردن مارنا اور کوئی تجھسے اِس امر مین مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط اُنسے کیا اپنے گھر مین جاکر زرہ کو پہنا پس اُسکی
زوجہ نے پوچھا کہ کہا تک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مین ان اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اُسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نجا

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا تو
اپنی کمان لیے ہوئے اُڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اُڑ گئین پس مین دیکھکر تعجب کرہی
تھی کہ دفعۃً دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پہ پس چنگل مارتی تھین وہ تمھارے
سرون اور مُنھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش
کر دیا پھر مین چونک اُٹھی گھبرائی اور ڈرتی ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا اُسنے کہا ہان
قسم ہی خدا کی کہ بتحقیق چنگل سے زخمی کیا تجکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجکو پس طمانچہ مارا بولص نے اپنی زوجہ
کے مُنھ مین اور کہا کہ خرابی ہو تجکو نہ خوشخبری سُنائی تو نے بتحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ خواب مین بھی تو اُنکو
دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اُنکے ساتھیون کو چرواہہ بکری اور سورون کا کر دونگا اُسکی
زوجہ نے کہا کہ جو تو چاہتا ہی کر بتحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو اور تیار ہو کر گھر سے نکلا اور جو لوگ
دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوئے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور دانشمند اور روانہ ہوئے
یہ لوگ پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور دور راہ فاصلے پہ جا چکے
تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی چال پر چلے جاتے تھے
کہ دفعۃً اُنکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ مین اُس غبار کو دشمن کا لشکر گمان کرتا ہون پس
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہملوگون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابو عبیدہ بن الجراح
یہانتک کہ آ ملے ہودج سواری عورات اور اغنام کے اُنسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی تھین پس
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام نہین کر چکے
تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح
کیطرف قصد حملے کا کیا انبر اور تھے اُسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے عورتون پر
حملہ کیا اور اُنمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر استریاق پر پہونچا وہان اس
غایت سے ٹھہر کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابو عبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ
جب اُنھون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ راے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا تھا یعنی اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا انبر کیا اور تستان اور
صلبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مرد مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا
بہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور رہونے لگی آپسمین اُن دونون کے لڑائی
اور واقع ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سرون پر اور پڑے لوگ مار دھاڑ لڑائی ہین مین

شخوار اور ابتلاے سخت ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدمی اور صبر کیا اُنھون نے اُس کے
مقابلے مین مانند صبر بڑے مرتبہ والون کے سہیل بن صباح نے روایت کی ہو کہ تھا میری سواری مین ایک گھوڑا سپید
پیشانی اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کر دی اور چھوڑ دی مین نے باگ اُسکی پس وہ چل نکلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک
عرصہ مین پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس چلا کر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے
میری طرف اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا صورت ہو ای بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ ای سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح
اور عورات سے کسواسطے کہ گروہ دمشق کا آملا ہو اُنپر اور پکڑ لیا ہو اُنھون نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور ابی عبیدہ بن الجراح
ایسی بلا مین مبتلا ہو گئے ہین جسکی وہ طاقت نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون
قسم ہو خدا کی کہ مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضہ سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا اُنھون نے ولیکن حکم خدا کا راست
ہوتا ہو پھر حکم کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہودج سواری عورتون مین پس جب وہ روانہ ہو کر کچھ
دور گئے تب روانہ کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر پیچھے
اُنکے روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ قیس بن ہبیرۃ المرادی کو بھیجا پھر خود سب لشکر لیکر اُنکے پیچھے
روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑ رہے تھے کہ دفعۃً پہونچ گیا لشکر مسلمانون کا اور
حملہ کیا انھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو ہر طرف سے اور سرنگون کر دیا صلیبان کو اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنی خواری
اور سُستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلۂ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے اُنکو
سُست اور کُند ہو گئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای عربی قسم ہو تمکو اپنے دین
کی کہ اس شریر سے کہو کہ مجھ سے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بولص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری
کے بمقابلے کلوص اور عزرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا
اُسنے اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس نہ آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالت مین
ہونگا جبکہ تیری طلب اور لڑائی مین کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ انکا اُس تک
پہونچتا ہو اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اس سے
کہا کہان جاتا ہو تو شیطان تیرے پیچھے ہو اور تجکو طلب کرتا ہو پس بولص نے کہا کہ ای بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتونکی
بھی بقا ہو پس ضرار بن الازور یہ سُنکر اُسکے مارنے سے رک رہے اور گرفتار کر لیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا
اور سخت لڑائی لڑے اُنسے واقدی رحمہ اللہ نے ماجد بن رویم العبسی سے روایت کی ہو کہ کہا ماجد نے تھا مین جنگ نخوار مین
ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے اُنکو ہر طرف سے اور خوب تیغ زنی کی
ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے رفاعہ بن قیس نے روایت کی ہو کہ یہ امر ہمکو معلوم ہوا کہ منجملہ چھ ہزار کے ایک سو سے زیادہ

کوئی اُنمین سے بچکر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ اُنکی بہن خولہ بھی اہل روم کے قیدیونمین ہین بہت دشوار گذرا انپر
یہ معاملہ پس آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور انکو اِس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ بے صبری نکرو تم
اسواسطے کہ ہمنے اُنکے سردار اور ایک گروہ رومیونکو پکڑ لیا ہے پس قریب ہی کہ بعوض اُنکے ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو بطلب عورات
کے دمشق کا جانا ضرور ہے پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتونکو لیکر باہستگی رفتار روانہ ہون یہانتک
کہ دیکھین وہ بمقدمہ ہماری عورات کے کیا ہوتا ہے پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور سب
لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف و خیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اُنسے مقابل نہو جاوے
پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے
رافع بن عمیرۃ الطائی اور میسرہ بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور رؤساء مسلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین
اور ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس ہنسے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا اینکہ قریب استریاق
کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہے قیس بن ہبیرۃ
المرادی نے کہا کہ یہ بقیہ گروہ دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ راست کرو تم اور تان لو نیزون کو تا دیکھین ہم کہ یہ کیا ہو رہا ہے
پس راست کر لیا اُنھون نے نیزون کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب کو پکڑ لیجا کر
بمقام نہر استریاق بغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہرا تھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے
کسی کو زیادہ اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین انکے واسطے ہون کوئی کچھ جھگڑا نکرے
اور اسی طرح قوم بھی اسکے ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ میرے لیے ہین پھر یکجا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہری بانتظار
دریافت حال بولص اور اُسکے ہمراہیان کے اور عورتونکا حال یہ تھا کہ اسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور تبابعہ
سے تھین اور وہ عورتین گھوڑیکی سواری اور راتون کے چلنے اور در آنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت رکھتی تھین
راوی نے بیان کیا ہے کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُن سے کہ اے بیٹیان حمیر
اور باقی نام و نشان تبع کی آیا راضی ہو تم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین تمپر گبران روم کے اور ہو تم خدمت کنندہ اہل شرک کی
پس کہان گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین تم کو
اس امر مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور مین تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون اس خدمتگزاری اہل روم سے پس
عفیرہ بنت عفار الحمیریہ نے کہا کہ اے بنت الازور قسم ہے خدا کی کہ شجاعت اور عقل و معاملات لڑائی اور سواری کاری مین تو ہم
ایسے ہین جیسا کہ تم نے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہے جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ
گرفتار کر لیا ہے اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہے اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے
بیٹیان تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ انکو لیکر ہم سب ان ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالی ہمکو مدد دیوے اور انپر غالب کرے

یا یہ کہ ہم سب مار ڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اِس شرم و عار سے پس عفیرہ بنت عفار نے کہا قسم ہی خدا کی جو بات تمنے کہی
اِس سے بہتر کوئی بات نہین ہی پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کر کے رومیون کے مقابلہ کو
نکلین اور خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی انکی کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت عفار
اور ام ابان بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقرن اور انھین سی عورتین تھین پس خولہ نے انسے کہا کہ سب یکجا ہو کر لڑو اور کوئی
ایک دوسرے سے جُدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست اُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہ
نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور مر گیا پس رومی متوجہ بہ تحقیق حال ہوئے پس دفعۃً
انھون نے عورتون کو آتے ہوئے دیکھا اور چوبین انکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر ای عورتو یہ کیا
معاملہ ہی پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچاوین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سی
مارینگے تاآنکہ دمس جاوینگے بھیجے تمھارے بیچے کو اور منقطع ہو جاوینگی عمرین تمھارین پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سُنکر اور اپنی قوم
سے چلا کر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کردو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑ لو انکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو پکڑے کوئی امر
بد انکی نسبت نہ کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن
کوئی سبیل پہونچنے کی نہ پائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے وہ ہاتھ پیر توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑے
سے گرتا تھا دوڑ کر چوب سے اُسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ عورتون نے تیس سواران رومی
کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑونسے اُتر پڑے اور حملہ
کیا عورتون پر ساتھ قنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو
تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت
اور رنج اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار
بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جاکر کہا کہ ای عربیہ باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور
تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہو گی کیا تم نہین رضی ہو گی اِس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ
ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہر قل بادشاہ کے
نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمھارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای بیٹے
کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑونگی قسم ہی خدا کی کہ ہرگاہ
مین اس امر مین راضی نہین ہون کہ تجکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہہ بناؤن پس کیونکر ہو سکتا ہی تو ہمارا مثل اور کفو ہو
راوی نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑائی کے اور
اُسے کہا کہ اس زیادہ تمام ملک شام اور گروہ عرب مین کون سی بات شرم کی ہو گی کہ عورتین تمپر غالب ہو گئین

پس ڈرو تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جنبش مین آئے وہ لوگ بطرس کے کلام سے اور یکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اُسی حالت مین تھین کہ دفعۃً قریب پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوارونکی پس اپنے ساتھیون سے کہا کہ کون شخص تم مین سے اس معاملے کی خبر مجکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرۃ الطائی روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑرہی ہین پس پھرے رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہی بتحقیق یہ عورتین اولاد عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب و ذی رعین و عبد الکلال المعظم اور تبع بن حسان بیٹی اُس تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا اور گواہی انکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم ای رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت جگہ مشہور ہی سو اگر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہی جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی انھون نے تمام لوگون اور عرب کی لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کردیا عورات عرب سے بدنامی کو **راوی نے بیان** کیا ہی کہ یہ حال عورات کا سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے اور اٹھ کھڑے ہوئے ضرار بن الازور اور پھینکدیا اُنھون نے اپنے پُرانے کپڑونکو اور رے لیا نیزے کو اور سوار ہوکر ڈھیلی کردی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نکر ای ضرار جانے مین اسواسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہو اپنے کام مین پہونچ جاتا ہی اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہی اُسکو اور جلدی کرنے والے کا کام نہین بنتا ہی اور نہین رستگاری پاتا ہی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ ای سردار نہین صبر ہوسکتا ہی مجھ سے اپنی بہن کی مدد دہی مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کشود کار قریب ہی پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون کو اور نزدیک ملادیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آئے قلب فوج مین اور کہا کہ ای گروہ مسلمانان جس وقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہوکر گھیر لو انکو پس شاید اللہ تعالیٰ ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکون پر رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پس اسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑرہے تھے کہ قریب پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ ای اولاد تبابعہ کی بتحقیق آئی تمھارے لیے کشود کار پروردگار بزرگ اور مہربان سے اور خوشی دی اِسنے تمھارے دلونکو **راوی نے بیان** کیا ہی کہ جب بطرس نے مسلمانون کے لشکر کو اسطرح دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہین پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور زردی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ ای گروہ عورتون کے بتحقیق میرے دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہی اسوجہ سے کہ ہملوگ بھی ماں بہن بیٹی بیوی بھی رکھتے ہین اور مین چھوڑے دیتا ہون تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم انکو اس حال سے آگاہ کردینا پھر باگ پھیر کر اُسنے ارادہ بھاگنے کا

کیا تھا کہ دفعۃً دیکھا اُسنے دو سوارون کو قلب لشکر مسلمان سے نکلے ایک اُنمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر جسپر زین وغیرہ نہتھی سوار تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے ہین ایک انمین سے خالدبن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ ای بھائی کہان چلے تم اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کر دیا تمھاری مدد ہی سے پس چلا کر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہی کہ تو ہم سے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھ سے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھ سے کہ تحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ ضرور ہی مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالدبن الولید اور لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار بن الازور کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ ای عربی اپنی بہن کو لیلو مبارک ہون تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہین میری طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہی مگر نوک نیزہ کی پس لے تو اُسکو بطور بدیئے مجھ سے پھر حملہ کیا ضرار نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا اور دوہا پھر نیزہ مارا ضرار نے اُسکے دل پر اور پہونچگئین خولہ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرو نمین پس جھکا گھوڑا اور جا پاد شمن خدا نے کہ گر پڑے زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہو کر نکلا اور وہ اندھا ہو کر گر کر مر گیا پس چلا کر تعریف کی خالدبن الولید نے اور کہا کہ وہ ضرب ہی کہ نہین زیانکار ہوتا ہی مارنے والا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداوے کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے **حامد بن عون الربعی نے بیان** کیا ہی کہ بتحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اُس لڑائی مین تیس رومیونکو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتون کو چوب خیمے سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مینے مثل اس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق انکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھگیا خوف اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیار اُنکو اور کہا خالدبن الولید نے مسلمانونسے کہ چلو تم ابوعبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ وردان مع فوج کے اُنکے پاس نہ آنے پاوے اور لٹکا لیا ضرار بن الازور نے سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کے اور وہ ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے عورتون کو پس خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کے اور یقین ہوا اُنکو کہ ملک شام کا اُنھین کے لیے ہی پھر سامنے بلایا خالدبن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالدبن الولید نے اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہی اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ

کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈال دیا پس
بولص سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجکو بھی اسمین ملا دو پس **مسیب بن نجبۃ الفزاری**
نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوئے مسلمان **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب
شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو پڑھا بعجلت وہ سب مع
لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے **سفینہ غلام** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے **بیان** کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین ساتھ ہی
ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپس مین سلام علیک کی اور دیکھا
ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شعار اپنے اور صف بندی کی اُنھون نے
اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوے ہزار اور ہر صف مین ایکہزار آدمی تھے
ضحاک بن عروہ نے **روایت** کی ہی قسم خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو
دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا پس اُترے ہم لوگ
اُنکے مقابلے مین پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہم سے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ سوار ہوئے ہین
ہوشیار ہوے ہم اور خالد بن الولید رضی سوار ہوئے اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے کہ جان لو تم لوگ
اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھوگے پس اگر اللہ تعالی نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگا دیا پھر کوئی اُنکی جگہ پر
آکر تم سے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا موجب دخول آگ کا ہوتا
ہی اور کاندھون سے کاندھے ملالو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جب تک کہ مین حکم نہ دون اور ہوشیار رہو اور
ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو **واقدی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بارادۂ جنگ جمع ہوئے ہین تب یکجا کیا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ ای بنی الاصفر جان لو تم اس بات کو
کہ ہرقل بادشاہ کو تمھارا نہ ہی اور اُسنے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھدیا ہی اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے
اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور مار ڈالینگے
تمھارے مردون کو اور پکڑ لینگے تمھاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو اور
متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اُنکے ایک آدمی کے مقابلے مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ
وہ تمکو مدد دیگی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ
کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو اور آزمائش کرے اُنکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا
خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن ای ضرار جسوقت تمھارا سامنا ہو جاوی دشمن سے احتیاط کرو تم

ذکر قتل بولص کا اور صف بندی کرنا دونون لشکرون کا

اس امر سے کہ قریب مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت زائد از طاقت کرو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہے
ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ پس سوار ہوئے ضرار اور چھوڑ دی باگ گھوڑے کی تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے
پس دیکھا ساز وسامان اُنکا اور خیمے اُنکے اور چمک خودون اور طوارق اور نشانون کی مثل پرہاے جڑیون کے اور وردان
اسوقت بجانب لشکر مسلمانون اور اُنکے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعۃً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنی سردارون
سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اسکو میرے پاس لاوے گا
پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے پیٹھ پھیری
اور پیچھا کیا ان لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو ساتھیون سے دور
اور فاصلے پر لاوین پس جب دور لائے اُنکو موڑا منہ اپنے گھوڑے کا اُنکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک سوار
کو اُنمین سے نیزہ مارکر گرادیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُنپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈانٹا اُنکو اور سما گیا رعب ضرار بن الازور کا اُنکے
دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک کہ مارا انیس
سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور اگر خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع کیا
پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب دہی پر اور نہ حملہ کرنا اُنپر ضرار بن الازور
نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھ سے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالیٰ مجکو بھاگتے اور شکست اٹھاتے نہ دیکھے
پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لا محالہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کیا مجکو اُنپر اور قسم ہی خدا کی کہ اگر
مجکو تمھارے ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کرلیتا اور جان لو تم ای سردار کہ یہ لشکر سب ہمارے
واسطے مال غنیمت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور میسرہ اور قلب
اور دو بازو پر اور میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور داہنے بازو پر نعمان بن مقران اور
بائین بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ چار ہزار سوارون کے گرد اولاد
اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے عفیرہ بنت عفارہ
اور ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دنون مین انکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا اور خوشبوی
عطر کی انکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی بنت نزارع بن عروہ اور لبینا
بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور بیش قدمی لڑنے والون مین مشہور تھی پس خالد بن الولید
نے اُنسے کہا کہ ای اولاد تبابعہ بقیہ عمالقہ اور سرداران اکاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور مسلمانون کو راضی کیا
اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے ہین اور آگ دوزخ
کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ بہ تحقیق مجکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے

کوئی گروہ رومیون کا تمہر توڑ دو تم اس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خیمے کی اور
دکھاؤ اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑنے کے بدلے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کرو گی مسلمانونکو
واسطے لڑائی کے پس عفیرہ بن عفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہی خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہی کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم تلوارین
مارین رومیون کے مُنھ مین اور لڑین اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہی ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای
امیر قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا ہی ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعا دے جزائے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے انکو اور
پھر گئے وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو دیتے
تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دے گا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی راہ مین کفار
سے اور قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حرم اور اولاد کی حفاظت اور دین
کے واسطے اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کر دگے تم اُسکی طرف اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین
پس ملا لو تم شانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جب تک کہ مین حکم چلنے کا نہ دون اور تیرون کو یکجا چلاؤ اسطرح
سے کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہین کسواسطے کہ جسوقت ملے ہوئے نکلینگے تیر مثل
ٹیڑیون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُن مین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
اور جان لو تم اس باتکو کہ نہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوئے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے بہر بخوشی آمادہ ہو گئے واسطے لڑائی کے اور
نکال لیا تلوارون کو اور کھینچ لیا کمانونکو اور چڑھا یا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص
اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفرازی
اور ذوالکلاع اور ربیعہ بن عامر اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس
جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اس کے
لشکر نے طول وعرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو بھر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسرے
کیطرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین صلیبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمۂ کفر کے
پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف روم سے ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوئے اور گبر
لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہی
جو گفتگو کرے مجھ سے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور پوچھا اُس
دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے ہین اُس
وقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقۂ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اسمین مجھ سے کچھ تغیر اور تبدل

واقع ہوجاوے گو میری سرداری اُنپر باقی نہ ہوگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ نے جرأت اُسنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس اور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نے بنظر شفقت کے تمھارے حال پر مجکو تمھارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمھارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمھارے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایکہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کسواسطے کہ ہماری تعداد مثل چونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل ان اشخاص کے ہی جنسے تم ملاقی ہوئے اور لڑ چکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوا ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور پلٹ جاوینگے ہم تم سے مگر بسبب ایک کے تین باتون سے یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہم سے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان کرتے ہو پس بتحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مدد دہی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس مضمون کو اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھو گے تم اپنے کپڑون اور اپنی نعمتون کو ہمارے پاس اور اپنے شہرون کو ہمارے ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمھاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا پھر پلٹ گیا وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل ان لوگون کے سمجھتے مین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور انکو ہملوگون مین امید اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سے کہ ہمنے کمی کی انکی لڑائی مین اور بادشاہ نے دلیران قوم اراحیہ اور اروحانیہ اور ہرقلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہی پس نہین ہی ہمارے اُنکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اس گرداوے مین ہم انکو مٹی مین بیہوش ڈالدینگے پھر مرتب کیا وردان نے اپنے لشکر کو اور آمادۂ جنگ ہوکر چلا اور آگے کیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ اے مسلمانو بتحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا بند کر لیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو دائمی زندگانی کے ساتھ پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو اے معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس مرتب کین خالد بن الولید نے صفین انکی اور کہا کہ ملا لو تم مونڈھون کو اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ گروہ تمھارے دوچند ہین اور بڑھاؤ تم لڑائی کو اُنسے تا وقت عصر کے کہ بتحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اسمین تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا ہی اُنکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیر و دشمن کے مقابلے سے کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تمکو لڑو تم ساتھ برکت

اور مدد اللہ تعالیٰ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین چلایا قوم ارمن نے تیرونکو ایک ساتھ
پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے
کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہر جانیکا نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی ہمکو اور سامنے ہوا ہی ہم سے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کا
نسبت ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو حملے کا یا نکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور طول دیوین
ہم لڑائی کو وقت مقرر تک پس اُسیوقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے حملے کے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کیواسطے خاص تمھین ہو
ضرار نے کہا قسم ہی خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے دل کو مرغوب نہین ہی پھر نکلے ضرار بن الازور اور پہنا اُنھون نے زرہ
بطرس برادر بولص کو اور ڈالدیا بٹی ہوئی زرہ لپیٹے چہرے پر اور اپنی گھوڑے پر اور اُس دن اُس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کی چمڑی کا
تھا اور وہ بھی بطرس کا تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنے تئین بیچ لباس روم کے پھر چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا
کر لیا اپنے نیزے کو اور حملہ کیا بیچ صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکے رومیون نے اُنکی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا انھین
نہ پہونچی ضرار کو اُن سے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے اُنکی صفون کو اور مار ڈالتے تھے اُنکے دلیرونکو پس نہ تھا یہ حملہ مگر مثل ایک گھڑی
کے یہانتک کہ مار ڈالا اُنھون نے تیس آدمیون کو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہی کہ مین نے گنا تھا
ضرار بن الازور کے مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو مین اُسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کہ مارے گئے
اُنکے حملے مین تیس آدمی پس پیش قدمی کی سوار وردان نے در انحالیکہ وہ خشمناک تھے ضرار کے معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈالدیا علیحدہ
ضرار نے خود کو سر سے اور زرہ بافتہ کو چہرے سے اور کہا کہ اوی اصفر مین ضرار بن الازور ہون اور کل مین تمھارا ساتھی اور یار تھا اور آج
تمھارا مخالف ہون اور مین قاتل حمران بن وردان کا ہون اور مین بلا ہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر مین مٹانیوالا تمھارا ہون ہر
جگہ پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا اُنھون نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ اُنکو اور فوراً پلٹے بجانب اپنی پشت کے پس طمع کی
ضرار نے انمین اور حملہ کیا اُنکے پیچھے پس اسی حالت مین ہم آپہونچے اُنپر بطارقہ اور اراجیا اور ہرقلیہ اور مذبحہ پس پہونچے پھر سے ضرار بن الازور
پس کہا وردان نے کہ یہ بد دی کون شخص ہی اُسکے ساتھیون نے کہا یہ وہی شخص ہی جو کبھی برہنہ تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہی اور کبھی بدون نیزے
کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرار کا سُنا سانس لی اور بری اُسنے اور کہا ہی قاتل میرے بیٹے کا ہی اور کم کرنیوالا
میرے کنبے کا ہی اور مین تحقیق خواہش اس بات کی رکھتا ہون کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا اور جو مجھسے مانگے گا وہ پاویگا
پس قصد کیا بجانب وردان کے ایک سرہنگ آزمودہ جنگ نے قوم اراجیہ سے اور وہ حاکم طبریہ کا تھا پس کہا اُس نے
وردان سے کہ مین تمھارا بدلا لونگا پھر ڈھیلی کر دی باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار پر پس نہین گر وادے دیے اُن دونون
نے زیادہ مین گھڑی سے تاآنکہ نیزہ مارا ضرار نے اسکے اور پھاڑ ڈالا اُس ضرب سے اُس کافر کی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہو کر اور
مر گیا پس کہا وردان نے کہ ہلا یا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اُسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق نکرتا اور
کیونکر طاقت رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اُسکے واسطے سوا اپنے پھر اُترا وہ اپنے گھوڑے سے

ذکر لڑائی ضرار بن الازور کا رومیون سے

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو مُرصّع ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے ضرار پھر
سوار ہوئے عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق دریجان قوم ادرعانیہ سے کہ نام اسکا اصطفان
تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ ای سردار مین تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے اور مار ڈالونگا اُسکو
یا پکڑ لونگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیگا پس کہا دردان نے کہ وہ تیرے ہی واسطے ہی
اور تیرے ہی سامنے ہی پھر اور تو کیا چاہتا ہی اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین ملک شام اور خاصان بادشاہ
سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا ضرار بن الازور پر اور کہا کہ
خرابی ہو تمکو تو تم مجھ سے وہ چیز جسکے صرغ کی تمکو طاقت نہین ہی پس نہ سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو رومی زبان مین کہا اُسنے خبردار
ہوشیار ہو گئے وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونیکی جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور
ڈال لی اُسکو اپنے گلے مین اور چومتا تھا اُسکو پس ضرار بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُسپر صلیب سے اعانت چاہتا ہی پس کہا
ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے مجھپر اعانت چاہتا ہی تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ نزدیک قبول کرنے والے
کے کہ جو اُسکو پکارتا ہی اُسکے نزدیک وہ آجاتا ہی پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے حملے مین لڑائی کی یہانتک کہ
بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے ازور کے یہ کیا سستی اور
غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہی حالانکہ آگ تمھارے دشمن کے واسطے روشن کی گئی ہی احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے
اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہو گئے ضرار بن الازور اس کلام کے سننے سے اور کانپنے
لگے گھوڑے کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ شور کیا رومیون نے اور شجاعت دلانے لگے
وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور دے لیا اُن دونون کو پسینے سے اور تھک گئے
دونون کے گھوڑے پس اشارہ کرکے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ پیدل ہو کر ہم تم لڑین بنظر مہربانی کے اپنے گھوڑے
سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعۃً ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ غلام اصطفان کا
تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی اور چالاکی کر
تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس
ہنہنانے لگا گھوڑا اُنکا اور باز و کھولکر چلا اور بڑھکر لیا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب نیزے سے مار ڈالا اُسکو پھر لیا
کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوئے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے پس آملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرار
بجانب اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اُسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا
نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار آمادہ قتل اُسکے ہین پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سستی کو قصد حملے کا
کیا اُسپر اور وہ اُسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ سوارون کو آتے ہوئے لشکر روم سے اور صورت اُنکی یہ

ہوئی کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا اُسنے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاوے گا
پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ اے قوم اس شیطان نے کھایا ہے ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے آپکو
ہلاک کردونگا ضرور ہے مجکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑ دونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میرے نکلنے
اور مقابلے کیواسطے بدوی ضعیف کی طرف **راوی نے بیان** کیا ہے کہ نہ دور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور ہرقلیہ یہانتک کہ وردان نے
واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیون کے قربانی کرنیوالے لوگون سے
اور وہ زرہین پہنے ہوئے تھے اور اُنکے پانوُن مین موزے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین
لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اُسکے اوپر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا
مثل شعلۂ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو بمجبوری لڑرہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اُس کا
بعد ازینکہ وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اُسنے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرار سے کہ
آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس التفات کیا ضرار نے بطرف اُسکے اور نہ بجانب اُن لوگون کے جو ضرار کیطرف آتے تھے مگر یہ کہ
مستعد ہوگئے وہ اُنکے مقابلے کے واسطے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا خالد بن الولیدؓ نے قوم کو آتے ہوئے اور
دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہے مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ سردار
قوم کا ہے کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہے پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیئے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ
نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین
ہمراہیون سے پس چھوڑ دیا اور ڈھیلی کردین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑونکی قوم کی طرف اور پہنچے رومی بجانب ضرار کے پس صبر کیا ضرار
نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر بڑے مرتبے والونکے اور لڑے اُنسے یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے
اور پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو اے ضرار پس بتحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین نزدیک
ہے مدد اللہ کی طرف سے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے انکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوئے
لوگ آپس مین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلہ ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو ضرار
بن الازور اپنے خصم سے لڑرہے تھے اور حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی
اُسکی ساتھ رنج کے اور جب دیکھا اُسنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کو پس دیکھتا تھا وہ دائین اور بائین اور نہین جنبش تھی اُسکے گھوڑیکو
پس سمجھ گئے ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرادیا اُسنے اپنے
تئین گھوڑی سے اور بھاگا پس ضرار بھی گھوڑے پر سے اترکر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسیوقت پھینکدیا ضرار نے
نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا
مثل بڑے پہاڑ اور پتھر کے اور ضرار بن الازور دُبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو حیلہ اور قوت عطا فرمائی تھی پس جب بڑھی اُنمین معرکہ آرائی

ف ذکر نکلنے اور آنے وردان کا بجماعت دس آدمیون کے اور آنا خالد بن الولید کا ساتھ دس مسلمانون کے میدان اجنادین مین ۱۲

پکڑ لیا ضرار نے جائے بندش ازار دشمن خدا کو اور اٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی زبان مین وردان سے کہا کہ ای سردار بچا تو مجکو اس مصیبت سے جسمین ہون مین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے کہ سختی ہو تجہپر مجکو کون بچاویگا ان درندون سے اور سُنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اُسکی اور وہ دونون آپس مین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی والے پر اور دیکھا اُن دونون کی طرف جوانان دونون لشکر نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نہ چھوڑا ضرار نے اپنے نزدیکی والیکو مگر یہ کہ چڑھے اور قائم ہوئے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص قوم کا باز رہا تھا مدد دہی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اُسکو دشمن خدا کے سینے مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سُنا اُسکو دونون لشکرون نے اور اُسکی آواز سُنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اپنر لشکر نے کہا اُنھون نے اپنے دل مین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنون کے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اُسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوئے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے لنکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر اور میسرہ والون نے سعید بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے آفتاب کو کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اُس واقعے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای بچانیوالو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے لوگونکی خوشی اور جرأت اور بڑھکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑے آپسمین دونون فریق یہانتک کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون کے بہت مقتول ہوئے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانوں سے شہید ہوئے اُنکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان العدوی اور ہشام بن العاص التیمی اور ہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمر والدوسی اور ذرہ بن عوف النمیری اور راعب بن رہین الخزرجی اور قادم بن مقدام الزہری اور ذو الیسار بن خزرجہ التمیمی اور حزام بن سالم الغنوی اور سعید بن عاص ابی لیلی الکلابی اور حادم بن بشر السکسکی اور امیہ بن حبیب بن یسار بن احد بن عبد اللہ بن عبد الدار اور ہریف بن واثق البربوجی اور محلی بن حنظلۃ الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحۃ الغفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل بتیس آدمی ہوے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس معرکہ مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُن مین دس بادشاہ اُنکے تھے اور نام اُنکے یہ ہین مارس بن مناف حاکم عمان اور اُسکے گرد ونواح کا اور مرقس بن لبنا حاکم سیمین اور ایوب اردنوی کا

اور محمد بن قالا حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور لماون بن جلبہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا اور عزرہ عوف بن ادہیس
حاکم غزہ اور عسقلان کا اور نجا بن عبد المسیح حاکم حلول اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس بن جرون حاکم یافا اور رملہ کا
اور ہربجینس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نبر حاکم زمین عواصم کا جسکا نام معلوم نہین ہوا پسجب
جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور پھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے شدت صبر مسلمانون سے پیچ
لڑائی کے پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور کیا صلاح دیتے ہو تم
ان اہل عرب کے مقدمے مین کہ بہ تحقیق مین انکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح انکو مغلوب نہین پاتا ہون اور بہ تحقیق
دیکھا مین نے انکی تلوارون کو کاٹنے والی اور تمھاری تلوارونکو کُند اور تمھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے صبر
کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تمھارے بازو سُست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور
بڑے تصدیق کرنے والے ہین دل سے اور نہین خوار و خراب ہوئے مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہی
مجکو تمھارے واسطے بقاے دولت مگر اس صورت مین کہ دھو ڈالو تم جو تمھارے دلونمین نافرمانی خدا کی ہی اور کثرت گناہون سے
توبہ کرو بجانب اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کروگے تو مین امید رکھتا ہون تمھارے غلبے کی تمھارے دشمنون پر اور اگر انکار کروگے
ان امور سے پس قریب ہو جاؤگے تم ہلاکت کو واسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تمپر کیا ہی جو مسلط کر دیا تمپر ایسی قوم کو
جو ہمارے نزدیک کچھ شمار مین نہ تھی اور ہم انکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گزرے وہ ہمارے دلونمین کسواسطے کہ اکثر انمین سے
چرانیوالے اور غلام بھوکے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلانے انکو ہم تک پہونچایا پس اب ہر گاہ کہ کھائین انھون
نے اچھی چیزین اور میوہ جات تمھارے شہرون کے اور کھایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہون کی اور کھایا سرکہ
اور شربت کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہی کہ پکڑ لیا انھون نے تمھاری
عورتون اور مائون اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیحرمتی اپنی حریم اور بڑی بلا پر راوی نے کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی رومی مگر
چلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم مین باقی رہیگا اور نہو سکیگی یہ
بات اُنسے اور ہم مارینگے انکو تلوارون سے اور نیزون سے اور مٹا دینگے انکو تیرون سے اور نہ کر سکینگے وہ لوگ ہمارے
ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو انکی سُنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رؤساے بطارقہ
کو واسطے مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سنا تمنے جو بادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اے وردان نہ اعتماد
کر تو لوگون کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کب بلا مین ڈالا گیا ہی بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے مقابلے مین تو برابری نہین کر سکتا ہی
اور دیکھا تو نے ایک کو انمین سے کہ حملہ کرتا ہی وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہین پروا کرتا ہی ہمارے بہت ہونے سے
اور نہین پھرتا ہی وہ جب تک کہ نہین مار ڈالتا ہی ہم مین سے لوگونکو اور اُن لوگون نے دل سے یقین کیا ہی اپنے نبیؐ کے قول پر
کہ اُنکے نبیؐ نے اُنسے یہ کہا ہی کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اُن مین سے مارا جاوے گا

تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُنکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف تھوڑے
قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت امید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے اُنکے
سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھا کر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہو سکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے پس
وردان نے کہا کہ کون حیلہ انمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ طلب کرے
تو اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہوئے وہ گفتگو قصد کر تو اُنکی طرف اور گردن پکڑ لے اُنکی اور آواز دے
اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی
کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہ مین اُنسے گفتگو کر سکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھ سے ہو سکتا ہی پس اُس
بطریق نے کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اُسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ
تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے اُنکو ایک طرف لشکر کے
قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بلانے سے تو اُنکو لیکر چلا آ تو
گاڑی کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اُس جگہ مین اور باتون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہو جاوین پھر حملہ کر
تو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشقت سے ہمکو
اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے انمین سے دو پس جب وردان نے یہ کلام اس کا سنا خوش ہوا
اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری راے تیرے بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہو سکتا ہی مگر رات کے
وقت اور صبح نہونے پاوے کہ ہم اس ارادے سے فارغ ہو جاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاری شام سے بلایا
اور رہنے والا حمص کا اور نام اسکا داؤد تھا پس کہا اس سے کہ مین جانتا ہون کہ تو خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین
فلاح پانیوالا اپنی دلیل سے ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کر اُنسے کہ موقوف کر دیوین
ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اُنسے کہ صبح کے وقت سردار اُنکا ہماری طرف آوے
تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین صورت صلح کی ٹھہرا لیوین اور دیوین ہم اُنکو مال
جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا
تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیری طرف ڈر اور خوف اور مجھ سے کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی
گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونیکی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا سُن تجھپر مین نے تو اس امر مین
ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور مار ڈالون اُن کو اور متفرق ہو جاوین یہ لوگ اور ہلاک
کرون مین اُنکو تلوار سے پھر بیان کیا اس سے حال اپنے ارادہ فریب کا ساتھ خالد بن الولید کے پس کہا داؤد نے
کہا ہی وردان باغی اور فریب کا رغدار رہتا ہی اپنے سب کام مین تجکو چاہیے کہ لشکر سے کر لے اُنسے اور اس ارادے کو

چھوڑدے پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھ سے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا تجکو مگر یہ کہ جا تو میرا
پیام لیکر پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑدے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمہارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ
اور بڑا جانا اُسنے اس معاملہ فریب کو جو وردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا وردان نے کیا یہ ارادہ کیا ہی کہ اپنے بیٹے
سے جا ٹے پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور
خونریزی کو بین بتحقیق اللہ تعالی سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اُسمین امید صلح کی رکھتے ہین
پس چاہیے کہ نکلے سردار تمہارے لشکر کا تاکہ بیان کرون مین اس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون یا نکلے
کوئی ایسا شخص سواے سردار کے جو پہونچا وے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کے اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اُسکو درمیان دونو کانون گھوڑے
کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنے کو نہین آیا ہون
اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون
اور سُن لو تم جو مین کہتا ہون پس دور کرو تم مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تم سے پھر کھیرا اور اٹھا لیا خالد بن الولید نے
اپنے نیزے کو اور رکھ لیا اسکو ہٹا کر زمین مین اور نزدیک ہوئے اس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو استعمال کر راستی کو کہ
حظ اُٹھاوے تو اُسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڈھے مین گرتا ہی داؤد نے کہا
کہ پس سچ کہا تمنے ای اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار بُرا جانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تم سے لڑنے کو اور دونون
طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر خون آدمیون کا بچاوے بشرطیکہ ہمارے تمہارے
بیچ مین ایک تحریر ہوجاوے جسپر تمہاری اور تمہاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اس مضمون سے کہ تم ہمارے
سردار اور اُسکے ساتھیون سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر تم ایسا کروگے
تو ہم امید رکھینگے تمہارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمہارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست کرتا ہی کہ آج
باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمہارے ساتھ نہو پس دیکھو اور معلوم کرے
سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے
شاید کہ اللہ تعالی بچاوے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا سُنا دیر تک سوچ مین
رہے پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اسکے دل مین اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ ہم جڑ
مکر کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اس کے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی یہ بات مگر بسبب قریب
ہونے اُسکی موت کے اور منقطع ہونے امید اُسکے کے اور ہلاک ہوجانے تمہاری جماعت کے اور اگر یہ قول اسکا سچ
ہی پس نہ مصالحہ کرینگے ہم تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیے کے تمہاری جماعت اور تمہاری اولاد سے

اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا ہی مین نے تجھ سے پس لونگا مین وہ مال نیمے
طول مدت مین فی کس ہر سال مین پس گران گذرا او وربہ کلام خالد بن الولید کا اور کہا اُسنے کہ تمھاری ہی خواہش کے مطابق
ہوگا اور جسوقت تم دونون کیا اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کے بیچ مین ہوجاویگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون
اور یہ تحقیق پھر گیا رعب اسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈر اس سے جو کچھ کہ سُنا اُسنے پھر اپنے دل مین کہا اُسنے کہ قسم ہی
خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون اس امر کو کہ وردان مارا جاویگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے
جاوینگے اور نہین مفر ہی مجکو مگر اسمین کہ سچ کہون عربی سے اور لون اپنے اور اپنے اہل کے واسطے امان اُسنے پھر ملتفت
ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای برادر عربی مین ایک امر کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید
نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ ہوشیار رہو جاؤ تم اور شفقت کرو اپنے نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین
فکر کیا اور فریب کا کیا ہی پھر سب قصہ اُسنے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون تم سے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کیواسطے
پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نہ کریگا قوم کو اور نہ
فریب کریگا تو ہم سے اُسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تم سے یہ حال نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ
قوم کے گاڑنے کی جگہ کون ہی اُسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے داہنی جانب اُنکے لشکر کے ہی پھر رخصت ہوا اور
پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور کہا اب مین امید رکھتا ہون صلیب سے
کہ مجکو فتح دیگی اُنپر پھر بلائے اُسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اُن سے پیدل ہو کر جاؤ تم اور پوشیدہ ہو کر بیٹھو اور خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ پھرے اس مقام سے پس ملے انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو ہنستے
ہوئے پس کہا اُنھون نے کہ ای ابا سلیمان ہنستے ہوئے رکھے اللہ تعالے تمھارے دانتون کو کیا حال ہی پس خالد بن الولید نے
سب حال جو اس گبر نے کہا تھا بیان کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہی خالد بن الولید نے
کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن مین اُنکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای ابا سلیمان قسم ہی اپنی جان کی
کہ بیشک تم کافی ہولنے کے واسطے لیکن اللہ تعالے نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اللہ تعالے
نے فرمایا ہی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم
اور تمھارے مقابلے مین اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارہوان ہی اور مجکو اطمینان نہین ہی نسبت اس ملعون کے
مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس آدمی جیسا کہ اُسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ اُنکو قریب اُنکے اور جیسے راہ تمسے بتائی ہی آیا
اُسنے وہ جگہ بھی بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا
پس حکم دو تم اپنے ساتھیون کو کہ گاڑ کر بیٹھین قریب اُنکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو اگر چاہے
اللہ تعالے تو وہ کفایت کرینگے اس چیز کو جس کی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اسپر کھڑے ہو دن بڑا ہو اور تیار

رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب اُنپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالے سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین تمھاری رائے کے خلاف نہ کرونگا پھر بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیون کو جن کے نام یہ ہین رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن زید بن عمرو بن فضیل العدوی اور سعید بن عامر بن جریج اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرہ اور زفر بن سعید البیاضی اور عدی بن حاتم الطائی پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر رومیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہان تک کہ در آؤ تم اُس زمین نشیب مین جو داہنی طرف ٹیلے ریگ کے ہے اور چھپکر بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کیواسطے جدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن خدا کے مقابلے مین چھوڑو کہ مین مثل اور مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالے نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار بہت بڑا اور بڑا معلوم ہوتا ہے یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم تمھین اپنے سردار سے اور پھیرے وہ جماعت تمھاری طرف پس نہ مطمئن ہوگے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہونچادین اور میری رائے یہ ہے کہ ہم لوگ اسی وقت اُنکے گاڑی کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوئے پاوین تو قبل صبح کے انکو مارکے اُنکی جگہ پر ہم لوگ پوشیدہ ہو کر بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیکی تمھارا نکلین ہم لوگ اُنکی طرف گاڑی سے بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے کلام سے اور کہا کر و تم جو بیان کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنے کا پاؤ تم اور ساتھ لیلو ان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا اور تم انپر سردار ہو اور مین اللہ تعالی سے امید رکھتا ہون کہ تم کو تمھاری مراد کو پہونچادے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین امید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالے نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور سلام کیا خالد بن الولید اور مسلمانون کو اور استدعاے دعا کی اُنسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے سے واقع ہوئی اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرایا ضرار بن الازور نے اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین تم کو قوم کے حال سے پھر نکلا ضرار نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ پہونچے وہ نزدیک قوم کے اسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور بے ڈر تھے اس امر سے کہ کوئی دشمن انکا قصد کریگا یا کوئی اُنسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب اُنکے جاوین لیکن خوف اس امر کا ہوا کہ جگا دیگا ایک انمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل اُنکے ہوگا پس پھرے اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ بہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جس کا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے ہو پس نکال لو تم تلوارون کو اور چلو

اُن کی جانب اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک تم مین ایک سے کے واسطے ہو اور چاہیے کہ ضرب تلوارون کی
ایک ہون اور چھپاؤ تم جہانتک ہو سکے اپنی آوازون کو ساتھیون نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور ہی پھر ہلکے اور سبک ہوئے
لوگ زرہون سے اور نکال لیا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور ضرار بن الازور اُنکے آگے ہوئے اور چلے تاآنکہ
پہونچے قوم تک اور ہر ایک کے ہتھیار انہین سے اُسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہوکر ہر ایک ایک کیواسطے
جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا انھون نے اُنپر بلند کیا تلوارون کو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور پیٹھون پر پس نہ جاگے وہ لوگ
مگر اسوقت کہ ضربات تلوارون نے لیلیا تھا انکو پس کاٹ ڈالا انکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر لیے ہتھیار اور
جو کچھ اُنکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے
تمام اور پورے کرنے وعدہ کی پس تعریف کی اُنھون نے پروردگار کی بسبب اُسکی مدد دینے کے اور شب گذرائی اُنھون نے
درانحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا اور مدد مانگتے رہے اُس سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی
پس یکجا ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا اُنھون نے سربند وغیرہ کو اور
چھپ کر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور ڈالدی
اُنپر مٹی اور مسلح ہوکر بیٹھے بامید کشود کار کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیونکو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس ریشمی سرخ مین
اور عمامہ زرد باندھا اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیئے اُنھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان اور صلیبا نکو
پس مسلمان اسی حالت مین تھے کہ دفعۃً ایک سوار فوج قلب رومیون سے نکلا اور ظاہر کیا کہ اے گروہ عرب کے آیا بدعہدی اور فریب
کیا تمنے کہان ہی وہ معاملہ جو کل ہمارے تمھارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ غدر
اور بیوفائی کرنیکا نہین ہی پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہی کہ تم اسکے پاس چلو تاکہ دیکھے اور دریافت کرے وہ اس
بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ اُس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب
اسکے بدون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اُسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس
اسیوقت نکلا دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمایش کی تھی دشمن خدا نے اپنی ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سربند اور تاج کے پس جب دیکھا
خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہی مسلمانون کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان یہ ہی کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے پہونچ گئے ہمارے دشمنون تک پس جسوقت دیکھو
تم مجکو حملہ کرتے ہوئے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے وہ اور اشعار ذیل فرمائیے
پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے لباس کو متعجب
ہوا اور گمان کیا اُسنے کہ وہ قریب تر اُنکے پاس پہونچتے ہین تاآنکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اسکے اور اسیوقت

وردان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا وردان اپنے استر سے اور اُترے
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور وردان نے رکھا تلوار کو اپنے دونون ہاتھونکے بیچون مین بخوف حملہ
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید اسکے سامنے بیٹھ گئے اور اس سے کہا کہ تو جو کچھ جانتا ہی اور استعمال کر سچ کو اور اختیار
کر حق کو اور جان لے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہی جو نہین پروا رکھتا ہی مکر اور فریب کی کیونکہ وہ خود جڑ اور بنیاد مکر اور فریب
کا ہی پس کہا وردان نے کہ بیان کرو تم مجھ سے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میرے اور تمھارے اور بچاؤ تم خون
آدمیونکو اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تمسے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہی اور مار ڈالا ہی بندگان خدا
کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے کسواسطے کہ ہمارے
نزدیک کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہی اور ہم اس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور ننگے اور لاغری
سے مرے ہوے ہو پس کہو جو کچھ منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالد بن الولید نے اُسکے کلام کو کہا کہ
ای کتے نصرانیہ کے بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے بے پروا کر دیا ہی ہمکو تمھارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے مال کو ہم پر
حلال کر دیا ہی کہ ہم اسکو آپس مین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہی مگر یہ کہ کہو تم لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہی تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے درانحالیکہ تم خوار اور ذلیل
ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہی پس تلوار حاکم ہی ہمارے اور تمھارے بیچ مین تا دم مرگ اور اللہ تعالیٰ مدد دیگا جس
شخص کو چاہیگا تم مین اور ہم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہی جو سُنا ہی تمنے پس اگر اس سے انکار ہی تو لڑائی موجود
ہی اور قسم ہی خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہی اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ تم
لوگ ہمارے نزدیک مثل کتون کے ہو اور بتحقیق ایک شخص ہم مین کا تمھارے ایکہزار شخص کو ضعیف جانتا ہی اور یہ گفتگو تیری اُس
قبیل کی نہین ہی جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنیوالون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہی کہ تو مجکو جدا اور اکیلا
میری قوم سے پاکر مجھ تک پہونچ جاوے پس ولا اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہی کہ بتحقیق مین تیرے واسطے مثل اژدر کافی
ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی
سُنی اٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ نکالے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اسکے گاڑے سے نکلینگے پس جُھک کر دونون بازو
خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اس سے اور لپٹ گئے اسکو اور پکڑ لیا اسکے دونون بازو اور ملگئے
دونون آپس مین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کہ
بتحقیق قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس دوڑے
اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینک دیا انھون نے
کپڑے پرانے اور زرہین جو پہنے ہوے تھے اور نکال لیا تلوارون کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوے

ننگے بدن سواے ازار کے اور کوئی کپڑا نہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش و خروش مین تھے اور باقی لوگ اُنکے پیچھے تھے پس
متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوئے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اسکے قریب
پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوئے بعجلت اسکی
طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سُست
ہوئے بازو اسکے اور کہا کہ اے خالد مین تم سے بواسطہ تمھارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے
کہ مین متغیر الحال ہوتا ہون اسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد
اور وردان مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچگئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار
رجز کے پڑھتے تھے اور کہا کہ اے دشمن خدا کہان گیا تیرا مکر بمقابلہ مکر اور حیلۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو
جھکایا ضرار نے اسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے توقف کر اے ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس چلنے سے اور صبر کرو یہانتک
کہ حکم کرون تمکو اسکے مار ڈالنے کا اور پہونچگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارونکو ہلاتے اور چمکاتے ہوئے اور
دوڑے وہ سب وردان کیطرف قتل کرنیکو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش نرم پر
رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا وہ اور
کپنے لگے ہاتھ اور بازو اسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی انگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس خالد
بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دیجاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہے اور تو وہ شخص ہے کہ تحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ سلامتی اور
اور مصالحے کو اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سُنا ضرار بن الازور نے
یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اسکو اور ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو اسکے سر سے اور کہا
جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہے اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اسکو ٹکڑے ٹکڑے
اور دوڑے اسکے کپڑونکی طرف پس لے لیا اسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمھارے واسطے اسکی قوم کیطرف سے
اطمینان نہین ہے کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہن لو کپڑے رومیون کے
اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اسکی قوم کے پس جب قریب اُنکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے اسوقت تمام مسلمان اور وہ تمھاری
تکبیر کہنے لگین گے راوی نے بیان کیا ہے پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اس شخص کے جسکو اسنے قتل کیا تھا
اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اس مقتول کا پھر متوجہ ہوئے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے تئین پیچھے
ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید
کی نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوئے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب روم کے اور دیکھا کفار نے سر
اپنے سردار کا نوک تلوار پر پس کچھ شک نہ کیا انہون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہے اور وہ لوگ اسکے ساتھی اور قوم ہین پس آواز دین کہ

انھون نے مثل آبِ دار حوان کھیلنے والون کے اور نالیان بجائین اور ظاہر کیا صلبان کو اور بہت ہوا شور اور غل انکا اور دیکھا
مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کیا انکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلا ے
مصیبت ہو گئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ ای دشمنان خدا یہ سر وردان تمھارے سردار کا ہی اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینکدیا انھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے انکے پیچھے
اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای نگہبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو
پھر حملہ کیا انھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی انکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور بہ یقین
جانا کہ انکی قوم کے لوگ مار ڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور رکھ لیا تلوار نے انکو ہر جگہ مین اور مارے گئے وہ لوگ نیچے ہر پتھر اور
ڈھیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے انمین صبح سے عصر کے وقت تک در منتشر اور جدا ہوے وہ مثل شتران پریشان کے
عامر بن طفیل الدوسی نے **بیان** کیا ہی کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے
دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ دمشق تک کہ دفعتًہ ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہی
کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہی پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہی جو حضرت ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی سفیر کو پایا اسکو مار ڈالا اور جو
کچھ اسکے پاس تھا لوٹ لیا **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے
پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور انکے ساتھی مسلمانان اس معرکۂ اجنادین مین
موجود اور شریک نہ تھے اور وہ اس دن آئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوّے ہزار تھا کہ منجملہ اسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مار ڈالے
گئے اور آپس مین انھون نے اس لڑائی کی گرد و غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق ہو گئے پس بعضے
قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال اور اسباب کو اسوقت تک
کہ ایام گذشتہ مین انھون نے اسقدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلبان کو اور سونے کی زنجیرین بے گنتی
پس یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب مع اس تاج کے جو وردان سے لوٹ لیا تھا اور کہا کہ نہ تقسیم کرونگا
مین انمین سے کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالے نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہی کہ وقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۳ سنہ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل
از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا
بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا اس الفاظ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من خالد بن الولید الی خلیفة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثم ازید لاحمد او شکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین لخماد جمرتہم وانصداع بیضتہم وانا القینا جمعہم باجنادین مع وردان
صاحب حمص وقد نشروا کتائبہم ورفعوا صلبانہم وتقاسموا بدینہم الا یفرون ولا ینہزمون فخرجنا الیہم واثقنا باللہ
متوکلین علی اللہ فعلم ربنا ما اضمرناہ فی افئدتنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدنا بالنصر وکبت اعداء اللہ بالقہر فقتلناہم
فی کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ اربع مائۃ
خمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لہم بالشہادۃ یوم کتبت الیک ہذا الکتاب وہو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی
الآخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین۔ پھر لپیٹا خط کو اور دیا
عبدالرحمن بن حمید الجمحی کے ہاتھ مین اور حکم دیا انکو کہ اسیوقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبدالرحمن اسیوقت
اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اُسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ حضرت ابی بکر صدیق رض
ہر روز بالاشتیاق اخبار شام سب کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار مین عبدالرحمن بن حمید الجمحی پہونچے
اور صحابہؓ نے اُنسے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سنائی لوگون نے اُنکے
آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدۂ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے
آئے عبدالرحمن اور کہا السلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھا دین آپ اپنے سر کو کہ بہ تحقیق ٹھنڈی
کیا اللہ تعالے نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو سجدے سے
اور دیا عبدالرحمن نے خط انکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے خط کو باواز خفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سنایا لوگون کو باواز بلند اور ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی
یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے اس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہو کہ جب سنا اہل مدینۂ منورہ نے کیفیت حاصل ہونے فتح
اور مال کی مسلمانون کو پس آپس مین عہد اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے بخواہش حصول ثواب اور
اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ مین بڑے بڑے رئیس
مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ آگے اُنکے ابو سفیان بن صخر بن حرب اور
عیداق بن ہاشم اور مثل انکے اور لوگ تھے پس آئے وہ بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس بڑا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے جانے کو بجانب ملک شام
کے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری
اور کینہ ہو اور تعریف ہو اس اللہ تعالے کی جسکا کلام برتر ہو اور اس قوم کا قول وکلام پست ہو اور یہ لوگ کفر پر ہین

اور چاہا تھا انھون نے کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے مونھون سے اور انکار کرتا ہی اللہ تعالیٰ انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا
اور تمام کریگا اللہ تعالےٰ اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہین
کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے
دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سنا انھون نے کہ فوج اللہ تعالیٰ
کی غالب ہوئی رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس تاکہ بھیجین ہم انکو بطرف دشمنون کے اور برابر ہو جاوین وہ سابقین
مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ تم انکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی
قول اور کام مین تمھارے خلاف رائے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو
اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد انکے ایک
جماعت کو مسلمانون سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
وکرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور مسلمان لوگ گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور آپس مین
بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابو سفیان بن صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ ای عمرؓ تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور جھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین اور تھے
تم مخالف ہمارے اور ہم تمھارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام کی ہٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جو ہمارے
دلون مین تمھاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور
دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمھارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد نسب مین پس یہ کیا عداوت ہی تمھاری
ہمارے ساتھ ای بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہو سکتا ہی کہ دھو ڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہماری ساتھ ہی
اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہم سے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور
اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم اور حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا پھر کہا قسم ہی
خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر چہ اکرنا بدی اور بچانا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہی اور
بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو ان لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابو سفیان نے کہ مین گواہ کرتا ہون تمکو اور خلیفہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی درگاہ مین اور اسی طرح سے سب روسا ر
مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہ ای میرے اللہ پہونچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جس کی وہ لوگ امید رکھتے ہین اور نیک جزا دے انکے کامون
کی جو کرینگے اور دے انکو مدد انکے دشمنون پر اور نہ غلبہ و قرار دے انکے دشمنون کو انپر واقدی رحمہ اللہ نے

روایت کی ہیکہ قسم ہی خدا کی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئے گروہ کثیر یمن سے مقدم لشکر عمرو بن معدی کرب الزبیدی تھے اور انکے ساتھ عورتین اور لڑکے تھے اور آئے بارادۂ جانے ملک شام کے پس ہنوز مدینۂ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آئے اور اُترے در حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے فریفتۂ محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور حاضر ہوتے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا انہون نے لوگون کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ مین ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم جرہم بھی تھی پس جب پورا ہوگیا کام اس لشکر کا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عبارت سے وھو ھذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین امابعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجہر والرفق بالمسلمین والحمل تضعیفھم والتجاوز عن مسیئھم والمشاورۃ بھم وقد فرحت بما فتح اللہ علیکم وافاء اللہ علیکم من النصر وھزیمۃ الکفار فاجعل سیرد اتبک الی ان تطاع اقصی ارضھم وانزل علی جنۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالیٰ بفتحھا علی یدیک ثم الی حمص والمعرات والطلب انطاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقد نفذت الیک ابطال الیمن ولیوث النخع وفیالی مکۃ ویکفیک عمرو بن معدی کرب ومالک الاشتر و ان نزلت علی المدینۃ العظمیٰ ذات الجبل المطل انطاکیۃ فان الملک ھناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب انت وتکا تمنی بذلک مع انی اظن ان الاجل قد اقترب ھو قلی پھر لکھا اس آیت کو کل نفس ذائقۃ الموت والسلام پھر لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبدالرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا اسکو کہ تمہین واسطے شام کے نہے اور تمہین جواب بھی پہونچاؤ پس لے لیا عبدالرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر براہ شارع عام کے طے کرتے ہوئے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا انھون نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر مارے جانے دلیران لشکر بادشاہ اور انکی ہزیمت کی سن چکے تھے پس ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اور پناہ گزین ہوئے وہ دمشق مین اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کین انھون نے تلوارین اور طوارق اور تیر سپر اور ڈھلواسیان اور عرادات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیا نشانون کو پس جب جمع ہوگئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی انکا اور زیادہ ہوئے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوا انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہوگیا ان کو اپنی ہلاکت کا اور آگر اترے خالد بن الولید بمقام دیر کے

جواس نام سے مشہور ہی اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدہ کوس سے کم تھی پس جب اترے وہ اس مقام مین بلایا امرای
لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہی جو فریب ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے کے کیا ہی
پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اترو ان کو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کے ساتھ
امان کے پس قریب ہین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمہارے پاس اپنے مکر سے اور دروازون سے فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی طرف ایک
فوج کو دوسرے کے بعد اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو نہ یاد و اس مقام کے
ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمہارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر
روانہ ہوئے وہ ساتھ چوتہائی لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب الجابیہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر چمڑے طائفی کا فاصلہ
پر دروازے جابیہ سے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور انہون نے عبداللہ سے اور
انہون نے ابی محمد عبداللہ بن حجاز انصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ
بن الجراح مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا ہی انکے واسطے کوئی خیمہ
خیمہ ہاے روم سے جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور شہورا اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ
سے موجود تھے کہا میرے جد نے کہ ای میرے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالیٰ
کے اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بطلب خواہش ملک کے نہین
لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالیٰ اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمان جاتے اور اترتے تھے
انکے شہرونمین پس وہ رکھڑے کرتے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے انکے آگے شہا ہی اور ہتھیار اور زرہین اور قنطاریات اور طوارق
اور نہین نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے
خیمونکیطرف اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کا نام اسمین نہین لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ
ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خرمے کی گٹھلیون کو ایک دوسرے کے ساتھ دوزے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور
بجاے زرہ کے پہنتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب اترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر
حکم کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیونکے ساتھ باب الصغیر
پر اور نگاہ رکھو اپنی اور اسطرف کو جہانین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس
روانہ کرو تم کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمہاری اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر بلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اور کہا اُنسے کہ تم اپنے ساتھیونکو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اس دروازے سے جسکا نام توما ہی اور اگر وہ
تمہارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمہاری کہ مین نے سنا ہی کہ بہ تحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی
لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر بسبب اسکی شجاعت کے ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے

اپنی بیٹی بیاہ دی ہی پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ تم جاؤ مع اپنے لشکر کے باب الفرادیس پر
اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اس جگہ سے کسواسطے کہ مین نے سنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص
باب الفرادیس پر پھر بلایا خالد بن الولید نے قیس رضؓ بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر اُنکے سپرد کر کے کہا کہ تم مع اپنے ساتھیون
کے جا کر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرہ اس باب پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ
باب مرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسی وجہ سے عرب نے اسکا نام باب السلامۃ
رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور دو ہزار سوار انکے ساتھ
کر کے کہا کہ تم بطور طلیعۂ لشکر کے رہو اور پھر و گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت یا دکھائی دین تمکو جاسوس
قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول بانتظار اور خود آرائی رہون پس کہا خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہان تک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہ اگر ایسا ہی
تو بہتر ہی پھر روانہ ہوئے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوئے مثل شیر غضبناک اور چیتے خشم آگین کے اور باقی
پھر خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے اس امر کا
کہ لڑین وہ جبتک کوئی امین کا باقی رہی اور نہ حوالہ کردین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون لشکرون نے آپسمین تیر اور
پتھر اور ڈھیلو اسی یہانتک کہ زخمی ہوئے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبد الرحمن بن حمید الحجمی مدینۂ منورہ سے
خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازۂ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازۂ شرقی پر اور ایک
جماعت انکے ساتھیون کی ہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا عبد الرحمن نے خط انکو
پس جب پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس خط کو خوش ہوئے اسکے مضمون سے اور خوشخبری سُنائی اپنے ساتھیونکو
ساتھ آنے لشکر کے ہمراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدی کرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون میں اور
دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوگئے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر
ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سُنایا گیا ان لوگونکو
پس خوش ہوئے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے
نگہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرد اُنکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط اس
امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے لشکر اُنپر ہرقل کیطرف سے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات پہچان لوہرتنان انپر سے

دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجانے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جمع ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہے
کہ مصالحہ کر لیوین ہم قوم مسلمانون سے اس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کسواسطے کہ نہین ہے ہمکو طاقت انکے مقابلے کی اور
نہ ہم زیادہ شجاع ہین اُنسے جو یکجا ہوئے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراجیہ اور قیاصرہ سے اور رہین ڈالا انکو مسلمانون
نے مثل پیسنے غلے کے پس کہا بعض رومیون نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اُس سے اور سُنین کہ وہ کیا کہتا ہے اور
درخواست کرین اُس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اس چیز کو جس مین کہ ہم مصالحہ کرینگے مسلمانون سے
یا انکے مقابلے کو نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہے کہ چلی اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور توما کے دروازے پر
لوگ ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا ان لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم اُنھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا
بعض اُنمین بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت دی اُسنے پس داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اسکے سامنے پس
خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا انکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اس چیز کے جو اُتری تھی اُنپر پھر متوجہ ہوا انکی طرف توما اور
پوچھا اُسنے کہ کیا سبب ہے تمھارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار پناہ اور داد دے ہمکو اس بلا سے جو ہمپر
نازل ہوئی ہے اور گھیر لیا ہمارے شہر دنکو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہے جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیرے پاس
اور اعتماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باز رکھے
مسلمانونکو ہمسے کہ ہم قریب بہ ہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور اُمید دلائی
تمنے اپنے دشمن کو آپ مین پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم مسلمانونکو اہل اور لایق
واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لایق ٹھہرنے جگہ تیر اندازی کے اور اگر پہونچینگے وہ مجھ تک تو ملا دونگا اُنکے آگے وہان کو بکھیر ڈالون
مین اور لے لونگا بدلا اپنی قوم کا انسے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے دروازہ
تو نہین جرأت ہے قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ ای سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین ان صفات سے
جو بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بوڑھا سا انمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہے اور سردار انکا بڑا سخت ہے کہ اسکا مقابلہ نہین
ہو سکتا ہے پس اگر ہے تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا اپنی ذات اور
اپنی قوم سے پس مصالحہ کرے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ انکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ ای قوم تم زیادہ ہو جماعت
مین مسلمانون سے اور تمھارے مثل اس شہر کے ہے اور تمھارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین انکی پاس اسقدر
نہین ہے کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے سر اور ننگے بدن ہین پس کہا اُن لوگون نے کہ ای سردار انکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے
ہتھیار بہت ہین جو انھون نے لیا ہے فلسطین مین لشکر روبیس سے اور جو لیا ہے بصری مین اور ہمسے بروز مقابلے کرنے انکے [illegible]
سے بمقام بیت لہیا کے اور جو لیا ہے انھون نے بمقام تخورا کے بولص اور اُسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہے انھون نے اجنادین مین پس تحقیق

سامان اور مال ہمارا لے لیا ہی قوم نے ولیکن نہین لیتے ہین وہ لوگ اس سے بوجہ بے پروائی کے علاوہ اسکے کہ انکے نبی نے انکو
اللہ کیطرف سے خبر دی ہی کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کے اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہوگا
جائیگا بطرف بہشت کے اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے ننگے پیر ننگے بدن تاکہ پہونچین وہ بجانب اسکے
جو انکے نبی نے انکے واسطے کہا ہی پس ہنسا توما ان لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمھارے دلون مین یہ کلام اور سچائی
اسکے اور انکی باتین درآئی ہین اُمید اور طمع کیا ہی ان فرمایہ اور غلامون نے تم مین اور اگر صدق اور راستی سے لڑتے تم اُنسے
تو تمھین اُنسے غالب ہوجاتے لڑائی مین کسواسطے کہ تم کئی حصہ اُنسے بڑھکر ہو شمار مین پس کہا ان لوگون نے کہ ای سردار
آسان کر تو انکے بار اور شدت کو جسطرح سے تجکو منظور ہو اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو باز نہ رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھول دینگے ہم
دروازے شہر کے انکے واسطے اور مصالحہ کر لیوینگے ہم انسے اس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہمسے جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو سوچا
دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اس نے کہ مین پھیر دونگا اہل عرب کو تمسے اور
مار ڈالونگا انکے سردارونکو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہوکر ایسی لڑائی کہ پسند
کرون مین اسکو اور پہونچ جاؤ تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا ان لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے سامنے لڑینگے
اور تیرے سب لڑمرینگے پس کہا توما نے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار
راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے پھرے وہ لوگ اپنی جگھونین اس قرارداد پر اور رہ توما کے شکر گذار اور تھے وہ منتظر اسکے حکم
کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی
جگھون مین مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور مال غنیمت کے پاس
تھے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بیچ لشکر زحف وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگاہبانی کرتے رہے تا اینکہ چمکی روشنی صبح کی اور نماز
پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیون کے بمقام
باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت
اٹھاویگا کل راحت پاوے گا اور وہ بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون سے تحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین او لگا کرتے بھی
ہیں اور نہ سوار ہو گھوڑونپر اسواسطے کہ دشمنان خدا تم سے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا ہی اور قوت
دیوین بعض تم مین کے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین مضبوطی کرو راوی نے بیان کیا ہی پس روانہ ہوگئے
وہ سب بارادہ لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپا یا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہوکر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر
کیطرف سے اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرۃ الطائی باب شرقی سے اور شرحبیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو
بن العاص باب الفرادیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے رفاعہ بن قیس سے بیان کی ہی کہا رفاعہ نے
کہ نہین تھا کوئی ہم مین سے اس لڑائی مین سوا اگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے ہنگام محاصرے کے کہ وہ پھرتے تھے

گرد شہر کے تاکہ ورنہ اوین دشمن ناگہان مسلمانون پراور جسوقت کسی دروازے پر ضرار بن الازور آتے تو ٹھہرتے تھے وہان اور تیز کہتے تھے لوگونکو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اٹھائے جاؤگے کل یعنی قیامت کو بیچ سایہ قرب اللہ تعالیٰ کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالیٰ قادر ہی اس امر پر کہ بھیجے انپر عذاب انکے اوپر سے اور انکے پیرونکے نیچے سے اور مین امید رکھتا ہون تمہارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی نے بیان کیا ہی پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیر اندازون نے تیر اور آئے پتھر قلعہ والون کی طرف سے اور کام کیا عرادات اور ڈھلواسون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کیطرف سے انپر آئی تھی اور نکلا توما داماد بادشاہ کا اسی دروازے سے جو اسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعت مین راہب عابد زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور انکے نزدیک شہر کفر مین اس سے زیادہ عابد اور زاہد انکے دین کا کوئی نہ تھا اور نہ تھا وہ بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اسنے صلیب کو برج کے اوپر اور ٹھہرے اور جمع ہوئے بطارقہ اور راجیہ اور بڑے بڑے نصرانی گرد اسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی انمین سے اور رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال انکی اور آگے آیا اور رکھا توما نے اپنی ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کے اور کہا اسنے کہ اے اللہ مدد دے ہمکو ہم مین سے اس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر ہمکو اور نہ حوالہ کر ہمکو دشمنون کے ہاتھ مین اور تباہ و برباد کر ظالمونکو کہ تو ظالم کو جانتا ہی اے اللہ ہم تیرے نزدیکی چاہتے ہین ہم تجھ سے بوسیلہ صلیب اور اس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہی دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہی اس انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالمون پر اور غالب کر اس شخص کو جو راہ راست پر ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ آمین کہی قوم نے اسکی دعا پر رفاعہ رضی بن قیس نے کہا ہی کہ اسیطرح سے بیان کیا مجھ سے شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرجبیل بن حسنہ سے وہ رومانس حاکم بصرہ کے شرجبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب توما پر تھے اور جو کلام کرتے اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہی کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور انکی تہمت لگانے سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر اور بڑھے شرجبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی انکے اور ارادہ کیا باب توما کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا انکو قول توما مردود کا اور کہا شرجبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہی کیونکہ بتحقیق مثل عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثل آدم کی ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انکو مٹی سے زندہ رکھا انکو جبتک چاہا اور بلا لیا انکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرجبیل رضی نے اسپر لڑائی مین اور اس دن مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور ہمارے لوگون کے پتھر اور چلائے تیر دور پس زخمی کیا بہت لوگونکو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان بن سعد بن العاص کہ ایک تیر زہر آلود انکے لگا تھا پس نکال لیا انھون نے تیر کو اور باندھ لیا زخم کو اپنے عمامہ سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس پیچھے گر سے وہ اور اٹھا لیا انکو انکے بھائیون نے اور ساتھ کے

مسلمانون کے لشکر مین اور ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین اُنکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے
عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اسکو تو اسکے ساتھ ہی میرا دم نکلجائیگا اور قسم ہی خدا کی کہ اُسنے دیدیا مجکو وہ چیز کہ جسکی مین اُمید رکھتا تھا
پس نہ مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے انکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہین کھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی ابان نے
اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اور اُنگلی اُٹھا کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ محمد رسول الله هذا ما وعد الرحمن
وصدق المرسلون پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مر گئے رحمت کرے اللہ اُنپر اور سُنا اس سانحے کو **ام ابان** بنت عتبہ
بن ربیعہ زوجہ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے انکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے اُنکے
نکاح کے کہ رنگت مہندی اور خوشبوے عطر کی انکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتین باپیادہ لڑنے والی اور دلیر خاندان
شجاعت سے پس جب سُنا اُنھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے درانحالیکہ ٹھوکرین کھاتی تھین بسبب
لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا انکو صبر کیا باُمید ثواب کے اللہ تعالیٰ
کیطرف سے اور نہین سُنا گیا اُنسے کوئی کلام سواے اسکے کہ کہا اُنھون نے اپنے شوہر کی لاش پر هنيئًا لك بما اعطيت
مضيت الى الحور العين الى جوار رب العالمين هو الذى جمع بيننا ثم فرق والله لاجهدن حتى الحق
بك لانى متشوقة اليك لم ارومنك ولم ترومنى ولكن اباالله الا ان ينغضنى بعيشى حرام على ان لا
مسنى بعدك احد فقد حبست نفسى فى سبيل الله عسى ان الحق بك وارجوان يكون ذلك عاجلا **راوی نے بیان** کیا ہے کہ نہین
دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنیوالی کو پھر تجہیز اور تکفین کرکے دفن کیا انکی جگہ مین اور قبر انکی مشہور ہے اور نماز پڑھی خالد بن الولید
اور مسلمانون نے پس جب چھپائے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین انکی قبر پر سواے اسکے کہ آئین وہ اپنے ہتھیارون
کیطرف اور مسلح ہوگئین اور بدل دی ہیئت اپنی اور ڈھاٹا باندھا اور لے لیا ڈھال اور تلوار کو اور ملگئین مسلمانون کے لشکر مین بدون
علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا کہ دروازہ توما
داماد ہرقل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اسی نے مارا ہی انکو اور روانہ ہوئین وہ شرحبیل بن حسنہ کے ساتھیون کی طرف پس
ملگئین انمین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیر انداز لوگون مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
کہ دیکھا مین نے بروز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے تو ملکے آگے وہ اشارہ کرتا تھا
ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ ای اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہے ساتھ صلیب کے ای اللہ ظاہر کر اُسپر
غلبہ اسکا اور بلند کر مرتبہ اسکا کہا شرحبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعتہً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ نہ خطا کی اُسکے
بدن سے اور اُسی وقت اسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹ کر ہماری طرف گری اور دیکھا مین نے اُسکے جواہر چمکتے ہوئے پس
ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپا لیا ہمنے اپنے تئین ڈھالون سے اور برسنے لگے ہمپر پتھر ادھر ادھر سے اور ہجوم کیا
بعض ہمارون نے بعض پر اس طرح سے کہ ہر شخص پیشی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ لے لیوے اُس کو اور دیکھی دشمن نے

توما نے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خواری کا اور برہم ہوا اور کفر و
انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ لے لیگئی مجھ سے اور اہل عرب
اُسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لے لی تلوار اور سپر اپنی اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ
جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے ٹھہر رہے اور مین ضرور مقابلے کو جاؤنگا
اور آرام دونگا اپنے دلکو ان دشمنون کے دفع کرنے سے اور اترا وہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھول دینے کا پس
کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی مگر یہ کہ اترا حصار سے
اُسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ربودگی اُسکی وہ لوگ جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ
مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے
بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اُنکی
ہوشیار کردیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اس معاملہ کو حوالہ کیا صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے
اور جُدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر درآنحالیکہ
ڈرانے والے تھے اُنکو اور آنے لگے اُنکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر
کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون سے جو
اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا اینکہ سب بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا اُنکا دشمن خدا
توما نے دائین بائین لڑتے اور مارتے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور مثل اونٹ زمست کے تھا
پس جب دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے
ہوئے کہ کہو لجاؤ تم اپنی موتون کو اور ہوجاؤ تم طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنے خالق کو اپنے کام سے کسواسطے
کہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور ترپیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر اور ملجاؤ اُنمین برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے
بیان کیا ہے پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی ڈالی قوم نے اور ملگئے بعض اُنمین کے بعض سے اور کام کیا تلوارون
نے اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا اُنھون نے سپرون کو اور سُنا اہل دمشق نے اس امر کو کہ توما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے اور
صلیب اعظم اسکے ہاتھ سے گرکر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درآنحالیکہ دوڑتے
تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت اُنکی اور دشمن خدا توما دائین اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو واسطے
تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعۃً دیکھا اُسنے صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دیکھتے ہی
تلوار نکالکر حملہ کیا اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈالدو تم صلیب کو بہ تحقیق پہونچ گئی تم پر بلا اور سختی
اُسکی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُسکے ناگہانی درآنے کو اپنے اوپر

پس ڈالدیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور سامنا کیا اُسکا اور حملہ
سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیون کو پس آملے وہ
کمک کی اُسکی مشرکون سے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو شرحبیل بن حسنہ پر پس کہا
اور پوچھا اُنھون نے کہ یہ کون شخص ہے خوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا کہ یہ داماد بادشاہ کا اور قاتل تمھارے
شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہے پس جب سُنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کر کے اُس کے نزدیک پہونچین پھر
چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب توما کے پس دوڑے بجانب امام ابان کے گبر لوگ اور گھیرا اور ہرگز نہ پہونچائی انکو
تاکہ ڈرادین انکو پس نہ التفات کیا ام ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بجانب انکے غیر از اینکہ راست کیا تیر کو انکے سردار پر
اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا پہونچگیا تھا شرحبیل بن حسنہ تک اور قریب تھا
کہ غالب ہوجاے اوپر صلیب کے اور لے لیوے اُسکو کہ دفعۃً تیر پہونچا اُسکی داہنی آنکھ پر اور گھس گیا اُسمین پس پھرا
اس مین دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلادین اسپر پس دوڑے لوگ اُنکی طرف اور
چھپالیا دشمن خدا کو ساتھ سپرون اور طوارق کے اور بچاتے تھے توما کو اُنسے پس جب بے ڈر ہوئین ام ابان شر اعدا سے
چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہے کہ پھر مارا اُنھون نے تیر ایک گبر کو پس جا لگا اُس کے
سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن مین پس اوندھا ہو کر گر گیا اور مر گیا اور دشمن خدا توما سب
کے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلایا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا وہ دروازے مین
اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے سختی ہو تمپر کس چیز نے تمکو
روک رکھا ہے اور بتحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتون پر قریب ہے اللہ کے نزدیک یہ امر کہ پہونچ جاؤ تم
دشمن خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مار ہٹایا لشکر روم
کو تا اینکہ پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیرون اور پتھرون کے
پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہ پر اور مار ڈالا انھون نے تین سو رومیون کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار انکے صلیب اُنکی
اور داخل ہوا دشمن خدا توما شہر مین در آنحالیکہ تیر نے اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب طا توما قوم مین بند
کر لیا انھون نے دروازے کو اور یکجا ہوئے گرد اُسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راحبہ سے اور چاہا
انھون نے کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب
دیر گذری اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہ گئی گانسی اُسکی آنکھ مین اور
باندھ لیا اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اُسکے
درد مین اور کہا قوم نے اُس سے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکان مین آرام پائے اُن تک اس واسطے کہ آج کے دن دو مصیبتون مین

ہم گرفتار ہوئے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیر اندازی کی جو اس قوم سے تجکو پہونچی اور جان گئے ہم
اس امر کو کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی اور نہین ورآ سکتا ہی کوئی انکی آتش حرب مین اور نہین کی تھی ہمنے تجھسے درخواست
مصالحہ کی نہ کی مگر بسبب دیکھنے اور سُننے انکے حالات اور کامون کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے
ہین پس خشمناک ہوا توما اور زیادہ ہوا غصہ باطنی اسکا اور کہا کہ سختی ہو تمپر حال یہ ہی کہ لے لیگئی صلیب اعظم اور ایذا پہونچی میری آنکھ کو
اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون ان غلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور
اسکے نزدیک میرا عجز اور سُستی ظاہر ہو اور ضرر رہی مجکو انکا مقابلہ کرنا اور ہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور لیلون گا
بعوض اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا انسے لیا اور قریب تر مین انکے ساتھ
ایک مکر کرونگا اور اسکے ذریعے سے انکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا انکی جماعت کو اور لے لونگا مال انکا اور وہ سب جو ہمسے
لوٹا ہی اُنھون نے اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اسکے نہ راضی ہونگا اور نہ اعتقاد کرونگا مین انکے ساتھ اسی پر
یہانتک کہ تیار کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا باربرداریان اور زاد راہ اور جاؤنگا انکے سر اوپر ابی بکرؓ کی طرف جو ملک حجاز
مین ہین اور مٹادونگا انکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا انکی مسجدون کو اور کردونگا اُنکے شہر کو مسکن گوہون اور گھوسٹون اور وحشی
جانورونکا پھر توما ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر اور آنکھ مین پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہو جاوے
اُنکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بے صبری نہ کرو اس معاملے مین جو ظاہر ہوا تمکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب
بھگادیگی انکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمے دار ہوتا ہون اس امر کا بس قرار پکڑا لوگون نے اُسکے کلام سے اور سخت
لڑائی لڑے اور صبر کیا اُنکے مقابلے مین مسلمانون نے اور اطلاع دی شرجبیلؓ بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے کہ اس دشمن خدا توما داماد بادشاہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوا
ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہی پس ہماری کمک کے واسطے لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے مورچے پر لڑائی ہر جگہ کی
زیادہ ہی پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی مشرکین اور توما اور زخمی ہونے اُس کی آنکھ
اُم ابانؓ کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانون مین اور مارا جانا اس شخص کا جسکے ہاتھ مین
صلیب تھی انسے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ ملعون توما معزز ہی بادشاہ کے
نزدیک اور وہی منع کرتا ہی قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہون کہ کفایت کرے ہمارے واسطے
اللہ تعالیٰ اُسکے کام مین اور پھیر دے ہمسے بدی اور بڑائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جا تو اور کہہ شرجبیل بن حسنہ سے کہ جسطرح
سے مین نے تمکو مامور اور حکم کیا ہی اُسیطرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانونکا مشغول ہی اُس کام مین جسکے نزدیک
ہی وہ اور مین تمسے نزدیک ہون اور تمہارے ساتھی ضرار بن الازور بھی شہر کے گرد پھر رہے ہین اور ہر وقت تم سے نزدیک
ہین اور نہ آویگا کوئی تم پر اُنکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ

قاصد نے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرحبیل رض کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کیا اُنھون نے اور لڑ گئے باقی دن تک اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سر دالان مسلمانون کے حال اور سختی توما کا ساتھ شرحبیل کے اور لوٹ لینا شرحبیل رض بن حسنہ کا صلیب کو سُنکر بہت خوش ہوے اور ثابت قدم رہے لوگ لڑائی مین یہانتک کہ گذر گیا اُنسے وقت نماز ظہر کا اور نزدیک ہوا وقت نماز عصر کا پس موقوف کر دیا انھون نے لڑائی کو اور پھر اہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہوگئی اور روشن کیگئی آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا توما ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے وہ لوگ اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ ای اہل اس دین کے بتحقیق گھیر لیا ہی تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہو انمین نیکخوئی اور نہ دین اور نہ امان اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ تمھارے ساتھ اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ للائے ہین کہ انکو تمھارے شہرون مین آباد کرادین خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بےحرمتی اور قید ہونے اپنی عورتون اور نکل جانے اپنے گھرون کا اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار اُنکے اور نہین جاتی رہی صلیب انکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے تمپر اسوجہ سے کہ ارادہ کیا ہی تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس دین اور مصالحہ مسلمین کا ایذا دی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو اُنکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی میری آنکھ نہ پھرتا مین انکی لڑائی سے یہانتک کہ فراغت پاتا مین اُنسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کر دونگا اپنی عار کو پس بتحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہی مجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار آنکھین اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب لے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بےخوف رہونگا مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سُنی اُن لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا ای سردار حال یہ ہی کہ قوم مسلمان بہت ہین اور نہین ہی تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے جبت اور طرف کان جنون سے یہانتک کہ باگین پھیر کر آوینگے قوم ہر جگہ سے لعد لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار اُنکا دروازہ شرقی سے آوے گا دوسرا سردار باب جابیہ سے اگر سخت گذریگا اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہی اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہو پس اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا اُسکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر تو لڑینگے ہم توما نے کہا قریب ہی تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کر دونگا مین پھر حکم کیا اُسنے سب خاص و عام کے یکجا ہونے کا پس اکٹھا ہو نے سب لوگ مگر رہ گئے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا توما نے کہ مین نے ارادہ کیا ہی کہ دراکن مین ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑون انکی جگہون پر اسواسطے کہ وہ خوفناک ہی اور تم لوگ زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیے کہ مسلح ہو کر اپنے دروازہ سے

نکلے اور جابیہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین اُمید رکھتا ہون کہ نہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی
اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے بھگاتے
اور ہٹاتے ہوئے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کر لونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کرے گا اسکی نسبت
جو چاہے گا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین اُس تک
سبھون نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہی پس اُسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک
گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُنسے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہی تمسے
اور نہین ہی باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس ہیس ڈالو تم انکو مثل پیسنے غلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانیکے پس روانہ
ہوئے وہ لوگ اور بلاکر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے اپنے
تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہی کہ چڑھ جاؤن مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر اور ایک شخص کو
جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ وہ بجاویگا اسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اُسکی آواز کو پس وہی نشانی ہی میرے اور تمھارے
بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کرکے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤگے مسلمانونکو
اس حیثیت سے کہ کوئی انمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم انپر پیش ازانکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون تک پس لگاؤ انپر
ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو انکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت قوم کے
اس رات مین اُمید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اٹھاوینگے اور ٹوٹ جاوینگے وہ ایسا ٹوٹنا کہ نہ بند ہوسکینگے اور نہ درست
حال ہوسکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئی قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکے حکم کے اور ارادہ کیا ہر فرقے نے ایک
دروازے کا ہر دروازون سے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے کہ لے لے
تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ سنین اس کو
سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی منظور اور
پسند ہی پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا توما ساتھ ایک
لشکر کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور انکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سب کے آگے تھا اور اُسکے
ہاتھ مین چوڑی تلوار ہند کی اور سپر چرمغیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کا اور اُسکے سر پر خود کسرویہ تھا جو ہرقل نے
اسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اُسپر سونے چاندی کا کام اور سیف پر ان اُسمین کچھ کارگر نہین ہوتی تھی پس
جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم کہ پہونچ جاؤ

دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان درآؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو انپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے پس نہ باقی رکھو
اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جائے اُس تک اور اگر دور ہو صلیب اس شخص سے
پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بخوشی ہے سنا اور منظور ہے پھر اُسکے حکم سے
دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا پس ایک
ایسی آواز سخت بجائی اُسنے کہ سواے اُسکے اور آواز نہ تھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور دوڑ پڑے لوگ اُسیوقت
اور نکلا تو ماملعون دروازے سے اور سنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سنا لوگون نے آواز کو جگا دیا
بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خواب گاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین
پہونچے اُن تک دشمن اُنکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہوگئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری
رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبراے ہوے بسبب
سننے آواز اور فریاد کے اور چلاکر کہا واغوثاہ وا اسلاماہ وامحمداہ اکید واقوی ورب الکعبۃ اللھم انظر الیھم بعینک
التی لاتنام وانصرھم ولاتسلمھم الی عدوھم پھر بلایا فتحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُسنے کہ تم میری
جگہ پر ٹھہر و میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہے مجکو اس سے جو سنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوین کوئی
تمھارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فتحان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چارسو سوار کے اپنے لشکر سے
اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باز رکھا تھا
انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو انھون نے اور اُن کے
پھرا ہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو انکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانونکے
اور سنا لوگون نے انکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چارسو سوار اُنکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اُس دروازہ پر تھا ناگہان درآیا تھا رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت
اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور سنائی دیتی
تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانونکی ساتھ تکبیر کے
اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دہمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار ہو ہوشیار ہو جانے مسلمانونکے انکے مقابلے مین پس حملہ کیا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے آیا تمھارے فریاد رس
فریاد رس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن الولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر مع اپنے
ساتھیونکے پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور باد صف اس معاملے کے دل اُن کا متعلق تھا

ف ۱ ذکر لڑائی توما کا ساتھ شرجیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کے اور قید ہونا ام ابان رضی اللہ عنہا کا ۱۲ ۱۲

ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور **فریاد روم** اور **نصاری** اور یہود کی بلند تھین **سنان بن عوف** نے **روایت** کی ہی کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے انھون نے کہا ہان لڑتے تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ ڈری خالد بن الولید شرجیل بن حسنہ کے واسطے بسبب قریب ہونے دشمن خدا توما ملعون کے لئے کسواسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرجیل بن حسنہ پر بسبب شجاعت توما کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پیش آیا شرجیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے ایسا سخت اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل انکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اُس گروہ پر جو شرجیل بن حسنہ کے ساتھ تھے اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانونکی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی در انحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفون کو دائین اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہی تمھارا سردار جسنے تیر چلا کر مجکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اُسکو میرے تئین تاکہ پلٹ جاؤن مین تمھارے مقابلے سے پس جب سُنی شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی توما نے بہت لوگونکو مسلمانون سے پس کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا تمھاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمھاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس باگ پھیری توما نے مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھین کو طلب کیا مین نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سب سے الگ ہوگیا اُنکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا انکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین زد وکوب کو مثل اُن دونونکے اس رات مین اور دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اُسنے انکو پس تھے وہ دونون اسی حالت مین کہ گذر رہی آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابان رضی اللہ عنہا بنت عتبہ ساتھ شرجیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوتی تھین اُنسے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا انھون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہانتک کہ قتل کیا بہت لوگونکو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھین یہانتک کہ سوا ایک تیر کے اور اُنکے پاس باقی نرہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے دائین اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی الگ تھی انسے بخوف تیر کے کہ دفعۃً قریب آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چاہا انھون نے اُسپر تیر کو پس جا لگا تیر اسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان حملہ کیا اور در آیا انپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ واسطے اسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان رضی اللہ عنہا نے تیر مارا تھا اور شرجیل بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی انھون نے اور ماری ایک ضرب سخت تلوار کی

دشمن خدا پر پس لیا اُسنے اس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرجیل رضؓ بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے انمین اور حملہ
کیا اُنپر اور گمان کیا اُسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اُنکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا پس
ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اُنھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار انکو اپنے دونون ہاتھون
سے پکڑے ہے اور وہ فریاد کرتی ہین پس آ پہونچے دونون اُنکے پاس ایک **عبدالرحمن**ؓ بن ابو بکر **صدیق** اور دوسرے
ابانؓ بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اُس سوار کو اور چھڑایا ام ابانؓ اور شرجیلؓ بن حسنہ کو اور پلٹ گیا
دشمن خدا تو ما بجانب شہر کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے بسلسلۂ راویون کے **تمیم** بن عدی سے کہا **تمیم** بن عدی
نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ بن الجراح
اور اُنکے ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم
سے دور تھے کہ ناگہان سُنی اُنھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کرکے تمام کیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ
کھڑی ہوئی قوم اُنکے ساتھ اور زرہین پہنی اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح قوم سے
اور دیکھا انکو رزم گاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کیطرف سے دائین بائین کو یہانتک کہ تجاوز کیا اُنسے اور
بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون
نے پس جب سُنی مشرکون نے آواز کلمے کی سمجھے وہ مسلمان آپڑے اُنپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی
طرف اور اُنکے آگے **جرجی** بن قالا سردار اُنکا تھا پس تعاقب کیا اُسکا مسلمانون نے اور خرچ کیا اُنمین تلوار کو یہانتک کہ جب
نزدیک پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے ساتھیون نے اور لگ گئے اور پہونچ گئے
قوم تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے اُنکے پیچھے سے پس جب قصد
کیا مسلمانون نے انکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچا دینگے اور تصوّر
کیا اور دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوار دنکو انمین **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے
اور مارا گیا جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ ایسی حالت مین تھے
کہ دکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالدؓ بن الولید نے انسے پوچھا کہ کیا حال ہے تمھارے پیچھے ضرار بن الازور
نے کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس مگر اُسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمی
مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگونکو مارا جنکی حد و شمار نہین ہے اور کفایت کیا مین نے تمھارے واسطے اُن لوگونکی تعداد
کو جو نکلے تھے باب صغیر سے طرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارونکی طرف پس مار ڈالا مین نے

ف ۱۰ ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل بادشاہ کو بابت لڑائی دمشق کے ۱۲

لوگون کو اور تائید کی ہین نے اپنی قوم کی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہانتک کہ آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکریہ اُنکے کامونکا ادا کیا **واقدی** رحمہ اللہ
نے **بیان** کیا ہی کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اُس رات مین مسلمانون نے ہزارہا آدمیونکو
مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اس سے کہ ای سردار ہمنے نصیحت کی تھی تجکو مگر نہ قبول کیا
تونے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت سنے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مارڈالے گئے ہم مین سے بہت لوگ اور یہ معاملہ
ہی جسکے اٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی ہوگا اور
اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہملوگ اپنے واسطے مصالحہ کر لینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے کہ ای قوم مہلت
دو مجکو یہانتک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اُسنے تو بہتر ہی ورنہ صلح تو ہمارے آگے ہی **راوی**
نے **بیان** کیا ہی کہ اسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل گھیرنے سپیدی
آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور مار ڈالا ان لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان لوگون
نے ایک بڑا بھاری قتل اور مین اُنکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین اُنسے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجکو اور جاتی رہی
میری آنکھ اور ارادہ کیا ہی قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا انکو پس تو یا خود اسطرف روانہ ہو یا لشکر ہمارے
پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ بتحقیق سخت ہوگیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ انکا پھر لپیٹا اُسنے
خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا خالد
بن الولید نے ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی
اور سخت ہوا معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اُنھون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس
انکار کیا خالد بن الولید نے اور نہ ہٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آ گئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر
جواب کے بادشاہ کے پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم نہین صبر ہو سکتا ہی ہمسے اس معاملہ پر
جسمین ہم ان لوگونکے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اُنسے تو غالب ہو جاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر مین بیٹھین ہم
تو ضیق اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم جھگڑنے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اُنسے امان اور صلح جسقدر پر کہ وہ
طلب کرین تمسے پس کہا اُنسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ ای قوم قسم ہی خدا کی کہ تحقیق مین جانتا
ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو انکو تمسے دفع نہین کر سکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی کہ سردار اُنکے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہو جائے گا پس
چھوڑ دو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمھارے واسطے بہتر اور موافق
ہی پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اسکا میل کیا انکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اُسکی اور علم اور واقف ہونا اُسکا اخبار اور حالات

گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی پر ہی
یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہی پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اُس شخص کی طرف
جو باب جابیہ پر ہی یعنی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے رائے اُس شخص کو اور جب اندھیری ہوئی
آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا انمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اسنے بلند آواز سے کہ اے
گروہ عرب کے آیا ہمکو تمسے امان ملسکتی ہی یہانتک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے تاکہ
صلح کر لیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین **ابو ہریرہ** دوسی رضی اللہ عنہ نے **روایت** کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کچھ لوگ مسلمان مقرر کئے تھے کہ وہ نگہبان آپڑنے اہل دمشق کے مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس بات کو
قوم دوس کی باری تھی اور سردار انپر عامر بن الطفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے
کے کہ سُنا ہمنے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سُنائی انکو اور کہا مین نے کہ شاید
اللہ تعالیٰ راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو
اُنسے کہ امان ہی تمکو ہماری طرف سے جبتک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے
اُنسے کہ آؤ تم تمھارے واسطے امان ہی پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے
کلام پر اعتماد کرین مین نے کہا کہ مین ابو ہریرہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور نہین ہی ہمارا طریقہ غدر اور فریب
کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفاے اقرار اسکا کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے
فرمایا ہی واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا اور ہرگاہ وفاے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی زمانۂ جاہلیت
مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالیٰ نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے ہو سکتا ہی پس کھولا
قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے رؤسا اور علماء سے پس جب قریب ہوے وہ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان انکی طرف اور دور کیا اُنسے زنار اور صلیبون کو یہانتک نہ آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس پس مرحبا کہا انکو اور اٹھ کھڑے ہوے اُنکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا اذا اتاکم کریم قوم
فاکرموہ پھر بات چیت کی اُنھون نے صلح کے باب مین اور کہا اُنھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو
ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور انکو ہمسے غصب نکرو اور وہ کنیسۂ یحییٰ ہی جو اب جامع مسجد ہی اور کنیسۂ مریم اور کنیسۂ حنینا
اور کنیسۂ بولص اور کنیسۂ مقساط اور کنیسۂ سوق النیل اور کنیسۂ اندریا اور کنیسۂ فرناریسی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین انھون نے پیش کین اور لکھدی انکو ایک تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا
نام اسمین نہین اور نہ گواہی کسی کی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح بعد از ینکہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو معزول کیا تھا اس امر کو دوست نہین رکھتے تھے کہ وہ مسلمانون کے معاملے

مین مداخلت کرین اور لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ دست آویز اور سپرد کیا اُنکے کہا اُن لوگون نے کہ اب چلو تم ہمارے
ساتھ پس اُٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ ابو ہریرہ[1] اور معاذ بن جبل[2] اور سلمہ[3]
بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی[4] اور ہشام بن العاص[5] السہمی اور وہبان بن سفیان[6] اور عبداللہ بن عمر[7] الدوسی اور عامر بن طفیل[8]
اور سعید بن الجر[9] الدوسی اور ذوالکلاع[10] الحمیری اور حسان بن نعمان[11] الطائی اور جریر بن نوفل[12] الحمیری اور سالم بن فرقد[13] الیربوعی اور
سیف بن اسلم[14] الطائی اور معمر بن خویلد[15] السکسکی اور سنان بن اوس[16] الانصاری اور مخلد بن عوف[17] الکندی اور ربیعہ بن مالک[18] التیمی
اور حکم[19] بن عدی البنہانی اور مغیرہ[20] بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبداللہ[21] التیمی اور راشد[22] بن سعد اور قیس بن سعید[23] اور سعید بن عمرو[24]
الغنوی اور رافع بن سہل[25] اور یزید بن عامر[26] اور عبیدہ بن اوس[27] اور مالک بن الحرث[28] اور عبداللہ بن طفیل[29] ور ابو لبابہ[30] ابن
المنذر اور عوف[31] بن ساعدہ اور عباس[32] بن قیس اور عباد بن عتبہ[33] البنہانی اور شبرہ بن عامر[34] اور عبداللہ بن قرط[35] الازدی رضی اللہ
عنہم یہ سب پنتیس ۳۵ مرد صحابی تھے اور پنیسٹھ آدمی اور عامہ مسلمانون سے ساتھ ہوئے پس جب سوار ہو کے چلے طرف دروازے
کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گرو کے **راوی**
نے **بیان** کیا ہو کہ نہین لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے اُنسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا
اللہ تعالیٰ پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اسی رات مین کہ مصالحہ کیا اُن سے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح
نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ
تعالیٰ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہو کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہو کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپنے کہ مین آیا ہون
اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر چلوُن پس بیدار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابو ہریرہ نے آکے بشارت
صلح کی دی پس نہین لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیونکے شہر مین داخل ہوئے
چلے ساتھ اُنکے قس اور راہب اور وہ لباس بنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لیے ہوئے تھے انجیلونکو اور دھونی دیتے تھے
انپر عود اور خوشبودار چیزونکی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمہ اللہ
نے **بیان** کیا ہو کہ داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اس حال سے مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ اُنھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے
اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا اُن لوگون نے خالد بن سعید برادر عمرو بن العاص کو تیر زہر دار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید
نے اُنپر اور دفن کیا اُنکو بابین دروازہ مشرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قس روم کے قسون سے کہ نام اُسکا یوشا بن مرقس تھا
اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اُسکے پاس کتاب ملاحم

دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فتح کریگا شہر ونکو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور دین انکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بے علمی و درغفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالدؓ بن الولید کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین بے اطمینان امان کا دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین کے قوم حمیر کے تھے اور کہا اُنسے کہ جسوقت داخل ہوجاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب ورارادہ کرو بجانب دروازے کے اور توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہانتک کہ داخل ہوجاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار اُنپر **کعب** بن ضمرہ یا **مسعود** بن عون کو علی اختلاف الروایات کیا اور روانہ ہوا یوشا بن مرقس آگے اُنکے یہانتک کہ انکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے وہ لوگ اُسکے گھر مین ہرطرح ہوشیار اور تیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آواز ونکو ساتھ تکبیر کے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سُنی اُنھون نے آواز تکبیر کی بھول گئے لڑائی کو اور جانا اُنھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو اُنکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے سامنے یہانتک کہ پہونچے کنیسۂ مریم تک ور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے انکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریم کے پس جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے ہین اور قسیس اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہی متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھنے لگے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرے اور بشرے پر ناگواری اس امر کی پس کہا کہ اے ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالیٰ نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور کفایت کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ اے امیر پوری ہوگئی صلح پس کہا خالد بن الولید نے کہ صلح کیا چیز ہی نہ نیک کرے اللہ تعالیٰ اُنکے حال کو مینے بتحقیق فتح کیا ہی شہر کو بزور تلوار کے از روے ہیبت کے اور نہین باقی رہا انکا کوئی حمایت کرنیوالا پس کس چیز سے مصالحہ کرین ہم اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا

فصل
ملاحظہ جمع ملحمہ یعنی فتنہ عظیم جس وقت جنگ بزرگ ... اور نیز ... العطاء ... والسیف ...
فصل
در ... خالد بن الولید کا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ... اہل دمشق سے اور ... اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ... اور ... فتح ہونا شہر دمشق کا ... ۱۳

ڈرو تم اللہ سے اے امیر قسم ہے خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہے قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانے پر اور لکھدی مین نے تحریر صلح کی اور وہ
یہ ہے جوان لوگون کے پاس ہے پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے
اور مین سردار ہون تمپر اور نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جب تک انکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہے خدا کی کہ
نہین جانتا تھا مین اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر کسی رائے مین پس قسم ہے خدا کی بڑا ہے یہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک
کس واسطے کہ قسم ہے خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہے انکو امان اللہ بزرگ کی اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملہ سے مسلمان ہمراہی میرے اور نہین ہے غدر اور فریب کرنا ہماری
عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بلند ہوا شور کلمہ وکلام کا دونون کے بیچ مین اور
ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور باینہمہ خالد رض بن الولید اپنے ارادے سے نہین پھرتے تھے اور دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ جیش زحف اور اہل بادیہ عرب سے تھے کہ
وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس
فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بددعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہے خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد میرا
اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی داہنے اور کبھی بائین اور پکارکر کہا اپنی بلند آواز سے
کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون کو اس راہ کی طرف جس
راہ سے مین آیا ہون یہانتک کہ دیکھون مین کہ کس امر پر مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ کہکر پکارا انکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے موقوف کیا اُنھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوئے ان دونون کے پاس شہسواران مسلمانون کے
اور مالک نشانون کے مثل معاذ رض بن جبل اور یزید بن ابی سفیان اور سعید رض بن زید اور عمرو رض بن العاص اور شرجیل بن حسنہ اور
ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہم اور ابان
بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب رض بن نخبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوے اس کنیسہ کے پروس
جہان یہ دونون لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ بن جبل اور یزید
بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہے کہ چلو تم اُس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ
کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیئے ہنوز فتح نہین ہوئے اور بعد اسکے ہرقل انطاکیہ مین موجود ہے پس اگر یہ خبر اور شہر والون کو پہونچیگی کہ
تم نے مصالحہ کرکے غدر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر ازروے مصالحے کے دوسری بات یہ ہے کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو
اپنی صلح مین کہ یہ تمہارے واسطے بہتر ہے انکے مار ڈالنے سے پھر کہا ان لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ
اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہے تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ چیز
جو انکی طرف مین ہے اور رکھو تم دونون یہ حال خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم گردانو انکو پس جو حکم

اس بارہ مین خلیفہ دیوین اسی کو صحیح جانو خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے
کو اور اہل دمشق کو اور جو اسمین ہین امان دی مین نے مگر ان دونون ملعون توما اور ہربیس اور ان دونون کے لشکرون کو
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اُسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا
تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونون پہلے سب کے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم
اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین تمھاری ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم
کرے تمپر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین
ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہو ذمہ داری انکے واسطے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم ہو خدا کی اگر نہوتی
ذمہ داری تمھاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو و لیکن نکل جاوین وہ دونون ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے اُنسے اور اُنکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہو اور توما اور ہربیس کو حال سنا رعب
خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنے والا
زبان رومی کا ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ پس کہا اس مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمھارے ساتھی یعنے خالد بن الولید ہمارے ساتھ مکر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے
ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے
ہین بلکہ تم سے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجکو تاکہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیون کے اس شہر سے
اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہو پس چلا جا
جس راہ سے تجکو منظور ہو پس جب پہونچے گا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو
پس نکل جاوے گا تو اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین
دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر
جاوینگے پس نہ رہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری اور ایفای عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دنکے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا
ہم اسکے بجلے غلام کے ہونگے چاہے قید کرے یا مار ڈالے پس کہا خالد رضی بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نلیوا و
تم اس شہر سے سوا ے کھانے کی چیزون کے ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے خالد رضی بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی
چاہتا ہو اور میرے اُنکے تو یہ قرار داد ہو چکا ہو کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب و مال کے اور اسی مین پورا ہو گا جو عہد میرے
اُنکے بیچ مین ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اس مین سے ایک چیز بھی انکے واسطے
نچھوڑونگا پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تاکہ باز رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے
یہانتک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہو گا تو ہم تمھارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح نے

ف
درخواست کرنا توما اور ہربیس کا خالد بن الولید سے واسطے ذمہ داری اپنے اور منظور کرنا خالد بن الولید کا اور اجازت دینا انکو شہر سے نکل جانیکی بمدت تین روز کے اور نکل جانا توما اور ہربیس کا شہر دمشق سے مع جماعت کثیر کے

کہا خالد بن الولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کے واسطے انمین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو پس نہ لیوے وہ نیزہ کو
اور جو لیوے کمان کو پس نہ لیوے وہ چھری کو توما نے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہی تمسے کوئی مگر ایک تمھید
پھر کہا توما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھدو تم ہمکو اس قرارداد
پر ایک عہد نامہ اور گواہی کرادو اسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو گم کرے تجکو مان تیری ہم لوگ گروہ عرب کے
ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی اور عہد انکا مضبوط عہد ہی
نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہی انکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا توما اور ہربیس نے اپنی
قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب نکالنے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا جسمین قریب تین سو بوجھ
کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا ان دونون نے اس خزانے کے لیجانے کا اور توما کے حکم سے
ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال و متاع اور باربرداری
یہان تک کہ نکال کر لیجا کیا انھون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولیدؓ نے اس جماعت اور مال کثیر کو پس کہا
انھون نے کہ کیا بڑی جماعت ہی انکی اور بڑا ہی اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالے نے ولو شاء
ربك لجعل الناس امة واحدة الی اخر الآیۃ پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے بھاگنے
والون کے کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی انمین کا بجانب اپنے ساتھیون کے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللّٰھم اجعلہ لنا واملکنا ایاہ واجعل
ھذہ الامتعۃ فیئاً للمسلمین انك سمیع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا اُنسے کہ مین نے ایک امر
تجویز کیا ہی آیا تبعیت کروگے میری تم لوگ اُسپر اُنھون نے کہا کہ ہماری رائے تمہاری رائے کے تابع ہی اور نہ خلاف
کرینگے ہم تمہارے کسی امر مین پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ اُٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑونکی طرف اور جہان تک ہوسکے
تیارداری کرو انکی اور رسے لو اپنے ہتھیار و نکو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون بعد گذرنے مین دن کے ان گبرون کے پیچھے
اُمید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہم نے اور دل میرا مجھ سے یہ کہتا ہی کہ قوم
نے کوئی اچھی چیز اور کوئی اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہی اُنھون نے پس مسلمانون نے کہا کہ جو تم
تجویز کیا ہی تم نے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نہ کرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیارداری اپنے
گھوڑون مین اور ہربیس اور توما نے اپنے پاس بلوا لیا گاؤن کے لوگونکو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے
دینے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس خوش ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفای
وعدہ کیا پس چلے جاؤ تم جہان چاہو کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان
تم تک پہنچکر تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اُسکی ہمپر عائد نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب وہ قوم ملی ابو عبیدہؓ بن الجراح کو

دیکر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے بسبب
نفرت ہمسائگی مسلمانون کے اُنکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ باز رہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے
پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کے جو بکثرت شہر مین
پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ
مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی انکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہووے فساد درمیان ہمراہیان خالد بن الولید اور ہمراہیان
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے یہ مقدمہ حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے اُنکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس
عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ** بن عامر سکسکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اُسوقت جس دن توما
اور ہربیس روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو اس حال سے کہ دیکھتے
تھے وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر
جو جاتی رہی اُن سے پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تمکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار رضی اللہ عنہ نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور
نہین افسوس ہی مجکو مگر اُنکے جانے اللہ بچ رہنے پر سے اور بُرا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت پانا
انکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس چیز سے جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی اور
اللہ غالب اور بزرگ نے پیدا کی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی اور دور کر دیا ہی اسکو کفار کے دلون سے
اور فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اپنی بعض کتابون اُتاری ہوئی مین انا اللہ[1] الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہی
والصلح خیر ضرار ابن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو لیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرون گا اُس
شخص پر جسنے اللہ تعالیٰ کے واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے بیٹھ رہنے کا توما کے تعاقب سے
پس نہین آمادہ کیا اُنکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس قید تھا اور وہ شخص بڑا شہسوار
تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ **واثلہ** بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین خالد رضی اللہ عنہ
بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا اُنھون نے مجکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار بن الازور کے
ساتھ باب شرقیسی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس اور پھر باب الجابیہ
اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت مین کہ ہم لوگ
ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے کہ ناگہ

[1] ترجمہ بیشک مین اللہ بخشنے والا مہربان کرنے والا ہون نہین مہربانی کرتا ہون اُسپر جو نہین مہربانی کرتا ہی کسی شخص پر ۱۲

سُنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اس سے ایک سوار پس نہین تعرض
کیا ہمنے اس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری گردن
مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو
ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اس سے کہ بات چیت کر اُن سے یہان تک کہ آوین وہ دونون پس کہا اُسنے ان
دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی ہی پس جانا اُنھون نے کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہو گئے
دروازے مین اور بند کر دیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ نہ مارو اُسکو
جب تک کہ لیچلین ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تا کہ اپنی راے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالدؓ بن الولید
رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مین نے قبل تمھارے محاصرہ
کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ محاصرہ
شہر کا درخواست کی مین نے اُسکے گھروالون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا انھون نے اور کہا
کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اُس سے ملاقات
کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگھین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اس مین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُسکے پاس
کہ نکل کر آوے وہان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھسے کہ نکلون مین اُسکو ساتھ لیکر
دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تا کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا مجکو تمھارے ساتھیون
نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو اس خوف سے
کہ قید نکرلیوین تمھارے ساتھی اس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس خالد بن الولید نے
اس سے کہا کہ کیا منظور ہی تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہونگا مین شہر مین تو نکاح کر دونگا مین تیرا اُسکے
ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُسنے دین اسلام کو اور کہا
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑتا تھا وہ ہمارے
ساتھ ہو کر سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین از روے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ تلاش اور طلب کرتا
تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اس سے کہ اس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین اور راہب ہو گئی ہی
بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس عورت نے نہین پہچانا اُسکو
پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہب بنایا ہی اُس نے کہا کہ سبب یہ ہی کہ مجکو محبت تھی اپنے شوہر کے ساتھ
یہان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہب ہو گئی ہون پس کہا اُس شخص نے
کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہی پس جب سُنا

اُسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہی تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ ساتھ توما
اور ہربیس کے پس جب دیکھا اُس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اُنسے شکایت اس معاملہ
کی کی پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے اس کے
ملنے کی نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے ہین
پس کہا اُسنے کہ مین تمہارے ساتھ چلونگا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالد بن الولید چوتھے دن تک
بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای
سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا بتعاقب ان دونون ملعونون کے اور لے لینے اُنکے مال و اسباب کا خالد بن الولید
نے کہا ہان اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا قوم کا
اور ہمارے اُنکے بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جانتے ہین دُور کی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک پہونچنے
کی معلوم نہین ہوتی ہی پس کہا اُس شخص نے اور نام اُسکا یونس تھا کہ ای سردار اگر باز رہنا تمہارا اس ارادے سے
بسبب بعد راہ اور دوری کے تمہارے اُنکے بیچ مین ہو پس مین جانتا ہون اس ملک کی زمین کو اور تمہارے ساتھ چلونگا اور
پر پس ملجاؤگے تم انہین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہو جاؤن اپنی زوجہ سے پس میل کیا خالدؓ بن الولید
سنا اُسکے قول کی طرف اور کہا ای یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان ولیکن پہن لو تم سب لباس
قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لے لو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے ساتھ لیا
خالد بن الولید نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا انکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بار و زاد
راہ کو پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
کو واسطے شہر دمشق کے زید بن طریف نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی
قوم کا حال یہ تھا کہ نہین گرا کوئی اونٹ اور خچر اسکے ساتھ کا رستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رُکا اُنکے ساتھ کا کوئی
جانور مگر یہ کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہانتک
کہ گذر گئے نشان چلنے قوم کے پس بُرا جانا ہمنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای یونس تیرا حال
اُنکے مقدمے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ ای سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالی سے اسواسطے کہ قوم روانہ ہوے
ہین خوفناک تمسے پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ انھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھ لو کہ ہم ملگئے
انہین اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پھیر دیا یونس نے راہ کو اور لین چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین ضحاک بن سفیان نے
بیان کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہمکو انکو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اس سے
مگر یہ کہ بناگواری گذرتے تھے پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا گھوڑون کے

پیرون کے پٹھون سے اور نعل اُنکے علیحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سمون سے اور موزے ہمارے پیرون کے پارہ پارہ ہوگئے تھے یہان تک کہ نہین باقی رہین مگر بند لیان اُسکی عبادہ بن سعید الحضرمی نے بیان کیا ہو کہ تھا مین اس دن ساتھ خالد بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہو خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے چمڑے کے کہ انہین نعل پانی لگایا تھا مین نے بسبب انکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس رہینگے پس قسم ہو خدا کی کہ باقی رہی اس رات کو بندلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اُس چیز کو جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اُسکے دشوار ہونے سے یہان تک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش رہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہین کٹی وہ رات یہان تک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہم نے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہین بھاگے ہوئے پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی انھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے کہ مین امید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ باز رکھے انکو یہانتک کہ ملجاوین ہم انہین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت کرے اللہ تمپر مسلمانون نے کہا کہ اے سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہی ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت یہان تک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارہ دیوین ہم انکو خالد بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر وہی سیر کرنے والا ہی اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوئے وہ لوگ اور راہ بر اُنکے سامنے تھا اور اسیطرح چلے جاتے تھے اور راہبر ہمسے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین اُنکے لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ **جبلہ اور لاذقیہ** کو اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کو اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین داخل ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور گیا ایک گانون مین جو اُس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانون والون سے پس بیان کیا انھون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما اور ہربیس نے شہر دمشق کو مسلمانون کے سپرد کردیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور نہ چاہا اُسنے کہ آوین وہ دونون اُسکے پاس اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہو کہ وہ یکجا کرتا ہی جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہی اُن کو بجانب **یرموک** کے پس ڈرا دہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہوجاینگے دل اُنکے پس کہلا بھیجا اُسنے توما اور ہربیس کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب **قسطنطنیہ** کے پس انحراف کیا انھون نے انطاکیہ سے اور گئے ہین وہ بارادہ **لکام** کے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئی **انطاکیہ** کی راہ سے اور لیا انھون نے راستہ دریا کا پراجانا اُسنے اس امر کو

اور ڈرا مسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ رجب
مین راوی نے بیان کیا ہی کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ دفعۃً
اُنھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اس سے کہ کیا حال ہی تیرا مجھے ای یونس اُسنے کہا کہ ای سردار قسم ہی خدا کی
کہ فریب اور دھوکے مین اگر جرأت دلایا مین نے تمکو اور پہونچا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ ملیگی تمکو اس سر پر مین وہ چیز
جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتے رہے تمھارے ہاتھ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے اُنکے ساتھ
خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اُسنے کہا کہ مین نے پیروی کی اُنکے نشان قدم کی اسجگہ تک بامید پہونچنے
اور ملجانے انمین بمقام سوریہ کے جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا مجھکو کہ نجات پائی اُنھون
نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھ سے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا انکو انطاکیہ مین جانے سے
اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اُسکے لشکر مین اور حکم دیا انکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا اور واقع ہوا ہی تمھارے اور
اُنکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اُسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ لڑنے کو
اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دوگے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہی آیندہ جو حکم
تمھارا ہو اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے
اس کلام کے رنگ انکا مثل خضاب کے ہوگیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بیصبری اور رنج کے ہوا ہی حالانکہ
میرے نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ ای سردار کس چیز کا ارادہ کیا تمنے کسواسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا
اور مخلوط ہوا اپنے کام مین ہارادے اُسکے کرنے کے پس کہا اُنھون نے کہ ای ضرار قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی خوف موت اور
قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہی کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور مین نے دیکھا ہی قبل
فتح دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہی مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالے سے
کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہو
اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کیا دیکھا ہی تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی گھاس
مین اور ہم اُسمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمار دن وحشی کا کہ بڑے
بڑے تھے اجسام اُنکے ڈرانے والی تھین خلقتین انکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین جلدین اور بال اُنکے کہ اُنھون نے سرکشی
کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے منھ سے اور مارتے تھے وہ ہمکو ٹاپون سے اور ہم نے باہمہ گھیر لیا
تھا انکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم انکو اپنے نیزون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے وہ اندیشہ
اس اذیت سے جو اُنپر گذرتی تھی اور ڈرتے تھے وہ بلا سے اور یہ لوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ رنج
مین پڑے اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور جدا کردیا مین نے

فـ ۱
ذکر رویاے خالد بن الولید دربابِ واقعہ مرج الدیباج ۱۲

اپنے ساتھیون کو انپر چارو نطرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے انپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہوکر بجانب تنگ جگھون ٹیلون اور اپنے گھرون اور پشتون کے پس نہ قادر ہوسکے ہم مگر تھوڑون پر انمین سے پس اسی حالت مین کہ ہم بھاگاتے اور بریان کرتے تھے اُنکے اچھے گوشتون کو کہ پلٹے وہ بطلب اپنے راستے کے ہم سے پس جب دیکھا مین نے اُنکی طرف کہ نکلے وہ تنگ جگھون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم اُنکی طلب مین برکت عطا فرماوے اللہ تعالی تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اُنکے اور بھیجا کیا اُن کا یہانتک کہ جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے انمین سے ایک ونٹ کو جو سب کے آگے اُنمین تھا اور مسلمان قتل کرتے اور شکار کرتے تھے پس نہین ناپدید ہوے انمین سے مگر تھوڑے سے اسی حالت مین کہ مین خوش تھا اُنکے شکار کرنے اور پکڑ لینے سے اور ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب اُنکے وطنون کے کہ دفعۃً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے پس اُتر گیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اُسکے لینے کی اور شکست اور تعب مین ہوگیا مین اُسکے سبب سے پس خبردار اور بیدار ہوگیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہی کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے اسواسطے کہ میرے نزدیک تو یہی تعبیر خواب کی ہی جسمین ہم مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانونپر اور خالد بن الولید اپنی دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ توانا اور فربہ و خوش تو یہی لوگ ہین جنکی طلب مین ہم ہین اُنکے سبب سے ڈالیگئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمہارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہی تمہارے گھوڑے کا کہ وہ جاسے بلند سے پست جگہ کی طرف اُتریگا اور گرنا تمہارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے ہین اور اُڑ جانا اُسکا ایک بلا ہی کہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کا کہ اگر ہی یہ خواب دردناک تو اسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالی اُسکو ہمارے اُمورات دنیاوی مین اور نہ کرے اُسکو اُمورات آخرت سے اور اللہ تعالی سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہی سب کا موئین پھر کہا خالد بن الولید نے کہ اے شہسواران مسلمین تحقیق مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہی پس آیا ہوسکتا ہی تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب اُس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہی یا وعدہ گاہ ہمارے تمہارے ملنے کا بہشت ہی پس مسلمانون نے کہا اگر جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے سے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا اس تجویز کو پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اُسکا خالد بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے یونس آیا ہوسکتا ہی کہ ہم لوگ چلکر ملجاوینگے قوم مین پس کہا اُسنے کہ بیشک تم ملجاؤگے اُنسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمہارے واسطے مگر اس امر کو کہ جانینگے لشکر رومی تمہارے یہان آنیکو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چل تو ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب و بزرگ پر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے سونے والے یثرب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے اُنکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ اپنے

گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا یونس راہبر اُنکے آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگھہ پر اور قطع کیا یونس نے مع مسلمانونکے
جبل لکام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اُنکے اور نشان اُنکے جانورون کے پس جب آئی وہ
رات جس مین ہم نے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل مُنھون مشک کے اور یہ امر موافقت
اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اُسنے قوم کو چلنے سے فروخ بن ظریف نے **بیان** کیا ہی ہم لوگ
اشارہ کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی
نمودار ہوئی اور ابر دور ہو کر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ ای سردار ٹھہرو تم یہانتک کہ دریافت کرو مین تمھارے
واسطے خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بہ تحقیق مین نے سنا ہی شور و غل انکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا آیا سنا ہی تو نے آواز انکی اُسنے کہا ہان ای سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر انکی لاؤن اگر چاہا
اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ
ہوے وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام مفرط بن جعدہ تھا اور کہا کہ ای مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور رہو تم مونس و ہمنشین اُسکے
اور لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالی کی اور اطاعت تمھاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوے وہ
دونون یہانتک کہ چڑھ گئے اُس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** اور رومی جبل بارق کہتے ہین **مفرط** بن جعدہ نے **بیان** کیا ہی
کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہم نے اُسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو دیکھا ہم نے
اُسکے وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو اُنمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے
اور اسباب اُنکے اور گرم ہوا آفتاب اُنپر پس خوف کیا تھا اُنھون نے اُسکے تلف ہوجانیکا اور نکالا اُسکو بار برداریون سے اور
پھیلایا اُسکو میدان چراگاہ مین اور سو گئے اکثر اُنکے بسبب شدت چلنے اٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب
دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین اور اُتر پڑا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اُس غرض سے کہ خوشخبری
سناؤن مین خالد بن الولید کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب
دیکھا خالد بن الولید نے مجکو تنہا جلدی سے آئے وہ میری طرف اور گمان کیا انھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا انھون
نے مجھسے کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے ای بیٹے جعدہ کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور قوم اُس پہاڑ کے
پیچھے ہین اور بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی انکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی اُنھون نے اسباب اپنا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالی تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے اُنکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اچھی طرح تمکو آیا
یونس پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہی ہی ای نجیب آ نے کہا بشارت ہو تمکو ای سردار اسواسطے کہ تو نے بچایا اپنی جانون کو
جب چھوڑ دینے اطاعت کے اپنی پشت پر اور جانا تھا اُنھون نے کہ تم یہانتک اُنکا پیچھا نکر دوگے ولیکن وصیت کرو تم اپنے ساتھیون
کو کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نکاح کرے اُسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اُسکے پس کہا

خالدؓ بن الولید نے کہ وہ تیرے واسطے ہو اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیونکو چار گروہ پر
اور سردار مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو ایک گروہ پر رافع بنؓ عمیرۃ الطائی کو ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالی کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم
اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اُسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا تفاوت
ہو پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرو نہین بس آگے ہوے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے
جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر پیچھے ضرارؓ کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
عنہما پھر خالد بن الولید سب کے پیچھے چلے یہانتک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبید بن سعید التمیمی نے بیان کیا ہو کہ تھا مین
اس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی اُسکی دکھائی دیا جاری
ہونا اُسکے پانی کا اور رنگتین ریشمی کپڑون کی مابین زردی اور سُرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی قریب تھا کہ فتنہ
اور آزمایش خدا مین پڑین ہم لوگ اُسکے اچھے دکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا ایک شخص نے
نبی تمیم سے بُرا کرے اللہ تعالی دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ جانیوالی اُسکے جانے اور اُسکے الٹ پھیر سے پس ڈرو
تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے خالدؓ بن الولید
رضی اللہ عنہ اُس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمیمی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سے کہ طلب کرو
دشمنان خدا کو اور خواہش کرو انکی لڑائی مین اور انکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالی نے
چاہا تو وہ تمہارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب خدا برتر اور بزرگ کے پھر باگ پھیری خالدؓ بن
الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے بطرف گروہ کے کہ نکلے انپر
اور خالدؓ بن الولید اُنکے آگے ہین اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین ہی پس جانا انھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکارے اور
فریاد کی اُنھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوے ہم اور پکارا تولمانے اپنے گروہ کو اور ہر بیس تے اپنے بطارقہ کو پس دوڑے
وہ لوگ اپنے ہتھیار دنکی طرف اور سوار ہوے گھوڑونپر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے
تمہاری طرف اور کیا ہی انکو غنیمت تمہارے واسطے پس دوڑ کرو تم انکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد ہی صلیب کے پس ہوے
مسلح اور گھوڑونپر سوار ہو کر ٹھہرے قریب لینے کے واسطے باز رکھنے مسلمانونکے اُس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوای خالدؓ بن الولید
کے اور کوئی نہین ہی اور اُسی وقت ضرارؓ بن الازور دکھائی دیے انکو ہزار سوار سے اور ظاہر ہوے بعد اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ
ایکہزار سوار کے اور ظاہر ہوے بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم
کے مثل مرغان تیز جنگل پر ہمیٹ کر اُڑنے دانے کیطرف متفرق ہو گئے گرد اُنکے اور ارادہ کیا لے لینے اُس چیز کا جو قوم کے قبضے مین تھی اور
بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جا گرے گروہ مسلمانون

رومیون پر مثل بہتے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہربیس ملعون نے اپنے لوگون سے کہ لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے پس نہ چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اسجگہ سے کبھی پس منقسم ہوے اور ہٹ گئے رومی بارادہ لڑائی مسلمانون کے ایک گروہ ساتھ توما کے اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کے پس پہلے جو شخص خالد رضی بن الولید کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا اور گرد اُسکے پانچہزار سوار مسلح تھے کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سواے پتلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُسنے سامنے اپنی دونون آنکھونکے ایک صلیب جواہر کی جڑی سونے مین پس پھرے خالد بن الولید اسکیطرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیونکے اور کہا اُسکا نام لیکر کہ اے دشمن خدا آیا تم لوگ جانتے تھے اس امر کو کہ تم نابدید ہو جاؤ گے اور جاتے رہو گے ہمارے ہاتھون سے اور اللہ تعالی نے لپیٹ دیا ہمارے واسطے شہر دنکو پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ ام ابان رضی نے اُسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور نیزہ مارا اُسکی دوسری آنکھ مین پس پھوڑ دیا اُسکی دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے توما کے لوگون پر اور اوندھی ہو گئی صلیب پس قتل کرتے تھے مسلمان اُنکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوے سواے توما کے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے توما کیطرف کہ گرا اور اوندھا ہو کر گھوڑے سے متوجہ ہوے اُسکی طرف اور چڑھے اُسکے سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھا لیا سر کو نیزے کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ مارا گیا دشمن خدا کا توما ملعون پس طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے رافع بن عمیرہ الطائی نے **بیان** کیا ہی کہ تھا مین میمنہ خالد بن الولید مین اور نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اُسطرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال اُترے تھے پس دیکھا مین نے رومیونکی عورتونکو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت باز رکھتی تھین لوگونکو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا مثل لباس رومیونکے تھا اور وہ اُترا اپنے گھوڑے سے لوو لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہو جاتی تھی اور کبھی وہ عورت پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھو نین وہ کون ہی اور تھا وہ یونس راہبر اور لڑائی لڑ رہا تھا اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ بڑھون اُسکی طرف اور اعانت کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھر دنکو پس نکلا ایک بڑا پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس نا نو پہ مارا اُسنے اپنے سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اُسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور مر گیا پس کود پڑا مین پشت گھوڑے سے اور خشمگین تھا مین اُس عورت پر پس جلدی کی مین نے اُسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے سامنے سے مثل ہرن شکاری کے اور پھرین اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس دوڑا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین اور ارادہ کیا مین نے اُنکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈرانا مین نے اُنکو اور دھمکایا مین نے اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اس عورت سے جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو جو ٹان مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا اُسنے اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لغون لغون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر قبضہ

کر لیا اُسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پر لڑیان موتیونکی تھین پس قید کر لیا مین نے اُسکو اور اُن عورتونکو
جو اُسکے ساتھ تھین اور باندھ لین مین نے مشکین اُن سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک برذون رومی کو بغیر سوار کے
پس سوار ہوا مین اُسپر اور چاہا کہ پھرون لڑائی کیطرف پھر کہا مین نے قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جب تک دریافت نہ کرلون مین
کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے اور آلودہ ہی
اپنے خون مین اور یونس روتا ہی اُسپر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس کہا اُسنے کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی
طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوائے اُسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اُسکو دوست رکھتا تھا پس جب
دیکھا مین نے اُسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیرے پاس اور تو بھاگتی ہو میرے سامنے سے پس کہا
اُسنے قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ یکجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہی اپنے دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کر دیا ہی واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو پس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھونگی
پھر باز رکھا اُسنے مجکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اُس سے یہان تک کہ قابض ہو گیا مین اُسپر اور پکڑ لیا
مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھُری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے اپنے سینے مین اور
گر پڑی اور مر گئی پس مین روتا ہون اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اُسکے ساتھ رافع بن عمیرۃ الطائی نے
بیان کیا ہی کہ مین ہنسنے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہی تجکو وہ چیز جو بہتر اور
خوبصورت ہی اُس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیونکی اور کنگن سونیکے پہنے ہی اور مثل چاندنی کے چہرہ اُسکا چمکتا ہی
پس لے تو اُسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہی مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہی پس جب دیکھا یونس نے
اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن وجمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک گھڑی تک
اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانتا ہی تو کہ یہ کون ہی مین نے کہ مین نہین جانتا ہون اُسنے کہا بیٹی
ہرقل بادشاہ اور زوجہ نوماکی ہی اور مجسا آدمی اُسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور ضرور ہرقل خواستگار ہوگا اُسکا اپنے
لوگ بھیجکر اور اُسکے عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہی اور تو اُسکے واسطے بس لے لیا
اُسنے اُسکو اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہو سکتے اور بعض یکجا کرتے تھے
کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام مرج
الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے ابتک مشہور ہی اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل عرب جسوقت
کسی کے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ
مال غنیمت مرج الدیباج کا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ کھو دیا اور گم کیا مسلمانون نے اپنے سردار خالد
بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سخت گھبرائے اور بے چین ہوئے وہ لوگ اُن کے واسطے

انس رضؓ ابن مالک نے روایت کی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال غنیمت دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے بس مارڈالا انھون نے تو ماکو اور قید کیا اُسکے بطالقہ کو اور لوٹا بڑا مال اور بچا تا رہا تھا ہربیس اُنکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد رضؓ بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ گاہ مین پس نہ پایا اُسکو اور قصد کیا اُسکی تلاش کا پس اُسی حالت مین کہ خالد رضؓ بن الولید گرواداد دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر گراتے تھے دلیرونکو کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی ڈاڑھے والے کو اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھا اور ہر کپڑے نکے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہربیس ہو پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اُسکی طرف اور سخت حملہ کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اُسکے تاک مارڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اُنکی اور اُنکے حملہ کیطرف پس بھاگا اُنکے سامنے سے اور خالد رضؓ بن الولید نے پیچھا کیا اور گبر نے چکر کھایا اُنکے سامنے پس چبھویا خالدؓ نے اُسکی پشت پر نیزے کو دور سے اور اُسی وقت جُھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گرپڑا اسکے بھل اور جاپڑے اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر ای ہربیس آیا جانا تھا تو کہ بچ جاویگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی سمجھتا تھا پس فریاد کی اُسنے کہ ای عربی مین ہربیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مارڈالو مجھکو یہانتک کہ لادون مین اپنے عوض مین وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اُس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر نہوگی تجکو رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتاویگا تو ہربیس کو پس نہین ہی میری آرزو سوا اُسکے اور بتحقیق مارڈالا اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھون سے تو ماکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ مل جاؤنگا ہربیس سے پس اگر راہ بتا دیگا تو مجھکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دونگا مین تجکو بدون عوض اور مال کے پس کہا اُس کافر نے کہ خوش ہو تم ای برادر عربی کہ بتحقیق ہو پہونچے تم اپنی مراد کو و لیکن مین چاہتا ہون کہ لیلون تمسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتادون تمکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے بشرطیکہ راہ بتادیگا تو مجھکو اور آجاویگا ہربیس میرے قابو اور قبضے مین پس کہا اُس گبر نے کہ ای برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہی اسواسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے ہمارا اس جگہ تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم .. کا اور تعاقب کیا تمنا اور لے لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم دمشق سے نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت اگر قابو مین آجائیگا ہربیس تو چھوڑ دونگا مین تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہربیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہر بیس مرد ہی قدرت رکھنے والا اپنے حریفون پر اور یہ کلام تمھارا اچھا ہنا ہی غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوے خالد رضؓ بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری ماں مرے آیا منسوب کرتا ہی تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہی یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین ادا کرتے ہین قسم ہی خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر چھ دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور لپیٹ دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہین کہا مین نے تجھسے یہ کہ راہ بتا دے مجھے بطرف ہربیس کے
مگر جسوقت کہ دکھائی دیگا وہ میری آنکھون مین بے لونگا مین ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے اور یہ امر میرے جی مین ہے اور
قسم ہے بیعت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتادیگا تو مجکو اسکی طرف تو چھوڑ دونگا مین تیرا راستہ بدون عوض مال کے پس
جب سُنا کافر نے یہ کلام کہا اگاہ ہو جوانمرد عرب کے اُٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کرون مین بجانب ہربیس کے
پس اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اُسکے سینے پر سے اور جگہ کر دیکھنے لگا کافر دائین اور بائین پھر کہا اُسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ
چمکنے والیکو بلندی پر خالد بن الولید نے کہا ہان اُسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدمہ اس گروہ کا ہے اور چمکنے والی
اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی ہے پس مقرر کیا خالد بن الولید نے ایک شخص کو قوم تجیب یا زبیدہ سے جسکا نام اسد بن جابر تھا
اور کہا اسے اسد نگہبان رہو تم اس گبر کے پس اگر پہونچادے یہ شخص مجکو طرف ہربیس کے پس چھوڑ دو اُسکے واسطے راہ کو اور اگر ہو
وہ اپنے قول مین جھوٹا پس مارو گردن اسکی پس مقرر ہوے اُسپر اسد بن جابر پھر چھوڑ دی خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور
سپرد کیا اپنے نیزے کو پیٹھ تک کہ جا ملے ساتھ اُس جماعت گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تمپر کہان ہو تمھارے لیے
مجھ سے نجات اور رہائی اور یہ دن کہ کھینچے بال پیشانیونکا ہے پس جب سُنا ہربیس نے اُنکی آواز اور کلام کو جانا اُسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے
ہین اور طمع اور امید کی ہاتھ سے اُنکے پس ٹھہر گیا وہ اور ٹھہرے گرد اُسکے سرہنگان مبارز اُسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیارون اور
تلوارون اور تیرون سے اور نہین تھا کوئی اُنمین مگر اہل شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور کہا سختی ہو
تمپر آیا جانتا تھا تمنے کہ اللہ غالب مدبر بزرگ نہ قادر کریگا ہمکو تمپر اور اُس چیز پر جو تمھارے پاس ہے اور نہ مالک کریگا ہمکو مال و منال کا مین
شہسوار شدت کرنیوالون مین دلیر سرہنگون مین خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کے اُنمین سے پس گرا دیا اُسکو پھر مارا دوسرے کو
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا ہربیس نے کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کر کے پکارا اپنے
لوگونکو کہ سختی ہو تمپر یہ وہ شخص ہے جسنے اُلٹ دیا ہے ملک شام کو وہان کے لوگونپر اور یہ پامال رکھنے اور قدم رکھا ہے اور یہ سردار جوان اور اجمر بکا ہے
یہ حاکم دمشق اور اجنادین کا ہے اور تم اُسکے تئین پس اگر دے لیا تمنے اور مالک ہو گئے اُس شخص پر پھر آویگی عزت اور آبرو تمھاری جیسی کہ تھی
اور پھر آوینگے شہر تمھارے واسطے اور پھر لوگے بدلا اُن لوگونکا جو مارڈالے گئے ہین تم مین سے اور تم اس شخص کو راوی نے بیان
کیا ہے کہ طمع اور امید کی قوم نے خالد بن الولید مین بسبب اکیلے اور جدا ہونے اُنکے کے اپنے ساتھیون سے اور مصروف تھے مسلمان
بیچ اُلجھنے رومیون کے اور لوٹنے اُنکے الوٹ کے اور ہر شخص اُنمین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہوگئے ابطارقہ گرد خالد بن الولید کے
کے اسواسطے کہ وہ لوگ ایسے پہاڑ دشوار گذار پر تھے کہ جسمین درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا خالد بن الولید کو اُس چیز نے جسکے دفع کی
قدرت اُنکو نہ تھی اور اُسوقت پیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا اُنکے مقابلے اور
لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راوی کے بیان کیا ہے کہ جب اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک ہوا
خواب تھا والد و خالد او اس امر کو مین نے نہین طلب کیا تھا اور جانا اُنھون نے اپنے دل مین یہ کہ مین نے اس کام مین خطا کی اور

میرا کام لڑائی نہین ہی اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانونکا کہ لڑین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علما نے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
بتیس لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو اُنمین شہادت پس جب اُترے خالد رضی
بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بیس گبر تھے پس آیا خالد بن الولید کیطرف ہربیس اور تحقیق ممکن ہوا
اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا ہربیس اُن کی
پشت سے اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے
اور ڈرے خالد بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہومین وہ اپنی پشت کیطرف تو ناگہان در آویگا اُنپر کافر لوگ اور ڈرے اس امر سے
بھی کہ بھاگ جاویگا ہربیس اُنکے ہاتھ سے یا ناگہان در آکر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوے داہنے
بائین پھر پکارا اور شور کیا اُنھون نے ساتھ کلمۂ تکبیر کے گویا اُنھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اُسکو اور یہ امر خالد بن الولید
کا ایک حیلہ تھا کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سُنا اُنھون نے شور اہل عرب کا
کہ گھیر لیا اس شور نے گبرونکو اُنکی پشت اور داہنے اور بائین سے اور اہل عرب شور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا
لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ یا ابا سلیمان اتتک الغوث من رب العالمین۔ مین عبدالرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما ہون پس جب سُنی خالد بن الولید نے آواز اُنکی نہین متوجہ ہوے وہ بجانب عبدالرحمن اور نہ بجانب اُن کے
ساتھیونکے یہانتک کہ متفرق کر دیا کافرونکو داہنے بائین اور جب سُنی ہربیس نے آواز مسلمانونکی اور تحقیق گھیر لیا تھا اُسکو پیٹھ
پھیری اُس نے بارادے بھاگنے کے پس لے لیا اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا اُسکو کشتہ اور
دست درازی کی ہمراہیان عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا اُن مین تلوار کو اور بہت سے
زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار بن الازور تھے بیچ جب دور ہوا اللہ وہ خالد بن الولید سے اور دیکھا اُنھون نے
ضرار بن الازور کے کامونکو کہا کہ ستائش اور فیروزمند ہوئی ذات تمہاری اے بیٹے ازور کے پس ہمیشہ ہو تم مبارک اپنے
سب کامون مین پھر سلام کیا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانونکو اور کہا کہ کہان سے جانا تمنے میری اس جگہ کو
پس کہا عبدالرحمن نے کہ اے سردار تھے ہم رومیونکی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ کشتہ اور گرفتار
ہوے اور مسلمان مصروف تھے جمع کرنے مال غنیمت مین کہ دفعتہً سُنی ہمنے آواز پکارنیوالی کی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ مشغول ہو
تم لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہی دشمنون نے پس جب سنا مین نے آواز کو اور مین نہین جانتا تھا کہ
کس جگہ مین ہو تم اور گم کیا تھا ہمنے تمہاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبر نے جو
تمہارے ایک ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اُسنے تمہارے سردار کو مین نے راہ بتائی ہی بجانب ہربیس کے اور گیا اُسکے ساتھ پہاڑ
پر مین پس جلدی روانہ ہوے ہم تمہاری طرف پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجھکو میرے دشمن کیطرف
اور راہ بتلایا مسلمانونکو میری مدد دہی کے واسطے اور وہ جب ہوا اُسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالد بن الولید نے بجانب

مسلمانون کے اور وہ بڑے رنج مین تھے اُنکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہون سے پس جب دیکھا اُنھون نے خالد
بن الولید کیطرف خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اُنپر پس خالد بن الولید نے جواب سلام کا دیا اُنکو اور شکریہ اُنکے کامون کا
ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا تونے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے
سو اسلیے واجب ہوا مجھپر تیرے واسطے خیرخواہی کرنا پس آیا منظور ہی تجکو کہ ہوجاوے تو اصحاب مین نماز روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پس ہوجاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُسکی واسطے
راہ کو نوفل بن عمر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا بطلب شہرون روم کے
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانونکو ساتھ یکجا کرنے مال غنیمت اور قیدیونکے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب دیکھی
اُنھون نے کثرت اُسکی شکریہ اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بلایا اپنے راہبر کو اور کہا تو یونس نجیب ہی پھر پوچھا اُس سے کہ
کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی
نے کا ای سردار مین نے گرفتار کیا ہی ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہی بعوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہان
بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن وجمال اُسکا جو اللہ تعالی نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا مُنھ اُسکی
طرف سے اور کہا سبحانک اللھم بعجل لئہ تخلق ماتشاء تغتار پھر پڑھا وربک یخلق مایشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو
لیویگا اُسکو عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل بیگا اُسکی عوض مین مال اُسکے واسطے پس کہا خالد بن الولید
نے کہ لے تو اُسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہی اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اُسکا پس اللہ تعالے
عوض دیگا تجکو بہتر اس سے پھر یونس نے کہا کہ ای سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس قصد کرو چلنے کا یہان
سے پیش از بنکہ آوے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہی پھر روانہ
ہوے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے بحالت خوشی کے
بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے رومح بن عطیہ نے بیان کیا ہی کہ ہمنے سب راہ قطع کی اور کوئی ہمی
ہمسے متعرض نہوا اور ہم در آتے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر قریب جبل ام حکیم کے کہ
دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہم نے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ اور اور
دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد بن الولید کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا اُنھون نے کہ کون شخص تم مین کا اُسکی
خبر لادیگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صعصعہ تھا اور کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤن گا پھر اُترا وہ
شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے
دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھرا اپنی پشت پر اور پکار کر کہتا تھا
کہ سردار لے لیا ہمکو صلیبان نے اور اُنکے پیچھے قوم ہین بند کیے گئے اور چھپے ہوے ساتھ لوہے کے کہ نہین ظاہر

ہوتی ہو اُنکے جسم سے سوائے پتلی آنکھ کے پس بُلایا اُنھون نے یونس راہبر کو وقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ جا تو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہو اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلیٹ آیا خالد بن الولید کے پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے ای سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اس گروہ کو یہ ارادہ سے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب مڈ بھیڑ ہوگی وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالد بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالونکا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا مسلمانون سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تمسے کہ سُنا مین نے جو تمنے میرے لوگونکے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی گرانیوالی چیز ہی اور عقلمند ہوئے اور سلامت رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گر پڑو تم اور اب یا بیچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس بھیجدو اسواسطے کہ کرم اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاوے ہمارے تمھارے صلح پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم خدا کی کہ نہ پھر جاؤنگا مین یا مالک ہو جاؤنگا تیرے تختگاہ تک جیسا کہ مجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دینا تیرا اُسکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اُسکی تو نہ کمی کرتا تو اُسمین اور بیٹی تیری ہدیہ ہی ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دیدیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی عوض مین نہین لیا پس جب گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ وہی معاملہ ہی جو مین نے تمسے کہا تھا پس نہ مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھاری طرف سے نہین ہی بلکہ پروردگار آسمان کی طرف سے ہی پس بہت روئے رومی اُسکے کلام سے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمانان اور ابو عبیدہ بن الجراح نا اُمید ہو گئے تھے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی نا اُمیدی مین تھے کہ دفعۃً آ پہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو اور رونا خالد بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی کو اور مالک الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیونکو دمشق مین اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور دلیری سے پس پھر سے خالد بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانونپر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنا مال سے یونس راہبر کو اور کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کر لے اُس مال کو صرف کر کے یا حلال کے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور خیر چاہتا ہون مین مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو نافع بن عمیر الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھے ہمارے ساتھ یونس اُسکی ہر ایک لڑائی مین یرموک سے

پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم کرتے تھے پس جب آیا دن یرموک کا دیکھا مین نے انکو امتحان کیئے گئے بلاے نیک مین پس لگا ایک تیر انکے سینے مین اور گر پڑے وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ انپر پس غمگین ہوا مین انپر اور بہت درخواست رحمت کی مین نے انکے واسطے پس دیکھا مین نے انکو خواب مین اور لباس انکا چمکتا تھا اور انکے پانو مین نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز مین پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ انھون نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمائین مجکو بعوض میری زوجہ کے ستر حورین اگر ظاہر ہوا انمین سے ایک دنیا مین تو دور کرے روشنی اسکے چہرے کی روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالی تمکو رافع نے **بیان** کیا ہے کہ ذکر کیا مین نے اس خواب کو خالد بن الولید سے پس کہا انھون نے کہ نہین ہے یہ مرتبہ قسم ہے خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت **ف واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جانا انھون نے کہ حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھین خط مشعر فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کی اور ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو حال وفات حضرت صدیقؓ اور خلافت حضرت عمرؓ سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لما نزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق انزل اللہ علینا نصرتہ وقھر عدوہ وفتحت دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدع الروم فصالحوا علی الباب الاخر ومنعنی ان اسبی واقتل والتقینا عند کنیسۃ ویقال لھا کنیسۃ مریم ولما القسوس والرھبان منھم کتاب الصلح وان ملھم الملک توما واخر یقال لہ ھربیس خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفھم ونزعت النعمۃ من ایدیھما وقتلت اللعینین واسرت ابنۃ الملک ھرقل ثم لقد اھدیتھا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام انکا **عبد اللہ** بن قرط تھا پس دیا خط انکو اور روانہ ہوئے وہ بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہنچے وہ اور خلیفہ اسوقت حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمرؓ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کیطرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبد اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہوا ایک خط بنام ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے اور سردار مقرر کیا مین نے انکو مسلمانون پر اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون مین کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ارادہ کیا ہے سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو **اصحاب سیر** نے تفاوت سے **روایت** کی ہے کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے بعد انکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر انکی باون برس کی پس بیعت کی لوگون نے انسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین بچھڑ گیا تھا انکی بیعت سے کوئی شخص نہ بڑا نہ چھوٹا اور موقوف ہوگئی انکے زمانہ خلافت مین خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور قائم ہوا

کے بھیجا مین نے اسکو اور آیا مین سلامتی سے اور مین منتظر تمہارے حکم کا ہون اور سلامتی ہو تمپر ۱۲ **ف ۲۰** ذکر مجمل خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور فضائل اور محامد ان کے ۱۲

حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہوگیا مکر **شیطان** کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ بُرا جانتے تھے حکم خدا کو اور وہ
اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بڑون کی لطف
اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہانتک کہ پھیرتے تھے حق کو اُسکی جگہ پر اور نہین پکڑتی تھی انکو بیچ
اجراے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون مین اور
لباس اُنکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین اُنکے دُرّہ ہوتا تھا اور اُنکے دُرون کا خوف تمھاری ان تلوارون سے زیادہ تھا غذا اُنکی ہر روز
جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوئے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب بے خواہشی دنیا اور باسداری
مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کے حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اللہ غالب اور بزرگ سے
اور نہین باز رکھتا تھا انکو کوئی کام اداے فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **حضرت**
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے **بیان** کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ متولی خلافت ہوے عمرؓ اور قدم بقدم اپنے دونون صاحبین
یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے بیچ آمادگی کامون دین کے اور چھوڑ دیا
تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا انکو جَو اور نمک نے اور اذیت دیا تھا اُنکو کھانے زیت اور
خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جَو کا نمک کے ساتھ اور رہو کھا
رہنا آسان تر ہے کل کے واسطے آگ سے کہ جو در آئیگا اُسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اُسمین راحت کبھی گہرائی اُسکی دور ہے اور عذاب
اُسکا سخت ہے اور پانی اُسکا پیپ ہے نہین اذن دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانون کو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر انکے زمانہ خلافت مین
اور انمین اُنھون نے فوجین اور حاصل کیا فتوح اور آباد کیا شہرون کو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

تمت

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوئے بلکہ کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک ممبر پر جو اُسکے واسطے کنیسہ قسان میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہو کر اس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ اے بنی الاصفر یہ وہی شخص ہیں جنسے میں تمکو ڈراتا تھا پس نہ سنا تمنے میرے کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہو وہ معاملہ جو بعد اسکے ہی بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوح علیہ السلام کے اور قسم ہی خدا کی پھر قسم ہی خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہو جائینگے میرے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلوں اور مارے جانے قسوں اور بیکار کیے جانے ناقوس کے یہ شخص ہر دار لڑائی کے ہیں اور یہ شدت اور سختی کیطرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہیں یہ عابد ہیں اپنے دین میں پختہ اور دور رشدت میں اُسپر جسنے پیروی کی خلاف اُنکے دین کے اور میں اُمید رکھتا ہوں تمہارے واسطے مدد اور غلبے کی بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہو جاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی احکام مسیح علیہ السلام کی کرو اور ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیوں کے اور اگر انکار کروگے تم ان کاموں سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جاویگا تمپر دشمن تمہارا اور ایسی بلا میں تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم میں نہیں ہی اور میں جانتا ہوں کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہو جائیگا سب دینوں پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکوکار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین میں نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرلو اس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اسکا چیخے اُسکی طرف اور قصد اُسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے اُنکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمہاری اپنے دین میں کیونکر اور کسطرح ہی اور رعب اہل عرب نے تمہارے دل میں جگہ پکڑی ہی یا نہیں پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طلیحہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اُسی وقت بجانب یثرب کے اور دیکھ فکر اور حیلہ سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہی تو

عمرؓ کو پس خلیفہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پہونچکر چھپ رہا حوالی مدینۂ طیبہ مین
اور اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے یتیمون اور رانڈون کے لڑکے بالونکو اور خبرگیری کرتے تھے اُنکے ایتامون
اور اعاطون کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ والے پر اور چھپ رہا اُسکے پتونمین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اُسی درخت کے نزدیک آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگالیا پس جب سو گئے ارادہ کیا اُس نصرانی نے اس امر کا
کہ درخت سے اُترکر انکو مار ڈالے کہ اُسیوقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے اگر چاٹا اپنی زبان سے
دونون پاؤن اُنکے اور ناگہان ہاتفِ غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت پس جب بیدار ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
چلا گیا وہ درندہ اُترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا اُن کے ہاتھونکو اور کہتا تھا
کہ میرے مان باپ قربان ہون اُس شخص پر جنکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور انکا وصف اور تعریف فرشتے اور جن
کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھو پر واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت سے
قد ولیتك علی الشام وجعلتك امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو اور اختیار کیا
مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہو کہ
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمہ لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر راوی نے
ثقات سے بیان کیا ہو کہ جس رات کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبد الرحمن
بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اُنھون نے اس خواب کو حضرت عمرؓ سے اسوقت کہ
لوگون نے اُن سے بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اُس خواب سے کہ حضرت عمرؓ نے اُس رات کو دیکھا عبد الرحمن
نے کہا کہ دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اُسکے اور گویا مین سنتا ہون آواز تکبیر مسلمانونکی اپنے کانون
اور ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور مسلمانون سے دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوے دمشق مین بزور تلوار کے اور تھی ایک
آگ اُنکے آگے پھر دیکھا مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ نے کہ
بشارت ہو تمکو کہ دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بعد چند روز کے عقبہؓ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دمشق سے مدینہ طیبہ مین آئے اور اُنکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو کہا اُنسے کہ
اے ابن عامرؓ کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہی اور پس مین
چلا آیا مین جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سفت ادا کی پس کیا خبر تمہارے ساتھ ہی اُنھون نے کہا کہ نیکو کار
اور بشارت ہی کہ مین قریب تر بیان کرونگا اُسکو سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمرؓ

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے قسم ہی خدا کی درانحالیکہ وہ ستودہ صفات تھے ادہر گئے وہ بجانب پروردگار
کریم کے اور اپنے ذمے لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر بعدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چہوڑ دیگا یا کمی اور قصور
کریگا ہلاک ہوگا عقبہ رضؓ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ رو یا مین یہ حال سُنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
واسطے پہر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑہا اُنھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت
نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد اُنکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا اُنھون نے مسلمانون کو خط
فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پہر اُتر آئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اُترے
وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے مشعر منصوبی اُنکے اور معزولی خالد بن الولید کے اور مجکو حکم دیا پلٹ
جانے دمشق کو پس پہر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے
تھے سپرد یا مین نے خط ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کو اور پڑہا اُنھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو حال انتقال
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ واپس آئے خالد بن الولید
اور لکھا اُنھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اُنکے دشمنون پر اور مالک ہونے مال
لوٹ مرج الدیباج اور چہوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرط کو پس جب پہونچے عبد اللہ بن قرط پاس
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑہا اُنھون نے سر اخط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے ناگوار گذرا یہ امر انکو اور گندم گون رنگ انکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات
ابو بکر صدیق رضؓ اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال
سے اطلاع نہین ہی پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بلایا لوگونکو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سُنایا مسلمانونکو
حال فتح ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ کلمات خوشی اور دعا
کے نسبت برادران اسلامی کے پہر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو
مراد مین ہین اور پایا مین نے اُنکو لایق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم
بنی مخزوم سے کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالیٰ نے سیف ناطق انکو اور کیا انکو دفع اور دور کرنیوالے
مشرکین کا اور لوگون نے اُنکی معزولی کیواسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اُنھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا
کہ مین معزول کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالیٰ نے اور مدد دی ہی اُس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہ معزول
جانینگے تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کروگے خدا کی تلوار کو اور معزول کروگے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالیٰ نے
بتحقیق تمنے قطع کردیا ہماری قرابت کو اور برائی چاہی چچازاد بہائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پہر دیکھا حضرت عمر رضؓ
نے اُسکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہی کہ خشمناک ہوا اپنے چچازاد بہائی کے واسطے پہر اُتر

فـ ذکر معزولی خالد بن الولید اور گفتگو کرنا ایک مسلمان مخزومی کا اس بابمین اور بیان فرمانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سبب معزولی خالد بن الولید اور منصوبی ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کا ۱۲

ملـه مرج الدیباج نام ہی بمعنی چراگاہ کے اور مرج الدیباج کو اسلیے کہتے ہیں ... حاصل ہوے تھے ۱۲

فـ ... غضون ... حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن الولید کو سیف من سیوف اللہ ارشاد فرمایا تھا ۱۲

آئے منبر سے اور رکھ لیا خط کو اُس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بمقدمہ معزولی خالد
کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون کے ساتھ کھڑے ہوئے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا انپر اور دعا سے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا ای لوگو مین نے
اٹھایا بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور ہر چرواہا ہی سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت حال اُس کی رعیت
کے اور تحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے نیکوخواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری امور معیشت اور اُن کامونکی
جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور سکنا ے اس شہر کے بیچ مین ہی اور
مین نے سُنا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلائہا وشدتہا کنت شہیدا
وشفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمھارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ
سے اور تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین اُمید رکھتا ہون نیکوخواہی سب عام وخاص
کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اس شخص کو جو لائق اور سزاوار اُسکا نہین ہی بلکہ اس شخص کو دونگا
جو خواہش کرنے والا ہو اداے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانونکی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالد رض کو
اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنھین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر کو جو اُن کی
تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اُسکے استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے
ضعیف اور غریب مسلمانونکے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور اُنکی جگہ پر ابو عبیدہ رض کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کہ
یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور مقرر کیا گیا امین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہی واسطے دعا
کرنے اور اعانت کرنے اُسکے کے پھر اُتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین واجیر المسلمین الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیکم فانی
احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلے علی نبیہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد ولیتک علی امور المسلمین فلا یستحیی فان
اللہ لا یستحیی من الحق شیئا وانی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی استخرجک من الکفر الی الایمان
ومن الضلالۃ الی الہدایۃ وقد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ وزلہ عن امارتہ ولا تقدم المسلمین
الی ہلکۃ رجاء غنیمۃ ولا تبعث سریۃ الی جمع کثیف ولا تقتل انی ارجو لکم النصر فان النصر مع التدبیر
والثقۃ باللہ تعالی وایاک والتغریر والقاء المسلمین الی التہلکۃ وغض عن الدنیا عینیک واله عنہا قلبک
وایاک ان تہلک کما ہلک من کان من قبلکم فقد رایت مصارعہم واختبرت سرائرہم وانما بینک وبین الآخرۃ

سلہ تو کالحمار وقد تقدم ابیھا ملک وانت منتظر رحیلا من دار مضت نضارتھا وذھبت زھرتھا فاحرم الناس الراحل
منھا الی غیرھا ویکون زادہ التقوی وراع المسلمین ما استطعت واما الحنطة والشعیر الذی قد وجدت فی دمشق و
کثر فیھا متاجرتکم فھو للمسلمین واما الذھب والفضة ففیه الخمس والسھام واما اختصامک انت وخالد فی الفتح وھل
فالفتح بالصلح لا بالقتال لانک انت الوالی وصاحب الامر وان کان صلحک جری علی الحنطة انھا للروم فسلمھا الیھم والسلام
علیک وعلی جمیع المسلمین واما سریة خالد خلفا لعمه الی مرج الدیباج فانه غرر بدماء المسلمین وکان بھا سخیا وابنة
ھرقل وصد بھما لا بیعھا بعد اسرھا وذلک تفریط وقد کان یاخذ بھا مالا کثیرا یرجع علی ضعفاء المسلمین ۔
پھر لپیٹا اس خط کو اور مہر کی اُسپر اور بلایا عامر بن ابی وقاص کو اور سعدؓ بن ابی وقاص کا بھائی اور خط اُنکے سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو
اور دو خط خالدؓ کو اور حکم کرو اُنسے لوگون کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو
اُنسے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو مصافحہ کیا اُنسے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
شام کو پس جب پڑھیں عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین تم سے تاکہ ہو جاوے تمھارے ساتھ بیعت کرنے سے
میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وہ انتہا کیکہ کوشش کرتے تھے
وہ چلنے مین یہانتک کہ وارد ہوے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت حال و راُس
امر کے کہ کیا حکم کرینگے وہ انکو پس جب سامنے ہوے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین مسلمانون کی
اُنکی جانب کو اور ہو گئے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوے اُنکے آنے سے یہانتک کہ اُترے وہ دونون خالد بن الولیدؓ
کے خیمے مین اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالد بن الولید نے کس حال مین چھوڑا تم نے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو
اُنھون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے ساتھ خیر کے پیشتر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط اُن کا ہی اور اُنھون نے مجھکو حکم دیا ہی
کہ پڑھکر سناؤن مین مسلمانون کو پس حکم دو تم انکو یکجا ہونے کا پس بُرا جانا خالد بن الولید نے اس امر کو اور شک کیا
انھون نے معاملے مین اور یکجا ہوے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوے عامر بن ابی وقاص اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے
مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی آواز رونے کے اور رونے
خالد بن الولیدؓ اور کہا کہ اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بہ تحقیق متولی خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ
اور بخوشی اطاعت اُنکی منظور ہے قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجھکو خلافت اور حکومت ابو بکر صدیق سے
اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجھکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب بخوشی اطاعت خدا اور عمر رضی کی اور جو حکم انھون
نے کیا منظور ہی اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا لوگون نے خط کو اور اُس مین حکم بیعت کرنے کا تھا شداد بن
اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھکر آئے سب لوگ شداد بن اوس کے پاس اور بیعت کی
اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سنہ تیرہ ہجری مین واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا

سلہ یہ وہ گرانی انہوں نے عورتوں کو [illegible]

[illegible]

[illegible] تھا اور تجاوز کرنا حد کا ریہ ہے اور چاہیے تھا اسکے سبب سے مال کثیر لینا کہ بازگشت کرتا وہ مال ضعیفوں اور غریب مسلمانون پر ۱۲

کہ لے لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال و رلشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانونکو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے اور جانا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے
اور تلاش دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ مجکو پہونچی ہے روایت اس امر کی
کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً
حصن ابی القدس کی لڑائی مین **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ پوچھا مین نے اُس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہے
کیفیت حصن ابی القدس کی کہ کسجگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اس شخص نے وہ حصن درمیان عرقہ و طرابلس کی مرج السلسلہ کے
تھا اور اُسکے مواجہے مین ایک دیر اور اس دیر مین ایک صومعہ اور اُسمین راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھے
ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات اگلی اُمتون کے اور آتے تھے رومی اُسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اُسکے علم سے اور عمر اُسکی
زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام
رومیون کے اور وہ عید شعاع مین کی تھی پس یکجا ہوتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم
قبط اور آتے تھے یہ سب اُسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اُسکے پس نکلتا اور ظاہر ہوتا تھا وہ اُن لوگونپر اپنے طاق سے اور سکھاتا تھا
انکو نصائح انجیل کے اور قائم ہوتی تھی اُسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار بعد ایکسال کے اور لاتے تھے لوگ مال و رمتاع اور سونا
اور چاندی اس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید و فروخت ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے
یہانتک کہ راہ بتائی انکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اُسکو اور اُسکے
گھر والونکو پس جب متولی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانونکے کام کیلیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل
کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار اُنکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور
وہ اس سوچ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف
جاؤنگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہے اور وہ کرسی اُنکی بادشاہت کی اور اسی سے ہے قیام اُنکے دین کا اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ جاؤن اور
قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور یکجا کیا تھا مسلمانونکو واسطے
مشورہ کے کہ اسیوقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری شام سے پس کہا اُسنے کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ
بسبب تخصیص مینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالونکو اور مین آیا ہون تمھارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو
لوٹ لیوینگے مسلمان اور بھیجا ہے اُسکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف پس اگر فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو اُسپر تو ایسے مالدار ہو جاوینگے کہ بعد اسکے
حاجتمند نہونگے کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر اُسکو کہ غنیمت کیا چیز ہے اور کہان ہے کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکوخواہ پس کہا
اُسنے کہ اے سردار تحقیق تمھارے برابر اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جائے ہے اُسکو اطرابلس کہتے ہین مشہور ہے حصن ابی القدس دیر اسکے
سامنے ایک دیر ہے جسمین ایک راہب رہتا ہے کہ نصرانی بزرگداشت کرتے ہین اُسکی اور برکت طلب کرتے ہین اُسکے علم سے اور اُسنے ہر سال

ایکدن عید کا مقرر کیا ہی کہ کٹھا ہوتے ہین اسمین لوگ سب اطراف و جوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اُسکے نزدیک ایک
بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اُسمین نچھے کپڑے اور رخت دیباج اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اُسکے نزدیک تین یا سات دن پھر
متفرق ہوجاتے ہین اور یہ تحقیق نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اُسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہین کہ جا
پڑین اُس بازار پر درانحالیکہ وہان کے لوگ بیخوف اور مطمئن ہونگے پس لے لیوینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردونکو
اور پکڑ لینگے عورتونکو اور اُنکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سُستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کیواسطے پس جب
سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بہت خوش ہوے باُمید اُسکے کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اُس سے کہ
ہمارے اور دیر کے بیچ مین کسقدر مسافت ہی اُسنے کہا کہ دس فرسخ ایکدن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والیکے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین
بازار کے جمع ہونیکو اُسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی اُنکا رومیون سے ہی اُسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ
بازار وغیرہ کا بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اُنکے نزدیک بہت ہی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اُسنے کہا ہان ای سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام
طرابلس ہے اور وہ شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اُسکیطرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اُس شہر مین ایک بطریق بڑا متکبر رہتا ہی کہ دیدی ہی
بادشاہ نے بطور جاگیر کے وہ زمین اُسکے حصے مین بسبب مغرور ہونے اُسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین نہین اقرار کرسکتا ہون تم
سے اس بات کا کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے اُنکے تمسے اور اگر روانہ ہوین تھوڑے
مسلمان بجانب دیر اور بازار کے ہر آئینہ اُمید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور روانہ ہوگا اس
لشکر کے ساتھ جسکو مین بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالی مدد کرے اُسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جواب دیا اُنکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور نہین ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور بباعث شرم اُنکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہی
خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا پس اُٹھ کھڑے ہوے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ
آغاز اور یہ تھے جوان عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ اُنکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ باپ اُنکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ
جو غزوہ تبوک مین شہید ہوے اور ہاتھ اُنکے کاٹے گئے اور چھوڑا تھا انہون نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب
زیادہ ہوا سن عبد اللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی مان سے کہ ای مان ہمارے باپنے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے اُنکو رومیون
نے شہید کیا پس کہتے تھے عبد اللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لے لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رض نے اور خلیفہ ہوئے
حضرت عمر رض آئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ ابن

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبد اللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اور سیرت میں
بھی بڑے جوانمرد تھے پس جب کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ کون شخص تم میں کا جائیگا بجانب اس دیر کے پس اُٹھ کھڑے
ہوئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ ای امین امۃ میں پہلا ہوں اُس شخص کا اُس لشکر میں جسکو تم بھیجا چاہتے ہو پس خوش
ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکے اُٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اُنکے ساتھ کے واسطے لوگوں کو مسلمانوں سے اور
شہسواران موحدین کو اور کہا عبد اللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو انپر ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
اُنکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا اُنکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواروں کا کہ بعض اُنمیں کے اہل بدر سے تھے اور
منجملہ ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے **ابوذر** غفاری اور **عبد اللہ** بن ابی اوفی اور **عامر** بن ربیعہ اور **عبد اللہ**
بن انیس الجہنی اور **عبد اللہ** بن ثعلبہ اور **عقبہ** بن عبد السلمی اور **واثلہ** بن الاسقع اور **سہیل** بن سعید اور **سعد** بن مالک السہمی
اور **عبد اللہ** بن بشیر السلمی اور **سائب** بن زید اور **انس** بن صعصعہ اور **محمد** بن ربیع بن سراقہ اور **عمرو** بن نعمان المتمر
اور تھے یہ بدری اور **سالم** بن قانع اور یہ بھی بدری تھے اور **جابر** بن سروق الربیعی اور یہ بھی بدری تھے اور **قانع** بن خوعل
اور تھے یہ بدری اور **ناجی** بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگوں کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم
واقدی رحمہ اللہ علیہ نے **بیان** کیا ہو کہ جب جمع ہوئے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما
کے نہیں تھے انمیں کوئی گروہ کہ موجود ہوئے تھے بدر میں اور درآئے تھے معرکوں اور لڑائیوں میں نہیں پیٹھ پھیرتے تھے اور نہیں
میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا اُنھوں نے روانگی کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ
عنہما سے کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت و تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن میں ایام قائم ہونے بازار
کے پھر رخصت کیا اُنکو روانہ ہوئے وہ لوگ **واثلہ** بن الاسقع نے **بیان** کیا ہو کہ تھا میں بیچ لشکر ہمراہی عبد اللہ بن جعفر طیار
کے اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات میں اور روشنی چاند کی زیادتی
میں تھی اور میں بجانب پہلوے عبد اللہ بن جعفر کے تھا پس کہا اُنھوں نے کہ ای ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اُس رات کی ہو
میں نے کہا کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہو پس کہا اُنھوں نے کہ
سچ ہو اس رات میں لکھی جاتی ہو موت اور روزی بخشے جاتے ہیں گناہ اور میرا ارادہ اس شب میں بیداری کا تھا پس کہا میں نے
کہ ہمارا چلنا بہتر ہو قیام سے اور اللہ تعالیٰ بہت دینے والا بخشش کا ہو اُنھوں نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات
صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اسی حال میں کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعۃً پہونچے
ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے داہنی جانب راہ کے تھا پس پھرے عبد اللہ بن جعفر اُسکی طرف اور ہم لوگ بھی
اُنکے ساتھ اُسکی طرف چلے نکل آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالوں کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہمکو تامل
کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہیں پس کہا اُسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہاں پس بتامل نگاہ ایک ایک کو

ہم مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمھارے
نبی کے بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمھارے
نبی سے ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے چچا کے بیٹے ہین پس کہا اُس راہب نے کہ یہ بیٹے ہین اور بیٹے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبد اللہ
بن جعفر نے کہ ای راہب آیا جانتا اور پہچانتا ہی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر مین نجانون اور پہچانون انکو حالانکہ نام
انکا لکھا ہی توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب اونٹ سُرخ اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے
پس کیون تو انکا ایمان نہین لاتا اور تصدیق انکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھونکو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اُسوقت
ہوگا جسوقت چاہیگا مالک اس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہم لوگون نے اور روانہ ہوئے ہم اور راہب ہمارے آگے
تھا اتنا اینکہ پہونچے ہم ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہبر نے ہمسے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اُسنے عبد اللہ بن جعفر طیار
سے کہا کہ مین جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے
جانے مین اور پھر آ ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے عبد اللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اس جنگل مین پوشیدہ ہو کر پس
درست کیا ہمنے اپنی نماز والا کو اور کھایا ہمنے پس گذری تھوڑی رات اٹھ کھڑے ہوئے عبد اللہ بن جعفر اور راتہی ایکہ بذات خود نگاہبانی
مسلمانونکی کرتے رہے صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور انتظار پھر آنے راہبر کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اسکے حال
معلوم ہونے مین پس بےچین ہوئے مسلمان اُسکے رُکنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب کا اور تشویش کیا شیطان نے اور بدگمان
ہوئے نسبت راہبر کے پس مسلمانون نے اُسکی نسبت گمان برائی کا کیا مگر ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک رکھو اسکے ساتھ
اور نہ خوف کرو تم اُسکے جانب سے کسی مکر و فریب کا اُسکے واسطے ایک شان حال ہی جسکو تم لوگ آیندہ معلوم کروگے پس تسکین ہوئی
مسلمانونکو اور اُسی وقت راہبر پہونچا پس ہم لوگ اُسکو دیکھکر خوش ہوئے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کے
پس کھڑا ہوا وہ مسلمانون کے بیچ مین اور کہا کہ ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مین نے تمسے بیان کیا تھا
اسمین کوئی میل دغا بازی کی بات نہ تھی اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل ہو گیا ہی
تمھارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کیونکر حائل ہو گیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے کہ حائل
ہو گیا ہی ایک دریا بڑے زور شور کا اور تھہر رہنے دیا دشمنون کو اور دیر ہوئی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب پایا مین اور آئین خرید و فروخت
قائم ہو چکی تھی اور اہل دین نصرانیہ وہان مجتمع ہوئے ہین اور اکثر انمین سے گرد حصن ابی القدس کے رکھا ہین اور جمع ہوئے ہین قسیس اور راہب
اور بطریک و بطارقہ پس جبکہ مین نے یہ حال دیکھا تو اُنکے اور سبب اُنکے جمع ہونیکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے کسی ایک
بادشاہ رومی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لائے ہین اس لڑکی کو تبرک دینے برای القدس سے تاکہ برکت بسم اپنے دین کے اُسکے
واسطے قربانی کرین اور جمع ہوئے ہین گرد اُسکے بہادران روم اور عرب متنصرہ بکثرت مع ہتھیارون کے اور اس حیثیت سے یکجا
ہونا انکا بسبب خوف کے ہوتے اگر وہ عرب کے اور دیر سے نزدیک ہین بعد اب یقین ہی تم لوگون کا جانا انکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع و شریف یکجا ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیرے اندازہ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بازار مین تو زیادہ
بیس ہزار سے عوام الناس رومی اور ارمنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سودا اور بطارقہ اور متنصرہ ہین اور وہ جو استعداد
لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہی اور تمکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور اگر پکارینگے وہ تو اور لوگ مثل اُنکے یکجا ہو جاوینگے
اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی ہی اور فریادرس تم سے دور ہی **راوی نے بیان** کیا ہی کہ دشوار گذرا یہ
معاملہ مسلمانونپر پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانون کے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا رائے یہ ہی کہ ہم اپنے
تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی پھر چلین ہم سردار ابوعبیدہ رض بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالی نہ رائیگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبداللہ بن جعفر نے قول مسلمانونکا کہا اُسنے کہ مجکو تو
یہ ڈر ہی کہ اگر مین ایسا کرونگا تو دیکھیگا اللہ تعالی میرے تئین بھاگنے والو نہین اور مین واپس نہ جاؤنگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر
اللہ تعالی کے نزدیک پس جمع قوت دیگا مجکو اجر اس کا ہی اللہ تعالی کے ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اسپر پس جب سُنا مسلمانون
نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا در باب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین شرمائے اُنسے اور منظور کیا اُنکی رائے کو
اور کہا کرو تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اُنکے حکم قبول
کرنے سے پھر پہنا اُنھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنے باپکی تلوار کو اور
سوار ہوے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانونکو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے
زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوے اپنے گھوڑونپر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کیطرف پس قریب تر دیکھیگا تو
اصحاب رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو **واثلہ** رض بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے راہبر کو چہرہ اسکا
زرد ہو گیا اور بدل گیا تھا رنگ اُسکا اور کہا اُسنے کہ چلو تم اپنی رائے سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور تنگ گیری نہو گی
ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے **بیان** کیا ہی کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور لطف کرتے تھے راہبر کے
ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہوکر راہ بتلاتے ہوے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ
کہ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس رہو تم اپنی جگہونمین پوشیدہ ہو کر صبح ہونے تک پھر تاخت و تاراج کرو تم قوم کو **واثلہ** رض
بن الاسقع نے **بیان** کیا ہی کہ رات گذرائی ہمنے اسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالی سے کشود کار کو
اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو **عبداللہ** بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب فارغ ہوے
وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا رائے ہی تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک رائے تم سبکو
بتلاؤن کہ اسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ رائے یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو خرید و فروخت
مین اور دو بکنے اور دکھلانے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نے اُنکی رائے
کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور چڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبد اللہ بن جعفر انکے آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبد اللہ بن جعفر نے مسلمانون
کیطرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر ٹکڑے پر ایک شخص واقف کار کو سردار مقرر کیا اور کہا کہ
ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب بازار کے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پوٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو اُنکے سرون پر
یہ کہکر آگے ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی زمین پر مثل
چیونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر نکالے ہوے لوگون کو
نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم اُنکی ہلاکی کے اور وہ لوگ اُسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے اور لڑکی بادشاہ
کی دیر مین اُسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اُنکی کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اسکے اوپر زرہین جوشن اور خود پہنے ہوے
اور منتظر اُسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو اُنھون نے چادر اپنی گروانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور آواز کے
اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو ہوگی انپر اور دیکھا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا اُنکو اُس
حال نے بیچ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت
دیوے اللہ تعالی تم مین اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی رہائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہو سوائے
اسکے اور امر تو پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمھاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض میرے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اُنھون نے نیزے کو اور حملہ کیا بطرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور اُنکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اسمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
اور طلب کیا عبد اللہ بن جعفر نے اُسکو جہان مجمع عظیم تھا پس در آئے اُسمین اور مارتے تھے انکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے اور
مسلمان بھی اُنکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سُنی رومیون نے آواز تہلیل و تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا انھون نے اس امر کا
کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا انپر اور وہ اُسی کی راہ دیکھتے تھے اور اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے اور بازاریون کا یہ حال ہوا کہ
دوڑے وہ اپنے ہتھیارونکی طرف اور بجانب باز رکھتے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے اور لین اُنھون نے تلوارین
اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر شکاری کے پس طلب کیا اُنھون نے صاحب نشان مسلمانون کو
اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سوائے اس نشان کے جو عبد اللہ بن جعفر رضی کے پاس تھا پس گھیر لیا اُنھون نے نشان کو
ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اُنھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے پس نہ تھے
مسلمان انمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبد اللہ بن جعفر رضی کے ایک
دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے
ابو ہبیرہؓ بن ابراہیم بن عبد العزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی
حبشہ مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پس کہا تھا مین نے کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہوا
مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہان
پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور پھیر جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام کے اور
حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل رضی عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام مین اور حاضر
ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیس کے اور حاضر ہوا تھا مین سریہ عبداللہ بن جعفر مین
اور تھا مین اُنکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھلا دیا مجکو دیر ابی القدس کے واقعہ نے اُن لڑائیون کو جنمین سامنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے رومیون کو جس وقت حملہ کیا ہمنے اُنکی جماعت
کثیر پر اور کہا ہمنے کہ اُنکے سوائے اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گاڈسی کے ہے کہ دفعۃً نکلی ایک بڑی جماعت
اُنکی گاڈسی سے پس دیکھا ہمنے اُنکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوے تھے کہ نہین دکھائی دیتی تھی اُنکے جسم سے
کوئی چیز سوائے پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین اُنکی اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت حملہ کرنے کے یہانتک
کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو چھپ گئے اُنکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار پھر بند ہوجاتی تھین آوازین
پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین پس خوش ہوا مین اسکے
دیکھنے سے اور عبداللہ بن جعفر نشان لیے ہوے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا گیا دوسرا شخص جہاد
اور کوشش کرنیوالا مانند اُنکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی تھی مدت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی اُسکی اور بلند ہوتی تھی
گرد اسکی اور شعلہ زن تھی آگ اُسکی اور تھے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ لوگ اُنکے اور اُنکے ساتھیون
کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبداللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے دائین جانب کو مین بھی حملہ کرتا تھا دائین جانب
کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف اور برابر ہم لوگ لڑتے رہے تھے یہانتک کہ
تھک گئے بازو اور سُن ہوگئے شانے ہمارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اُنپر صبر کرنا اور ہے لیا اُن کو
عاجزی اور زاری نے اور پیٹھ پھیری دشمن نے اور رخنہ دار ہوگئی تلوار عبداللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے
گھوڑا اُنکا اُنکے نیچے سے پس پناہ لی اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تا کہ یکجا ہووین لوگ اُنکے پاس پس دیکھا
مسلمانون نے نشانکو اور قصد کیا اسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب قتل مشرکین کے پس تنگی کی عبداللہ بن جعفر کی زمانے
اُنپر بسبب اس معاملے کے اور نہین رنج تھا اُنکو اپنی ذات کیواسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجا کی اُنھون نے اپنے
کام مین اللہ کیطرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اُٹھایا اپنے دونون ہاتھونکو آسمان کیطرف اور کہا اُنھون نے اپنی دعا مین یہ کلمات
یا من خلق خلقہ فاحسن خلقھم و ابلی بعضھم ببعض وجعل ذلک فتنۃ لھم اسالک بجاہ محمد عبدک الا عجلت لنا من امرنا فرجا
ومخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے اُنکی معیت مین اُنکے نشان کے

نچے پس اللہ کے واسطے تھی نیکوکاری ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی اُنکے سامنے عمرو بن ساعدہ نے **بیان** کیا ہو کہ دیکھا مین نے ابو ذر غفاری
رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوارین مارتے تھے رومیو نپر اور آملتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت
اپنا نام لیتے اور کہتے کہ مین ابو ذر ہون اور اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل اُنکے کام کے یہانتک کہ آگئے اور آپہونچے مل
اور لے پیچھے دشمنون تک اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ اُنکی قبرون کی ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو عبد اللہ بن انیس
سے کہا عبد اللہ بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور انکی اولاد سے عبد اللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابو بکر صدیق رض
نے دیکھا عبد اللہ نے اپنی مان اسما بنت عمیس کو غمگین برا جانا انکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابو بکر صدیق رض بجاے جعفر رضی اللہ عنہما
والد عبد اللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبد اللہ کو پس اجازت لی عبد اللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے
ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ اے ابن انیس رض خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا مین نے کہا
کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبد اللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے اور روانہ
ہوے ہم با رادۂ ملک شام کے اور ہمارے ہمیشہ سوار ہین اور قوم ازد تھے یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس کہا عبد اللہ نے
کہ اے ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر انکی بمقام موتہ ہی انھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون مین کہ
دیکھون اس جگہ کو پس چلے ہم یہانتک کہ آگئے ہم اُنکے باپ کی قبر اور اس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر انکی پتھر تھے
جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبد اللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گرے قبر پر اور رو دیے پھر
دعا کے رحمت مانگی اُنکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہم نے دیکھا
مین نے عبد اللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ انکا مثل رنگ زعفران کے ہو گیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اسکا
پس کہا انھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے اور ان کے
دو پر تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی انھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ اے بیٹے لڑو تم ساتھ اس
تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا
مین لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہانتک کہ رخنہ دار ہو گئی وہ تلوار میرے ہاتھ مین عبد اللہ بن انیس نے کہا کہ روانہ ہوے ہم
یہانتک کہ پہونچے ابو عبیدہ رض بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا انھون نے عبد اللہ کو اپنے اس سریہ کا سردار مقرر
کر کے بجانب دیر ابی القدس کے پس جب لکھا مین نے یہ واقعہ اُنکا اور رومیون کے بیچ مین کہا مین نے اپنے دل مین کہ قریب ہے
کہ سختی مین پڑین عبد اللہ بن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا انھون نے
کہ خوشخبری ہو اے بیٹے انیس رض کے یا نہین پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانونکو بجانب مدد ہی عبد اللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے
سب حال لڑائی کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ و انا الیہ راجعون مقام رنج او افسوس کا ہی اگر ہلاک ہوے عبد اللہ بن جعفر

[illegible]

اور ساتھی اُنکے تیرے نشان کے نیچے اے ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہے تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن الولیدؓ کے اور کہا مین درخواست کرتا ہون تمسے بواسطۂ خدا کے کہ جانو تم عبد اللہ مین کہ نہین لائق اور با سامان ہو انجام اس کام کیواسطے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہے خدا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ مین نے شرم کی تھی تمسے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی اگر سردار مقرر کرین مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکے کو تو اطاعت کرونگا مین اُسکی پس کیونکر مخالفت کر سکتا ہون تمسے حالانکہ تم مقدم ہوا ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم بسبب پہنچ ایمان لانے کے اور ملگئے ہو یقین مین اور جلدی کی ہے تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی کرنے والون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کر سکتا ہون مین تمسے اور کسطرح پہنچ سکتا ہون تمھارے مرتبے کو قسم ہے خدا کی شمشیر زنی کی ہے مین نے مسلمانونکے سامنے مدت تک اور اب گواہ کرتا ہون مین تم کو اسبات پر کہ وقف کیا ہے مین نے اپنی ذات کو اللہ تعالی کی راہ مین اور قریب ہے تر ظاہر کرونگا مین حال اپنی جان بازی کا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا اُنھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے پس قسم ہے خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولیدؓ کی مسلمانونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم اور جا ملو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کیطرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو ہر وز لڑائی یمامہ کے انکو ملی تھی اور رکھ لیا خود کو سر پر اور حمائل کر لیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھے گھوڑے کی زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ اور نقش چوب کے تھے اور پکار کر کہا لشکر زحف کو چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلدی چلے وہ مثل چڑیون تیز چنگل زمین پر اُترنے والیون کے اور دوڑے بجانب دشمن خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین جنبش دی اور رکھ لیا اسکو اپنی رکاب مین اور کھچا ہو گیا گرد انکے اکثر لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانون سے اور سلام کیا خالد بن الولید نے مسلمانونپر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے راوی رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اُسدن ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی چلنے مین اور اللہ غالب و بزرگ نے لپیٹ دیا تھا ہمارے واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹیڑیون کے پھیلے ہوے تھے اور انکے بیچ مین آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابن انیس کسجانب مین تلاش اور طلب کرون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیس نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیونسے یہ ملین اور کھچا ہو دین وہ سب دیر راہب کے پاس یا وعدہ گاہ اُنکی بہشت ہے پس دیکھا خالد بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا اُنھون نے نشان اسلامیہ کو عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عیب ناک ہوا تھا اور نا امید ہو گئے تھے مسلمان زندگانی سے اور طمع اور اُمید کی تھی اُنھون زندگانی دائمی کی اور رومیون نے ذلیل دیکھی تھی انمیر لڑائی کی سختی اور تیر وقنا

اور شمشیر زنی کو اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم مشرکین کو اور صبر کو اس گروہ خوار کی لڑائی
مین اور جان لو تم کہ بتحقیق اللہ دیکھ رہا ہے تمکو اور تجلی کی ہے تم پر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئة قلیلة غلبت فئة
کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانونکے صبر اور مضبوطی کو دشمنونکی لڑائی مین نہو سکا صبر انسے سوائے
اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم قوم قبیح اور زشت کو اور رنگین اور سیراب کرو تم انکے خون سے تلوار انکو
اور بشارت حاصل کرو ساتھ بر آنے حاجت کے اے اہل رستگاری اور فتحمندی کے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اسی
حال مین کہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین کے
اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل و شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین انکی آوازین اور
آوازین ہنہناہٹ گھوڑونکی پس جب دیکھا ہمراہیان عبداللہ بن جعفر نے یہ حال یقین ہو گیا انکو اپنی ہلاکی کا اور دیکھنے لگے
اس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا انھون نے کہ یہ لشکر گاڈے کا ہے دمیون سے
کہ انکے مار ڈالنے اور پکڑنے کو نکلا ہے پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سُنی انھون نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا
ان الفاظ سے خذل الاعدا ونصر الخایف یا حملة القران جاء کم الفرج من الرحمن ونصرتم علی عبدة الصلبان
اور بتحقیق آگئے اور پہونچے تھے دل اور کلیجے مسلمانونکے انکے حلقون تک اور کام کیا تھا شمشیر ہائے بران نے انمین اور اسیوقت
ایک سوار آگے اس لشکر کے مثل شیر ڈکارنیوالے کے دکھائی دیا اور اسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے والے چاند کے
پس پکار کر کہا اس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالی کافرون کے مین خالد بن الولید ہون
پس جب سُنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجون مین پس جا بدیا انھون نے خالد بن الولید کے ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے پس تھین آوازین انکی مثل آواز سخت رعد اور ہولے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے جو کبھی
اُنسے جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوار انکو رومیون کے سرون پر عامر بن سراقہ نے **بیان** کیا ہے کہ تھا حال کافر رومیون مین مثل
شیر کے بکریون مین پس متفرق کر دیا انکو دائین اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے اور باز رکھا
مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبداللہ بن جعفر رضی تک پس جب دیکھا
مسلمانون نے یہ جانبا گروہ آنے والے کی اپنی طرف نہین جانا انھون نے کہ یہ کیا ہے یہانتک کہ سُنی انھون نے آواز خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سُنا اسکو عبداللہ بن جعفر نے پس
کہا انھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم دشمنونکو پس بتحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبداللہ بن جعفر اور مسلمانون نے
ابن الاسقع نے **بیان** کیا ہے کہ تھے ہم لوگ بیدرد اپنی جانون سے یہانتک کہ بھیجی اللہ تعالی نے مدد پس نہین ہوئی تھی
تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو مثل
چلانے بکریون کے جانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری کی

ضرار بن الازور اور مسیب بن نخبتہ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ بتحقیق ملایا تھا اُنھون نے شانونکو اور جنبش دی تھی تلوار ونکو اور
قتل کیا تھا رومیونکو ہر طرف مین اور ملاقی ہوئے ضرارؓ بن الازور و عبداللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے اُنکی طرف اور خون اُنکی
زرہ کی آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزائے خیر دے اللہ تم تمکو
اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دلکو
پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنے والے اور ہوگئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے
پس کہا اُنھون نے کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو
بسبب تمھارے آنے کے ہماری مساعدت اور مدد دہی کو عبداللہ بن انیس نے بیان کیا ہو کہ وہ دونون اسی حال مین تھے
کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لوگ لشکر زحف کے اور کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزائے خیر دے اللہ تعالیٰ تمکو
پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنے والے رومیونکے نزدیک ٹیلے کے ہین بسبب جنکے لڑائی حاکم طرابلس کے اس
مقام مین اور بتحقیق گھیر لگیا ہو دیر وہ اسحالیکہ باز رکھا ہو لوگونکو اس لڑائی سے اور گھیر لیا ہو ہر سوار دلیر نے اسکو پس آیا ہو سکتا ہو تمسے
اے بیٹے ازور کے کہ حملہ کرو میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم انکو پس نگاہ
بڑھا کر دیکھا اُنھون نے اور تھے اسوقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوئے داہنی جانب دیر کو باز رکھنے تھے اس لڑائی کی
سے اور آگ روشن تھی اور صلیبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرارؓ نے کہ راہ بتلا دے اللہ تمکو پس کیا
خوب راہ بتلانے والے ہو تم حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملے کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایکطرف سے اور عبداللہ بن جعفر
رضی اللہ عنہما نے ایک جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایکطرف سے اور تبعیت کی اُنلوگون نے اور ڈانٹا رومیونکو اور بچایا مشرکین نے
اپنی جانونکو اور سب سے زیادہ سخت لڑنے والا انکا بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر نر تھا اور وہ
دہکتا تھا مثل دہکنے شیر کے اور قصد کیا اُسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اُنپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول اور
اُسکے قرار پکڑنے سے زین پر اور اسکی شدت حملہ اور حسبت اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہوگئے ضرار بن الازور اس سے
اور وہ انکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے طمع اور اُمید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ
ہوگیا وہ ضرار سے مقابلے مین پس کشادہ ہوگئے ضرار اُسکے سامنے اور ارادہ کیا اُسنے اور اُسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین
پس قصد کیا ضرار نے ایسی جگہ کیطرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑنے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھسل کر گر پڑے ہوئے ضرار اور مائل
ہوئے اسکو بیچ مین ایک میدان کی اندھیری رات مین پس اندھا ہوگیا گھوڑا ضرار کا اور جھک کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے
سے غصے مین اگر ارادہ لینے گھوڑے کا کیا اگر کوئی سنبھل اور ابھر کر اسے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار انکے ہاتھ
مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے انکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا اُنکے مقابلے مین مثل بھیڑیے لوگ تکے پس بانپر بطریق
ہر دوڑا اور آگے آکر چاہا کہ وار کرے اُنپر عمود آہنی سے پس جب مقابل اُنکے آیا اور وار کیا اُنپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اسکے وار کو پھر جھپٹے اُسکی طرف

سنہ ۱۳ ہجری

مثل چھپتے شیر کے پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اُسکے نیچے اور کھڑا ہو گیا وہ دونوں پانوں کے بل اور اوندھا ہو گیا زمین کیطرف پس
پہونچا وار عمود کا گھوڑے کی گردن میں اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا نہو سکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین میں
پس جلدی کی ضرار نے اسکی طرف قبل پہونچنے اُسکے غلاموں کے اور ماری تلوار اسکی رگ گردن پر پس آواز نرم دی تلوار نے اور کچھ کارگر نہوئی
پس اُٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہو گیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور قابض ہو گئے اسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک دیا
اُٹھا کر اُسکو ضرار نے اور کر لیا اُسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرار رضہ کے پاس ایک چھری یمن کی بنی ہوئی اور اُسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہیں کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے میں پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر اور جلدی روانہ
کر دیا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے اور پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور سونے
اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی اُنھوں نے اور حملہ کیا رومیوں پر پس متفرق کر دیا انکو اُنمیں
اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہو گئے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دیر کے اور جو کچھ
اُسمیں تھا اور گھیر لیا اُسکو مسلمانوں نے پس نہیں لی اُنھوں نے اُسمیں سے کوئی چیز اسوقت تک کہ پھرے خالد بن الولید رومیوں
کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا انکا ایک بڑی نہر تک جو لنگے اور طرابلس کے بیچ میں تھی اور
رومی جانتے تھے اسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیوں کیطرف پس پایا
انکو اس حال میں کہ مالک ہو گئے تھے وہ دیر کے اور دیکھا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے بازار میں تھی واقدی نے
بیان کیا ہے کہ جمع کیا ہمنے اس سب مال کو پالانوں میں اور کھائیں ہمنے اچھی چیزیں کھانیکی اور نکالا مسلمانوں نے ان اشیاء کو
جو دیر میں تھیں اقسام ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسمیں سے حاکم کی لڑکی معہ اُسکے ساتھ چالیس لڑکیاں
تھیں معہ زیور اور کپڑا اُٹھا اور بار کیا اور سوار کیا سب کو گدھوں اور خچروں پر اور پھر کر روانہ ہوئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے غنیمت اور بہت مال کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ شمار کی گئی یہ لڑائی تین شخصوں کے نام سے عبد اللہ
بن جعفر سردار اُسکے تھے اور عبد اللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک کرنے والے اُسکے تھے
اور خالد بن الولید کو اس لڑائی میں بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج دہندہ انکے جسم میں پہونچا تھا پس جب جدا نہ
ہوئے اس مقام سے آگے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اسکو پس نہ کلام کیا اُسنے پھر دو بارہ پکارا اور دھمکایا اسکو پس نکلکر
آیا وہ انکے پاس اور کہا جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہے حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تمسے مالک اس آسمان سبز کا ساتھ خون
مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہیں اس امر پر کہ لڑیں اور جہاد کریں تم سے
اور وعدہ کیا گیا ہے ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہے خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ معترض ہوں ہم تمسے
ہر آئینہ تجھے اُتار لیتا میں تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوئے خالد بن الولید رضہ
ساتھ مال غنیمت کے یہانتک کہ پہونچے دمشق میں اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا اُنھوں نے

غنائم کو بہت خوش ہوے وہ لوگ مسلمان ہمراہی انکے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکا اور سلام کیا خالد بن الولید ؓ پر
اور شکریہ انکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جدا کیا مال غنیمت سے
اور بانٹ دیا باقی غنائم مسلمانونکو اور دیا ضرار بن الازور کو بطریق کا گھوڑا مع زین کے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی
کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس راوی نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے ان کی بہن کو کہ
نکال لیے تھے انہون نے نگینے جواہر کے اس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمانونکی عورتون پر اور ایک نگینہ بڑی
بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہو کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ ؓ بن الجراح کے سامنے اور ان سب مین لڑکی بطریق
کی تھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرون مین اس مقدمہ مین
امیر المومنین سے اور خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر نے کہ دے دو اور حوالہ
کر دو اسکو عبداللہ بن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہو کہ مقیم رہی وہ عورت انکے نزدیک مدت تک اور سکھایا عبداللہ
بن جعفر نے اسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ بن جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان
کیا لوگون نے حال اُسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہ بن جعفر نے اسکو یزید کے پاس عامر
بن ربیعہ نے بیان کیا ہو کہ میرے حصے مین غنائم سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیونکی بنی ہوئی تھین
اور نکلا اُسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اسکو بعوض قیمت
کثیر کے اور وصول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ
اس مضمون کا خط کہ ای بیٹے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا کے نفقہ مین
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانونکا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ ؓ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس و حصول غنائم کا اور تعریف اور شکر گذاری خالد بن الولید
کی اور جو گفتگو انہون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ آپ خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے بخط وقت روانگی بجانب دیر اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانونکا جنہون نے شراب پی تھی عاصم
بن ذویب باہری نے بیان کیا ہو کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی اور فتح دمشق اور اُسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوے تھے یمن کے
جنہون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اُسکو پس برا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے
ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو تم شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہو عقل کو بڑھاتی ہو
ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہانتک کہ لعنت فرماتے تھے
اُسکے بیچنے والے اور طلب کرنے والے کو اُسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف الغسانی سے روایت کی ہے کہ

کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ملک شام مین پس لکھی اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی
اور یہ بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزاوار اسکی حد کے ہوے ہین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا
مین نے عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تھے انکے نزدیک چند اصحاب جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور
طلحہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہمدیگر باتین کر رہے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا
اُنھون نے خط کو سوچنے لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّے لگائے شراب پینے والے کو اور پوچھا حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمھاری رائے اس معاملے مین کیا ہی پس کہا حضرت علی نے ان السکران اذا سکر ھذا واذا ھذا افتری واذا افتری
فعلیہ ثمانون جلدۃ فاجلد فیہ ثمانین جلدۃ پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان
الفاظ سے اما بعد فقد ورد کتابک فمن شرب الخمر فاجلدہ ثمانین جلدۃ ولعمری ما اصلح لھم الا الشدۃ والفقر ولقد کان
حقیقا ان یحسنوا فیما تم دیرا فیہ و اقام حدا بعد والی منو بہ تشکرہ فمن عاد فاقم فیہ الحد **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب پہونچا خط
عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا پکار کر سُنا دی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہوے حد اللہ کی پس وہ قبول
کرے اور دیوے اس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالی کے حضور مین پس ایسا ہی کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اُس نے
اجراے حد اپنے اوپر قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا بقصد رومیون کے
اور شاید کہ اللہ تعالی فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تم کو ہم تمھارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے
ابو عبیدہ بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس مین تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جسوقت ہم حلب کو
فتح کر لیوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبرگیری اسباب اور
تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کامون سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
ساتھ کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی انکے جانب شام کے بنایا تھا اور روانہ ہون
آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید مقدمۂ لشکر مین اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرۃ
الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن عامر السلمی کو
اور چھوڑا اُنکے ہمراہ پانچ سو مسلمانون کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح پیچھے مسلمانون کے اور ہمراہ انکے عرب یمن اور مصر تھے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ابو عبیدہؓ ابن الجراح براہ **بقاع** اور لبوہ کے پس جب پہونچے وہانتک بھیجا اُنھون نے
خالد بن الولید کو جانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر اور جا پڑو قوم پر اور تاخت تاراج کرو ارض
حمص اور قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالی آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اسکی پھر رخصت کیا انکو اور روانہ
ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے اور جسوقت
پایا ایک بطریق جو سیہ سے تھا انکے ساتھ ہدایا و تحفے تھے لیکر صلح کیا اُسنے مسلمانون سے ایکسال کامل بایں طور کہا اُسنے کہ اگر فتح

کرلیا تمنے حمص اور بعلبک کو بس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمہارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کر لیا اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے چار ہزار درم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہو گئی صلح روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطلب بعلبک کے پس وہ چلکر نہین دور گئے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائے جاتا تھا زمین کو اپنی تیز روی سے پس ٹھہر گئے ابو عبیدہ رض بن الجراح یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنہون نے کہ اے اُسامہ تم کہان سے آتے ہو پس بٹھلایا اُسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون اور دیا اُسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُنکو پس توڑی ابو عبیدہ بن الجراح نے مہر اُسکی کو اور پڑھا اُسکو اور اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ امین الامۃ سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو و صلی علی نبیہ اما بعد فالامر بقضاء اللہ وقدرہ ومن کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ و ذلک ان جبلۃ بن الایہم الغسانی کان قدم علینا فی بنی عمہ وسراۃ قومہ فانزلتہم واحسنت الیہم واسلموا علی یدی وفرحت بذلک اذ اشد اللہ عضد الاسلام بہم ولم اعلم ما فی کمین الغیب وانا سرنا الی مکۃ حرسہا اللہ نطلب الحج فطاف جبلۃ بن الایہم بالبیت سبعا فوطئ ازارہ رجل من بنی فزارۃ فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک کشفتنی فی حرم اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ ما تعمدت ذلک فلطم الفزاری لطمۃ ہشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی مستعدیا علی جبلۃ فامرت باحضارہ وقلت ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام فکسرت ثنایاہ الاربع وہشمت انفہ فقال انہ وطئ ازاری فحلہ واللہ لولا حرمۃ البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک واما ان اخذ منک القصاص لہ فقال اتقتص منی وانا ملک وھو سوقی قلت شملک وایاہ الاسلام ما تفضلہ الا بالاسلام فقال یا عمر اترکنی الی غد فتقتص منی فقلت للفزاری اترکہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل رکب فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب الطاغیۃ وارجو ان یظفرک اللہ بہ فانزل علی حمص ولا تبعد عنہا فان صالحک اہلہا فصالحہم وان ابوا فقاتلہم وابعث عیونک الی انطاکیۃ وکن علی حذر من المتنصرۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو آہستہ اور زور سے پڑھا اُسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر مسلمان ورجوع کیا بطلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی لشکر لیکر وہان پہونچگئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سنہ چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا بطریق ہرقل کیطرف سے اور نام اُسکا لقیطا ابن گرگس تھا اور بروز پہونچنے خالد بن الولید وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید اور مسلمانونکا وہان پہونچگیا ہے جمع ہوے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا اُنکے بطریق نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا اور بادشاہ

ان اہل عرب کی خبر نہین ہی اور وہ لوگ ہمارے اوپر آگئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے
یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھکر لشکر اور سردار بھیجنے کی درخواست کروگے
پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہی جو باعث قوت وقت محصور ہونیکے
ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری رائے اس معاملے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب
کرین تمسے اور کہو تم کہ ہم تمھارے تابع ہین اور تمھارے سامنے قابو مین ہونگے اگر فتح کرلوگے تم حلب و قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ
لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جائینگے کسی کو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُسکے
لشکر والون یا اُسکے حاجیون سے اور یکجا ہو جائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اُسکے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم
نے اُسکی رائے کو اور کہا اُس سے کہ اپنی اچھی تدبیر اور رائے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بند و بست کردے پس بھیجا بطریق نے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جالمیقا کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانون کے بیچ مین پس
وہ نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانون کے بجانب
حلب اور قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول و منظور کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص
سے بارہ ہزار دینار اور دوسو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سنہ ۱۵ ہجری ہین تھی
راوی نے بیان کیا ہی کہ مضبوط ہو گئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا مسلمانون سے
جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جو اثر دی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سلیس اور نبہان اور طی اور
خولان سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہو تم حلب سے
اور تاخت و تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم لیکن پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمھارے پاس اور دیکھو تم اور
دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار انکی قوم سے ہی یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور لیا
نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیزر کے اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا پھر
بلایا اُنھون نے مصعب بن محارب الیشکری کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچسو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت و تاراج کرین بلاد عواصم کو اور روانہ ہوے
خالد بن الولید بجانب کفر طاب کے اور پھر وہان سے بطرف معرات کے دیر معان تک اور مقرر کیا اُنھون نے اپنی فوج کو اسطرح پر
کہ لوٹتے تھے وہ داہنے بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب یکجا ہو گئے اُنکے ہاتھ غنائم اور قیدیون سے پھرے
خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو اُنکے ساتھ بہت خوش ہوے
اور ابو عبیدہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا اُنھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور وہ
سے کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

کہ یہ سوار مصعب بن محارب الیشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار پر انکی قوم اہل یمن سے اور اُنھون
نے تاخت تاراج کیا زمین عواصم کو اور آگئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اُنکے ساتھ ایک
بڑا گلہ گاے اور بکریون اور بہاذین کا جنپر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اُنکے پیچھے چلاہت اور شدت رونے کی آواز تھی پس متوجہ
ہوے ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور و غل کیطرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے بالون
اور لُٹ جانے گھر والون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے جو کبھی اُنسے جُدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اُنسے کہ کیون
روتے ہو تم اور کسوجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین
ہوجاتے ہو اپنی جانون اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا ان لوگون نے کہ ہم قوم دور رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچتے
تھے اور نہین جانتے تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچ جاؤگے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا اُنھون نے
ہمارے مالون کو اور باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھے یہ گبر قریب
چارسو کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ اگر احسان کرین ہم تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا
تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اُنھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب شرائط
پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روساے مسلمین کے پاس اور کہا اُنسے کہ میری راے یہ ہی کہ امن دون اس
قوم کو قتل سے اور پھیر دون انکو اُنکے لڑکے بالونکو پس ہوجاوینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور دینگے تم خراج اور
جزیہ انکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون نے
کہ اے سردار حکم اور راے وہی ٹھیک ہی جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہو مسلمانونکے واسطے پس کرو تم جو
تم نے تجویز کیا ہی پس مقرر کیا اُنھون نے ہر شخص کے ذمے اُنمین سے چار دینار اور ایک وسق جیسے لکھا تھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اُنکے اہل عیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا انکو اور ساکن کر دیا انکو انکی زمینون مین اور لکھ لیے
نام اُنکے اور حکم کیا انکو واپس جانے کا پس پھرگئے وہ اپنے وطنونکو اور جب قرار پکڑا اُنھون نے اپنی جگہون مین آگاہ کیا اُن لوگون نے
اپنے قرب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور انکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اُنسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب ہمکو مار ڈالینگے
اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بناوینگے پس رحم کیا اُنھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو پس جب سُنا قرب اور جوار کے
رہنے والون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار ادائے جزیہ کے پس قبول کیا ابو عبیدہ رض بن الجراح
نے انکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اُنکے قلعون اور گانوئے کے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ ابو عبیدہ رض بن الجراح امان دیتے
ہین اُس شخص کو جو اُنکے پاس جاتا ہی پس بہتر اور پسندیدہ جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے امان کو ابو عبیدہ رض
بن الجراح سے اور متفق الراے ہوے وہ لوگ اس بارے مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے
بطریق مالک کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بڑا البطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا وہ سخت

لڑائی کا اور جوانمرد اور وہان کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اُسکا نام لوقا تھا اور حاکم حلب ہے ملک اور سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بلاکر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمھاری کیا راے
ہی پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم انمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ کیا تھا
ہرقل نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے اُن دونون سے دس ہزار سوار تھے
مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے شدت
سے غضبناک ہوا اُنپر اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس بلایا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر عباد المسیح کیا راے
دیتے ہو تم اس بارے مین کہ کیا کرون ان اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہو اور وہ آگے ہین ہماری طرف سو پس فتح
کرینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہو اُنھون نے تمام شہرونکو پس جواب مین کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار ہمنے سُنا ہو کہ وہ لوگ
اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور بتحقیق فتح کیا ہو اُنھون نے اکثر بلاد شام کی پس جو شخص لڑا اُنسے قتل کیا اُنھون نے اسکو اور لونڈی اور
غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اُنکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر مین اور ہوگیا وہ بے ڈر
اُنکے دبدبے سے اور راے ہمارے نزدیک یہ ہو کہ مصالحہ کرلیوین ہم اُنسے اور ہو جاوین بے ڈر اپنی جانون پر بطریق نے کہا کہ کلام نیک
کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہی اُنسے اور ہم منعقد کرینگے اُنسے صلح کو ایکسال کامل
کیواسطے یہانتک کہ پورا کرینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیرینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ مطمئن اور بے خوف
ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کہ جو تو نے تجویز کیا ہی اور متفق ہوئی راے اہل قنسرین اور راے بطریق
کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص کو اپنے ہمراہیون سے جسکا نام اصطخر تھا
اور وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران
اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کرلیوین ہمسے ایکسال کامل کیواسطے یہانتک کہ مٹا دینگے اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے
اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا باندھ رکھنے
والا ہی اور اُسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہو اور کسی چیز کی کمی نہین ہو اور تم اگر چالیس برس ہمکو گھیرے اور یہان مقیم رہوگے
تب بھی ہمپر قادر نہو سکوگے اسواسطے کہ بادشاہ سے کمک طلب کی ہو رومیہ کی تمھارے مقابلے مین خلیج سے لیکر رومتہ
الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تم سے ایکسال کیواسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرونکو کہ کسکی ملکیت اور قبضے مین آتے
ہین اور چاہتے ہین ہم کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمھارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین
اہل عرب تاخت اور تاراج کرنے کا اور دیکھین اُس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی
مین تمسے مصالحہ کرتے ہین کیونکہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی تمپر ہو پھر تیاری اور عمدہ خلعت دی
اُسنے صطخر کو اور دیا اُسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا حمص مین اور پایا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کے پس ٹھہر گیا اصطخر اور دیکھتا تھا وہ مسلمانونکے
فعل کو پس جب فارغ ہوئے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اُسکے ساتھیو نکے اور معلوم کیا اُنھون نے کہ وہ ایلچی ہی پس
نزدیک گئے اُسکے عبداللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون اور میرے پاس ایک خط ہی پس سامنے ابو عبیدہؓ
بن الجراح کے لائے اُسکو اور تھے داہنی جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید اور بائین جانب عبدالرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان اُنکے سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے سجدہ کرنے کا پس باز رکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُسکو سجدہ
کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خدائے غالب اور بزرگ کے ہین ہم مین بُرے بھی ہوتے ہین اور اچھے بھی ہوتے ہین پس جو بُرے
ہین اُنکے واسطے دوزخ ہی جسمین آواز سخت ہی مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہین وہ بہشتی ہین پس پکار کر پوچھا اُس سے خالدؓ
بن الولید نے کہ ای شخص کیا تیرا حال ہی اور تو کون ہی اور کسکا بھیجا ہی اُسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو خالد بن الولید نے کہا نہ بلکہ مین ایک
شخص ہون قوم سے اور یہ یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہین اصطخر نے کہا مین ایلچی بھیجا ہوا حاکم قنسرین اور خاصر کا ہون
بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اُسنے خط اور دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا اُنھون نے خط اور پڑھ سنایا مسلمانونکو
پس جب خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اُنکے شہر اور کثرت آدمیون اور نادگی اور دھمکانا اُنکا ساتھ لشکرون ہرقل کے سُنا
حرکت دی اپنے سر کو اور کہا کہ ای سردار قسم ہی حق اُسکے کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد دینی کے اور گردانا ہمکو امت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بتحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہی جسنے نہین ارادہ کیا ہی اس خط سے مصالحے کا اور نہین چاہتا ہی وہ مگر مکر کرنا ہمارے
ساتھ پس نہ قبول کرو تم اُنکی درخواست کو اور چلو یہانتک کہ اُترو اُسکے پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم ہی حق بیعت
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئینہ گردانینگے ہم اُسکو اور اُسکے شہر والون کو غنیمت
واسطے مسلمانون کے اور ڈراوینگے ہم بسبب اُنکے اور وُنکو جو گرد نواح مین اُنکے اہل حصنون اور قلعون اور دیرون سے ہین ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو ای ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہین
دی ہی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہی حالانکہ اُنھون نے ہمکو طلب کیا ہی بجانب صلح کے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار نہ مصالحہ کرو تم اُن سے مگر ہمیشہ کے واسطے پس اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ
دو اُنکو اُنکے حال پر اور ہم اُنکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے منتظر اور کافی ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ اصطخر سنتا تھا گفتگو
خالد بن الولید کی اور اُنکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام مین چالاکی اور شدت اور شجاعت اُنکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے
اور کہا کہ ای سردار کیا نام ہی تمھارا اور کس بیتے اور نشان سے تم مشہور رہو اہل عرب کے بیچ مین کہ بتحقیق ہمنے سُنا ہی کہ تمھارے
ساتھ ایسے لوگ ہین کہ بعض اُنکے افضل ہین بعض سے شدت اور شجاعت مین پس کہا اُنھون نے کہ مین خالد بن الولید
المخزومی ہون مین دلیر جنگجو ہون مین تلوار مٹانے والی اور ہلاک کرنے والی ہون اصطخر نے کہا بتحقیق معلوم کیا مین نے کہ تم اہل شجاعت
سے ہو اور قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے پہچان لیا تھا اُنکو جس وقت دیکھا تھا اور سُنا تھا کلام تمھارا اور اسیطرح سے

تمھارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمھاری ہمکو نہین پہونچی ہی بلکہ عادات نیک اور راستی قول
اور نرمی طبیعت تم لوگونکی اور جوانمردی اور مردمی تمھارے گروہ کی بھی اس شخص کی نسبت جو تمھارے پاس آتا ہو ہمنے سُنا ہی اور
اُمت نبی رحیم کی ہو اور اُمت ہاے مرحومہ سے ہو اور مین معاملہ کو خلاف ان سب باتونکے دیکھتا ہون اسواسطے کہ ہم تمسے
مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تم سے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایسی
قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمھارے مضمون
خط سے درباب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا اور ہوگے
تم پہلے اُن لوگون کے جو ہم سے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبردارون کے پس اگر تو چاہتا ہی کہ ہم
تیرے ساتھ صلح کرین تو اس اقرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آیا ہم مین کوئی لشکر اسی
سال مین ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہو کر
نہ لڑیگا اُس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے صطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی
ایک دست آویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار لکھدو تم اسکے واسطے ایک دست آویز
مصالحہ ایک سالکی جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ ۱۴ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اُنھون نے جب فارغ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح
دست آویز کے لکھنے سے صطخر نے اُنسے کہا ای سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہی اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہی اور
اُسکے شہر کی بھی حد ہی اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کردو ہمارے واسطے اُسجگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیونکے بیچ مین ہی کوئی
علامت کہ تمھارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہ رضی بن الجراح اس امر پر اور کہا اُس سے کہ تونے
بات اچھی کہی ہی اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بنا دیگا تمھارے واسطے پس کہا صطخر نے کہ تم کسی کو اپنے
ساتھیون سے نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمھارے ساتھی اُسکو نہ
تجاوز کرین اُس سے ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دست آویز صلح کی اسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے
مسلمانونسے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُس سے بلکہ تاخت تاراج
کرے زمین حلب اور اُسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچادے خبر اُسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا صطخر
بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کردیا اُسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی
پس خوش ہوا اور بنایا اُسنے ایک ستون اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہی اپنے ملک مین **واقدی**
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بعد اُسکے گروہ مسلمانونکے تاخت تاراج کرتے تھے انتہاے بلاد حلب اور عمق اور انطاکیہ تک
اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور خاصر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے **عمر** رضی بن عبد العزیز نے بسلسلہ راویونکے **بیان**
کیا ہی کہ صلح مسلمانونکے ساتھ اہل قنسرین اور خاصر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایک سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے

حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر رفاعہ سے **بیان** کیا ہو کہ اسیطرح سُنا مین نے معاذ بن جبل کو بیان کرتے ہوے مگر وہ چار سو وسق غلہ ذکر کرتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے ملتمس بن عامر سے روایت کی ہو کہا ملتمس نے کہ تھے ہم بعض تاخت مین کہ دفعۃً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوے ہم اُس سے اور ہم لوگ اُسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور اُنکو کاوے پر پھیرنا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابوالجندل بن سہل بن عامر وہ انکا کہ چلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان مین کھیلین اور ابوجندل کے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا انکا مع نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اُنسے قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہو گئی نیزے سے آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض اُنمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اس سے بیان کیا پس دی اُسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیونکو اور سپرد کیا اُسکے ایکسو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور اُنکی کمرونمین پٹکے تھے اور حکم کیا مطخر کو جاوے اُنکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہو پس لیا مطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار کے یہانتک کہ آیا ابوعبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کے درانحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور اوندھا کر دیا اُسکو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا اُنکا اور پوچھا تم کون ہو مطخر نے کہا کہ مین ایلچی ہون بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمہارے پاس اور تحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہو ہمارے توڑ دینے کا تمہاری صلح کو اور کسنے توڑا ہو اُسکو اُنھون نے کہا کہ اُس شخص نے توڑا ہو جسنے اندھا کر دیا ہو آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہا قسم ہو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہو اور قریب تر تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو کہ اے گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہو آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابوجندل بن سہل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہو بغیر قصد اور ارادے کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہو کافرون نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمہارے بادشاہ کی اور اس کلام سے انکا قصد یہ تھا کہ وفاے ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین موجود ہون کرو تم میرے ساتھ اسیطرح جیسا تمہاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہو اُنھون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی ہماری یہین ہو کہ تمہارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہین ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے بادشاہ کی بڑی باز رکھنے والی ہو **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ برہم اور خشمناک ہوے مسلمان جس وقت کافرون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ اُنکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو اس امر سے پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ اپنے امام کے عوض مین جان فدا کرنے اور آنکھین دینے پر موجود ہین پس جب مطخر نے مسلمانونکا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے ہم انکی آنکھ کو اور نہ تمہاری آنکھین مگر بناوینگے ہم تصویر تمہارے سردار کی ایک ستون پر اور دیبا اُسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانون نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہین کیا ہو اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو پس

ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑدو تم اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہو وین یہ لوگ ساتھ میری تصویر کے
تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی آئین نکرونگا اور نہ کینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی ہمنے اسواسطے کہ یہ قوم
احمق اور بے عقل ہین پھر منظور کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر
مثل صورت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آگے آیا ایک شخص انہین کا بحالت
خشمناکی کے اور پھوڑدی آنکھ اُسنے تصویر کی اپنے نیزے سے پس وہ پس گیا مع اطراف بجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اسکو اس
حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سبب زوال کے اُنکے پورے ہوتے ہین پس ابوعبیدہ بن الجراح تاخت و تاراج
کرنے تھے دائین بائین حمص کے با انتظار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھون نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی فتح کو پیش پایا جاتا اُنکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا اُنکی نسبت اور
جانا کہ اُنکے دل مین نامردی سماگئی ہے اور میل کیا ہے اُنھون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا اُنکو اس عبارت اور مضمون سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدة بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو وصلی علی نبیہ امرک بتقوی اللہ
احذرک معاصیہ وانہاک ان تکون ممن قال اللہ فیہم فی کتابہ قل ان کان اباؤکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الایۃ وصلی اللہ
علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اور سنا مسلمانون نے تو جانا اُنھون نے اس امر کو
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین انکو جہاد پر اور نادم ہوے ابوعبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا
کوئی مسلمان مگر یہ کہ رو دیا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے
باز رکھا ہے تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالی سے فتح کرے
اسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی ہے مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے
بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارب الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمر کے اور
سردار کیا عیاض بن غنم الاشعری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اُسکے مقرر کیا خالد بن الولید کو روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح
بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہانکے لوگون سے اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح بطرف حماة کے پس آئے وہان کے لوگ
اور بھی اُنکے ساتھ انجیل جسکو اُٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قسیس آگے قوم کے تھے اور وہ آئے تھے واسطے مصالحہ
کے پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اُنکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہوجا وین
ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے
اُنسے اور لکھدی اُنکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھون نے اُنسے کہ شخص کو اُنکے پاس چھوڑ دین اور
روانہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر پر استقبال کیا انکا وہانکے لوگون نے اور اُنسے بھی مصالحہ کیا اور
پوچھا اُنسے کیا آپکو معلوم ہے تمکو خبر ہرقل کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اسکی نہین سنی ہے سوائے اسکے کہ حاکم قنسرین نے

ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہی اور اُسکو بلایا ہی واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہی ہرقل نے اُسکے واسطے جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسانی اور عرب متنصرہ کے اور اُسکے ساتھ عمود یہ ہے بجمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم اُنسے ہوشیار ہو جاؤ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس توقف کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شیرز مین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا ارادہ کرون پس یکجا کیا انہون نے مسلمانون کو اور کہا اُنسے کہ مین نے سُنا ہی کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہی اور سبب اسکا نہین ہی مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا کیا ہی پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تم سے نہین کہا تھا کہ کلام اُسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان نہ نفع کریگا حیلہ اور مکر اُس کا حالانکہ اللہ تعالے اُسکی راہ اور گھات مین ہی **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **بیان** کیا ہی کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے نفس سے مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہو وین وہ اُنکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا مدت صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا بانتظار توڑنے عہد کے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ غلام اہل عرب کے لاتے تھے جڑین زیتون اور انار وغیرہ اُن درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس یہ گذرا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا اُنہون نے غلامون کو اور کہا کہ بُرا کرے اللہ تمہارا یہ کیا فساد کی بات ہی اُنہون نے کہا کہ اے سردار لکڑیان ہم سے دور ہین اور یہ درخت ہمسے نزدیک ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی میری طرف سے ہر آزاد و غلام کو کاٹنے ایسے درخت کے سے جسمین فائدہ اور پھل ہی اور مین ہر آئینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر جب سُنا غلامون نے یہ کلام ڈرے وہ بادشاہ اور عذاب سے اور لاتے تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے **بیان** کیا ہی کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام شریف کہ نام اُسکا **مہجع** تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل کا مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین بواسطے تاخت تاراج کے جدا جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا ڈھلواسی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ اور ایک جماعت شیرز سے جہان ابو عبیدہ بن الجراح مقیم تھے بتلاش لکڑیون کے پس دیر کی اُسنے اپنی خبر پہونچانے مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سوار ہوے سعید مالک اسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اسکو ڈھونڈھ رہے تھے کہ دفعۃً دکھلائی دیا انکو ایک شخص پس گئے وہ اُس شخص کے پاس اور تھا وہ غلام انکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اُسکے مُنھ پر سعید بن عامر نے **بیان** کیا ہی کہ کہا اور پوچھا مین نے اُس سے کہ اے مہجع تیرے پیچھے کیا حال ور کیا چیز ہی اُسنے کہا نیستی اور بلا کی ہی اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا مُنھ کے بھل پس اُترا مین اور گیا مین اُسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اُسکے مُنھ پر پس تسکین ہوئی اُسکو اور کہا اُسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگے قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمہارے ساتھ مثل اُسکے کہ میرے ساتھ اُنہون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اُسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک جماعت غلامون کی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی اور دور نکل گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃً ملا ہمکو ایک گروہ ایک ہزار سوار کا اور

وہ سب اہل عرب تھے اور اُنکی گردن مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزونکو درمیان رکابونکے پس جب دیکھا
اُنھون نے ہمکو دوڑے ہماری طرف گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ لڑو تم اُنکو
اُنھون نے کہا افسوس ہی تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہو ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون قید
ہو جاوین کہ یہ آسان تر ہی قتل سے پس کہا مین قسم ہی خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا میرے
ساتھیون نے میری کوشش کو کیا اُنھون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اُنھون نے ہم مین سے
دس کو اور مین شکستہ ہو گیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا منھ کے بل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اُٹھکر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو پس
غمگین کیا مجکو اُسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعةً دیکھا مین نے ایک گروہ اپنے پیچھے
کہ دوڑتے تھے مثل ہوا چلنے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس گھیر لیا مجکو تیرون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ
صلیبان اور رہبان سے ہین پس پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے
اُنھین سے اور چاہا کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم
کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس پھیرا اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہی ہمارے سردار جبلہ نے
قسم ہی حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان سے پہچانا مجکو جبلہ نے جو طلب کرتا ہی پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہی ایک شخص ساکن یمن کو انصار
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر کہا اُسنے چلو تم خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ باکراہ و ناگواری چلوگے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام
میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلیبان بلند تھین پس مین اُنکے ساتھ تھا یہانتک
کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم کے خیمے تک اور وہ بیٹھا تھا سونیکی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اُسپر زبان
جواہر کی تھین اور اُسکے گلے مین ایک صلیب یاقوت کی تھی اور دیکھا مین اُسکے سامنے اٹھایا اُسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے
کہا مین سے پس کہا کس گروہ یمن سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبداللہ بن الازد
بن عوف بن نبت ابن مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم ان دونون لڑکون سے جو منسوب
اپنی ماں کیطرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ انکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ مین بھی تمھاری
قوم اور غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تو اس قبیلہ سے ہی جو منسوب کیا گیا ہی جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ بن ایہم
وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ ظلم نکرون مین آیا نہ راضی ہوے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہوے مجھسا شخص اس دین پر یہانتک
کہ لیتے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ اے جبلہ
اللہ تعالیٰ کا حق تیرے حق سے زیادہ ہی واجب ہی اور ہمارا دین نہین پایدار ہوتا ہی مگر انصاف کرنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہین
لیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی طاقت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہی
پس کہا اُسنے مجھسے کہ اے سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا آپکو حسان بن ثابت انصاری سے

مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی انت حسان
ولسانک حسام پس کہا اُسنے کتنے دن ہوے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور اُنھون نے ایک مجلس
دعوت منعقد کر کے مجکو اُسمین بلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے ہم ملک شام مین آئے
اور پچھلا وقت ہی میرا اُنکو چھوڑے پس کہا اُسنے آیا یاد کرادوگے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس حکم کیا اُسنے میرے واسطے ایک
کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اُسکو پھر کہا اُسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا
کام کرتے تھے مین نے کہا سچ بولنا پورا کرتا ہی بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ
حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور اس بطریق کو تاکہ مدد دیوین ہم قنسرین کو اسواسطے
کہ اُسنے فریب کیا ہی تمھارے ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور ڈراؤ اُنکو ہمسے
اور ہماری تلوارون سے اور کہو اُنسے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح سے آئے ہین اور نہ معترض ہووین بادشاہ کے
شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دہی دین بادشاہ کے اور قریب تر چھین لیوینگے ہم تمھارے
ہاتھون سے وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا
مین نے اپنے غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ ای ابن عمر
تم کہان تھے کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے
اُنسے اپنے حال کو جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالیٰ
نے بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کے پھر طلب کیا اُنھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے
مشورے کے اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ اس بطریق کے معاملے مین کہ ہمنے اُس سے وفای عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب
کیا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اُسکے گرنے کی اور اللہ تعالیٰ اُسکی گھات مین ہی اور قریب ہی
فریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بمنزلہ دس ہزار سوارون کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ای
ابا سلیمان واسطے ہی بہبتیہ پس لے لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا خالد
بن الولید نے کہان ہین عیاضؓ بن غانم اشعری اور عمروؓ بن سعد الیشکری کہان ہین سہیلؓ بن عامر اور رافعؓ بن عمیرة الطائی
اور سعیدؓ بن عامر الانصاری اور عمروؓ بن معدیکرب اور عبد الرحمنؓ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور
اور مسیبؓ بن نجبتہ الفزاری اور قیسؓ بن ہبیرۃ پس آکر موجود ہوے یہ لوگ اُنکے پاس پس کہا خالد بن الولید نے
اُنسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم برکت عطا فرما دے اللہ تعالیٰ تم مین اور یکجا ہو سب پس زرہین پہنین مسلمانون نے اور لیا
اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُن کو اس حال مین کہ زرہ پہنی تھی اُنھون نے

اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا انھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ یہانتک کہ دیکھیگا
تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسون ساتھی اُن کے اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری کے اور
کہا اُسنے کہ اے سعید جبلہ نے تجھسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس لیچلو تم
اُس راستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہو تاکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اسطرف لے لیوینگے ہم
اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم انکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے قوم کے در انحالیکہ کوشش کرنے تھے
ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُنسے اور پہونچے نزدیک روشنی
آگ کے اور سُنی اُنھون نے آواز قوم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانونکو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور پوشیدہ ہو کر
ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیون کے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی پڑھی خالد رضہ
بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڑی مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اُن کو اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم اور حاکم
عموریہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جانتے تھے ارض عواصم کو پس کہا مسلمانون نے خالد بن الولید سے آیا
دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہے ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھیلون اور عدد کانٹون اور درختون کے پس کہا خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کچھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہو گی ہمارے واسطے مدد اُنپر پس ہو جاؤ تم اُن مین سے اور
مل جاؤ اُن سے آئے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالیٰ جو چاہے پس اُسیوقت
مل گئے مسلمان اُنمین اور ہوگئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے **رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان**
کیا ہے کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعۃً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کیگئی تھی اُسکے آگے
صلیب اور قس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے
اور نکلا حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تاکہ آوے وہ جانب جبلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اُن دونونکو پس سامنے گئے
اُسکے خالد بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُسکے تھے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے
سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین ہین بلکہ
ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور کھولا خالد بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور مین خالد بن الولید ہون اور مارا خالد بن الولید رضہ نے اپنا ہاتھ اُسپر اور
کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے ساتھیون کی طرف اور کھینچا مسلمانون نے
تلوارون کو اُنپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے
ساتھ کلمۂ توحید کے اور سُنی جبلہ اور پھر اہیان حاکم عموریہ نے آواز مسلمانون کی ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس

جنبش مین آئے وہ دونون اس معاملے سے اور دیکھا اُنھون نے تلوارون کو برہنہ اور نیزون کو راست پس دوڑے وہ بجانب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور گھیر لیا اُنکو ہر جگہ سے پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حاکم قنسرین اُنکے ہاتھ اور قابو مین تھا کہ نہین جُدا کرتے تھے وہ اُسکو اور تحقیق مالک ہوگئے تھے اُسکی رسی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ اُنکے ہاتھ سے یا آجاوے اُنپر کوئی حادثہ قبل اسکے کہ مار ڈالین اُسکو پس ارادہ کیا اُسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسپر پس ہنسا وہ بطریق اُنکے اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اُسکی ہنسی سے پس کہا اُنھون نے کہ سختی ہو تجھپر کس چیز نے تجھکو ہنسایا ہی اُسنے کہا کہ مین اسوجہ سے ہنستا ہون کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاؤگے اور تم میرے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہو اور اگر تم مجھکو چھوڑ دوگے تو مین تمکو باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اُسکے مار ڈالنے سے پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ اے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تم گرد میرے اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرون مین تمھاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت نجات پاؤ تم اس چیز کو جس نے تمکو گھیر لیا ہی اسواسطے کہ سخت تر اُس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہی اور مارا جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہی اللہ کی راہ مین اور مین نے قسم ہی خدا کی کہ ہبہ کر دیا ہی اپنی جان کو بطرف قتل کے اور ڈالا ہی مین نے اُسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ جاری اللہ کی طرف کھلی ہی اور گویا تم پہونچ گئے ہو بجانب پروردگار کریم کے اور جا رہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہی رہنے والا اُسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہی ہم ان اُسکا پھر پڑھا اس آیت کو لا یمسھم فیھا نصب وما ھم منھا بمخرجین[1] **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جمع ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہو گئے گرد اُنکے اور گئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما داہنی جانب اُنکے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بائین طرف اُنکے اور غلام اُنکا ہمام اُنکی پشت پر اور باقی لوگ گرد اُنکے تھے پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام کے اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھ تو اُسکے بازو کو اپنے ہاتھ مین اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ آئے مسلمانون کی طرف عرب متنصرہ قوم غسان کے آگے اُنکے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اُسکی گردن مین طوق سونے کا تھا جس مین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا بھاری کپڑے دیباج کے اور اُسکے اوپر زرہ اور سر پر اُسکے خود لوہے کا اور اُسکے اوپر دوسرا خود سونے کا تھا جسکے اوپر صلیب جواہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے چمکتا تھا اور حاکم عموریہ کا ایک جانب مین اُسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اُسکے گرد قوم مذبحہ کافرون سے تھی اور گردان دونون کے لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک ہوگئے ہین حاکم قنسرین کے اور وہ اُنکے ہاتھ مین ہی کہ نہین جُدا کرتے ہین اُسکو پس ڈرا وہ اُس امر سے کہ جلدی کرینگے خالد بن الولید اُسکے مار ڈالنے مین اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہین ہین یہ عرب مگر شیطان آیا نہین دیکھتا ہی

[1] ترجمہ نہ پہونچیگی انکو وہان کچھ تکلیف اور نہ انکو وہان سے کوئی نکالنے والا ہی

تو اس عربی اور اسکے ساتھی بارہ شخصون کو اور بہ تحقیق گھیر لیا ہو انکو ہمارے گھوڑون کی باگون نے اور محاصرہ کر لیا انکا اُس کے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ نہیں کرتے ہین اس امر مین اور مالک ہو گئے ہین ہمارے ساتھی کے اور وہ اُسکے ساتھ قید ہو اور نہین چھوڑتے ہین اُسکو اپنے ہاتھون سے اور مین خوفناک ہون اس امر سے کہ مار ڈالین گے اُسکو پس جا تو اُس عربی کی طرف اور کہہ تو اُنسے کہ پھیر دوین وہ ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کرین ہم اُنپر ساتھ اُنکی جانون کے پس جب چھوڑ دین گے وہ ہمارے ساتھی کو میل کرینگے ہم اُنپر اور مار ڈالین گے اُن سب کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہو کہ تھے ہم اُنکے بیچ مین مثل گروہ کے بیچ میدان مین اور ہم کو اُنکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہم کو اللہ تعالے پر اعتماد تھا اور اسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو کیا تم لوگ صحابہؓ مشہورین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر ہلاکی اور نہے ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید اور کہا اُنھون نے کہ اے جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ اور اسلام ہین اور بندگی اور بخشش کے لوگ ہین ہم کئی متفرق قبیلون سے ہین اور اللہ تعالی نے ہمارے دلون کو ایک کر دیا ہو اور ہم لوگ متفق ہین ایک کلمہ پر اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اُسنے کہ اے جوان عرب کے آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار انکا نہین ہون بلکہ مین انکا بھائی ہون اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین مشہور سردار بنی مخزوم سے ہون مین خالد بن الولید ہون اور یہ جو میرے دائین طرف ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہین اور یہ جو میرے بائین طرف ہین وہ ایک مرد اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ والے سے ہین اور رافع بن عمیرۃ الطائی ہین اور لیا ہی مین نے اپنے ساتھ ہر قبیلہ سے بہادر مشہور اور دلیر تعریف کیا گیا اُسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تم اپنی کثرت پر اور نہین ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ آئے شکاری اُنکا اور وہ پوشیدہ ہین خانون مین پس ڈالدیا شکاری نے جال کو اُنپر پس نہین نکل گئے اُنمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ اُن مین کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اُسنے کہ قریب تر جانو گے تم اے بیٹے مخزوم کے کہ یہ کلام تمہارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لیونگے تمکو بجلی نیزے کے اور ہو جاؤ گے تم اور تمہارے ساتھی غذا جانوران وحشی کے امید نہین کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہی کہ نہ گران گذریگی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جس عرب نے کوشش کی ہو واسطے عبادت صلیب کے انمین سے تو کون ہو اُسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہوران کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی ہو پھیرنے والا اسلام سے اور اختیار کرنے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک و گمراہی کی ہو جبلہ نے کہا ایسا نہین ہو بلکہ مین نے اختیار کیا ہو بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنے والا ہو تو اپنے نفس کو خوار اور شک کرنے والا ہو

ف ذکر گفتگو کا خالد بن الولید اور جبلہ بن ایہم الغسانی کا

اور نہین ہی بزرگی مگر اُس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہو اور رہنے مین اس بدگھر سے پس کہا جبلہ نے کہ اے بھائی بنی مخزوم زیادہ گوئی مکر دتم اسواسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہی مگر بسبب اُس قیدی کے جو تمھارے قابو اور ہاتھ مین ہی کہ مین خوف اسی امر کا رکھتا ہون کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اُسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین اس سے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اُسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیونکو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نہ چھوڑونگا تا اینکہ مار ڈالونگا اور نہین پروا ہی مجکو اُس چیز سے جو بعد اُسکے قتل کے تم کروگے اور جو تو کہتا ہی کہ مین باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا نہین ہی واللہ یہ بات تو ہمکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمھارے گھوڑون کی باگون نے اور تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کے ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے مل جاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالی نے ہمکو تمپر سو یہ کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی جسکو چاہے دیوے پس نہ گران گذریگا تمپر ہلاک ہونا اُسکا جسوقت کہ تم خود بیشتر اُسکے ہلاک ہو جاؤگے پس جھکالیا جبلہ نے اپنے سرکو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اُس سے گفتگو سے خالد بن الولید کی پس برہم اور خشمناک ہوا وہ بطریق الکاور لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُسکی طرف کہ نکالا ہی اُسنے تلوار کو پس جانا اُنھون نے کہ وہ غصے مین ہی اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کیواسطے نکلنے کا روکا اُسکو جبلہ نے اور کہا اُسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنے بیان کیا ہی اور یہ قوم بنی اصفر کے مثل بھیڑ و بکری کے ہین کہ نہین سمجھتے ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اُن سے بیان کردی پس راضی ہوے ہین وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن روکا اور باز رکھا اُنکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ نکلے اُنکے مقابلے کو کوئی شخص سوا میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو اُنہین پس شاید جاملون مین اپنے باپ سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُنکو اُنکے ارادے پر اور کہا اُن سے شکر اللہ مقامك وعرفنا فعالك پس نکلے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا اُنکو قسمت واقعہ اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا عرب منصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ اور اُنکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گردادیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا اینکہ گرم ہوئی تیزی اُنکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوے اُنکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا جانو تم اے بنی الاصفر مین بیٹا صدیق کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے رافع بن عمیرة الطائی نے بیان کیا ہی کہ نکلے پانچسوار بہادران روم سے ایک کے پیچھے ایک پس نہین گردادیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر تین سے زیادہ ایک گردادے سے یہانتک کہ مار ڈالا اُنکو پس

قتل کیا انھوں نے پانچون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا انھون نے قلب لشکر روم پر اور اُسیوقت نکلا اُنکے مقابلہ کو جبلہ
بن ایہم اور بہت خشمناک تھا وہ اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بہ تحقیق تجاوز کیا تمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کامون اور
لڑائی مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہے حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادات سے نہین ہے جبلہ نے کہا تم نے
بھر دیا زمین کو ہمارے ہمراہیونکی لاشون سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تمکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے
آیا ہون کہ باز رکھون مین تمہارے ساتھیونکو تمہاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمہارے مقابلے کو نکلا ایک شخص
تمہارے ساتھیون سے آیا اُسکی اعانت کرے وہ تمہاری اُسپر اور نہین ہے یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے **واقدی**
رحمۃ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب سُنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ
تو مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ مین تربیت یافتہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون معرکون
اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ
نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہے تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین مثل
اور کفو کے جوانمرد ہون پس جب دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اُسکے فریب اور
حیلے مین متعجب ہوا اُنکے کام اور دخاست اور جرأت اور تیزی نیزہ اور اُنکی بکم بینی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُنسے کہ آیا ہو سکتا ہے تمسے
کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تمکو معمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اُس دین سے پاک گناہون سے اسطرح سے کہ گویا نکلے تم
ماں کے پیٹ سے اور ہوجاؤ گے تم گروہ صلیب اور اہل دین مسیح سے اور کھاؤ تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ رحیم سے
اور بیاہ دون مین تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو اور
مین وہ ہون کہ تمہارے نبی کے شاعر نے میری تعریف کی ہے پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہے
تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہوجاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ سختی ہے تجھپر اے جبلہ آیا بلاتا ہے تو مجکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کیطرف اور
ایمان سے جہل کیجانب اور مین اُن لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جگہ پکڑی ہے اسلام نے اُسکے دل مین اور
جانا اور پہچانا اُسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہے اللہ کے نبی کی اور دشمن ہے کفار کا پس لے تو تلوار اور آمادہ ہو لڑائی کو اگر
ارادہ رکھتا ہے تا اینکہ لگاؤن مین تجھپر ایسی ضرب کہ جلدی کرو نہین اُس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری ناک کو
اور راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تو بندگان صلیب سے ہے پس خشمناک
ہوا جبلہ اُنکے کلام سے اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنیکا اُنپر اور رکھتے تھے دونون آپسمین داؤن پیچ لڑائی کے یہانتک
کہ گران گذرا سبب ماندگی کے اُٹھانا اپنے نیزہ کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈالدیا اُسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان
سے اور نزدیک ہوئے جبلہ سے اور لڑنے لگے وہ دونون پس بڑھا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کیطرف اور مارا ایک وار تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اُسکی

ف ذکر ترغیب دینے جبلہ کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو واسطے پھر جانے کے اسلام سے ۔ سلہ عبادت کے لائق کوئی نہین ہے مگر اللہ شہود کہ [illegible]

[illegible] علیہ وآلہ وسلم بندے [illegible]

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم
عاد کے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع بن عمیرہ
الطائی نے بیان کیا ہی کہ متعجب ہین تھے ہم عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال اور صبر سے جبلہ کی لڑائی مین اسواسطے کہ نکلتے تھے
وہ جبلہ کے مقابلے مین بعد ازانکہ تھک گئے تھے پیشتر اُسکے پانچسوار ونکی لڑائی مین اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونون کی لڑائی
کا اور دونون نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے مین اور لیا جبلہ نے اُس وار کو
اپنی ڈھال پر اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس دو ٹکڑی ہو گئی تلوار عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بار بار
رکھی ہوئی تھی پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبد الرحمن پر پس کاٹ ڈالا انکی زرہ کو اور زخمی کیا انکے
مونڈھے کو پس جب جانا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئین اور چھپایا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور پھیرا
پھیرا اپنے گھوڑے کو ہانکتے ہوئے آئے خالد بن الولید اور مسلمانون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے اُس چیز کو جو لاحق ہوئی انکو اُتارا انکو گھوڑے سے
اور مضبوط باندھا مسلمانون نے انکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے مین جانتا ہون کہ جبلہ نے تمکو رنج اگین کیا اور
ساتھ ضرب تلوار کے اور قسم ہی حق کی تمھارے باپ اور انکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد مین ڈالونگا مین اُسکو عوض مین اُسکے جیسا کہ درد مند
کیا ہی اُسنے ہمکو بسبب تمھارے رنج پہونچانیکے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لا تو گبر کو میرے پاس پس لایا ہمام حاکم
قنسرین کو انکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیون نے اپنے ساتھی کی طرف کہ مار ڈالا اُسکو
خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج مین ڈالا انکو اسکے مرنے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانون سے کہ بد عہدی اور بیوفائی کی
تم نے اور ہوے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم اور ارمن کو اور برانگیختہ
کیا لڑائی پر اور کہا اُنسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اُنمین سے کسی کو پس یکجا ہوے رومی اور آگے گیا انھون نے صلیب کو اور دیکھا خالد بن الولید
نے انکو ارادہ حملے کا رکھتے ہین پس آواز دی اور کہا انھون نے کہ اے ہمام ٹھہر تو سامنے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے اور باز رکھ تو اُسکو
جو ارادہ انکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیون سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم مین سے اور رہو جاؤ تم گرد میرے پس نہین جلدی کرتا ہون مین
اور مدد ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کیطرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے
جسطرح سے کہ حکم کیا تھا انھون نے اور وہ سب نا اُمید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور بہت سخت لڑائی
در میان دونون کے ہوئی ربیعہ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی جب حملہ کیا رومیون نے ہم پر سامنا کیا انکا خالد بن الولید نے بذات خود
اور دور کر دیا انکو ہم سے بزور تلوار کے اور اسیطرح ہمارے اور انکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہین پلٹتے تھے ہم کوئی راہ خلاص کی
اور معلوم ہوتی تھی اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع بن عمیرہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا مین نے یہ حال کہا مین نے
خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا انھون نے کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا ہی تمنے اے بیٹے عمیرہ کے اسواسطے کہ مین بھول گیا
ٹوپی کلاہ مبارک کو اور مین ساتھ لایا اُسکو اور تھی برکت اُسمین حالت شدت اور سختی مین اور نہین بھولا مین اُسکو مگر بسبب

فضلائے امت کے راوی نے بیان کیا ہو کہ دشوار اور بُرا دکھائی دیا مسلمانونکو معاملہ اور سختی اور دشواری کی اُنپر صبر نے اور
لاحق ہوئی اُنکو زاری اور آئی کافرون پر ہلاکی اور دشمن کیا اُنمین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چلکتی تھین اور سر لوگون کے کٹ کٹکر
گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مُردون سے اور تھے مسلمان رومیہ نکے بیچ مین مثل قیدیون کے اور قوم سخت لڑائی مین تھی اور تلوارین
کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے نخذل اللہ الآمن ونصر الخائف یا حملة القرآن
جاء کما الفرج من الرحمٰن ونصرکم علی عبدة الصلبان اور آگئے تھے کلیجے مُنہون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہائے بران نے
اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور گھرے ہوئے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی تشنگی اور ہر شخص نے
اپنی نزدیکی کو رنج مین ڈالا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے ابی مسلم خضری سے روایت کی ہو کہا ابی مسلم نے
کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین اُنکے ساتھ قنسرین اور
حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین مگر بہتری اور مدد اور غلبہ پس اُسی حال مین کہ ہم بمقام شیزر تھے اور
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے خیمے مین تھے کہ دفعۃً نکلے وہ اپنے خیمے سے مسلمانونکو آواز دیتے ہوئے اور وہ
پکارتے تھے النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب انکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہمنے کہ کیا حال
ہو تمہارا اے سردار اُنھون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ جگا دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا اور درشتی
سے فرمایا مجھکو یا ابن الجراح اتنام عن نصرة القوم الکرام فقم والحق بخالد فقد احاط بہ اللئام فانک تلحق بہ انشاء
اللہ تعالیٰ بمشیتہ رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح رضہ
کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوئے گھوڑون پر کسے ہوئے پر اور جلدی کی اُنھون نے چلنے مین بارادہ
بچانے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے پس اسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے
کہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون کو کہ جا ملین اُس سوار سے پس نہ مل سکے
وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان کیا ہو کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار
کوئی فرشتہ ہو جسکو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ جب تھک گئے گھوڑے
اُسکے پانے سے پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے اور روش نرم پر
اے سوار کوشش کرنے والے اور دلیر سختی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر پس ٹھہر گیا وہ سوار
جسوقت سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم زوجہ خالد
بن الولید رضی اللہ عنہما تھین پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا اُنکو کہا کہ اے ام تمیم کیا چیز باعث تمھارے چلنے کی ہوئی
پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار جب سُنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہو پس کہا مین نے اپنے دلمین
کہ خالد بن الولید کبھی پست اور مغلوب نہوینگے حالانکہ گیسوے مبارک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکے پاس مین اور جس وقت پھر مجھے خیال

انکا پس دیکھا مین نے بجانب کلاہ کے جسمین موے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اُسکو پس لیا مین نے اُسکو اور بعجلت چلی ہون انکی طرف
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمھارا اے ام تمیم چاہیے تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر ام تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھی
مین ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سواری کے تیز روی مین مثل چڑیون کے اُڑتے تھے یہانتک کہ
پہونچے ہم قریب ایک غبار اور لڑائی کے اور نوکین نیزون کی چمکتی تھین بیچ گرد کے مثل ستارون کے اور مسلمانونکی کوئی حس اور آواز سُنی نہین
جاتی تھی پس بُرا جانا ہمنے اس امر کو اور کہا مین نے کہ قوم مسلمانون پر غالب ہوگئے ہین دشمن اُنکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور
اُنکے ساتھیون نے حملہ کیا دشمنون پر پس رافع بن عمیرة الطائی نے بیان کیا ہی کہ اُس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہوگئے
تھے سُنی ہمنے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لایا ہمارے واسطے اللہ تعالی کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا
تا اینکہ گھیر لیا مسلمانون نے لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا انہین تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب
بن محارث نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنے والے ہین اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ
ثابت اور قائم تھے اور دیکھتے اور دریافت کرتے تھے آواز ونکو کہ وہ کسکی اور کہانسے ہین پس اُسیوقت ایک سوار نکلا گرد سے اور ہٹاتا تھا
رومیونکو یہانتک کہ دور کر دیا اُسنے اُنکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی گئے خالد بن الولید اُسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اُنھون نے
کہا کہ مین تمھاری زوجہ ام تمیم ہون اور لائی ہون تمھاری اُس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈھتے
ہو تم اُس سے بجانب اللہ پاک کے پس قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا کو تمھارے لیے لو تم اُسکو اپنے پاس پس قسم ہی خدا کی کہ نہین بھول گئے تھے
تم اُسکو مگر اسیدن کے واسطے پھر کلاہ دی انکو پس چمکا گیسوے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد حسنہ جمالہ سے ایک روشنی بجلی کے
پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیرا اور ہٹا دیا
اُنکے آگے والونکو پیچھے والونپر اور حملہ کیا اُنکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور اُتری انکی
بلاکی اصحاب محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اور نہین تھے قوم رومیونمین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سب کے بھاگنے والون
مین جبلہ تھا اور تنصرہ اُسکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے مسلمان اُنکے تعاقب سے اور پکجا ہوئے گرد نشان ابو عبیدہ رض
بن الجراح کے اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے اور سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور ادا کیے شکر اللہ تعالی کا
کیا سلامتی مسلمانونپر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل ٹکڑے ارغوان کے ہین کہ سرخ
ہوتا ہی پس مصافحہ کیا اُنسے اور کہا کہ واسطے اللہ کے نیکو کاری تمھاری پس تحقیق تسکین دی تمنے سوزش دلونکو اور راضی کیا تمنے خداے بزرگ کو
پھر مسلمانون سے کہا کہ میری راے یہہ ہی کہ فوراً چلین بجانب قنسرین اور اُسکے حاضر کے پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر راے تمھاری ہی اے
امین الامہ پس چن لیا اور جدا کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانونکو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر مین ساتھ عیاض
بن غانم الاشعری کے اور کہا اُنسے کہ جاؤ تم قنسرین اور حاضر پر اور تاخت تاراج کرو تم اور قید کرو انکی اولاد کو اور مار ڈالو اُن کے
حامیون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اُس چیز کو جو اُتری اُنپر بند کر لیا اُنھون نے دروازون کو اور قبول کیا اُنھون نے

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے اور لکھدی اُنکو دستاویز صلح کی اور فرض اور مقرر کئے ہر بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ روایت کی تھی عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا میں قیدیان حاضر قنسرین
میں پس جب بھیجا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُسکے ساتھ مجکو بھیجا پس جب
سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سُنا میں نے انکو کہ اپنے ہمنشینون سے کہتے تھے کہ میری راے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کردن
میں اس قیدی کو مکتب میں پس تعلیم پاوین اور سیکھیں بعض لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا اُن سے کہ جاؤ اور
داخل کردو تم قیدی کو حارث انصاری کے بیٹے کے گھر میں اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت
حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں پس جب فتح کیا اللہ تعالی نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں کے
ہاتھ پر پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو از روے صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزرعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا
مسلمانون نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ مشورہ
دو مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المستشار مؤتمن اور اللہ تعالی نے
ارشاد فرمایا ہے وشاورہم فی الامر آیا چلیں ہم بجانب حلب اور اُسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ کہ دار اُسکے ملوک کے پایہ تخت کو پھرین ہم پس
کہا مسلمانون نے کہ اے سردار کیونکر ہو سکتا ہے کہ چلیں ہم بجانب حلب و انطاکیہ کے اور مشغول ہوویں ہم ہرقل کی لڑائی میں اور حال یہ ہے کہ زمانہ
صلح کا ہمارے اور اہل شیرز و رحات اور رستن اور حمص اور ربوبیہ کے بیچ میں گذر گیا ہے اور بیشک اُن لوگون نے یکجا کیا ہے سامان اور اسباب
قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہرونکو ساتھ قلات اور لشکرونکے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق ہو جائینگے وہ لوگ اُن شہرونکو
جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج کرینگے انکو خصوصاً اہل بعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج ہیں اور
ہماری راے یہ ہے کہ پھر چلیں ہم اور لڑیں اُنسے شاید اللہ تعالی فتح کرے اُسکو ہمارے ہاتھوں پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
انکی راے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس پایا شہرونکو جیسا کہ مسلمانون نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں سامان جنگ اور گیہوں اور جو کے ساتھ اور
نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا مگر واسطے حمص کے پس پایا اسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا اور بھیجا تھا بادشاہ نے اُسکی طرف ایک بطریق
سخت لڑنے والا کو اپنے لشکر والونسے جسکا نام مربس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو
واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود متوجہ ہوے بجانب بعلبک کے پس جب پہونچے قریب اُسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کہ جنکے پاس طرح طرح کے سامان
تجارت کے کنارون دریا سے تھے پس جب دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگون نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں پس گیا ایک گروہ
اُس قافلے کیطرف اور دریافت کی خبر اُنکی اور بعض اُنمین سے یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیونکا ہے مال متاع لیے ہوے **شداد** بن عدی التنوخی نے
بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا شکر تھی جو اہل بعلبک کیواسطے لائے تھے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانون سے کہ بعلبک
ہمارے واسطے دار الحرب ہے اور ہمارے اُنکے بیچ میں کوئی قول و قرار نہیں ہے پس یہ مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالی نے تمہارے واسطے بھیجا ہے شداد نے بیان کیا ہے

گھیر لیا ہمنے قافلے کو اور اسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ باز رہو اُنکے مار ڈالنے سے اور طلب کرو اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہمنے شکر سے
عصیدہ اور فالوذج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چلنے کا بجانب بعلبک
کے اور اُترنے کا اسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھون نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور تھا بعلبک میں
ایک بڑا بطریق جسکا نام ہربیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی اُسکو خبر بلکہ جاکیا اُسنے
شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا اُنکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہربیس آگے لشکر کے بارادہ چھڑانے قافلے کے اور وہ نہین
جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانونکے اُسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دوسری کو
اور ہربیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوا ان لوگون کے جو دیہات اور بازارون سے اُسکا ساتھ دیا تھا پس جب
دیکھا اُنکو مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھون نے کہ چلو دشمن پر اور اسیوقت دوڑے دلیر لوگ اور جلدی کی شہسوار اور دنج
اور آگے ہوئے شجاع اور راست کر لیا اُنھون نے نیزونکو اور نکال لیا تلوارونکو اور مرتب کین ہربیس نے صفین اپنے ساتھیونکی مثل
صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہے اُسنے کہا کہ مین لڑونگا تاکہ نہ امید کرین
وہ لوگ ہم مین اور وہ اُترین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ اہل دمشق
نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے کیا تجھے نہین معلوم ہوا اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہے کل ساتھ حاکم قنسرین
اور حاضر عرب قنصر اور حاکم عموریہ کے کہ پھیر دیا اُس گروہ نے اُنکو بھگاکر اُنکی پشتونکی طرف اور بہتر تو یہہ ہے کہ نہ غرور کر اور نہ فریب مین
آجا تو اپنے ساتھیونپر اور چل پھر بحالت سلامتی کے پس کہا ہربیس نے کہ یہ تو مین نکرونگا اور نہ بھاگونگا مین ان عربونکے آگے سے اور
مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہے اور یہ لشکر مال غنیمت ہے جسکو مسیح نے ہماری
طرف بھیجا ہے پس بطریق نے کہا کہ مین تیری رائے کی تبعیت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آؤنگا اپنے ساتھیون پر پھر واپس گیا وہ بعلبک کو
اور تبعیت کی اُسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہربیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اُنکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی پر اور مرتب کیا اُنکو گروہ کرکے اور کہا اُنسے کہ اے لوگو جان لو تم رحمت کرے
اللہ تمپر اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے تائید کی تمھارے ساتھ مدد دیہی اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرونکو اس قوم سے اور یہ شہر
جسکا تم ارادہ رکھتے ہو بیچ مین اُن شہرون کے ہے جنکو تمنے فتح کیا ہے واقع ہوا ہے اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین اور
خبردار کہ تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تم
تمھارے ساتھ ہے اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح اور مسلمانون نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے پیغمبر
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا ہمارے اور اُنکے بیچ مین مگر ایک گردا یہانتک کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے بطلب شہر کے اور
ہربیس کے ساتھ زخم لگے تھے پس ملا اُسکو بطریق اور کہا اُس سے کیا ہوئے غنائم عرب کے جو لوٹا تھا تنے پس کہا اُس سے ہربیس نے تیرا برا کرے مسیح

مشغول کرتا ہی تو مجھ سے حالانکہ مار ڈالا عرب نے میرے لوگونکو اور زخمی کیا مجکو ان زخمون سے پس کہا بطریق نے اُس سے کہ مین نے نہین
کہا تھا تجھسے کہ تو ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانیوالا اور
شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا اُن لوگون نے دروازہ ہاے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورونکو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پر
مثل ٹیڑیون پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کی
اور ہمیشہ اُس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
مسلمانان اہل راے اور مشورے سے کہ اے لوگو صلاح دو مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر پس متفق ہوئی راے سب لوگونکی ایک ہی
مشورے پر کہ اُترے رہو انپر اور تنگی مین ڈالو انکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالی تمہارے ساتھ ای سردار مین جانتا ہون
کہ قوم اس شہر مین ٹکراتے ہین بعض اُنمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے انکو اور اگر لڑینگے
اور غلبہ کرینگے ہم انپر تو اُمید رکھینگے ہم اللہ تعالی سے کہ فتح کریگا اُسکو مسلمانونکے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالی وارث اپنی زمین کا کرتا ہی اپنے نیک
بندونکو پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بیٹے جبل کے کہانسے جانا
تمنے اپنی قوم آپس کی تنگی مین ہین انھون نے کہا کہ ای سردار تھا مین اول اُن لوگونکا جسنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانونسے پیر قریب
پہونچا اس حصار سپید کے اور اُمید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤن مین اُنکے اگلے گروہ مین پس جا ملا ہی جاؤن مین میان قوم اور اُنکے شہر کے پس
نہ آملا میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب دروازون سے جسطرح
سیلاب ہوتی ہین پانی کی ریلا آتی ہی پس شہر ڈھک گیا وہانکے لوگون اور زمین والون اور گاؤن والون سے اور سوائے اُسکے جانور قوم کے بھی
اُنکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہین کثرت مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہا تمنے ای معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانا
مین نے تمکو مگر مبارک بیچ مشورے کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون
نے وہان ایک نگہبانی کرتے تھے بعض اُنکے بعضونکی صبح تک پس جب صبح کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط انھون نے بنام
اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من امیر جیوش المسلمین بالشام العامل علیهم وخلیفة امیر المومنین فیهم ابو عبیدة
عامر بن الجراح الی اهل هذه المدینة من المخالفین المعاندین اما بعد فلله المنة والطول وقد اظهر الدین واعز اولیائه المومنین علی جنود
الکافرین فتح علیهم البلاد واباد اهل العناد وان کتابنا انما هو عذر بیننا وبینکم متقدمة الی کبیرکم وصغیرکم لانا قوم لا نری فی دیننا البغی
والغدر وما کنا بالذی نقاتلکم وتعذر الیکم ونعلم ما عندکم فان دخلتم فیما دخل فیه اهل المدن من قبلکم من الصلح والامان صالحناکم
وان اردتم الذمام اذممنا لکم فان ابیتم الا الحرب والقتال پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی
پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک دہقانی معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جدا ہو اور نہ پھرے
مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اُسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا کہ نہین کام لیتا ہون مین کسی سے مگر ساتھ
پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُنسے اُنکی زبان مین

کو جس کے معنے یہ ہین بدرستیکہ وحی کی گئی ہمکو پس امر کی کہ عذاب اُس شخص پر ہی جس نے تکذیب کی اور پیٹھ پھیری ۱۲

اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسی کو اور باندھا رسی کو اُسکی کمر مین اور لے لیا اُس کو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اُسنے ہربیس کو اور دیا خط اُسکو پس یکجا ہوے بطارقہ اور ملوک اور لڑنے والے لوگ اور پڑھکر سُنایا انکو ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ کہا سفیان خزجہ نے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ خزجہ بن عوف المازنی سے جو برابر فتوح ملک شام مین موجود رہا اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُسدن کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھواتے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا ہرمس بن کورک یا جرجس تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہی پس جب پڑھا ہربیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ میری رائے یہ ہی کہ نہ لڑین ہم اہل عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کرلیوینگے تو ہوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیسا کہ ہوے اہل ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سوا اُنکے اور جس نے مصالحہ کیا ہی اس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لیوینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگونکو اور غلام بنا دینگے ہمارے لڑکونکو اور عورتونکو اور صلح کرنا موافق تر ہی پس کہا ہربیس نے کہ نہ رحم کرے مسیح تیرے جد پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین بہ از ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہی تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو خصوصًا اس حالت مین کہ پہچان لیا ہی مین نے انکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہی مین نے اُنکے حملونکی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے حمایت کرنے والونپر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا انکو پس کہا بطریق فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور جدا ہو گئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو اور ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑ کر ڈالدیا ہربیس نے خط کو معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامونکو کہ اُسکو باہر شہر کے کردیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُنسے سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہی تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ شدت اور سختی کرو تم اُنپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمھارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہی پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گراں اُن لوگونپر جنھون نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہی یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیار ونکو اور آگے بڑھے اور آ گئے اور لڑے وہ دشمن خدا ہربیس کے واسطے ہمیں کھیل کود کی کین اُنپر رومیون نے اور لڑے وہ دشمن خدا ہربیس کے واسطے رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نحلہ کے باندھے گئے زخم اُسکے اُسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے قوم اندورہ اور احیا اور رادھانیہ تھی جنکے جسمونپر زرہین طلائی اور اُنکے سرونپر ٹوپیان موتیونکی تھین اور اُنکی گردنون مین ہیکلیان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی عامر بن قیس نے بیان کیا ہی کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیون کے پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے بدون ہتھیار کے تھے پس پہنچے اُنپر تیر قوم کے اور دیکھا مین نے ایک قوم کو روم سے کہ گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے

مثل چڑیون کے خندق مین پس میل کیا مین نے طرف ایک شخص کے انگوگون سے جو گرتا تھا ساتھ تلوار کے اس ارادے سے کہ
ماردون مین اسکو پس چلا کر کہا اُسنے لغوث اللہ پس کہا مین سنا افسوس ہو تجھپر تیرے واسطے امان ہو پس کس چیز نے ڈالدیا ہو تجکو ہماری طرف
شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین نے کہ وہ کیا کہتا ہو پس کھینچ لے گیا مین اُسکو
بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور کہا مین نے اُنسے دعاوے کر کہ اے سردار طلب کرو تم اُس شخص کو جو پہچانتا ہو
اُس گبر کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا سب قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہین بلندی شہر پناہ سے پس
بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اس سے کہ
افسوس ہو تجھپر تیرے لیے امان ہو پس سچ بول تو ہم سے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمہارے
چلنے اور پھرنیکو قنسرین سے یکجا ہو کر چلے ہم لوگ دیہات اپنے سے تاکہ پناہ لیوین ہم شہر مین اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگون سے بجانب شہر پناہ کے
سواسطے کہ نہین ہو ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اُسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمہارے مقابلے کو
لڑائی کے لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے ہمکو پس جسوقت سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور آئے اُنپر تیر تمہارے لشکر سے دفع کیا بعض
لوگون نے اُنہین سے بعض ہم لوگون کو اور گرا دیا تمہاری طرف پس جب سُنا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے
اور کہا کہ اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالیٰ سے کہ اُنکو ہماری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اسکی اور بلند ہوا شور
فریاد اور گرد ہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُنکے نزدیک جانیکی بسبب تیر اور پتھر اور ڈھیلون
کے پس مارے گئے مسلمانون سے بارہ آدمی اور رومیون سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھرے مسلمان اپنی
قیام گاہ کی طرف اور نہین تھا اُنکو قصد کھانے پانی مین سواے روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس رات
گذرانی ہم لوگون نے درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل
اور تکبیر کے صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہو سردار کی طرف سے
ہمپر و مسلمانون پر اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش
گرم کو تاکہ ہوے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کامون کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے
توقف اور ٹھہر جانیکو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنہون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس اُمید کی اُنہون نے ہم مین اور پکار کر کہا اُسنے
ہر بیس ملعون نے کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار پیدل مثل ٹیڑیون پھیلی ہوئی کے
اور بعض ہمارون نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اُسیوقت پکار کر کہا
پکارنے والے نے کہ اے گروہ اللہ کے چلو دشمن پر اور لو تم قوم کو قبل اُسکے کہ ہجوم کرے اُپر تمہارے پس وہ تمپر حمران رضؓ بن اسد حضرمی نے بیان
کیا ہو کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اُسکو اپنے ساتھیون کے واسطے اور اکر بنایا تھا مین نے زیت و نمک سے تاکہ خوش
ہو کہ دفعۃً آواز ہم لوگ پہلی واقع ہوئی پس قسم ہو خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تا اُسکو نکال لیا مین نے اُسکو آگ سے اور لیا اُس

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اُسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اُسکو اپنے مُنھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے کی باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خسوار ہوا مین اپنی ذات سے تا اینکہ ہو گیا مین بیچ مین رومیون کے اسواسطے کہ وہ ناگاہ در آئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گو یا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین اُنکو عمود سے اور روندھ پکڑتا تھا مین اُنپر تا اینکہ بھاگے وہ لوردیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور پایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلند اور کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑکر جاتے تھے اُنکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح پکار کر کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کے آج کا دن اپنے لڑنے کا اچھی طرح سے جنبش دو اپنی امید اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم اپنے خوف اور بد دلی اور ضعف کو اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمھارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہو گئے تمھاری زمین اور اہل و عیال پر اور گرد ہو گئے وہ اُس چیز کے جو تمھارے لشکر مین ہی مطرف بن عبداللہ تمیمی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بعلبک کی لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ایک پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈالا ہی غضبا اپنی ذاتون کو قوم روم پر سب کے آگے پس دوڑے آپسمین قبیلے اور بُلایا آپسمین ایک نے دوسرے کو اور ہر گروہ پہونچتا تھا اپنی اصل کی طرف اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیونکو مسلمانونکی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے سوارون پر اور گھیر لیا رومیون کو اور ساتھ تھے اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ العامری اور مالک اشتر نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری پس بتحقیق یہ لوگ آزمایش کیے گئے بلاے نیک مین اور انھون نے رومیون مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہی اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا انھون نے مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوے وہ شہر مین اور بند کر لیا دروازونکو اور با اُمید کی مسلمانونمین اور جرأت کی اُنسے لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے ہوے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا خستگیونکو اور علاج کیا زخمیونکا اور دفن کیا مردونکو پس وہ سب ہمارے گئے پہلے دن وقت آپڑنے رومیونکے آٹھ آدمی اور سات اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی اکٹھا ہوئے رئیس مسلمانونکے اور بڑے بڑے موحدین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق دیکھا تُنے اُس چیز کو جو آئی ہمپر آج کے دن قوم ناکردار سے پس کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی تُمنے اور کیا رائے ہی تمھاری رحم کرے اللہ تمپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اور یہ مراتب ہین کہ بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُن لوگون کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور راے میری یہ ہی کہ تم لوگ دور ہو جاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون اور جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تگ گھوڑے کے تاکہ ہو جاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے اور باز رکھنے کی اور یہ دھوتی ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک نشان رات کو اور سردار مقرر کیا اُنکو پانچسو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا اُنکو کہ اُتریں وہ میدان مین اور لڑین وہ دروازہ جبلی پر اور باز رکھین اُنکو مسلمانون سے تاکہ متفرق ہو جاوے جماعت اُنکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی اُنکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کہا

کہ مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور بنایا اُنکے لیے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا انکو دروازہ شام پر اور حکم کیا
انکو لڑنے کا اُنلوگون سے جو اُس دروازہ مین تھے پس روانہ ہوے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا انکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھائی
ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے مسلمانونکو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا دروازہ
شہر کا جسپر ابو عبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور
وہ دیکھتے تھے کثرت اُن لوگونکی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیون سے لڑائی کے
باب مین اور قوم روم پورے ہوتے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تم سے پہلے
تھے بتحقیق بد دلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہبہ کر دیا ہی اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت اور نگہبانی
کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھو تو اپنی جان اور ٹھنڈی رکھو اپنی
آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل لڑنے اور آگاہ ہونیکے انکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم انکی لڑائی کو اور معلوم کیا
ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت راست کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنے والے
ہمسے اور اُنمین کا مرد نکلتا تھا لڑنے کو بدون ہتھیار کے اور نہین ہی اُنمین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہی وہ اپنے بدنکو
یا پوستین ہی اور محتاجگی استر اہل عرب کا اور ذلت ابرء انکا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوسرے جوشن
اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین پس جب دیکھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیونکی
پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے نہ خوف اور بد دلی کرو تم کہ جاتی رہیگی ہوا تمھاری اور گر جاویگی ہیبت تمھاری اور ضرب
المثل ہو جاؤ تم لوگونکے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم کسواسطے
کہ اللہ تعالی نے وعدہ نیک فرمایا ہی صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ اے سردار قریب ہے تو صرف کریگا ہم کوشش کو پھر
رومیونکے دلمین داخل ہوئی طمع اور اُمید بہ نسبت مسلمانونکے سہیلؓ بن صباح الحبسی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بعلبک مین
اور نکلے وہان کے لوگ ہماری طرف دوسری دن اور انکو زیادہ طمع اور اُمید ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہمپر اور
مین زخمی تھا زخم میرے داہنے بازو مین تھا اور مین ہاتھکو جنبش نہ دے سکتا تھا اور نہ تلوار اُٹھاتا تھا پس پاپیادہ ہو گیا مین اُتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکلا اپنے
ساتھیونکے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر قصد میرا کریگا کوئی ان گبرون سے نہین قدرت ہوگی مجکو اُسکے دفع کرنے کی اپنی ذات سے
پس آیا مین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکرونپر اور دیکھتا تھا مین انکی لڑائی اور رومیون نے طمع
کی تھی مسلمانونمین اور مسلمان پکارتے تھے الصبر الصبر اور ابو عبیدہؓ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد کے اور قبائل اور گروہ
مسلمانونکے اظہار فخر اور بڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوار انکو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اُڑتی تھین اُسکی آگ اور باہم
مل گئے تھے دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہی یہ کہ نفع کرے ہونا سعیدؓ بن زید اور ضرار ابن الازور کا بند دروازہ دونپر حالانکہ

سردار مسلمانون کے اسلحہ کی لڑائی مین ہین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختونکی جڑ ونکے کہ توڑتا تھا مین انکو اور رکھتا تھا ایک لکڑی
کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا مین نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ اور رکھا مین نے
ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور یہ تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت ہم چاہتے تھے
اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دنکو دھوان بلند کرتے تھے پس تھوڑے
عرصے مین بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کرارہ دن آسمانون مین تا اینکہ دیکھا اسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور ضرار ابن الازور
اُنکے ہمراہیان نے پس پکارا بعضون نے بعضونکو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ نہین ہی یہ دھوان مگر کسی بڑے
امر پر اور بہتر یہ ہی کہ ہوجاوین ہم سب ایک جگہ مین تب جلدی سوار ہوے قوم اپنے گھوڑونپر اور چلے یہانتک کہ قریب پہونچے مسلمانونکے
اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ عظیم مین تھے اور تلوارین چلتی تھین اور سر لوگونکے کٹتے تھے اور جاڑا اُنپر گرمی ہو گیا تھا اور دشوار ہو گیا تھا
اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور رسے لیا تھا انکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر ہلاکی اور روشن کی گئی تھی اُس مین
آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہاے برندہ نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین
صبر کرنے والا تھا کہ دفعۃً پکارا انمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خذل الکافر و نصر المخالف اور نکلے اور ظاہر ہوے سعید بن زید رض
اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارون کو میان سے اور زمین جنبش
کرتی تھی اُن دونونکے نیچے اور یقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہوجانے کا کہ اسیوقت ظاہر ہوے اُنپر نشان مسلمین اور گروہ لشکر
موحدین کے پس توجہ کی اُنھون نے واسطے دریافت حال کے دفعۃً دیکھا اُنھون نے مسلمانون کو اپنے پیچھے کہ حائل ہو گئے
وہ اُنکے اور اُنکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس فریاد کی اُنھون نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے اور جانا
اُنھون نے کہ مسلمانونکی مدد آگئی ہی اور فریب اور جرأت کیا ہی اُنکے بطریق نے پس جب دیکھا اُسکے سردار نے بجانب اُنکے مقابلہ کرنے
کے ڈانٹا انکو اور کہا سختی ہو تمپر نہ پھرو تم بجانب شہر کے کہ حائل ہو گیا ہی لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ بات مکر اور فریب
اہل عرب سے پس جب سُنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا اُنکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے وہ انکی حمایت کرتے تھے بعض اُنمین
سے بعض کی پس پھرا اور چلا بطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانونکی بطرف پہاڑ کے اور سعید اور ضرار مع اپنے لشکر کے
آتے تھے داہنی جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا انکا مسلمانون نے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا رومیون نے بیچ
ایک حصار کے پہاڑ مین اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگون سے خالی تھی پس پیٹھ رکھی قوم نے طرف اُسکے اور در آئے بطور پناہ کے اُسمین
اور مسلمانون سے جسنے تعاقب کیا تھا انکا وہ سعید ابن زید تھے رض مع پانچسو سوار کے جو اُنکے ساتھ تھے اور حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ رض
بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بچاب نماز نگاہ رکھنے اپنی جانون کو پکار کر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
نہ پیچھا کرے انکا کوئی تم مین سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ ہووے یہ
ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لیے تا اینکہ جب متفرق ہوجاوے جماعت تمھاری تو پھرین سب وہ تمھاری بطرف اُلٹے

سعیدؓ بن زید نے نہین سُنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر وہ سنتے آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے اُنکے پیچھے اور
نہین جانا سعیدؓ نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب مل گئے ہین انہین اور چھپا کیا ہی اُنکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور
اُسکے بڑے بڑے لوگون نے اس حصار مین کہا سعیدؓ بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہی پس گھیر لو انکو چارون طرف
سے اور نہ چھوڑو کسی کو انمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ ملجاوین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور دل سے سردار کی
پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت
کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعیدؓ نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا اینکہ آملے وہ مسلمانون
کیطرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم ہی خدا کی مسلمان پس آگے آئے انکے اور
پوچھا کہ ای سعیدؓ کہان ہین لوگ ہمراہی تمھارے اور کیا کام کیا تمنے اُنکے ساتھ پس کہا سعید نے اُنسے کہ بشارت ہو تمکو ای سردار کہ
مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہی اُنھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین اور بیان کیا سب حال اور
کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے اُترا مین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر مسلمانون کی اور تمھاری تجویز کو رومیون کے
مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جسنے بھگا دیا اُنکو اُنکے گھرون سے اور انکی جگہ سے
اُنکو جنبش دی پھر کہا اُنھون نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا مخالفت تھی تمھاری میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا
مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کے پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار
کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیونکے دلونکو اور گمان کیا مین نے کہ تمھارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہو گئے اور شہر
والون نے مکر اور فریب کیا اُنسے اور اسی امر نے باز رکھا مجکو تعاقب کرنے مفرورین سے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے
سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمھاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی ہمنے تمسے کسی قول مین یا اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا
تھا کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اُسکی اور دکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اُس کا پس کہا ہمنے کہ یہ سخت ایک دربرا کام ہے
ہمارے رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہی مسلمانون کو پس جلدی آئے ہم تمھاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم
ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہو وین خلاف کرنے والے تمھارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہی خدا کی کہ آپڑے تھے رومی ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا اینکہ
کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنے والا کہ پکارتا تھا وہ سعید اور ضرار اور اُن کے
ساتھیون کو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر دھوان کرتا اور دیکھتے وہ دھوین
کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہی خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر اور دھوان اُسکا پہونچا تھا
بجانب ابر آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ اے گروہ مسلمانون کے جس شخص نے
تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیلؓ بن صباح نے بیان کیا ہی کہ جب سنا مین نے

آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت
قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور کہا مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہؓ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اسپر پس مین نے اپنا سب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراحؓ
رضی اللہ عنہ نے کہ بہ تحقیق توفیق دی تمکو اللہ تعالیٰ نے بجانب جنت کے پس احتیاط کرو تم بعد اُسکے نئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے
سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین کر رہے تھے کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانون سے اُترا پہاڑ سے اور پکارا اُسنے
کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بہ تحقیق گھیر لیا ہی اُنکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ
ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی قلت مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی
طرف جسنے احاطہ کیا ہی تمکو پس مار ڈالو اُنکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالوگے تم اُنکو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمھارے
یہان سے مصعبؓ ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے
اور ہم گھیرے ہوے تھے بطریق اور رومیونکو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوے ہم مگر اُس حال مین کہ
بطریق اور ساتھی اُسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور رکھا ہو گئے ہم سب اور قسم ہی خدا کی کہ موجود
تھا مین اکثر وقائع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا مین نے شدید اور سخت تر ان لوگون سے جو سردار بعلبک کے ساتھ
تھے اور ثابت اور قائم تھا اُنسے لوہے کے نیچے درآنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے وہ گرد
ہمارے تا اینکہ گھیر لیا اُنھون نے ہمکو بعد اُسکے کہ ہم اُنکو گھیرے ہوے تھے اور تھی نشانی ہماری اُس دن آپس مین یہ کلام یا لصبر یعقبہ
الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعۃً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے امامن
رجل یھب نفسہ للہ تعالیٰ و لرسولہ ویستنقذ المومنین فانھم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا
پس جب سُنا مین نے آواز کو پایا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا
مثل پہاڑ کے کہ برابری کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اُسکے کہ مار ڈالا تھا
مین نے اُن مین سے دو شخصون کو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اُچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر تا اینکہ
قریب پہونچا مین مسلمانون کے پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز
کو پکارا اُنھون نے تیراندازون کو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیرانداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس
بلایا اور ساتھ کیا اُنکو سعیدؓ بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن اُنکی طرف پھر بلایا
ضرار بن الازور کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے
پہونچے اور وہ گھیرے ہوے تھے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زبیدؓ بن عامر زبیدی نے
بیان کیا ہی کہ مین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعیدؓ بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہم نے

اُنکے مقابلے مین مثل بڑے مرتبے والون کے اور زمین پر گر کے بیہوش ہوگئے تھے ہم مین ستر آدمی تھا اور زخمی ہوکر اور ہم سختی اور تنگی مین سے
اور اُمید و طمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھرے
رومی پیچھے کو درانحالیکہ پلیٹہ دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جا ملے ہم اُنکے پچھلے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین
سے مارے گئے اور زخمی ہوئے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے اُنکو
اور نہین چھوڑا ہم نے کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُن لوگون کی جو شہید ہوئے مسلمانون سے اور جو مار ڈالے گئے مشرکین سے اور یکہ گھیر لی گئی قوم
روم اور نہین ہی اُنکے نزدیک کھانا اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہی اُس خدا کی جس نے
متفرق کر دیا انکو بعد مجتمع ہونے کے پھر پڑھا اُنھون نے یہ آیت وحیل بینہم آخر تک پھر آئے وہ مسلمانون کے پاس اور کہا اُنسے
کہ پھر چلو تم اپنی جگہون پر اور کھڑے کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے نکر کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا
اُسنے تمسے اپنے وعدے کو ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم پس پھر آئے مسلمان
اپنی جگہون پر جہان تھے وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی
طرف اپنے اونٹون کو اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا
اُنسے ڈر اور حاصل ہوئی انکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر پناہ پر اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین پس
سوال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ اے سردار وہ بیان کرتے ہین
اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب سے
اُنکے ملک مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانون پر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ
تمپر اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور وسعت دو تم جگہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے
کوئی اُنمین کا پس تہمت کرے اس پہلے کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ مین
کوئی چیز اور ضایع کر دیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعید کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو
اس امر کی کہ نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سو آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا
تھا سعید نے انکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے
گھومتے تھے پس جب دیکھا بطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہو تمپر تحقیق بُری تدبیر کی
ہم نے اور خطا کی ہم نے رائے مین اور نہین ہی ہمارے واسطے مددگار اور نہ یاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہے
اہل عرب نے ہم کو اس جگہ تنگ مین اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ ہمپر دو مہینے

دن تک گھٹ جائینگی قوتین ہماری اور مرجاینگے ضعیف لوگ اور ہلاک ہو جائینگے گھوڑے ہمارے اور اگر سپرد کیا ہم نے
اپنے تئین باکراہ پس مار ڈالے جائینگے ہم سب کے سب پس کہا بطارقہ نے کہ تو نے کیا تجویز کی ہی کہ ہم اُسکو کرین پس کہا
اُسنے کہ میری راے یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے اور درخواست کرون مین اُنسے صلح کی اپنے اہل و شوہر
کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرون مین اُنسے اس امر کی کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جیسا
کہ انکو منظور ہوگا اور ہو جاوینگے ہم انکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم شہر مین لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر
اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون آوینگے ہماری مدد کو پس لڑینگے
وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرینگے ہمکو مسیح پس کہا قوم نے کہ اے سردار حاکم جوسیہ کا
کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہی اور کبھی وہ بھی محصور ہوا تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور
ہمنے سُنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مصالحہ کر لیا ہی حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت
اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہی اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہی کہ وہ دیندار اور زاہد ہی اور اُسمین جرأت لڑائی کی
نہین ہی اور نہ اُسکے پاس لشکر ہی اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور پھیلے ہوے ہین انتہا حدود
ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی راے سے اپنے اور ہمارے اور رعیت
کے واسطے وہ چیز جسمین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا وہ حصار کی دیوار پر اور کہا
اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین ہربیس بطریق ہون پس سُنا
اُس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید بن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ اے سردار یہ گبر ہربیس ہی حاکم قوم
کا اور وہ استدعا کرتا ہی تمسے بات چیت کی پس کہا سعید نے کہ جا تو نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہی پس کہا اُس شخص
نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہی ہربیس نے کہا کہ تمھارے سردار پناہ دیوین مجکو اپنے ساتھی تیر اندازون سے اور نزدیک
ہون مجھسے پس گفتگو کرون مین اُنسے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعید بن زید سے پس کہا سعید نے کہ نہ نزدیک
ہو اُسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہی تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تا اُسکے گفتگو کرون مین اُس سے پس کہا
ہربیس نے ترجمان سے کہ کیونکر آؤن مین اُنکے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہی پس ڈرتا ہون اس امر سے کہ مار ڈالینگے وہ
مجکو پس کہا ترجمان نے کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُنسے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے ہین
اور نہین توڑتے ہین عہد کو جسوقت کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہی ایسے ہی حالات اُنکے ہمنے سُنے ہین اور مین چاہتا
ہون کہ طلب مضبوطی کرون اپنی ذات کے واسطے اور لون تجسے عہد کو اور ہو جاؤن اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت والے ہین وہ
سردار غدار اور بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والون کے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لاحق ہوا ہمکو
کینہ اور اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہی پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سبب ہوالی سردار سے

اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اُنسے پس کہا سعید نے کہ چھوڑ دے تو اُسکو اُس حال پر کہ متوجہ ہو جسکی طرف
وہ چاہے اور اُسکے واسطے امان ہی یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا ترجمان نے اُسکو پس آیا ہربیس اپنے ایک
بڑے مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق دیکھا تو نے اُس چیز کو جو نازل ہوئی اور کیونکر لے لیا ہی
عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہی اور غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر اور ہم مبتلا ہے شدت
اور سختی ہین اور اگر نہ لیوینگے ہم اُنسے امان کو تو مر جاوینگے ہم بھوکھ اور پیاس سے اور بعد اُسکے حاکم ہو جاوینگے وہ ہمارے گھر بار
زن کے بالون پر اور تقسیم کر لیوینگے وہ ہمارے مال اور ملک کو اور نہین ہی ہمارا کوئی کمک کرنے والا اسواسطے کہ ہر حاکم اور
بطریق مشغول ہی اپنے ذاتی کام مین اور باز رہا ہی ہمسے اور حمص محصور ہی اور بادشاہ باز رکھا گیا ہی بسبب فکر اپنی ذات کے
ہماری مدد دہی سے پس جا تو اس قوم کے پاس اور لے اُنسے ہمارے واسطے امان اور عہد و میثاق کو تا اینکہ جاؤن مین اُنکے
پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اُنکے بیچ مین مصالحہ اور شاید کہ قدرت کر اور حیلے کی حاصل کرون مین تا اینکہ پھر چلین ہم بیچ جانب
شہر کے پس بلا تین ہم اُنسے اور شاید کہ لون مین اُنسے لیئے اور تمہارے اور شہر والون کے واسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے
مال سے کہ رغبت دلاؤن مین اُنکے سردار کو شاید کہ وہ خواہش کرین اس مال مین اور چلے جائین اور باز رہین ہمسے
یہانتک کہ دیکھین ہم کہ اُنکا اور بادشاہ کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی پس آیا وہ شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعید بن زید
کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارے سے منع کیا اُسکو سعید بن زید نے کہ وہ ایسا کرے اور
دوڑے مسلمان اُسکی طرف اور روکا اُسکو اس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کہ کیون باز رکھتے ہو
تم مجھکو اس امر سے کہ تعظیم کرون مین تمہارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اُسکے اُس کلام کو سعید بن زید سے
پس کہا سعید بن زید نے کہ ہم اور وہ نہین ہین مگر دو بندے خدا کے برتر کے نہین جائز ہی سجدہ مگر اللہ تعالی کیواسطے پس کہا
بطریق نے کہ اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے تم ہمپر اور دو مہر ونیز پس کہا سعید بن زید نے اُس سے کہ کیا سبب ہی تیرے آنیکا اُسنے
کہا مین اس واسطے آیا ہون کہ حاصل کرون مین تمسے اپنے بطریق کیواسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور حکام لشکر سے نہین ہی
کہ بیوفائی کرین عہد بعد دینے امان کے اور توڑین عہد کو سعید بن زید نے کہا کہ ای شخص شکر ہی خدا کا کہ ہم اُن لوگون مین نہین ہین کہ
نقض عہد اور غدر اور بیوفائی کرین کسی کے ساتھ اور بہ تحقیق دی مین نے تیرے سردار کو امان اور اُسکے ساتھیون سے اُسکو جو
ڈال دیوے ہتھیار کو اور نکلے بحالت اطاعت بطلب امان کے پس کہا اُسنے کہ یہ امان تمہارے اور تمہارے سردار اور تم دونگے
ہمراہیونکی طرف سے ہی سعید بن زید نے کہا ہان ایسا ہی ہی تمہارے لیے پس پھرا اور آیا وہ ہربیس کے پاس اور بیان کیا اُس سے
جواب سعید بن زید کا اور کہا چلو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہی غدر کرنے والے کو اور یہ قوم نہین خیانت
کرتے ہین اپنی امانت مین اور نہین کبر و غرور کرتے ہین اُسپر جو آتا ہی اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان**
کیا ہی کہ ہربیس نے پہنا لباس صوف کا اور نکال ڈالا اُسنے ریشمی کپڑا اور ڈال دیا ہتھیارون کو درانحالیکہ گرد آلود اور برہنہ پا

لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اُسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تاآنکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے پس جب دیکھا سعید
بن زید نے اُسکو اور وہ لباس صوف کے پہنتے تھا گرپڑے وہ اللہ تعالیٰ کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ الذی ازل لنا
جبابرتہم وامکننا من بطارقتہم پھر آئے اُسکی طرف اور بٹھایا اُسکو اپنے پہلو مین اور کہا اُس سے کہ یہ تیرا لباس ہی
اور بدل دیا تو نے اُسکو پس کہا اُسنے قسم ہی حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا مگر اسوقت اور نہین
پہنا تھا مین نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اُسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون مین تمسے لڑائی کا پس آیا
ہو سکتا ہی تمسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعیدؓ بن زید نے اُس سے کہ
آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھ سے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہوے ہمارے دین مین تو ہمارا
اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بےڈر قتل سے اور اُسپر عہد اس امر کا
ہوگا کہ نہ اُٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوے ہین اور نزدیک ہی
فتح اُسکی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر تجکو یہ منظور ہو کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور نہین وہ گفتگو تیری اور
مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاوے گا کام مین تیرے اور اُنکے تو بہتر ہی
ورنہ پہونچا دونگا مین تجکو اور اُس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھرنے کا کریگا اس جگہ پر تاآنکہ فیصلہ کردے گا
اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اُسی وقت بلایا سعیدؓ بن زید نے وقاصؓ
بن عوف العبدی کو اور کہا اُنسے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو تمنے
دیکھا ہی تمنے پس جلد سوار ہوے وقاص گل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تاآنکہ پہونچے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالیٰ کے پس جب اُٹھایا سر کو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دکھاؤ اپنے
ہتھیار اُنکو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تاکہ رعب مین ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور سبھون نے ایک ساتھ ہی
تکبیر کہی پس رعب مین ڈالا اُنھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اُنھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب کے
ہو گیا شہر کی طرف اور وہی شہر والونکو خبر بطریق کی وہ ہرقالؓ بن عتبہ تھے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر ہلاک ہوے حمایت کرنے
والے تمہارے اور لے لیا ہمنے تمہارے سردار کو ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمہاری جانون اور اہل و عیال اور مالونپر
پس انکار کیا تمنے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے
لیے تمہارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالیٰ پورا کرنے والا اپنے وعدہ کا ہی پس جب سُنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے منھ اُنکے اور
ڈرگئے دل اُنکے لڑائی سے اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اُسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم اہل
عرب سے قبل اُسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور واقع ہوا اُنمین خوف

پس پکار کر کہا انھون نے لغون لغون یعنی امان **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جانا
اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس اُس شخص کو لیکر جسکو
تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اُسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمہاری ذمہ داری کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کام
مین اور نہین توڑینگے تمہارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا اور متفرق کیا
انھون نے اُس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے
پاس پس جب ٹھہرا بطریق اُنکے سامنے اور دیکھا اُنکے ساتھیون کا جہاد اور اُس چیز کو جو سامنے تھی شہر کے شدت اُنکی لڑائی
سے جنبش دی اُسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنے انگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے
کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق مین نے جانا تھا اس
امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اُس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمہاری لڑائی کے وقت اور ہنگام اُٹھانے
شدت کے تمہاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بہ تعداد سنگریزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز سبز گھوڑون کو کہ اُترے اُنکے
ہوا سے ملے ہوے اور اُنپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمہارے بیچ مین نہین دیکھتا
ہون مین کوئی چیز اُنمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگونکو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اُن لوگون نے اور
کیا ہوے آیا اُنھین لوگون کو بھیجا ہی تمنے بجانب مین الجے کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اُسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا
مترجم سے کہ کہہ تو اُس سے کہ تحقیق ہو تجھپر ہم لوگ گروہ مسلمانونکے ہین بہت دکھلاتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین
اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اُسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہی
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر اور اُسی سے فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر تمہارے شہرون اور ملکون کو اور گھٹا دیا
اُسنے تمہارے لشکرونکو اور بھگا دیا تمہاری جماعتون کو اور مٹا دیا اُسنے تمہارے بڑونکو پس نہ ناچیز جانو تم اُس چیز کو جو دی
اللہ تعالیٰ نے برائی سے مسلمانونکو پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے کہنے سے
کہا اُسنے کہ بہ تحقیق بے سپر کیا تمنے اُس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین جانتے تھے ہم
کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اُسکے لوگون کو لڑائی اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط
ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اُسکا بنایا تھا اُسکو سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا
اُسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حد سے اور نکلنا تمہارے مقابلے کو
اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمہاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے سو برس تک اور
اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا منظور ہی تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تا کہ مصالحہ کرلیوین ہم تمسے اور عدالت کرو تم اپنی
شرائط اور درخواست مین کہ یہ امر نزدیک تر راہ راست کے ہمارے اور تمہارے واسطے ہو اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دیوینگے ہم تمھارے سے لیئے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تمپر ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب
آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے
کہہ تو اس سے کہ اللہ تعالی نے قدرت اور جگہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہی ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون مین
اور ذلیل اور خوار کیا ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو وہ انکا ملکیہ ادا کرتے ہین وجہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور تحقیق ڈالا تھا
تجھ مین تیرے نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمانہاے فریبندہ کے تا اینکہ پھیرا تھا اللہ تعالی نے تیرے
نفس مین بدیونکو اور چکھا دیا تجکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہی ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمھارے شہر اور اس چیز پر جو اُسمین
مین ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مار ڈالینگے ہم لوگونکو اور قید کر لیوینگے ہم اُن دلیرونکو جنھون نے ارادہ کیا ہی ہم سے لڑائی کا اور نہین
داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اُسنے کہ یقین ہو گیا مجکو اس امر کا کہ مسیح خشمناک
ہوے ہین اس شہر اور سواے اسکے اور شہرونپر کہ بھیجا تمکو اُنکی طرف اور غالب کردیا تمکو اُنپر اور تحقیق مین نے کوشش کی تمھاری
لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ دیے گئے ہو
کہ نہین بے پروا کرتا ہی کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین اندوہگین کرتی ہی تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے تم سے مگر سلامتی
اور بہتری کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے نہ بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور نہ بطمع باقی رہنے
اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا ہی مین نے بہتری بندون اور آبادی شہرونکا اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہی
فساد کو پس تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہی تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہانکے لوگون اور میرے ساتھیونکے
واسطے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اس صلح مین اُسنے کہا یہ امر تمپر حوالہ ہی پس دیکھو
اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالی فتح کرے مسلمانون پر صلح سے اس شہر کو وہ انکا لیکر
پھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہی یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون ایک مرد مسلمان سے ولیکن اللہ تعالی نے نفع
دیا ہی شہیدونکو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تم سے ایکہزار اوقیہ سونے اور
دوہزار اوقیہ چاندی اور ایکہزار کپڑے ریشمی پر پس ہنسے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور آپکے مسلمانون کے سامنے اور کہا
اُسنے کہ نہین سنتے ہو تم قول اس کبر کا اُنھون نے کہا ہان سنا ہمنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا اسکے ہم
تمھاری اُسکی شرطین پس کہا اُنھون نے کہ راے سردار کی بڑی اور شرط اُنکی پسند ہوگی ہمکو اور نہ باہر ہونگے ہم تمھاری
اطاعت سے پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اُس سے کہ تو شخص مصالحہ کرتے ہین
ہم تجھسے دوہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوارین شہر سے اور اُن ہتھیارونکو جو
ہو تیرے ساتھیونکے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آیندہ سال سے اور جزیہ اور تم ...

مصالحے کے نہ اٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے کوئی نئی بات
اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُنسے کہ یہ سب تمہارے واسطے ہمکو اپنے
اوپر منظور ہی اور مین ایک شرط کرتا ہون تم پر اور تمہارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ شرط کیا ہی اُسنے کہا کہ
وہ یہ ہی کہ نہ داخل ہوے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر مقرر کروگے باہر
شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا چھوڑ مے مجکو وہ اندر شہر کے تمہاری طرف سے
واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی امور لوگون کے اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمہاری طرف سے
مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ اُنکے ساتھ اور نہ داخل
ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد مین ڈالین معاملے کو ہمارے اور
تمہارے بیچ مین اور ہوجاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز بُرائی کا پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح
نے کہ ہم جسوقت مصالحہ کرینگے تمسے اپنے ذمے کرینگے تمہارے کام کو اور باز رکھینگے تمسے اور کوشش کرینگے تمہارے
دشمن پر اسواسطے کہ تم ہوجاؤگے ہماری ذمہداری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کرجاینگے مثل درمیانی کے تمہارے بیچ مین
بطریق نے کہا پس مقرر ہو شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ ہمنے منظور کیا تمہارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمہارے قلعہ مین داخل ہونے اور اقامت پس پشت پتھرونکی
تمہارے شہر مین نہین ہی بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پر پس روانہ ہوا بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ اُسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر برہنہ کیا اُسنے اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا
اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے
سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے پس آئے قوم کے لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین
جانین اور گیا مال پس کہا اُنسے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ کیا مین نے اُنسے مگر اسمین میرا مطلب اور ہی سواے
صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جا تو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُنسے کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسی کو عرب سے
اس امر کیواسطے کہ مالک ہوجائین وہ ہماری گردنون کے اور داخل ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرونکا ہی
ملک شام مین اور بہت ہی سب شہرون سے مالدار ہی اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو
مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سُنی
مترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطریق سے خبر دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے پس متوجہ
ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہی تو پس کہا بطریق نے کہ اے سردار
تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجھکو اور قوم کو پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول کرینگے وہ میری صلح کو

ہر آینہ داخل کرونگا مین تمکو شہر پناہ مین پہنا گواری اُنکے پس رکھو گے تم انمین اپنی تلوار کو اور مار ڈالو گے تم اُنکے لوگون کو اور لونڈی
اور غلام بناؤ گے عورتون کو اور لوٹ لو گے اُنکے مالون کو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور اُنکے شہر سے اور جانتا ہون
اُسکی راہون کو اس امر کو کہ کسطرح سے اُسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور
ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالیٰ کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا اور مترجم شرح بیان کرتا تھا
اُسکی ابو عبیدہؓ بن الجراح سے پس جب سُنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہو گئے چہرے اُنکے اور داخل ہوا خوف اُنکے دلون مین اور
بدل گئین رنگتین اُنکی پس اُسیوقت آیا اُنکے سامنے بطریق اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمے مین اسواسطے کہ مین
قید ہون اُنکے ہاتھو نمین اور یہی حال تمھارے لوگون اور بنی اعمام کا ہے پس اگر نہ مصالحہ کرو گے تم مار ڈالینگے وہ ہم سب کو
اور بعد ہمارے پھر ینگے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب سقدر مال دینے کی بطریق
نے کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچسو اوقیہ سونا اور ایکہزار اوقیہ چاندی اور دوسو پچاس کپڑے ریشمی اور اسیقدر تلوارین
پس خوش ہوے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطریق سے کہ کھولدیتے ہین ہم دروازے کو صرف تیرے
واسطے اور نہ داخل ہو تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اُٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور
چھپا دیوین اپنی عورتونکو اور مطمئن ہو جاوین اُنکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہے کہ
کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے ہمراہیون کے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے
بھیجدو گے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اُس سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اُنھون نے
دروازے کو پس داخل ہوا بطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تا اینکہ
چھوڑ دیا سعید بن زید نے اُنلوگون کو جو اُسمین محصور تھے اور لائے اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابو عبیدہ بن الجراح
نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگونکو اپنے پاس بطریق رہن کے اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑ دین اُنکو اور جاوین
وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ اور تھے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی
برائی کیجاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا مال کو سہیلؓ بن صباح نے بیان کیا ہے کہ آیا بطریق مع مال بارہ دن کے بعد اور
لائے وہ مسلمانونکے لشکر مین غلہ اور چارہ پس جب پورا ہو گیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اسکو بطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح
کے اور چھوڑا یا اپنے لوگونکو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کرو گے تاکہ شرط کرلون مین اس سے
تمھارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم متحمل نہو سکین اور نہ داخل ہووے ہمارے
شہر مین پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جنکا نام رافع بن عبد اللہ السہمی تھا پس کہا
اُنسے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمھارے ساتھ پانچسو سوار تمھاری برادری اور گروہ سے اور چارسو اور
مسلمانون سے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالیٰ کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے اسقدر جو ڈرنے کا

ف
فتح بعلبک بعد صلح کے

حق ہی اور ہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین اُٹھائے جاؤ گے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم اُس
امر کو کہ اللہ تعالیٰ سوال کریگا تمسے اُن لوگونکی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے اُس کام پر جو خلاف حق کروگے اور جان لو تم اُس بات کو
کہ مین نے سُنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے انّ اللہ تعالیٰ اوحی الی داؤد یا داؤد قل وعداتمن
ذکرنی ذکرتہ والظالم اذا ذکرنی لعنت پس قائم اور مقرر کرو تم گادے اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اسواسطے کہ تم اپنے
دشمنونکے بیچ مین ہو اور اللہ تعالیٰ اُنکی کمین گاہ مین ہی اور نہین جانتا مین سنے تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور اختیار رکھو سواحل ربا ہے
اور تاخت تاراج کرو اور رہو وے تاخت تمھاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھہ کم تمھارے ساتھیون سے اور نہ جگہ دو تم کسیکو
شہر والون سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمھارے ساتھیونمین کسی تاخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمھارا بسبب نزدیکی کے
تمھاری طرف اور اچھا معاملہ کرو اُس شخص کے ساتھ اُنکی جماعت سے جو امانت چاہے تمسے اور اصلاح کرو اُنکے آپس کے مقدمات
کی اور حکم کرو ان کو عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ باز رکھین وہ اپنے ہاتھونکو
زیادتی سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہی تمپر اور سلامتی ہو تمپر پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کوچ کا کہ اُسیوقت آیا حاکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا نصف اُس مقدار پر جسپر اہل بعلبک نے مصالحہ کیا تھا اور حاکم
مقرر کیا اُسپر سالم بن ذویب السلمی کو اور وہ ماموں عباس ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی اُنکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبد اللہ
کو اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بہ طلب حمص کے پس جب پہونچے وہ درمیان راس اور فیکہ کے ملاقات کی اُنسے حاکم
جوسیہ نے اُسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا اُنکو اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور از سر نو صلح کی اُسکے ساتھ اور روانہ
ہوئے تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین حبان بن تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُن لوگون مین جو رافع بن عبد اللہ کے ساتھ تھے اور حال
یہ تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوئے بالونکے اور مضبوط کیا تھا اُنکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل ہوتا
تھا اُسمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور باوجود اینہمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جا پڑتے
تھے اُن دیہات پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سو آدمیونپر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس
جب ہم پلٹ آتے تھے اسی طرح اور دوسرونکو بھیجتے تھے اور ہمارے آپسمین سریہ کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی
سریہ مین تو بھیجتے تھے ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی اہل بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوئے وہ ہماری خرید و فروخت
سے اور دیکھا انھون نے ہمکو ایسی قوم کہ نہ تھا ہم مین جھوٹھ اور نہ خیانت اور نہین چاہتے تھے ہم ظلم کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق درستی
پس پاس ہوگئے وہ لوگ اس سبب سے اور خوش ہوئے دل اُنکے اور فائدہ حاصل کیا اُنھون نے تھوڑی مدت مین ساتھ بڑے مال کے پس
جب دیکھا اُنکے بطریق نے اُس چیز کو حاصل ہوئی اُنکو سے اپنی تجارت مین بلایا اُسنے ایک کنیسہ واقع شہر مین اور کہا اُسنے کہ اے گروہ جوانون اور بالدیو
بتحقیق تمنے جانا ہی اس امر کو کہ مین نے کوشش کی تمھارے کامونمین اور رغبت اور خواہش کی مین نے سلامتی تمھاری جانون اور نگاہ رکھنے
اور بچانے اہل اور اولاد اور حفاظت تمھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اس چیز کو جو گیا میرے مال سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمھارے

اور ہتھیار میرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور بچگئے میرے اور تم لوگ پہونچے ہو ساتھ اس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور مین نے
اکیلے ادا کیا ہی چہارم اس مال کا جو واجب ہوا تھا شہر پر اُنھون نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے قول مین پس اب تو کیا کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ ای قوم تھا
مین پیشتر اُس سے تمکے مگر سردار تمھارا اور اب مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اُس چیز کا جو دیا ہی
مین نے مال سے عرب کو پس کہا اُنھون نے کہ ای بطریق ہم کہان سے لاوین تیرے واسطے اُسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ
اپنے مال سے نکالکر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کر دو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو ان عرب کو
اسواسطے کہ وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمھارے پاس لیکن بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار
گذرا اُنپر یہ امر پس آئے بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہی ہمارے سردار کا ہی اور تحقیق کوشش کی تھی اُسنے ہمارے کام
مین اور حمایت کی ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا اُنھون نے اور مقرر کیا اُسکے واسطے اپنے اوپر دسوان حصہ پس مقرر کیا اُسکی طرف سے
ایک شخص عشر لینے والا کہ لیتا تھا اُنسے دسوان حصہ اور یکجا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر یہانتک کہ بہت
دن پس جب دیکھا ہربیس نے اُس چیز کو جو جمع ہوا اُسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اُسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار ہی یہانکی سوداگری مین
نفع ہی کہ نہین دیکھا ہی اہل بعلبک نے کسی شہر کو مثل اُسکے پس یکجا کیا اُنکو دوبارہ کنیسہ مین اور کہا کہ ای قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے
تمھاری صلح پر اور یہ جو تم مجکو دیتے ہو وہ میرے تئین کافی نہین ہوتا ہی پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کردو مجکو مثل ایک تمھارے پس
مقرر کردو تم میرے لیے چہارم حصہ تاکہ جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کی قوم نے اور شور و فریاد کی اُنھون نے اور سُنی گئیں آوازین
اُنکی باہر شہر کے پس جب سُنی مسلمانون نے فریاد اُنکی بے صبری کی اُنھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو پس پکارا ہی
وہ سب نے سردار رافع بن عبداللہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار ہم سنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی اُنھون نے کہا کہ مین بھی سنتا ہون جیسا
کہ تمنے سُنا ہی اور نہین قریب ہی یہ کہ مین کچھ اُنکے ساتھ کرون مین حلال ہی ہمکو اُنکے پاس جانا اور اسی قرارداد پر ہمارے اور اُنکے جو ہے کارہ ہوا ہی
اور ہم زیادہ مستحق ہین ایفاے عہد اللہ کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ الی اخر الآیہ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس
اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے معاملے سے تو اصلاح کر دینگے ہم اُنکے بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم اُنکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع بن عبداللہ
نے اپنے کلام کو تا اینکہ دوڑکر آئے اُنکے پاس شہر کے لوگ پس جب ٹھہرے وہ اُنکے سامنے کہا اُنھون نے کہ ہم داد خواہ ہین اللہ سے اور تمسے بیان کیا
سب قصہ بنا اور جو کچھ کیا تھا بطریق نے اُنکے ساتھ اور جو قبول کیا تھا اُنھون نے اُسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طرح کرنا اسکا اُنمین رافع
بن عبداللہ نے کہا کہ نہ جگہ اور قدرت دینگے ہم اُسکو اس امر کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہی اُسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور رافع بن عبداللہ نے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم ہمسے اُنھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑ دی ہی تمھارے داخل ہونے
کی راہ شہر مین رافع بن عبداللہ نے کہا کہ مین قدرت داخل ہونیکی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح پس اگر اجازت دینگے وہ
داخل ہونگا مین ورنہ جدا ہونگا مین اور میرے ساتھی اپنی جگہ سے پھر لکھا اُنھون نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح کو پس جو اسمین لکھا اُنکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر مین جسطرح سے کہ اجازت دی ہی تمکو اُنھون نے پس داخل ہوے رافع بن عبداللہ شہر مین لیگئے وہ اپنے ساتھ

ؔله قوله تعالی ... اجرا عظیما ترجمہ اور جو وفا اور پورا کریگا اس بات کو جس پر عہد کیا اللہ سے ... پس جلد دیگا اللہ اسکو مزدوری بڑی ١٢

اسباب اور جو کچھ باہر شہر کے تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے **بیان** کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے بعلبک کو
مسلمانون کے ہاتھ پر اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعلبک مین رافع بن عبداللہ کو متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے
پس جب نزدیک جوسیہ کے پہونچے ملاقی ہوا اُنسے حاکم جوسیہ کا ساتھ ہدایا اور گھوڑے اور ہتھیارونکے اور تجدید کی اُسنے صلح کی ساتھ ابو عبیدہ
بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہان ایک دن اور روانہ ہوئے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین
روانہ کیا اُنہون نے پیشتر اپنے میسرہ کو اور ساتھ کیے اسکے پانچ ہزار سوار پس روانہ ہوا میسرہ تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین پس نکلے اور آئے خالد
بن الولید انکی ملاقات کو اور سلام کیا انپر اور مسلمانون پر اور بھیجا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہ رض کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچ ہزار سوار کے
اور بعد ضرار کے بھیجا تھا عمرو بن معدیکرب کو ساتھ پانچ ہزار سوار کے ہر دن ایک سردار کو اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ رض بن الجراح بعد انکے ساتھ باقی
لشکر کے پس جب وہ قریب حمص کے پہونچے یہ دعا مانگی اللھم عجل علینا فتحھا واخذل من فیھا من المشرکین اور استقبال کیا انکا مسلمانون نے اور
سلام کیا انپر اور اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور قیام کیا لکھا اُنہون نے ایک خط بنام اہل حمص اور اُسکے
بطریق ہربیس کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدة بن الجراح الفہری عامل امیر المومنین عمر بن الخطاب علی الشام
وقائد جیوشہ اما بعد فان اللہ سبحانہ وتعالی قد فتح اکثر بلادکم علی ایدینا ولا یغرنکم عظم مدینتکم وتشیید بنیانکم وکثرة زادکم
وھول اجسامکم فما مدینتکم عندنا اذ قد اتاکم الحرب الا کبرمة الضبا علی حجارة فی وسط عسکرنا والقینا اللحم فیھا وجمیع العسکر
یتوقع الاکل منھا وقد داروا بھا ینتظرون نضجھا وھذا یاتی بحورھا وھذا یاتی بنار فما اسرع نضاجھا وکل ما فیھا وانا ادعوکم الی
دین ارتضاہ لنا ربنا وشریعة جاء بھا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا واطعنا فان اجبتم کان لکم ما لنا وعلیکم ما علینا
وارتحلنا عنکم وخلفنا فیکم رجالا منا یعلمونکم امر دیننا وما افترض اللہ علینا کما فعلنا بکم اول مرة وان ابیتم الاسلام
اقررناکم علی اداء الجزیة وان ابیتم الجزیة فھلموا الی حربنا حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہد کو
جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے لیے جواب اُسکا پس لیا اُسنے
خط کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اسپر تیرونکو چلانیکا پس کہا اُسنے کہ اے قوم ٹھہرو اور روکو
اپنے ہاتھونکو کہ مین ایک شخص تمہین سے ہون اور میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی اُنہون نے اُسکے واسطے ایک رسی اور باندھی
اُسکی کمر مین اور چلایا اور کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے اور دیا خط
پس کہا اس سے بطریق نے کہ پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اُسنے کہا کہ ایسا نہین ہی ولیکن مین اور میری اولاد
انکی ذمہ داری اور عہد مین ہین اور نہین دیکھی مین نے قوم سے مگر نیکی اور بہتر یہ ہی کہ نہ لڑو تم اُنسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت اور
شدید ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آواز سخت سے اور جنگل ہمارا ہی اُنہون نے اپنے دین اور اُس چیز مین جو اُنکے

مجھ سے ساتھ کیا تھا اور اگر انکار کرو گے تم قبول دین اسلام سے تو ٹھہراوینگے ہم تمکو ادائے جزیہ پر اور اگر انکار کرو گے تم دینے سے تب چلو ہماری لڑائی کیطرف تا اینکہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے تمہارے بیچ مین اور وہ

نبی سے کہا انکے واسطے پس مرجانا اُنکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے
وہ تمہارے شہر سے مگر اس حال مین کہ سپرد کرا دوگے تم انکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو اُنکے ہاتھونپر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے دین کی
مجھکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمہاری بہتری کو سوا اُنکے اور مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے اُنکی
شدت لڑائی کا اور دبدبے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اُٹھاؤ پس جب
سُنا مرپس نے قول اُسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر نہ ہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین
تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی طرح
سے پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بکلمہ کفر کیا اور اُسکے بعد یہ لکھا

اما بعد یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیہ من التھدید ولا بد لنا من الحرب القتال والسلام

اور لپیٹا اور دیا خط معاہدی کو اور حکم کیا اُسکو اُتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور
دیا انکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے لشکر مسلمانونکو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا انھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے باب توما سے وہ
باب جبل پر اور بھیجا انھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھیجا ایک
ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد
بن الولید باب رستن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس جب
دوسرا دن ہو لیا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامونکو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اُنکو جانے کا بجانب شہر پناہ پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار تم اپنی
روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہی مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی اُنکے واسطے ہمارے
نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اُنسے بذات خود ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور اور پسند ہی
اور تھے وہ غلام قریب چار ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامونکو مرپس ملعون نے اور تحقیق
گرد تھے اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلیبان باندھی تھین انھون نے اپنے سرونپر اور کہا انھون نے کہ نہین جانتا تھا مین عرب کو اس
صفت سے اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے انمین سے جسنے دیکھا تھا انکو جنادین مین کہ یہ لوگ گروہ
عرب کے نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات کر و فریب ہی مطلب اُسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُنکے نزدیک کچھ بھی قدر اور مرتبہ کہ نہین
لڑتے ہین وہ خود ہمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اسفرا آغاز رات تک پس بھیجا مرپس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس
ابو عبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
پس پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم شیزر کا اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا ابو عبیدہ

رضی

بن الجراح نے اور پڑھا خط اور اُسمین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب قد تبین عندنا ضعفکم وسفر رایکم اذ وجھتم الینا
العبید للقتال ونحن صبیحۃ ھذہ اللیلۃ نخرج الیکم واللہ ینصرنا من یشاء پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس خط کو مشورہ کیا اُنھون نے اس
باب مین مسلمانون سے پس کہا اُنھون نے کہ ہماری راے یہ ہی کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کو کہ دیوین ہمکو وہ
بہت غلہ کھانے کو اور ضمانت کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ کوچ کر جاؤ تم اُنکے یہان سے تا اینکہ فتح کرے اللہ تعالیٰ تمپر سواے اس شہر کے پھر
رجوع کرینگے اور پھر ینگے ہم اُنکی طرف اور صرف ہو چکا ہوگا غلہ اُنکے کھانیکا اور متفرق ہو گئے ہونگے وہ سب اپنی جگھون مین پس تاخت تاراج
کر ڈالینگے ہم اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری راے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ عز و جل بزرگ نے تو مین قریب
تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہی پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا اُنھون نے جواب خط
اہل حمص اِن الفاظ اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورایت ان قولکم صلاحًا ولسنا ممن یرید البغی
علی احد من عباد اللہ عز و جل فان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرۃ خمسۃ ایام فالطریق قدامنا شاسع واذا فتح اللہ علینا
رجعنا الیکم فان فعلتم ذلک کان صلاحًا لکم والسلام اور لپیٹا خط کو اور مُہر کی اُسپر اور دیا ایلچی کو پس جب پڑھا ہرمیس نے خط کو بہت خوش ہوا اور
ایلچ کیا اُسنے رئیسونکو اور کہا اُنسے کہ بتحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تاکہ کوچ کر جاوین وہ تمھارے یہانسے اسواسطے کہ مثل عرب کی
مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پاویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اس سے دوسری طرف **راوی نے بیان** کیا ہی کہ بھیجا ہرمیس نے
قسبون کو اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا اُنھون نے عہد کوچ کر جانے کا
اور پوری ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے خوشی سے
پس اگر تم غلے اور دانے چارےکو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو بس کرو تم اس کام کو اُنھون نے کہا ہان ہمکو منظور ہی پس مول لیا مسلمانون
نے وہ چیزین جسکے وہ حاجتمند تھے اور کوچ کیا اُنکے یہانسے اور اہل حمص خوشی تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کر جانے سے
راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا اینکہ آ گئے وہ رستن مین اور دیکھا اُسکو کہ مضبوط اور
پانی اسمین کثیر اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو صلح کے پس انکار کی اور کہا اُنھون نے
کہ ہم صلح نکرینگے تا اینکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اُسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہرونکی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہو گیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی سپرد کرین اور
چھوڑ دیوین ہم اسکو تمھارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنیکے پس ملکے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام **نقیطا** تھا اور
آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اُسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہونکا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض اُنکے بعض کے پاس اور یہ امر مضر نہین
کرتا ہی پس کہلا بھیجا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہوگا ہم اسکو جلد انجام دینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے
ثابت بن علقمہ سے **روایت** کی ہی کہا کہ ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا اُنھون نے اور
اُترے تھے رستن مین اور بلایا اُنھون نے اہل راے اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس امر کو یہ شہر بڑا مضبوط ہی

اور نہین ہی کوئی سبیل اُسکے فتح کی مگر مکر اور فریب سے اور مین نے ارادہ کیا ہی کہ مقید کرو نمین تم مین سے بیس آدمیونکو بیس صندوقون مین اور ہو وین
کنجی اور قفل اُسکے تمہارے پاس پس جسوقت پہونچ جاؤ شہر مین تب نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد دیے جاؤ گے پس خالد بن الولید نے کہا کہ
ہر گاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہی پس چاہیے کہ ہو وین قفل ظاہر سطح صندوقون اور نیچے کے تختے مین نرمادگی ہو وین بدون کسی چیز روکنے والی کے
پس جسوقت کہ پہونچین قوم نکلین ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہی ساتھ تکبیر کے پس منظور کیا اس رائے کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھانے کے صندوقونکو اور توڑ دیا اُنکے نیچے کے تختونکو اور نرمادگی لگائی اُنمین پس پہلے سب کے داخل ہوئے
صندوق مین ضرار بن الازور اور شبیب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع الحمیری اور عمرو بن معدیکرب اور ہلال اور ہاشم بن عتبہ اور قیس بن ہبیرہ
اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد الرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن کاکل الفزاری اور مازن بن عامر اور ربیعہ
بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص اور عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ان سب کا
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈالدیا انکو نقیطا نے اپنی زوجہ کے محل مین جسکا نام ماریہ تھا
اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا اینکہ اترے وہ ایک گاؤن مین جسکو لوگ سوید کہتے تھے پس جب رات ہوئی بھیجا خالد بن الولید کو
ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اسی وقت بلند ہوا شور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا کہ جب چھوڑ دیا اُنکو
نقیطا نے ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ بطرف اپنے کنیسہ کے مع اپنے بطارقہ کے تاکہ پڑھین وہ نماز شکر کی اور بلند ہوئین آوازین انکی انجیل کے
پڑھنے کی اور سُنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی آوازونکو پس اُسیوقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی اُنھون نے اپنی
جانونپر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اُس سے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دے دین اُسنے کنجیان
انکو پس جب گئین اُنکے ہاتھ مین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر اُنکے کنیسہ مین پس نہین ٹھہری کسی نے قوم سے
اُنکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنیکی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھی اور مقرر کیا عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن عامر اور
اسید بن سلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا اُنکے کنجیان دروازونکی اور کہا اُنسے کہ کھولو دروازونکو اور بلند کرو اپنی
آوازونکو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمہارے چھپے ہوئے ہین گرد شہر کے پس اُنھون نے ایسا ہی کیا پس جب کھولا دروازونکو اور تکبیرین
کہین اُنھون نے جواب دیا انکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آگئے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جواب دیا خالد نے اُنکو
ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوئے وہ شہر مین اور سنین اہل رستن نے آوازین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا اُنھون نے کہ وہ
مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا اُنھون نے کہ نہ لڑینگے ہم تمسے اور ہم تمہارے قیدی ہین پس
عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہمکو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا اُنپر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوئے بعض لوگ اُنمین اور
باقی ہو بہت اپنے دین پر باقرار ادائے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن الولید نے
اس سے کہ نکلجا تو مع اپنے لڑکے بالونکے ہمارے یہانسے پس نکالدیا اُسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اُسنے اہل حمص کو
حال فتح رستن سے پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ اور جانا اُنھون نے کہ اہل عرب صبح کرینگے اُنکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

پہونچی خبر فتح رستن کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اُنھون نے واسطے ادا سے شکر اللہ تعالی کے اور روانہ کیا ایکہزار مرد کو اور وصیت کی انکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا انپر بلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا ان لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید اور عبد اللہ بن جعفر اور ساتھی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچا اور اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے وہان حماۃ کے لوگ مسلمانونکی صلح مین جیسا کہ بیان کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیرز بھی مسلمانونکی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق انکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی نے ایک بطریق ظالم کو جسکا نام نکلس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چکھایا اہل شیرز کو ذائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابو عبیدہ بن الجراح کو پہونچی بھیجا اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان اسپ سوار کو پیشتر اپنے بجانب شیرز کے پس تاخت تاراج کیا گروہ نے انکے ملک کو اور واقع ہوا شور و غل اور سنا نکلس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیرز کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ ای اہل شیرز جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا مجکو تمپر واسطے حفاظت تمھارے شہر کے پھر کھولدیا اُسنے خزانہ ہتھیارونکا اور تقسیم کیا انکو اور حکم کیا انکو لڑنے کا پس تھی قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیونکے اور ڈرایا انکو اس لشکر نے اور حیران ہوئین عقلین انکی پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیرز کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اہل شیرز فان حصنکم لیس ھو بامنع من حصن بعلبک ولا من الرستن ولا رجالکم باشجع من رجالھما فاذا اقرأتم کتابی ھذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخالفوا فیکون بالا فاک علیکم اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیرز کے پاس دیا اُنھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکلس کو پس اسنے کہا کیا رائے ہی تمھاری ای اہل شیرز پس کہا اُنھون نے کہ سچے ہین عرب سو واسطے کہ نہین ہین ہماری شہر پناہ انکو انکی شہر پناہون سے زیادہ مضبوط جسکو لے لیا ہی مسلمانون نے پس کیونکر شیرز انکو بازرکھے گا پس بُرا اور سخت کہا نکلس نے انکو اور لعنت کی انپر اور حکم کیا اپنے غلامونکو اُنکے مارنیکا اور نکلے وہ اور شہر پناہ کو توڑ دیا انکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے پھر منادی کروائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونمین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالی نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور بتحقیق نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھاری ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ انکی طرف پس سوار ہوے عرب اپنے گھوڑونپر اور ارادہ کیا تھا اُنھون نے روانگی کا کہ دفعۃً ظاہر ہوا انکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا انکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے طرف اُسکے اور تھا وہ ایک بڑا اقسا اور اُسکے ساتھ ایک سو بردون تھے اور انکو ایک سو گبر گھیرے ہوے ہین اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانونکے اُترنے کا حال شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ڈانٹا انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانک لیا براذین کو اور رفیع کرلیا اقسا اور گبرونکو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پایا انکو نہر معلون پر استفسار حال کیا اقسا سے پس بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب روم اور روسیا اور صقالیہ اور افرنج اور ارمن سنگلک کی ہی بادشاہ کی اور وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کاپس برا دکھائی دیا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اُنھون نے قسیس اسلام کو پس کہا اُسنے ترجمان سے کہ کہ تو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھ پر اور

عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسلام کو گبرون پر پس انکار کیا اُنھون نے پس مارین گردنین اُنکی اور روانہ ہوے بجانب حمص کے پس
نہین خبردار ہوئے اہل حمص مگر اسوقت کہ گردہ مسلمانون نے تاخت تاراج کی اُنپر پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کر لیا
اُسکے دروازونکو اور کہا غدر اور بیوفائی کی عرب نے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اُسکو
اور سخت گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا اُنھون نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معاشر العرب انکم نقضتم عہدکم
وانتم صالحتمونا علی المیرۃ فتمر فاکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب اسکا اس مضمون سے دیا کہ ہم بیوفائی نہین کرتے ہین اور
نہین عہد توڑتے ہین اور آیا نہین جانتا تھا تمنے کہ مین نے عہد کیا تھا تمسے اس قرار داد پر کہ پھر جاؤنگا تمھارے یہان سے تا انیکہ فتح
کر دونگا کسی شہر کو شہرہاے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا اگر منظور ہوگا تو جاؤنگا مین تمھاری کسی دوسری طرف کو یا آؤنگا مین
تمھاری جانب کو اہل حمص نے کہا سچ ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تحقیق فتح کیا اللہ نے ہمارے واسطے شیزار و رستن کو آسانی سے اور اب یہ
نہین ہی تمھارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حالمین کہ از سر نو تم صلح کر دپس کہا قسون نے کہ سچے ہو تم نہین ہی تمپر سرزنش خطا ہماری ہی
کہ مضبوطی عہد کی کر لی ہمنے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگونکو اور کہا کہ لو تم سامان لڑائی کو اس
واسطے کہ قوم بدون توشے کے ہین اور نہ اُنکے واسطے کوئی مدد آنیوالی ہی اُنکے طاغی کی طرفسے اعانت طلب کرو تم اللہ سے اور اُسی پر
بھروسہ کرو تم راوی نے بیان کیا ہی کہ نزدیک ہوے مسلمان دروازونسے پس یکجا ہوے اہل حمص اپنے بطریق کے پاس
اور کہا اُس سے کہ تیری کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ لڑین ہم اُنسے اور نہ دکھا دین ہم انکو اپنی جانب سے ضعف کو اُنھون نے کہا کہ کھانا
کہان ہی اور کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ میرے نزدیک کھتا غلے کا ہی کہ کافی ہوگا تمھارے کھانیکو مدت دراز تک پھر کھولا اُسنے خزانہ اپنے دادا جسمین کا
جسمین غلہ تھا اور تقسیم کیا اُنکو اور دین اُنکو زرہین اور ہتھیار اور آگے رکھی گئی اُنکی انجیل اور گذرانی اُنھون نے وہ رات در انحالیکہ زاری کرتے تھے
وہ ساتھ اپنے کلمات کفر کے پس جب صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان نشانہاے فوج اور پانچ ہزار
گبرونکے کہ نہین ظاہر تھی اُنکے جسم سے سواے گوشۂ پتلی آنکھونکے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور بے سپر کیا اُنھون نے اپنی جانونکو واسطے موت
کے پیچھے اپنے مال و اہل و عیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ اُنکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیونکے اور حملہ کیا اُنھون نے اُنپر اور گبر لوگ مثل چھٹے
ہوے پتھرونکے تھے کہ نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہون سے اور نہین اندیشہ مند تھے اس معاملے مین پس اسی وقت شور کیا بطریق نے پس
شور کیا رومیون نے اور گرے وہ مسلمانون پر اور چلائے پیدل لوگون نے تیرہاے زہر دار کو اور مل گئے دونون فریق اور پیچھے کو پھرے
مسلمان اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہزیمت مسلمانونکو بہت سخت گذرا اُنپر یہ
معاملہ اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ ای اولاد زنان عربیہ پھرو پھرو بجانب دشمن کے برکت دیوے اللہ تم مین اور اُسدن کے
پیچھے اور دن بھی ہی حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا اُنھون نے اہل حمص پر اور ڈرانے
والے شدت کے اُنپر اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے اُنمین ضرب تلوار کو مثل سوختہ
آگ کے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ بن مسروق نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

کہتے ہوے اور دوڑے رومی بڑبڑاتے ہوے اپنی لغت مین بسبب ظاہر ہوتے قتل کے انہین اور بھرے وہ مثل مکھیونکے اور گھیر لیا مسلمانونکو اور بیٹھ گئے گبر لوگ زانونکے بل اور چھپے وہ ڈھالونکے ساتھ اور خالی کیے تیراندازی سے ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے یہ حال نکلے ساتھ نشان کے اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور پکارتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اسواسطے کہ یہ معاملہ قسم ہے خدا کی کہ غنیمت ہے دین اور دنیا مین پس اسی حالمین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانونکو لڑائی پر دفعتہً سامنے آیا ایک بطریس رومی اور وہ زرہ مضبوط اور بازو رکھنے والی پہنے اور جوش خروش مین مثل شیر کے تھا پس حملہ کیا اُسنے خالد بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اُسکے حملے کو اور آئے اُسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا اینکہ جسوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گبر کے سر پر اُڑکر علیحدہ گری تلوار اُنکے ہاتھ سے اور باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس اُمید کی گبر نے اُنمین اور حملہ کیا اُنپر پس دوڑ آئے خالد بن الولید اُسپر اور چمٹ گئے اُسکو اور دبے لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور ہلایا خالد بن الولید نے گبر کو اپنے جسم سے اور گود مین لیا اُسکو درمیان اپنے دونون ہاتھونکے پس پس ڈالین اُنھون نے پسلیان اُسکی اور ڈالدیا اُسکو مار کر اور لیلی خالد بن الولید نے تلوار اُسکی پس جنبش دی اُسکو اپنے ہاتھ مین پس اُڑین اس سے چنگاریان مشابہ آگ کے اور رکھ لیا اُسکے سر کو کوبہ زین پر اور پکارا بنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے اور دوڑ آئے وہ رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے دائین اور بائین اور پکار کر کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور لڑتے رہے اسیطرح تا اینکہ لٹکا آفتاب وسط آسمان مین اور گرم ہوئی زرہ اُنکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید معرکے سے اور بنی مخزوم اُنکے پیچھے تھے اور خون انکی زرہون پر تھا اور چہرے اُنکے مثل گل لالے کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری ای ابا سلیمان تحقیق کوشش کی اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا مرقال ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا میمنہ روم پر اور اُنکے ساتھ میسرہ بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس مل گئے ساتھ قوم کے میمنہ مین اور مارا تلوارون سے اور صبر کیا اُنھون نے موت پر اور حملہ کیا بعد اُنکے قیس بن ہبیرہ نے مع اپنی قوم کے میسرہ روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے اُنکو اور حملہ کیا بعد اُنکے عکرمہ بن ابی جہل نے اور اُنکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور در آئے وہ جماعت روم مین پس اُسی وقت گرم ہوئی لڑائی اور منتظر ہوئین جانین مسلمانونکی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اُنھون نے شہادت کا پس نہین دیکھا اُنھون نے حمص کے دن کسی کو مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سوائے اُسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل سخت تر تھے انمین سے لڑائی مین اور وہ اُمید رکھتے تھے تیرونکی اور قصد کرتے تھے انکی طرف اور کہا گیا اُنسے کہ پرہیز کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جانکے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ ای قوم ہر گاہ مین لڑتا تھا بتون کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول مین نہ لڑون اور تحقیق مین دیکھتا ہون حورون کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک اُن مین کی اپنے ہاتھ کی کلائی کو

اہل دنیا کے واسطے تو مرجاوین اہل دنیا اُسکی خواہش ورتمنا مین دیکھتا ہون ایک انمین سے کہ اُسکے ہاتھ مین دستار ریشمی اور کاسہ
جواہر کا ہی اور وہ کہتی ہی کہ جلدی کر دتم ہمارے واسطے جوڑا ہونے کو کہ ہم مشتاق تمھارے ہین اور کہا عکرمہ نے بہ تحقیق
سچا وعدہ کیا تھا ہم سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نکالا اور راست کیا
اُنھون نے اپنی تلوار کو اور در آئے وہ مشرکین مین اور نہین زیادہ کی اُنھون نے مگر بیش قدمی ور دلیری اور تعجب کیا رومیون
نے اُنکے اچھے صبر کرنے سے اور اُنکے لڑنے سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ اُسی وقت قصد کیا فرس بطریق نے اور اُسکے پاس
ایک بڑا حربہ چمکتا ہوا تھا پس جنبش دی اُسنے اُسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اُسکو پس پڑا وہ عکرمہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے
وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ انپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اُنکے چچا کے بیٹے مار ڈالے گئے آکر ٹھہرے
اُنکی لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تا کہ جانتے وہ کہ ہم جو تہمت
بھڑتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین ہم نیزون کی نوکون پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان
حالت ترس اور خوف مین تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کر لیا اُنھون نے دروازونکو اور
پھرے مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گذرانی اُنھون نے پس جب صبح کی نماز پڑھی اُنھون نے کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کرو گے تم اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آوین تمکو باہر
شہر کے تو ہر آئینہ پوری اور روان ہوگی خواہش تمھاری اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے قوت اور غلبہ دیا ہی تمکو روم پر اور فتح کیے
اُسنے تمھارے واسطے شہر پناہون اور قلعون کو پس یہ کیا کمی اور کوتاہی ہی اور اللہ تعالیٰ تمھارے سامنے ہی اور تمکو دیکھتا ہی پس
کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیونکے ہین اور نہین ہین اُنمین بازاری
اور ڈرنے والے بد دل اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہی تمھاری ای ابا سلیمان
راہ پر کرے اللہ تعالیٰ تمھارے کامون کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمھارے رائے کو خالد بن الولید نے کہا کہ میری
رائے یہ ہی کہ ہم کشادگی دیوینگے قوم کو اور دور ہو جاوین اُنسے اور چھوڑ دیوین ہم اُنکے لیے اپنی جگہ اور اونٹون کو پس جب
تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہوینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین باگین پھیرینگے ہم اُنپر اور پھاڑ
ڈالینگے اُنکو بسبب اُنکے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر رائے تجویز کی
تم نے اور وعدہ کر لیا آپس مین مسلمانون نے کشادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے پس جب صبح کی
قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے مسلمانون نے اُمید دلائی اُنکو اپنی جانون مین
اور پھیرے تھے اُنسے تا اینکہ روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور اُمید کی قوم نے مسلمانون مین
بسبب اُسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی کرنا مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر پس
بھاگے عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو راوی نے سراقہ بن قادم الخفی سے جو فتوح ملک شام مین موجود تھے

بسلسلہ راویون کے **روایت** کی ہی کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا دریس نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیونکے بطلب جوسیہ کے اور پہونچ گئے اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس بڈھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اُسکو تجربے نے اور جانتا تھا وہ راہین مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اُسنے توریت اور انجیل و صحف شیث اور ابراہیم علے نبینا و علیہما الصلوۃ والسلام کو اور ربانی تھی اُسنے صحبت بعض حواری عیسی علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہرپناہ کے اوپر اور دیکھا مسلمانونکو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ اُنکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب اُنکا پکار کر کہتا تھا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سونگھی ہی بو اُس دن کی اہل حمص پر سختی ہو تم پر اے اہل حمص بہ تحقیق اہل عرب نہ سپرد کرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مار ڈالے جاوین وہ سب کے سب **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ قس شور کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مریس درپے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھرو پھرو اے گروہ مسلمانونکے برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اور مدد کرے تمہاری دشمنونپر پس جب سنی مسلمانون نے آواز اُنکی پھرے رومیونپر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والیکے کمان سے گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنے والے تھے تا اینکہ گھیر لیا اُنکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانونکے بیچ مین مثل تل سپید کے سیاہ بیل مین تھے پس چڑھایا گبرون نے اپنی کمانونکو اور چلائے عرب نے اپنے تیر ہاے زہر دار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے اُنپر مثل حملہ کرنے شیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد اُنکے مثل کرگسون کے پس مار گراتے تھے اُنکو دائین بائین یہانتک کہ اُنکو نسار کر دیا بہتونکو اُنمین سے عطیہ بن فہر الزبیر نے **بیان** کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے معاملے کو اپنے ساتھ حملہ کیا اُنھون نے ہمپر تا اینکہ گرم ہوا تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دُم اُسکی سُرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے طلائی حاکم بعلبک کے اور اونکے سر پر عمامہ سُرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے اور ہلایا اُسکو پس اُڑین اُس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالی اُس شخص پر جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزونکو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اُسی وقت نکالا عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیونپر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل اور اولاد کے واسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی تمہارے سامنے ہی اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمہارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ تھے ساتھ پانچ سو سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیونپر اور نہین آگاہ ہوے گبران رومی مگر اُسوقت کہ ضربات تیرون نے لیلیا تھا اُنکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ جوانمردو لو تم دروازے کو تاکہ نہ نجات پاوین رومی تمہارے ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے اُنکو پھینکدیا اُنھون نے اسباب کو

اور قصد کیا اُنھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے انمین سے جو بھاگ بچے مھند بن سیف فزاری نے **بیان** کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین بھاگ بچے ایکہزار سوار ہمراہی مریس سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی مصیبت اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس انہین کے باہر شہر پناہ کے تھے **سعید بن زید** نے **بیان** کیا ہی کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیونکو کہ مارے گئے تھے سواے زخمی اور قیدی کے انمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ آیا دیکھا ہی تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہی تو سواے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہی مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول سُرخ رنگ والیکو اور وہ زرہ وغیرہ اسطرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک کی پھیلی تھی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور سعید پڑھتے تھے مین نے اللّٰھم انی اعدہ قتل دتک قبل قلہ اتی اللھم اجعل قتلہ علی یدی وارزقنی اجرہ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیلیے تمنے کپڑے اُسکے مین نے کہا کہ نہین ولیکن میری نشانی اسمین ایک تیر ہی جسکو مارا اور رہجا دیا ہی مین نے اُسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازار بند کی جگہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید کو پس ایساہی کیا مسلمانون نے پس جب رکھ دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کو لیے مسلمانون نے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار تھے اور لائے اُس سب کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیونکا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور یکجا ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے کنیسہ مین اور بات چیت کی اُنھون نے قسیون اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانونکے سپرد کر دوین پس نکلکر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دین شہر کو اُنکے اور ہووین وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہوا اور واجب ہوئی ہمپر نیکو خواہی تمھاری اور چلے جاینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی اور چاہی رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانونکی ساتھ ٹھہرانیکے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی **یرموک** کے اور سبب اسواسطے تھا کہ نزدیک ہوجاوین مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکو خواہی کے جریر بن عون نے نجار سے **روایت** کی ہی کہا نجار نے کہ مصالحہ کیا اہل حمص نے بعد مارے جانے مریس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوے جماعت مسلمانون سے اکیس یا تیئیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پہونچین خبرین ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور رستن اور شیرز کو اور چھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے مریس کیواسطے بھیجا تھا پس پہونچا وہ اس معاملے سے کاہش جان کو اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا اُسنے تا اُنکی

یکجا کیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکر ونکو پس تھا طول اُسکے لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک اکیس فرسخ اور بھیجا اُسنے فوجونکو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کرین وہ صور اور اعکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا بانتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی
تھی اُسنے قوم ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے
پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب دولت کے اور پاپیادہ ہوگیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین
اُسکے تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسیسونکے اور بیٹھا اُنکے منبر کفریہ اور ٹھہرے ملوک اور ہرقلیہ اور قیاصرہ کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھون نے
آواز ونکو ساتھ گریہ وزاری کے پس منع کیا اُنکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب تحقیق مین نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے
کو اور قسیم ہوا اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہوجاوینگے میرے اس تختگاہ تک اور گریہ اور زاری کام عورتونکا ہی اور تحقیق یکجا ہوا تمہارے واسطے اسقدر
لشکر وسامان کہ نہین قدرت رکھتا ہی اُس مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا مین نے اپنے مال اور لوگونکو تاکہ باز رکھو تمین اہل عرب سے
اور تمہارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہونسے اور قصد کرو اپنی اپنی رعیت کیواسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اُنپر اور
صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور مین ایک بات
تمسے پوچھتا ہون اور اسکا جواب تمسے چاہتا ہون تب کہا اُنھون نے کہ سوال کر تو ہمسے جو تجکو منظور ہو پس کہا اُسنے کہ تحقیق تم لوگ بہت
ہو از روے کمک اور شمار کے اور بڑے ہین ڈیل تمہارے اور زیادہ ہی قوت تمہاری اہل عرب سے پس کسطور کہان سے واقع ہوئی تمپر
بازماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمہارے دبدبے سے اور مکرر اُنھون نے تمہاری طرف کا قصد کیا اور شکست اُٹھاکر
پلٹ گئے اور اب غالب ہوگئی تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگے بدن اور بھوکھے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مار ڈالا
اُنھون نے تمکو بصرے اور حوران مین اور غالب ہوگئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے
جواب سے اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہی تو کسوجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا
کہ نہین قس نے کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہی اپنے دین مین اور انکار کی اُنھون نے اُس چیز کی جسکو
مسیح بن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی اُنمین پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نہین ہی اور رائگان کردیا اُنھون نے
اپنی نماز کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظاہر ہوے اُنمین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا حال یہ ہی کہ فرمانبرداری کرتے ہین وہ
لوگ اپنے پروردگار کی اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دنکو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار
کی یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمین ایسا نہین ہی کہ ایک دوسرے پر ظلم اور برائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت
اُنکی راستی اور عبادت ہی اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہی اُنھون نے اس
امر کو دنیا نیست ہونیوالی ہی اور عالم آخرت پائدار اور باقی ہی پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور اسی وجہ سے غلبہ
دیے گئے ہین اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہی پس کوئی ضرورت نہین ہی مجکو تمہاری مدد دہی کی ورنہ قیام کرونگا مین تمہارے بیچ مین

۹ پابندی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ... مطابق احکام شریعت کے کام کرتے ہین اور خلاف احکام شریعت سے باز رہتے ہین ۱۲

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہو کہ پھیر دون ان لشکرون کو اُنکے شہرونکی طرف اور لیلون اپنا مال اور لڑکے بالے اور
چھوڑ دون ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا
گر پڑے سجدہ مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ تو ایسا نکر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو مطالبہ کیا جاویگا تو اس سبب
سے قیامت کے دن اور ہوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پر دشمن ہمارے اور اگر تو
چلا جاویگا عمدہ باغ ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور تحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے یہ لشکر کہ کسی بادشاہ
کیواسطے نہین جمع ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اُنکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہم پر اور اگر غلبہ
ہوگا ہمارے دشمنونکے واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانونکی پس مقدمۃ الجیش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے ہمکو
کوچ کرنیکی واسطے لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اُنکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو بھاری پانچ بادشاہان
روم کے پس پہلے بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اس نشانکو قناطر ملک رومیہ کے
اور ہمراہ کیا اُسکے ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالیہ سے اور خلعت اور ٹیکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جس مین
دو شمسے سونیکے تھے اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشانکو جرجیر ملک **عموریہ** اور **انگوریہ** کو اور خلعت دی اُسکو اور
کہا اُس سے سردار مقرر کیا مین نے تجکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دریجانکو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم
مغلیہ اور **افرنج** سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قورین کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم **دمس**
اور **ارمن** اور **مغلیط** سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑ سے جسکے سر پر
صلیب یاقوت سُرخ کی تھی اور سپرد کیا **باہان** ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور شجاعت
والے لوگون سے اور وہ لڑا تھا مکرر لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ ای باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس تمام لشکر پر پس تیرے
حکم پر کسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قورین سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلبان تمھاری تحت صلیب
باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اُسکی راے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم اہل
عرب کو جہان کہین وہ ہون اور نہ خوف اور بددلی کرو تم اور لڑو واسطے دین قویم اور شرع مضبوط کے واسطے اور جدا ہو جاؤ تم چار راہون مین
اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کروگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ بن ایہم الغسانی
کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُنسے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ ہلاکی ہر شے
کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلاؤ اُنکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو اور
نماز دعا کی پڑھو اُنکے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عنبسہ سے **روایت** کی ہی کہ کل فوج جو ہرقل نے یرموک
کیطرف سے بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گروہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین تعداد اس فوج کی
سات لاکھ ہی راشد بن سعید الحمیری نے **بیان** کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجکو حرص اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکرونکی پس جب قریب ہمارے پہونچین فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین ایک اونچی زمین پر پس شمار کیے مین نے بیس نشان جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے روماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش اُنکی تعداد کے پس گئے روماس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب رہی وہ ایکدن رات پھر واپس آئے پس جب دیکھا ہمنے اُنکو یکجا ہوے ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اُنھون نے کہا کہ سُنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہی پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہ سنین اُسکو ہمارے جاسوس اور بیان کرین وہ ہمسے تاکہ ڈرو تم لوگ اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای روماس تمھاری فوج مین ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا روماس نے کہ ای سردار ہمارے لشکر ونمین ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس کلام کو کہا اللهم اکبر ابشروا پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئة قليلة آخر تک **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ہرقل نے مطیع اور محکوم کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجائے گئے قرنائے واسطے کوچ کے اور نکلا ہرقل باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دریجان اور اپنے بھانجے **قورس** سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اُسکے لشکر پر اسوقت تک کہ صف بندی کرو تم عرب مسلمین پر پس حکم رانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اُسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہوگا اور جان لو تم اس امر کو کہ تمھارے اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہی پس اگر غالب ہوجاوینگے وہ تم پر پس اکتفا اور قناعت کرینگے وہ تم کو شہرونپر کبھی بلکہ اُمید کرینگے ہم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہرونمین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سوائے جانکے اور بناوینگے تمھارے بیٹونکو غلام اور لاوینگے تمھاری لڑکیونکو ملکیت مین اور تمھاری عورتونکو لونڈیان بناوینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور شرع کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناطر کو اور گھاٹی **طرطوس** اور جبلہ اور لاذقیہ پہاڑ ونکے اور بھیجا جرجیر کو راہ پر **معرات** اور **میرمین** کی اور روانہ کیا قورس کو **حلب** اور **حماة** کی اور بھیجا دریجان کو **ارض عواصم** اور **قنسرین** پر اور روانہ ہوا باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پتھرون اور گھنے درختونکو راہ سے اور نہین گذر کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہانکے لوگو نپر اور مانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور چڑیان اور وہ چیزین جسکی طاقت اور قدرت انکو نہ تھی اور لوگ دعا کرتے تھے انپر اور کہتے تھے کہ خدا تمکو پھر ہمپر نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمۃ الجیش تھا اور اُسکے ساتھ بنو غسان تھے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانونکے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح کے معاہدین سے لشکر رومیونمین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کے پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوے اُنسے جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانونکے لشکر کو پس نہ پایا اُنکو حمص مین اور کہا لوگون نے اُنسے کہ لشکر مسلمانونکا جابیہ مین ہی اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اُس شخص کو جو لیتا تھا اُنسے خراج اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا اُنپر یہ معاملہ اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانونکے تاریکی رات مین پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگونکی طرف اور کہا اور قسم دلائی اُنکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین اُنکے کلام کو پھر کھڑے ہوے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالیٰ کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانونکے ساتھ مدد اور غلبہ کے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے آزمایش تمھاری بلاے نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم اور سچا کیا اپنے وعدہ کو اور دلایا تمپر اپنی مدد اکثر جگہو نمین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب مدد کی ہے تمپر ترک کے شہرونسے اور روانہ کیا ہے اُنکو تمھاری طرف بعد ازانکہ بوجھل کردیا ہے اُنکو ساتھ زاد و سامان کے چاہتے ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا کو اپنے مُنھونسے اور اللہ تعالیٰ پورا اور تمام کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف راہون مین اور وعدہ اُن سبکا یہ ہے کہ ہو جاوین سب تمھارے مقابل مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے اور نہ ہوگا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ مخذول و پشیمان کرنیوالا ہے تمھارے دشمنونکا اور نہ ہوگا وہ شخص بہت جسکو مخذول و پشیمان کریگا اللہ تعالیٰ پس کیا راے ہے تمھاری اس معاملے مین پھر کہا اپنے جاسوس سے کہ اُٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانونکو اس امر سے جو دیکھا ہے تونے پس اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اُسنے مسلمانونکو ساتھ اُس چیز کے جو دیکھی تھی اُسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانونپر اور داخل ہوا بعض کے دلون پر خوف اور دیکھنے لگے بعض اُنمین کے بعض کی طرف اور کسینے اُنمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کیا سکوت ہے میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی راے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے سابق الایمان والونسے اور کہا اُنھونے کہ اے سردار تم بزرگی و مرتبے کے آدمی ہو اور تمھاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس امت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانونکی ہو پس کہا ابوعبیدہ نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ تعالیٰ توفیق دے پس اُٹھ کھڑے ہوے اُنکی طرف دس مسلمان جسمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ مضر سے تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار تم وہ شخص ہو کہ تمھارے واسطے بلندی و مرتبہ ہے اور ہماری راے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اسجگہ سے اور اُترو ایک میدان چراگاہ اور جاے کشادہ مین جو نزدیک ہووے وادی القریٰ کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب و فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہیر تم رحمت کرے اللہ تمپر کہ تحقیق مشورہ دیا تمنے جو تمھاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے بُرا مانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے واسطے اس امر کو اور سرزنش و ملامت کرینگے وہ مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے اُن شہرونکو جنکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

اور امر مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرۃ المرادی رضی اللہ
عنہ اور کہا کہ ای امین الامۃ نہ پھرینگے ہم اپنے اہل وعیال کیطرف صحیح اور سالم اگر نکل جاوینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر
چھوڑ دینگے ہم چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور
زمین خشک بے گیاہ اور غذاے جو لباس صوف کے اور ہملوگ اس مقام مین مثل ایسے عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر مارے
جائینگے ہم یہان پس بہشت وعدہ گاہ ہماری ہے اور ہونگے ہم بیچ ایسی نعمتونکے کہ ہر آئینہ نزدیک کریگا اللہ اُس شخص کو جو چھوڑیگا اور
جاویگا طرف عالم ثابت اور برقرار اور ہمسائگی کے محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ
اور کلام حق اُنھون نے پھر کہا کہ ای لوگو آیا پلٹو گے تم بجانب شہر پتھر اور ڈھیلے کے اور چھوڑ دوگے تم ان گبرون کے واسطے محلون اور شہر پناہون
اور باغون اور نہرون اور کھانون اور پینون اور چاندی کو بہ تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا اُنکہ
حکم کرے اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہے پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچ کرے اللہ تعالی تمھارے کلام کو
اور اعانت کرے تمھاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی اُمید
رکھتے ہین ہم کہ نہ جاتا رہیگا ہمسے ثواب اُس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمھارے
کامونکو پس راے تمھاری ہے اور پے درپے ہوا قول مسلمانونکا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے
اور کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای ابا سلیمان بہ تحقیق تم مرد بزرگ منش اور تیز سوار اور
چالاک ہو اور تم صاحب راے اور ارادہ اور مبصر سب کامونکے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان سُنا
مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری راے سواے اُنکی راے کے ہے و لیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانونکی اور بہ تحقیق متفق ہو چکی
ہی راے اُنکی اسجگہ کے ٹھہرنے مین پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہوگی راے تمھاری موافق
واسطے مسلمانونکے اختیار کرونگا مین اُسکو اور ہونگا مین تابع تمھاری راے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ جان لو تم ای سردار اسکو
کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اسجگہ مین پس بہ تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام جابیہ کا نزدیک ہی
قیساریہ سے اور اسمین قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل اردن بسبب تمھارے خوف کے وہان
یکجا ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے
اور چھوڑ دو تم **اذرعات** کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اُترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کے پاس سے
آکر ملنے والی تم مین اور تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گرداوے گھوڑونکے ہوگے پس جب کہا خالد
بن الولید نے یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہے ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو سفیان
اور کہا کہ ای سردار عمل کرو تم خالد بن الولید کی راے پر اور روانہ کرو اُنکو اُس جانب کو جو نزدیک رقادکے ہو کہ ہووین درمیان ہمارے
لشکر اور رومیونکے لشکر کے جوار **اردن** مین مقیم ہے تاکہ سختی اور دشواری مین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنیکے اسواسطے کہ قریب ہی

که بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختون سے آوازین پس داخل ہوگی تمھارے دشمنونکے دلونمین طمع اور امید پس اگر آوینگے وہ بارادۂ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اُنسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی خدا کی ای بیٹے حرب کے یہ بات تو تمنے میرے دلکی کہی اور میری بھی یہی رائے تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس لشکر خالد بن الولید کو جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اس لشکر کو اور حکم دیا انکو یہی وہ مسلمانونکی نگہبانی پر اور طلیعہ انکے لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنیکے یہانتک کہ سُنی گئی آواز اُنکے شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی ان رومیون نے جو یکجا تھے اردن مین آواز مسلمانونکی وقت اُنکے کوچکے پس طلب کیا رومیون نے مسلمانونکو اور گمان کیا قرار کا نسبت مسلمانونکے اور امید کی انمین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن الولید اور لشکر زحف سے پس آگے آئے رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگونکی طرف درانحالیکہ وہ آگے آنیوالے تھے پس ہنسے اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہی پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیونسے کہ تو تم یہ نشانی غلبے کی ہی پس نکالا مسلمانون نے تلوارونکو اور بڑھایا نیزونکو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل اور زہیر ابن اکال الدم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیونکو طاقت انکے مقابلے کی پس پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے انکو یہانتک کہ ڈالدیا زمین پر اُنھون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتونکا اور قریب ہوے اُنسے خالد بن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اسمین ایک جماعت کثیرہ رومیونکی پھر روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے بارادۂ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا اذرعات کو پس پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکی عورتین اور اُنکی اولاد کو اُس ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلایع اور جاسوسونکو ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعاے خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہی خدا کی نشانی غلبے کی ہی بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کیطرف سے اور ٹھہرایا مسلمانونکو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہشیاری کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنونکے گویا کہ وہ منتظر وعدے کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہی بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے اپنے ایلچی کو بجانب باہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا باہانکو اور سست سمجھتا تھا اُسکی رائے کو توقف روانگی مین اور برانگیختہ کرتا تھا اسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانونکے پس جب پہونچا باہانکے پاس خط قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھکر سُنایا خط اُنکو اور حکم کیا چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہو کہ گذرو تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیلو تم وہانکے لوگونکو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوئی فوج رومیونکی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچتے تھے وہ کسی شہر مین اُن شہرون سے جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے سختی ہو تمپر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے بجانب اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اُنسے اور چھوڑ دیا

ف ۱ ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا جابیہ سے بجانب یرموک کے ۱۲

ف ۲ ذکر لڑائی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا ساتھ اہل اردن کے وقت روانگی یرموک کے ۱۲

ہمکو نشانہ واسطے بلا کے پس مطیع بنایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کے پس پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتے تھے
اُنکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا اینکہ پہونچے وہ یرموک مین پس اُترے وہ بمقام دیر ابی الجبل کے
اور وہ نزدیک تھا زمین رقاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانونکے بیچمین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ اُنکے لشکر کا چھ فرسخ طول اور
عرض مین تھا پس جب پورا ہو گیا لشکر روم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوے آگلے گروہ اُنکے مسلمانونکے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن
ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت
دشمن کے کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا
لشکر رومیونکا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کے جسوقت بند کر دیتی ہی وہ کنارہاے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دیکھا
مین نے مسلمانونکو کہ بدل گئین رنگتین اُنکی اور ظاہر ہوا اُنسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتے تھے وہ مگر قول لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اُنکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت
اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو اور حکم کیا
اُنکو کہ داخل ہو وین وہ قوم کے لشکر مین اور دریافت کرین مسلمانونکے واسطے خبر اُنکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے
ایکدن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب لشکر مسلمانونکے اور بیان کیا اُنسے حال تعداد اُنکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارونکا
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ سے اس امر کی کہ ہو جاوے ساز و سامان اُنکا مال غنیمت ہمارے واسطے
پس جب اُترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے مین نہر یرموک اور بلد رقاد اور ارض جولان اور بلد سواد پر چند روز
نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا اُنپر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سبب توقف اور بچھڑ جانے باہان کا مسلمانون
کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین
یہانتک کہ بھیج تو اُنکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اُنسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے اُنکے سردار
عمر رضی اللہ عنہ اور اُنکے ہر امیر کے اور یہ کہ اُنکے قبضے مین رہیگا جابیہ سے حجاز تک پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا
اس سے پس کہا باہان نے کہ افسوس ہی کہ بلاوین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُسکے کرنے مین
تجھکو کیا مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو اُنکی طرف اور طلب کر تو اُنمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت
کرے تو اس امر مین جو سُنا ہی تونے اور کوشش کر تو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اُسنے سر بند ریشمی
سنہرا اور ڈالا اگردن مین حمیل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہری پر جسپر سنہری زین تھا اور نکلے اُسکے ساتھ ایکہزار آدمی قوم مذحج سے
پس جب ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانونکے لشکر کے ٹھہرا اُنکے سامنے اور کہا اے گروہ مسلمانونکے سامنے آوے ہمارے تمہارا سردار
تاکہ بیٹھیں کرین ہم تم بیچ گفتگو اپنی شاید کہ ہم مصالحہ کر لیوین اور نہ خونریزی کرین ہم اور سُنا اُسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ مل گئین گردنین ان دونو کے جانورونکی

اور لوگ دیکھتے تھے اُن دونونکی طرف پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای بھائی کفر کے کہ تو جو تجکو کہنا ہو اور پوچھ جو تجھکو پوچھنا ہی پس کہا
جرجیر نے کہ ای برادر عربی نہ فریب مین ڈالے تمکو یہ کہنا تمھارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیونکو بہت جگھونمین اور فتح کرلیا ہمنے اُنکے شہرونکو پس دیکھو تم
اب اُس چیز کو جو تمھارے سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانونکے لوگ ہین اور آپسمین قول و قسم کی ہی روم
اور ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگینگے وہ تمھارے مقابلے سے اور تمکو اُنکے مقابلے کی طاقت نہین ہی پس پھر جاؤ تم
اپنے شہرونکی طرف تحقیق پایا اور پہونچگئے تم بادشاہ کی زمین سے اسقدر کو کہ پایا تمنے اور تحقیق قصد و میل اس امر کا کیا ہی عظیم روم
نے کہ نہ ترک کرے تمھارے ساتھ احسان کرنے کو اور وہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اسقدر جو لیا ہی تمنے شہرون سے سال کی مدت مین اور
لیلیا ہی گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آتے تھے تو پا پیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوش حال ہوگئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم
اُس امر کو جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اُسنے
کہا ہان پس تمھارا جواب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے حال اپنے ساتھیونکا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا انکی
نسبت بیان کیا پس خطا کی تو نے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہین ڈرتے ہین اور ہم
شمشیرزنی کو نکلے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین رکھتے ہین اور ضرور ہم فتح کرلینگے تمھاری زمین کو اور لیوینگے تمھارے بادشاہ کے خزانے کو
جیسا کہ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تو نے حال معاہدہ رومیونکا
درباب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہی پس چھپا لینگی رومیونکو تیز نوکین ہماری تلوارونکی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا اپنی کثرت تعداد و جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا اور کیونکر بھڑے ہم تمھاری بڑی جماعتون باسامان
اور ہتھیار سے اور دوست ترین چیزونکا ہمکو وہ دن ہی جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم مین کا
ایسا ہی جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہی پس جب سُنا جرجیر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک مرد ارمنی کیطرف اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اے
ستیل بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہی پھر پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑیکی اور پلٹ گیا باہان کیطرف اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ
بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تو نے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہین قسم ہی حق مسیح کی کہ
مین نے اس بارےمین انسے کوئی آغاز گفتگو نہین کی ولیکن بھیج تو اُنکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض انمین کے
بعض کیطرف میل کرتے ہین پس اُسیوقت بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُس سے کہ جا تو ان قوم کیطرف اور ڈرا تو اُنکو ہماری
کثرت سے اور ڈال تو اُنکے دلونمین خوف اور دہشت کو اور اتار تو اُنپر مکر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا انکہ مسلمانونکے سامنے
آٹھہرا اور پکار کر کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین
اس سے پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمھارے پاس اپنا ہمجنس کو بارادہ مکر و فریب کے
بسبب پاس یگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسنے پاس جانیکی عبادہ بن صامت
رضی اللہ عنہ نے اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین اُسکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا پس چلے جلدی کرکے اپنے

ف ۱۰
ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے ۱۲

گھوڑے پر سوار ہو کر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو گویا وہ قوم شنوہ[لا] سے ہی
اور ڈرا اُنکے دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ ای جوان تم کن لوگونسے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اُس
قوم سے ہون کہ جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہی مین اولاد عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ
بن صامت نے کہا مین قبیلہ خزرج سے ہون مین عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس سوال کر تو جو تجکو منظور
ہی پس کہا جبلہ نے کہ ای بیٹے چچا کے مین نہین آیا ہون تمہاری طرف مگر اسوجہ سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمہاری جماعت کے لوگ قریب اور یگانے
ہین پس مین بہی خواہ اور مشورہ دینے والا تمہارا ہون اور یہ قوم جو اُترے ہین گرد اگرد تمہارے اُنکی ساتھ ایسا لشکر ہی کہ نہین سامنا ہو سکتا ہی
تمکو اس سے اور لشکر کے پیچھے لشکر ہی اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہی تمہاری جماعتونکو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے
والی مثل ڈول کے ہی اور اگر غالب ہو جائینگے وہ تمپر تو نہو گی تمکو کوئی جاے پناہ مگر یثرب اور اگر وہ شکست اُٹھا دینگے تو پلٹ جاوینگے وہ اپنے
لشکر اور شہر پناہون اور خزانون اور شہرونکی طرف اور جو تمنے پایا ہی پس لیلو تم اور پہر جاؤ تم اپنے شہرونکو عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر فارغ
ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ ای جبلہ آیا نہین جانتا تو نے اُس چیز کو ملاقی ہوے
ہم تمہاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تمپر اور بہگا دیا تمہارے نافرمانی کرنیوالونکو
ہم جانتے ہین اس امر کو کہ جسقدر تمہاری جماعت باقی ہی اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہو گیا اور ہم لڑتے ہین اور لڑینگے ایسے دین سے
کہ چاہتے ہین ہم مدد دہی اُسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہی ہمارے اور نہین پروا کرتے ہین ساتھ تمہاری جماعت کے اور ہم
حریص اور خواہشمند ہین خونریزی کے پس نہین دیکھتے ہین ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیونکے خونسے اور مین دعوت کرتا ہون ای جبلہ تمکو
بجانب اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا و آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ ذلکر
تو اپنی جانکو اسپر ساتھ بُرائی اور مشقت کے اور تو رؤسائے عرب سے ہی اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہی پس بیعت کر اور اختیار کر
تو راہ اُس شخص کی جسنے رجوع بجانب حق کے کی اور کہہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ بن صامت سے
اور کہا اُسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہین جدا ہونیوالا ہون مین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہی
تو اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈر اس امر سے کہ ڈالین ہم تجکو اول نیزہ بازی مین کہ ہم گرتند پہونچانیوالے ہین لڑائی مین اور اگر لیونگی تجکو ہماری
تلوارین تو نہ رہائی پاویگا تو انکی نوکونکی تیزی سے اور چھوڑدے تو ہمکو اور رومیونکو اپنے حالپر کہ وہ نسبت تیرے آسان اور سبک ہین
اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا اُنکی مدد دہی پر تو اُتریگی تجپر وہ چیز جو اُتریگی اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور کہا اُنسے کہ تم کسوجہ سے
مجکو اپنی تلوارونسے ڈراتے ہو آیا نہین ہون مین مثل تمہارے اور نہین ہوتا ہی ایک مرد دیگر مقابل ایک مرد کے عبادہ بن صامت
نے کہا کہ جان لیا ہی ہمنے کہ تو ہمارے پاس مکر اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہی حالانکہ ہم مثل تملوگون کے نہین ہین سنختی ہو تمپر حال یہ ہی
کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور درود بہیجتے ہین اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہی کہ
بھر دیگا وہ کنارہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمہارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمہارے ساتھ ہی نہین دیکھتا ہون اور نہ کوئی اور گروہ تمہارا

[لا] شنوہ قبیلہ ایست از یمن ۱۲

مددگر نیوالا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی بنے کلام مین ہمارے پیچھے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین کہ جانتے
ہین موتکو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا بذاتہ لشکر ہی آیا بھولگیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور اُنکی شدت اور مضبوطی کو اور عثمان
رضی اللہ عنہ اور اُنکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور اُنکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ جو یکجا ہوے
ہین اُنکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سُنا جبلہ نے یہ کلام کہا اُسنے ای بیٹے چچا کے آیا تھا مین بارادہ تمھاری
نصیحت کے پس ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تمسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ صلح کو
جسکی طرف ہم انکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچمین مگر ساتھ اداے جزیہ یا اسلام
یا تلوار کے اور اگر نہو تا غدر اور بیوفائی کرنا امر بد ہمارے نزدیک ہر آئینہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیجدیتا تیری روح کو
دوزخ کیطرف پس جب سُنا یہ جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ اُنھون نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام مین اُسکی جانب کو پس چلا وہ ڈرتا ہوا
بجانب باہان کے درانحالیکہ بھر لیا اُسکے دل نے گفتگو سے عبادہ رض بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے باہان کے تو تھا ظاہر
اُسکے چہرہ سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ مین نے ڈرایا اور رعب ڈالا اُنپر پس اُنکے نزدیک
یکسان ہی اور اُنھون نے کہا ہی کہ نہین ہی ہماری خواہش اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجھسے ظاہر ہوئی ہی آیا نہین
ہین وہ عرب مثل تمھارے مین نے سُنا ہی کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑسکتے ہین دو آدمی تمھارے اُنکے ایک آدمی سے توانکو اور
جا تو ای جبلہ اور تیرے بھائی بند اُنکی لڑائی کیواسطے اور ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پایا تمنے اُنپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچمین مشترک اور ہوگے تم نزدیک
ترین لوگونکے واسطے اور وہ ملک ہمارا جو عرب نے لےلیا ہی اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش دلاتا تھا اُسکو لڑائی
پر پس منظور کیا جبلہ نے اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنو غسان کو اور حکم کیا اُنکو کہ ہشیار ہو جاوین اور زرہین پہنین وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے
اور سوار ہوے ساتھ پورے لوہے کے درانحالیکہ نہین ملا تھا کوئی رومی انمین اور آگے اُنکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے ہوے اور
لٹکائے ہوے تھا اُس تلوار کو جو بنائی ہوئی تبابوکی تھی اور اُسکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جو ہرقل نے اُسکے واسطے بنایا تھا پس چلا وہ
بجانب صحابہ کے ساٹھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور قریب ہوے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو اُنکے اور جبلہ کے بیچ مین ہوئی تھین کہ دفعتہ دکھائی دئیے اُنکو بنو غسان پس جب
دیکھا اُنکو مسلمانون نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ ای گروہ مسلمانون کے بہ تحقیق عرب نتنصرہ تمسے لڑنیکو آتے ہین پس کیا کہتے ہو
تم اس معاملہ مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اللہ سے اُمید مدد اور غلبہ کی رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے انکی طرف کوچ کرنیکا پس پکار کر
کہا خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس بہ تحقیق در آئی ہی انپر کوری تا انیکہ مکر کرونگا مین
اونکے ساتھ کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جائینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا ہی ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار رومیون نے
اعانت چاہی ہمپر ہمارے ہمجنس عرب سے اور وہ شمار مین ہمارے دونے ہین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے اُنسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث ضعف
کی ہوگی اور مین بھیجونگا اُنکے مقابلے مین کچھ لوگ اُنھین سے کہ کام کرینگے وہ اُنکے پھیر دینے مین اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث

شکستگی مشرکین اور اُنکی بڑی سبکی کا اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جانے سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے انکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دینگے اُنکو
اُنکی پشت پر پس تعجب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا ای ابا سلیمان کر دو تم جو تمنے تجویز کی ہی اور ظاہر ہوا ہی تمھاری رائے میں
پس اُسی وقت بلایا خالد بن الولید نے قیس رض بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور
ابی ایوب خالد بن زید کو پس جب آٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ای مددگاران خدا و رسول کے
یہ عرب آنے والے تمھاری طرف کے تمسے لڑا چاہتے ہین اور وہ قوم غسان اور لخم اور جذام حمیری بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف اور گفتگو کرو
اُن سے اور کوشش کرو اُنکے پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بہتر ہی ورنہ لے لیونگی ہماری تلوارین اُنکے تئین اور ہو وینگے ہم کافی
اُنکی لڑائی کو پس نکلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے انصار سے تا اینکہ سامنے ہوے جبلہ کے اور تجاوز کیا تھا جبلہ نے مسلمانوں کے
مقابلے مین بارادہ لڑائی یہانتک کہ جب قریب ہوے صحابہ قوم غسان سے پکارا اُنھون نے کہ ای گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم جذام سے بھائی
تمھارے ہین اور ہم چاہتے ہین نزدیک ہونیکو تمسے پس اجازت دی اُنکو جبلہ نے اپنی نزدیک آنیکی پس جب داخل ہوے صحابہ پاس اُسکے اور وہ خیمۂ
ریشمی مین حسین فرش زر بچھا ہوا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُسکے گرد ملوک آل جفنہ تھے پس دعا دی اُسکو مثل دعای سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے اُنکے
مرتبونکو اور کہا کہ اے اولاد حجاز کی تم عزیز اور یگانے ہو اور مین آیا تھا تمھاری طرف کو اس لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہی تمکو لیکن بھیجا تمنے میرے پاس ایک شخص کو اپنی
جماعت سے جسنے گفتگو مین تجاوز اور شدت کی پس کونسا امر تمکو میرے پاس لایا ہی پس سب سے پہلے کلام کیا اُس سے جابر بن عبد اللہ نے اور کہا اُنھون نے کہ ای جبلہ نہ پہنچا جاے
نہ مواخذہ کر تو ہمسے اُنکی گفتگو کا اسواسطے کہ ہمارا دین نہین قائم رہتا ہی مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمانونکے واسطے نصیحت کرنا واجب ہی اسواسطے کہ تو عزیز اور قرابتی
ہی پس ہم آئے ہین تیرے پاس در انحالیکہ بلاتے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل اسلام سے اور ہمارا تیرا حال یکسان ہو جاویگا اسواسطے
کہ دین ہمارا بزرگ ہی اور نبی ہمارے بزرگ اور دانا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے دین مین ثابت کیا گیا
ہون اور تم گروہ عرب اوس اور خزرج نے پسند کیا ہی ایک امر کو اور مین نے پسند کیا ہی اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اُس سے انصار نے کہ تو مرد
بزرگ ہی اور تجھسا آدمی نہین بے علم رہ سکتا ہی اسلام اور اُسکے مرتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تاکہ راہ پر ہو جاوے تو پس انکار کی جبلہ نے پس
بہت کچھ سمجھایا صحابہ نے جبلہ نے کہا ڈرتا ہون اس امر کو کہ جسوقت چھوڑ دونگا مین تمسے لڑائی کو اور ہو وے غلبہ واسطے روم کے تعیبہ تو نہ بچو نہ رہونگا مین
اُنسے اس بات پر کہ نکالدینگے وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑون مین تمسے اور اُنھون نے مجکو
بڑا بنایا ہی اور اگر داخل ہو جاؤنگا مین تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہی پس جسوقت کہ غالب
ہو فتحمند ہو جائینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو اسواسطے کہ ہماری تلوارین پھاڑ ڈالتی ہین ہڈیونکو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست تر ہی
ہمارے نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اُسکے ڈرانیکا تاکہ پھر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہی حق
صلیب کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب یگانون سے پس کہا قیس رض بن سعید نے کہ تحقیق گھیر لیا ہی شیطان نے
تیرے دل کو اور تو دوزخی ہلاک ہونے والون سے ہی پس قریب تر تو دیکھیگا ہم سے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاوے گا بسبب
اُسکے لڑکا پس اُٹھ کھڑے ہوے قیس رض اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دوری اور خواری ہو واسطے اُسکے جبلہ نے

کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا انکو جبلہ
کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑ دو اُسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ ہم
مین سے ایسے لوگونکو کہ نہ ارادہ کرینگے وہ اُسکی لڑائی مین سواے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا انھون نے کہ اے گروہ مسلمانو
تو ہم ساٹھ ہزار ہین اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالی کے گروہ ہین اور چاہتے ہین ہم کہ ملاقی ہون اور بھڑین اُس ہماری جماعت
پس اگر مارا ہمنے جبلہ کو تو ٹوٹ جائیگی ہیبت ہمارے دشمنونکے دلونمین ولیکن منتخب کرونگا مین کچھ لوگ اپنی جماعت سے واسطے لڑائی ان عرب
ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اللہ کے ہے کام نیک تمھارا اے ابا سلیمان تحقیق راے نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا ارادہ کیا ہے تمنے اور لیلو اس
لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین چاہتا ہون کہ منتخب کرون اپنے لشکر سے تیس آدمی پس لڑے ہر آدمی ہم مین سے دو ہزار
ان متنصرہ سے پس نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانونسے مگر یہ کہ تعجب کیا اُسنے مقولہ خالد بن الولید سے اور گمان کیا اُنکی نسبت مزاح کا پس
جس شخص نے پہلے اُنسے اُس بات مین اُس دن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمھارا مزاح کا ہے یا صحیح اور درست ہے
خالد بن الولید نے کہا قسم ہے اُس ذات کی جسکی مین عبادت کرتا ہون کہ نہین کہا مین نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان نے کہ تم ہو گے
تم اس صورت مین خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ برتر کے اور ظلم کرنیوالے اپنی ذات پر اور مین نہین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ تمھارے
واسطے اُسمین قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمھارے اس کلام سے کہ لڑیگا ایک مرد ہم مین کا دو ہزار سے اور
اللہ تعالی رحم کرنیوالا ہے اپنے بندونپر فرض کیا ہے ہمپر یہ کہ لڑے ہم مین کا ایک آدمی دو آدمیونسے اور ایکسو دو سو سے اور ایکہزار دو ہزار سے سو تم تیس آدمی
ساٹھ ہزار کے مقابلہ مین تجویز کرتے ہو سو اس بات کو ہم مین سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر قبول کریگا تو غرور ساتھ اپنی ذات کے اور اعانت کریگا اپنے ہلاک پر خالد بن الولید نے
کہا کہ اے ابا سفیان نہ ہو جاؤ تم بد دل اور ڈرانیوالے اسلام مین حالانکہ تھے تم مضبوط اور شجاع جاہلیت مین خاموش رہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر
شہسوار مسلمانونکو مین منتخب کرتا ہون پس جب تم اُنکو دیکھو گے تو جانوگے اس امر کو کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے اپنی جانونکو اللہ تعالی کے واسطے ہبہ کر دیا ہے
اور نہین چاہتے ہین وہ لڑائی سے سواے اللہ تعالی کے اور جسکے دلکا حال اللہ تعالی اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالی پر یہ کہ مدد کریگا
اُسکی اگر چلیگا وہ آگ کے ٹکڑونپر ابو سفیان نے کہا اے ابا سلیمان بات یہی ہے جو تمنے کہا اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانونکے تھا اور اگر تمھارا ارادہ یہی
ہے تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کیواسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہے خالد بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی
نہین ارادہ کیا تھا مین نے اپنے اس کلام سے مگر مکر اور فریب کرنیکو ساتھ اپنے دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست اُٹھا کر بھاگینگے اپنے
سردار کیطرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا اُن مین اور جانے گا بابان اس امر کو کہ ہمارا لشکر اُنکے واسطے کافی اور شامل ہے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لیلو بعض انمین سے بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کو جی چاہے اس بات کے واسطے وہ میرے
واسطے تو سواے اپنی جانکے اور کچھ نہین ہے اور اللہ تعالی توفیق دیویگا مجکو اس چیز کی جسکو مین دوست رکھتا ہون عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ پہلے
جس شخص کو خالد بن الولید نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام اور بعد انکے فضل بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید نے کہان ہین ہاشم
بن سعید بطائی کہان ہین شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہان ہین شرحبیل بن حسنہ کہان ہین خالد بن سعید کہان ہین عمر بن [illegible] کہان ہین [illegible]

بن فضل المعطل السلمی کہان ہین صفوان بن امیہ کہان ہین سہیل بن عمرو کہان ہین ربیعہ بن عامر کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین رافع بن عمیرہ
کہان ہین عدی بن حاتم طائی کہان ہین زید الخیل الابیض الرکبان کہان ہین حذیفہ بن الیمان کہان ہین قیس بن الیمان کہان ہین قیس
بن سعید الخزرجی کہان ہین کعب بن مالک انصاری کہان ہین سوید بن عمرو بن الغنوی کہان ہین عبادہ بن صامت کہان ہین جابر بن عبداللہ
کہان ہین ابو ایوب انصاری کہان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق الاموی کہان ہین عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی کہان ہین زید بن الخطاب
کہان ہین رافع بن سہیل کہان ہین یزید بن عامر کہان ہین عبید بن اوس کہان ہین مالک بن نضر کہان ہین حارث بن عبد کہان ہین مظفر بن ابی لبابہ کہان ہین
عبدالمنذر بن عوف کہان ہین قابس بن قیس کہان ہین عباد بن عبیداللہ کہان ہین رافع بن نجدہ اور تہین ہان انکی کہ برابری لڑتی تہین الکے سوارے کہان
ہین علیم بن ابی عبید کہان ہین غیث بن قیس کہان ہین ہلال بن صابرہ کہان ہین ابن ابی بید کہان ہین کلال بن حارث کہان ہین حمزہ بن عمرو کہان
ہین عبیداللہ بن یزید **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مین نے مختصر کرکے ذکر کیا ہی اور تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر قوم انصار
سے پس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آجکے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید انکے دلمین کوئی بات ہی انصار
کیطرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین واسطے لڑائی انکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہی صبر انکا اس معاملے مین یا ارادہ کرتے ہین وہ اس
امر کا کہ آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہین اولاد وغیرہ پر پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ ہوے وہ یہانتک کہ انکے
بیچ مین آئے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی اے اولاد عمرو بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو پسند کیا ہی مین نے
اپنی ذات کیواسطے اور نظر اچھے ہونے اعتقاد کے تمپر اور تمہارے ایمان پر اسواسطے کہ تمہارے دلونمین ایمان نے جگہ پکڑی ہی پھر انصار نے کہا کہ تم نے
پھر مصافحہ کیا اُنسے اکثر قوم نے از روے نزدیک ہونیکے ساتھ انکے دل کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سبکے پیچھے ساٹھ آدمیونسے خالد بن الولید
نے حاطب بن عمرو کو بلایا پس جب بلایا اُنھون نے حاطب بن عمرو کو ساٹھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ انکے چہرے سے اور حاطب کو شدت
عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلعم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے بھائی
سہیل کے خون پر تو بہا دونگا اُسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفے انکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے کیا خالد بن الولید نے سہیل کو
پیچھے حاطب کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے تم ہمیشہ رہے خاندان لیکن تم کرتے ہو آگے جسکو
تم جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہی تمنے اس امر سے مگر یہ کہ چھوڑ دو ہمکو اور مقدم کرو ہمارے
غیر کو اور نہین خطا پر تھی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تمہارے باب مین کہ تم ناز کرتے ہو اپنی دلیری اور جوانمردی پر ساتھ اس چیز کے
جو فتح کی اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگونکو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر مین نہ ڈرتا اللہ تعالی سے حالانکہ اللہ تعالی ہی
پھر دیکھتا اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو بلاتا مین اپنی باگ کو تمہاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمہارے گھوڑے کے ساتھ اور حملہ کرتا مین اور
تم ان کافرونپر اور دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنیوالا ہی مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس غضبناک ہوے خالد بن الولید حاطب
کے ساتھ اور کہا اُنسے کہ تمکو اور تم ایسے اور لوگونکو کہنے کی بات ہوگی اور دراز ہوئین زبانین تمہاری گفتگو مین یہانتک کہ زیادہ کیا تمنے
اپنے لیے ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو تمہارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہی

اور نہین ہی یہ مگر آزمایش اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ ناطق کیا ہی اُسنے اس کلام سے تمھاری زبانونکو اور چاہتا ہی وہ میری آزمایش کو اس سبب سے اور میرے صبر کو اور مین درخواست کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور رہو جاوے عیب سے ولیسے ننگ و عار شیطانکی اور زمانہ جاہلیت کا پھر کہا قسم ہی خدا کی ای حاطب اگر قصد کرو تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہر آئینہ نہ پاؤگے تم انمین رنج کو اور یہ امر از روے عاجزی اور فروتنی کے ہی واسطے بندۂ خدا کے اور از روے طاعت کے ہی واسطے رسول اللہ صلعم کے پس نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جسنے سُنا قول خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکر گزاری ور استحسان اُنکی بات کا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پس وہ رونے لگے اور کہا قسم ہی خدا کی ای ابا سلیمان تم فخر اور رکتیا ہو اللہ کی شکر گزاری مین پھر کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور پکڑ لیا ہاتھ حاطب کا اور دھر دیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس وے دونو مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہو جاؤ تم دونون مصداق اُسکے جو فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین ونزعنا ما فی صدورہم من غل آخر تک

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردونکو کہ ہر ایک اُنمین کا اگر ارادہ کرتا بنات واحد لشکر کے مقابلے کو تو یہ آسان تھا اُسپر اسیوقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا راے ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر بیچ مین حملہ کرنیکے میرے ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنیکو آیا ہی اور وہ لوگ قوم عرب ہین مثل تمھارے اور تم خوب اُنکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہوگا تمکو اُنکے مقابلہ مین صبر اور تائید کریگا اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور شکست دوگے تم ان عربکو پس جان لو اس امر کو تم اس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم اُنکو اور پڑجاویگا خوف تمھارا اُنپر پس پلٹ جائینگے وہ بحالت زیانکاری کے اُنھون نے کہا کہ ابا سلیمان کرو تم جو تمسے ہو سکے قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لڑینگے ہم اپنے دشمنون سے مثل لڑائی ایسے شخص کے جو مدد کرتا ہی اللہ تعالیٰ کے دین کو اور بھروسا کرتا ہی اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہی طلب آخرت مین اپنی جانکو پس دعا جزاے خیر کی دی خالد بن الولید نے اور ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر اور لیلو تم ساز اور سامان اپنا اور ہو وین تمھارے پاس تلوارین نزدیک کرنیوالی موت کی ورنہ نہ لیوے کوئی تم مین نیزے کو اسواسطے کہ نیزہ ہوتا ہی نا راستی ور کمی کرنیوالا کبھی میل کرتا ہی وقت مارنیکے پس نا راستی کرتا ہی اور نہ لو تم نیزونکو کہ وہ خطا بھی کرتے اور کارگر بھی ہوتے ہین اور سوار ہو گھوڑون تیز رو پر اور نہ سوار ہووے کوئی مرد اپنے اُس گھوڑے پر جسپر اُسکو اعتماد ہو اور وعدہ کر لو آپسمین اس امر کا کہ یکجائی نزدیک حوض محمد مصطفےٰ صلعم کے ہوگی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ متفرق ہوے ساٹھون مسلمان اپنے اسباب کیطرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل وعیال پر اور ضرار بن الازور آئے اپنے خیمے مین اور لباس پہنا اُنھون نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو خولہ اُنکی بہن نے کہا کہ ای بھائی مین دیکھتی ہون تمکو کہ تم مجکو اسطرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنیوالا جدائی کا رخصت کرتا ہی پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ وہ ارادہ رکھتے ہین دشمن سے بھڑنیکا بمعیت خالد بن الولید کے پس رو دین خولہ اور کہا کہ ای بھائی میرے لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسواسطے کہ دشمن نہ نزدیک کریگا تمسے وقت دور کو اور نہ دور کریگا نزدیک کو پس اگر پیش آویگا تمپر کوئی حادثہ لاحق ہوگی تمکو تمھارے شوق سے کوئی مصیبت تو قسم ہی خدا کی ہر آئینہ سُست اور ضعیف ہو جاویگی خولہ اور ہونگی بیٹھنے والی زمین پہ پالیونگی تمھارا بدلہ اور جا ملینگی تمین جلد پس کہتے ہین کہ ضرار بن الازور ہمیشہ روتے رہے اور رات گذرانی اُنھون نے نماز اور دعا اور عاجزی اور رونے مین درانحالیکہ طلب کرتے تھے وہ مدد کو اللہ تعالیٰ سے تا بسکہ ظاہر ہوئی

صبح پس پورا کیا قوم نے وضو کو اور بلند کیا آواز ونکو ساتھ آوازن کے اور نماز صبح کی پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی
اُنھون نے نماز سے تو سبکے پہلے جلدی کی نکلنے کی لڑائی مین خالد بن الولید نے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کیطرف
اور پہنا اپنے ہتھیار ونکو اور رخصت کیا اپنی ازواجکو اور سوار ہوا ی وہ آگے لشکر مسلمانوں کے اور یکجا ہو تھے ساتھی اُنکے پس سبکے پیچھے چلا آئے
اُنکے پاس وہ ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ اُنکے زبیر بن العوام اور اُنکے ساتھ اُنکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق تھین اور ایکجانب مین اُنکے
عبد الرحمن تھے اور اسماء دعا کرتی تھین اُنکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ ای بھائی میرے نہ جدا ہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کے بیٹے
وقت اپنے حملہ کرنیکے کہ نہ تم وہ امر جو دہ کرینگے اور لڑنا تم اسطرح سے جسطرح وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالے
کی اور رخصت کیا اصحاب نبی نے اپنے اہل کو اور روانہ ہوے اور خالد بن الولید اُنکے بیچمین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد اُنکے شیر تھے یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے
ہمراہیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنو غسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے سے تھے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بھیجے
ہوے آئے ہین اُنکے پاس بطلب مصالحہ اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست روانگی کی نصارا پکار کر کہا غسان سے کہ جلد کی
کرو تم بجانب مدد دینی صلیب کے پس قبول کیا اُنھون نے اور لیا اُنھون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبا نکو اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے
اور بلند ہوا آفتاب اُنپر اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خودونکی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس امر کے کہ
کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور
پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ ای عبادت کرنیوالو صلیب کے اور کھانیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی کے اور نیزہ بازی کے پس جب سُنا جبلہ نے کلام
خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوے نہین آئے ہین بلکہ لڑنیکو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا
جبلہ نے کہ کون شخص ہی ہمارا پکارنیوالا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس نکلو تم بجانب منڈل لڑائی کے جبلہ نے
کہا تحقیق ہمنے درست کیا ہی اپنے کامونکو تمھاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین دور ہوتے ہو ہماری ملاقات سے اور قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے
ہم اُس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کرو تم اس امر سے کہ سوائے لڑائی کے ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا اسکے
لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اُسکے کلام سے اور کہا کہ ای جبلہ آیا جانتا ہی تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ
کہوگے کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تمپر جبلہ نے کہا کہ ای جوان تحقیق غرور اور فریب کیا تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ
جو تم ہمسے لڑنیکو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہی خدا کی ہم جدا ہوے ہین تمسے لڑنیکو ہر مرد ہم مین کا تمھارے ایکہزار کے
واسطے کافی ہی اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے خواہش پیاس سے سرد پانی کیطرف جبلہ نے کہا کہ ای بھائی مخزوم کے
تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مین نے تمھارے مقابلے مین چلانے اور بھیجنے دلیرونکو تا اینکہ سُنا مین نے تمسے یہ کلام
کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم ہین غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین تمپر ساٹھ ہزار سے
پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو کہ ای آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی
ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی اُنکے مقابلے مین صحابہ رضی اللہ عنہ نے

اور سخت ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین پس نہین سُنی جاتی تھی مگر آواز شور و غل قوم کی اور پڑتی تلوارین خود و سپر پر یہانتک کہ یقین کیا
مسلمانون نے اور مشرک نے اس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا
اُنکو قلق اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیون پر اور بعض اُنکے بعض سے کہتے تھے کہ تحقیق خالد بن الولید قریب نفس مین آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیو
اور ہلاک کیا اُنکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہے اور
اسیطرح برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور
عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا مین نے ان
چھ شخصونکو کہ ملائے ہوئے تھے مونڈھے لڑائی مین اور بچاتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے بعض انمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس
کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون مددگار کے دائین جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد اُنکی بائین جانب کی اور
زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلونکو پس کتنے خون تھے کہ بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنے والے زین کے جھک گئے اور متوجہ ہوئے ساتھ دلیونکے اور
چلاتے تھے تیرونکو اور نیزہ بازی کی اُنھون نے ساتھ نیزہ ہاے بلند کے اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سُن ہوگئے بازو جھکے ہوے
اور آئی کو شش اور گئی سُستی اور دست بستگی اور رخسار ہوگئین ٹہریان گودہ دار سوارونکے مونڈھونکی اور جب در آئے اُنمین چھ صحابی اور قتل کیا اُنکو جلدی
سے پس داخل ہوا مین ساتھ اُنکے اور کہا مین نے کہ پہونچگئی مجکو وہ چیز جو پہونچگئی اُنکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ سے قیامت ہی اور بہ تحقیق دیگئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہین جب گرم ہوئی ہمارے بیچ مین لڑائی
یا پیادہ ہوگئے خالد بن الولید اپنے گھوڑونسے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اُنپر لوگون نے اور منڈل باندھا گرد اُنکے زبیر
بن العوام اور فضل بن عباس نے درانحالیکہ بچاتے تھے اُن دونونکو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہوا ے گروہ کتونکے اور
دور ہو اصحاب سے مین شہسوار منیوفتن ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی عیش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مین نے شمار کیے تھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف سے اُس
لشکر پر چکر دلتے تھا پس مار ڈالتے تھے وہ ہر حملہ مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سواے اپنے گھوڑے کے
اور سوار ہوے مرقال ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اسطرح کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اس دن لڑائی
لڑتے رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانونکو سخت قلق تھا اپنے بھائیونپر پس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے شور کر کے کہا مسلمانونسے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیونکا کیا حال ہوا کہ بے شبہ ہلاک
ہوے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پس سبھون نے اُنکا کہنا منظور کیا سواے ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے
ای سردار ضرور قوم مسلمانونکو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھوگے تم جو کچھ ہوگا پس التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب کلام ابو سفیان کے
اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اُسی حالمین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعۃً لشکر منصورہ کا بھاگ نکلا اور آوازین
مسلمانونکی بلند ہوئین ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر کے اور پکارا ہوے

بعض اُنکے بعض کے پاس اور گروہ تنصرو کا بھاگا جاتا تھا اسطرح سے کہ گویا کسی پکارنیوالے نے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا انکو اور آئے
خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے وسط معرکہ سے درانحالیکہ پیاسے تھے وہ اسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پس تجسس اور تلاش
کی اپنے ساتھیونکی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا اُنھیں مگر بیس مردونکو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے مُنھوں پر اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا تو نے
مسلمانونکو ای بیٹے ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اس بارے مین کیا عذر ہوگا پس دیکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور پکار کر کہا
اُنسے کہ کیا حال ہے تمھارا ای خالد انھون نے کہا کہ ای سردار گم کردیا مین نے مسلمانونسے چالیس شخصونکو منجملہ اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس
اور جابر اور ابوب اور فلان اور فلان شہسواران مسلمین ہین پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور کہا ای خالد مین نے کہا تھا تمسے کہ تمھارا غرور قریب ہے ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون
پس کہا اُنسے سلامہ بن الاحوص السلمی نے کہ ای سردار ہو تم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم انکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گئے
ہین یا تعاقب کفار کا کیا ہے پس لائی گئین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلین آگ کی اور در آئے وہ لڑائی کی جگہ مین پس دیکھا اُنھون نے
کہ بنی غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہین اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ
قید مین ہین یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا اُنھون نے اللھم امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا بابن عمۃ نبیک ولا بابن عمۃ الفضل
پھر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانونکے کون شخص تم مین سے پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانونکی اور ثواب اور مزدوری
اُسکی اللہ تعالی پر ہوگی پس منظور کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ مین ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام
کو نہ کرو کہ تم تھکے اور مشقت اُٹھائے ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی مین ضرور جاؤنگا اُنکی تلاش کو پھر بدل لیا
خالد بن ولید نے اپنے گھوڑے کو حازم بن جبیر کے گھوڑے سے جسکا نام ہرطلل تھا کہ تیزروی مین نہین ملتا تھا اُس سے مگر غبار پس کہا اُن سے
گھوڑے کے مالک نے ای ابا سلیمان بشارت ہو تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کریگی تمکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہوے کہ جسکی سواری مین
نے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ مین کی ہے اور سوار ہوے تھے اسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز ردہ کے جب کہا تھا اُنھون نے کہ لڑونگا مین ساتھ اُنکے ہمراہ
ان دونون بیٹھنکے پس خوش ہوے خالد بن الولید اور ڈالدیا اُسکی باگ کو بطلب تعاقب قوم اور تبعیت کی اُنکی ایک مسلمانون سے پس بہت
دور نہین چلے تھے خالد بن الولید کہ دفعۃً سُنی اُنھون نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اُسکے پس آئی
قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن العباس تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف چلا
کہا اُنسے اور تعظیم کی اُنکی اور سلام کیا اُنپر اور کہا فضل بن عباس سے کہ ای ابن عم رسول اللہ صلعم کے کیا حال تھا تمھارا اُنھون نے
کہا ای ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالی نے مشرکین کو اور پھیر دیا انکو اُنکے پیچھے پس تعاقب کیا اُنکا اور یہ امر اسوجہ سے ہمنے کیا
تھا کہ کچھ لوگ ہم مین سے قید ہو گئے ہین پس اُمید کی ہمنے رہائی کی پس نہ دیکھا ہمنے اُنکو اور بیشک وہ مار ڈالے گئے پس خالد
بن الولید نے کہا کہ قوم ضرور قید مین ہین زبیر بن العوام نے اُنسے پوچھا کہ اُن کی قید کا حال تم کو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے

کہا اسوجہ سے کہ ہمنے نہین پایا لڑائی کی جگہ مین سوائے ورس کے اور ہم بیس ہین اور تم چھبیس ہو اور پانچ قید ہو گئے ہین اور تحقیق قید ہوئے ہین قیس بن عمیرة
الطائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اپنے گھوڑے کے زین پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای گروہ مسلمانون کے قسم ہے خدا کی کہ خرچ کیا مینے اپنی جانونکو پس روزی ہوئی
تمکو شہادت اور جو مارے گئے موت انکی آگئی تھی اور یہ پانچ آدمی تم مین سے قید ہو گئے ہین اور رہائی انکی میرے ہاتھ پر ہوگی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور رات
گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی و سرور مین اور مشرکین نے سختی مین در انحالیکہ شکستگی پائی انکے حامی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو
اور دریافت کیا سب حال اور کام اسکا پس کہا اسنے کہ ای بادشاہ ہم برابر ان پر غالب تھے یہانتک کہ در آئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور
شور کر کے پکارا ہمکو پکارنیوالے نے پس متفرق کر دیا اسنے جماعت کو اور مارے گئے ہم مین جو مارے گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیا تو وہ [illegible]
ہے اور اگر ایسا ہوتا تو نہ نکلتے انمین کے ساٹھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے باہان نے کہا کہ سمجھتا ہون مین تم مین سے لوگونکو بطور ایلچی کے
پس نہین قبول کیے جاتے ہو تم اور سمجھتا ہون مین تمہارے لشکرونکو پس شکست اٹھاتے ہین وہ قسم ہے حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل انپر ساتھ اپنے
گروہ کے اور کرونگا مین انگوٹھی اور رات گذرانی اسنے فکر مکر اور فریب مین مسلمانون اور خالد بن الولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا رومیونکی لڑائی پر کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح عامله علی الشام سلام علیک اما بعد فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه محمد
صلی الله علیه واله وسلم واعلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد استنفر علینا کل من یحمل صلیبا وقد ساروا الینا کالجراد المنتشر وقد
نزلنا بالیرموک قریب من الجولان والعدو فی ثمان مائة الف مقاتلة غیر الاتباع وستین الفا من المتنصرة من غسان واول
من التقانا جبلة وجموعه فی ستین الفا فخرج الیهم منا ستون رجلا فهزم الله المشرکین بایدیهم وما النصر الا من عند الله
فقتل منا عشرة وسلم واسر منهم رافع بن عمیرة وربیعة بن عامر وضرار بن الازور وعاصم بن عمرو ویزید بن ابی سفیان
ونحن علی نیة اللقاء فلا تغفل عن المسلمین وامددنا برجال الموحدین ونحن نسئل الله تعالی ان ینصر الاسلام واهله والسلام علیک
وعلی جمیع المومنین ورحمة الله وبرکاته اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا انکو روانگی مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان
کیا ہی کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذی الحجہ مین اور گذری تھین ماہ ذی الحجہ مین بارہ راتین پس پہونچا مین مدینہ طیبہ مین
جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبرئیل پر اور آیا مین روضہ مبارک
مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مینے ساتھ خط کے طرف حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجھکو دیکھکر اور بڑھ گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مینے انکے ہاتھونکو اور سلام کیا
انکو اخبار مسلمانونکی پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ انکا اور کہا انھونے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا
حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ ای امیر المومنین آگاہ کرو تم ہم
کو مضمون خط سے ہمارے بھائیونکے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھکر سنایا خط مسلمانونکو پس جب سنا

مسلمانون نے مضمون خط کو شور کیا اُنھون نے ساتھ آواز رونیکے بنظر شوق کے بحال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبدالرحمن
بن عوف الزہری روئے اور کہا کہ ای امیر المومنین بھیجد و تم ہمکو اسواسطے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جائینگے تو مضبوط کردیگا
اللہ تعالی پشت مسلمانون کو پس قسم ہی خدا کی کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اُسکے
ساتھ مسلمانون پر پس جب سُنا حضرت عمر رضی عنہ نے کلام عبدالرحمن کا اور دیکھا شفقت اور بے صبری مسلمانونکی
اُنکے بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ ای بیٹے قرط کے کون شخص سردار اور رئیس رومیونکا ہی پس کہا مین نے کہ پانچ بطارقہ
ہین ایک انمین کا بھائی تھا ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قورین ہی اور درجان اور قناطر اور جرجیر اور صلبان ان چارونکے تحت
حکم صلیب باہان کے ہین وہی حکمران ہی اُنپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا
اس آیت کو یریدون لیطفوا نور اللہ بافواھھم آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے
ہو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملے مین ہوگی
نشانی قدرت کی اللہ تعالی کی طرف سے کہ آزمایش کریگا وہ اُسمین اپنے بندونکی تاکہ دیکھے وہ اُنکے کامون کو پس جو شخص صبر
کریگا اور اُمید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالی کی طرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالی کے نزدیک صابرین مین اور جو شخص ڈریگا اور
سُستی کریگا پیچھے پھریگا امر نیک سے اور جان لو تم یہ وہ لڑائی ہی جسکا حال مجھسے بیان فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ ہمیشہ ذکر اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور بڑا ہی پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ہلاکی کسپر ہوگی ای بیٹے
میرے بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ای چچا اُس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے اور قرار دیا ہی اللہ
تعالی کے واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا کہ ای امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن
الجراح کو اور نیکو خواہی کرو اُنکے دل کی پس قریب تر ہونگے وہ ایک بڑے معاملے مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ
والذین معہ من المہاجرین والانصار والمجاھدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی
نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قرأت کتابک ونعمتہ وسامدکم بالامداد وان کان مدد اللہ والنصر
خیر لکم واعلموا انہ لیس بالجمع الکثیر یھزم الیسیر وانما یھزم بما ینزل اللہ تعالی من النصر ان اللہ تعالی یقول لن تغنی
عنکم شیئا ولو کثرت ورب ما ینصر اللہ تعالی العصابۃ القلیل عددھا علی الکثیرۃ وما عند اللہ خیر للابرار وقال اللہ
تعالی فمنھم من قضی نحبہ الایہ فطوبی للشھداء اعلمن توکل علی اللہ فاتق العدو ومن معک وتاس بمن صرع بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما عجزوا عن عدوھم فی موطن من مواطنھم حتی قتلوا فی سبیل اللہ تعالی ولم یھابوا
لقاء الموت فی جنب اللہ تعالی ولا وھن بعدھم من بقی من اخوانھم ولکن تاسوا بھم وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ
واتد اثنا اللہ تعالی علی قوم بصبرھم فقال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر واذا ورد علیک کتابی ھذا

فاقرأه علی المسلمین وامرهم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایها الذین آمنوا اصبروا وصابروا الآیه والسلام علیك ورحمة اللہ وبرکاته پھر لیا خط کو اور حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جسوقت کہ قریب ہو تم مسلمانو نکے اور برابر ہو چکی ہون صفین لڑائی کی جاؤ تم مسلمانو نکی صفون مین اور پھر و انکے سرداران صاحب نشانو نکے پاس اور آگاہ کرو تم انکو اس امر سے کہ تم فرستادہ ہو انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا تمکو اور کہا ہی تمسے کہ اے ایمان والے لوگ صدق سے لڑو انسے وقت مقابلے کے اور شدت کرو انپر مثل شدت کرنے شیرو نکے اور مارو انکے سرونکو ساتھ تلوارو نکے اور ہو وین وہ آسان تر تمہارے نزدیک کمی سے پس تم مدد دیے جاؤ گے اور غالب ہو جاؤ گے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ هم الغالبون عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے کہ اے امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حملك اللہ تعالی وسلمك وطوی لك البعد عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہی کہ سلام کیا مین نے انپر اور مسلمانو نپر اور باہر نکلا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا مین دروازے پر کہا مین نے اپنے دل مین کہ قسم ہی خدا کی کہ خطا کی مین نے کہ نہین سلام کیا مین نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس دن کے بعد دیکھونگا مین قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا مین نے حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھین قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام حضرت عباس کی گود مین تھے اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی کی گود مین تھے اور حضرت عباس سورۂ انعام اور حضرت علی ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا تمنے مین نے کہا کہ ہان اے میرے سید اور نہین جانتا ہون مین کہ پہونچونگا مین مسلمانو نکے پاس مگر اسوقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہو نگے اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور سر گرم ہونگے اور جسوقت دیکھینگے مسلمان مجکو اس حالت سے کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہین ہی تو ڈرتا ہون مین انکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ پہونچ جاؤن مین انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس صبر دلاؤنگا مین اور نصیحت کرونگا مین پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہین کی آیا نہین جانا تمنے اے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہین پھیری جاتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق مین ارشاد فرمایا ہی لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہین ہین وہ ایسے کہ موافقت کی تھی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا تھا مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو نزل من السماء عذاب ما نجا منه الا ابن الخطاب آیا نہین جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہی انکے حق مین آیات کو آیا نہین ہین وہ زاہد پرہیزگار آیا نہین ہین وہ عابد قوم عدی سے آیا نہین ہین وہ مشابہ نوح نبی سے آیا نہین ہین وہ پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوے لوگونکی آیا نہین ہین وہ پہونچنے والے مرتبۂ قبولیت اور رضامندی کے آیا نہین جانا اور نہین سنا تمنے کہ انکی بیٹی حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ اے میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور رکھاؤ تم غذا گیہونکی اپنے کھانے مین پس تحقیق دی گئی ہی تمکو کشائش اور آیا ہی تمہارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے حفصہ اگر سنتا مین اس کلام کو

سوائے تمھارے کسی اور شخص سے تو مین اسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اُن سے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
او صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ اے حفصہ آیا نہین جانا تمنے کہ تھے وہ دونون میرے ساتھی اور سدھارے وہ ایک راہ کو اور مین چاہتا ہون
کہ اُنکے طریقے کی موافقت مین رفاقت کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمھارے واسطے دعا کی ہے تو پہونچیگے
تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا عبد اللہ نے قسم ہے خدا کی ای امیر المومنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آپ نے
ذکر کیے ہین مین اُن کو جانتا ہون ولیکن ہین اُسکے سوائے آپکی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہون خصوصًا
نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُٹھایا حضرت علی نے اپنے دونوان ہاتھون کو اور حضرت عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور
حضرت امام حسین اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھین اُنکے پاس حضرت حفصہ و حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اَللّٰھم انی اتقرب الیك بھذا الرسول المجتبی والنبی المصطفی الذی توسل به ادم فاجیبت دعوته
وغفرت خطیئته ان سھلت علی عبد الله طریقه وطویت له البعد وایدت اصحاب نبیك بنصرك یا ذا الجلال والاکرام
اور آمین کہی حضار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہو اے بیٹے قرط کے پس بتحقیق اللہ تعالی نہ پھیرے گا
دعا علیؓ اور عمرؓ اور عباسؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے اسکی طرف ساتھ
بزرگترین خلایق کے **عبد اللہ نے بیان** کیا ہے کہ نکلکر باہر آیا مین حجرۂ شریف سے اور مین خوش تھا اور سوار ہوا مین اپنی
اوٹنی پر اور در لایا مین اُسکو دشت بے آب وگیاہ مین بعد نماز عصر کے اُسی دن کہ جس روز مین مدینہ طیبہ مین داخل ہوا تھا
اور مین نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات ڈھیلی کر دی مین نے باگ اوٹنی کی پس جب جانا مین نے
کہ وہ مجھکو لیے ہوے اُڑتی ہے اور اسی طرح مین تین دن برابر چلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا
مین یرموک کے اور سنا مین نے شور اذان اور تکبیر مسلمانون کا پس قصد کیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا
پس بٹھایا مین نے اپنی اوٹنی کو اور اُترا مین اُسکے پالان سے اور سلام کیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانونکو
پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجھکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تعجب کرتا ہون تمھارے جلد جانے اور پھر آنیسے حالانکہ راستہ
دور ہے اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوے دس دن گذرے ہین پس آگاہ کیا مین نے اُنکو کیفیت دعا سے حضرت عمر اور حضرت علی
رضی اللہ عنہما سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اُنکی دعا نہین پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سنایا اُنھون نے خط مسلمانونکو پس خوش
ہوے دل اُنکے اور کہا اُنھون نے کہ ہم مین کوئی ایسا نہین ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالی پہونچا دے ہمکو مرتبہ شہادت پر **واقدی** رحمہ اللہ
نے عمرو بن العاص سے اُنھون نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہے کہ کہا اُس مرد نے کہ جسوقت آگئے عبد اللہ بن قرط ہمارے لشکر مین کہ دفعتہ
سنا ہمنے آواز بین ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آوازونکی طرف کہ اُسیوقت دیکھا ہمنے قوم یمن کو صعدا اور زبید بجیلہ اور
بلاد یمن اور عقبہ اور ذی جبلہ اور **حناجر** اور **بخواہ** اور **حضرموت** سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے تعداد
اُنکی چھ ہزار تھی اور پیشرو اُنکے جابر بن خویلد الربیعی تھے پس سلام کیا ہمنے اُنکو اور مرحبا کہا اُن سے اور نہین آئی تھی

تاریکی راتکی تا اینکہ آئے ایکہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ اے سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اُنسے مگر یہ کہ ہو جاؤ تم زیادہ ڈرانیوالے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دہی اور ناخوش روئی کرو اُنکے سامنے اور نہ ناچیز جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے توی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور پرہیز کرو تم اُنکے ساتھ راہ چلنے جنگل مین اور چلو اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہی تمپر اور تمہارے ساتھیون پر پس کہا سعید نے کہ اے امیر المومنین آپنے مجھکو ایسی وصیت کی ہی کہ اگر عمل کرونگا مین اُسپر تو ہو جاؤنگا نجات پانیوالون سے پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہونچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی ہو تم اور مقابل ہو تم اُس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہووے تمپر معاملہ اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تا کہ بھیجین وہ مجھکو تمہارے پاس پس یکجا ہونگا مین اور تم اور جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُلٹ دیوینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رخصت کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ جب دور پہونچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک کی راہ پر اور کہا مین نے کہ جا نکلون مین مسلمانون کو لیکر بصرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین داخل تھا اور اُسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور مین خوفناک تھا لشکر مسلمانون کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب تو فیق اور لطف اللہ تعالیٰ کے پس پیش آئی راہ مشکل مجھکو گو یا کہ مین نہین چلا تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور یکجا ہوے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس مل گئے آپسمین مسلمان اور نہین پہچانا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگون کو چلنے کیواسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ راہ پر ہون پس جب دسوان دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا مین نے اُسکے طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا کیا تو نے مسلمانون سے اور اپنے سے اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز و نہین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اُسپر مگر اُسوقت کہ رات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گاؤن مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اُسوقت ایک بڑا جنگل متوحش پیش آیا جسمین راہ نہ تھی پس مشقت اُٹھائی مسلمانون نے اُسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک دوسرے کو پیچھے گھوڑون اور اونٹونکی پیٹھون پر چڑھایا پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین اے سعید کہ تم نے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل مین کہ ہم تھک گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اُترے مسلمان اُس مقام مین اور پانی پیا اُس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹونکو درختون اور بوٹیون سے اور سو رہے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین اور دیکھا مین نے خواب مین کہ

گویا مین ایک باغ سبز اور ہری مین ہون جسمین درخت اور پھل ہین اور مین اُسکے پھل کھاتا ہون اور اُسکی نہرون کا پانی پیتا ہون اور جتنا تھا
مین پھل اور دیتا تھا مین اپنے ساتھیونکو اور وہ کھاتے تھے اور مین اُس معاملے سے خوش نہ تھا کہ دفعۃً نکلا میری طرف اُن درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اُسنے میرے مُنھ کی طرف اور قصد ناگہان در آنیکا کیا مجھپر اور مین خوفناک تھا کہ اُسیوقت نکلے اُس شیر پر دو اور برے
شیر پس گرا دیا اُن دونون نے زمین پر اُسکو پس سُنا مین نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہوگیا مین خواب سے اور مٹھائی پھلونکی
میرے مُنھ مین تھی پس تعبیر کی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اُسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا تھا کہ دفعۃً
سُنا مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا سعید نے بیان کیا ہی
کہ جب سُنا مین نے اشعار ہاتف اور اُسکی بشارت دہی کو مسلمانونکے واسطے درباب حصول مال غنیمت کے سجدۂ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا
مین نے اور بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شماخ بن حصن کلبی نے تین شعرونکو اور
پڑھکر سُنایا اُنھون نے مجکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سُنکر اور خوش ہوے دل اُنکے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان
جنگل سے بعد پڑھنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اُسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا
مین نے اُسکو تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہے تمنے اے بیٹے عامر کے
مین نے کہا کہ نزدیک پہونچے ہم شام کے شہرونکے کہ یہ جبل رقیم ہے اور اکثر ہمراہی میرے جاہل تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہی
پس کہا مین نے کہ مین نے اُس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی اور آیا مین مسلمانونکو لیکر غار کیطرف پس نماز پڑھی
مسلمانون نے اُسمین اور روانہ ہوے ہم تا اینکہ پہونچے ہم شہر عمار مین سعید نے بیان کیا ہی کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کیطرف جسکا
نام انجاب تھا پس دیکھا مین نے گانون والونکو کہ وہ نکلے تھے گانونسے مع لڑکے بالونکے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گانونکو پس جب دیکھا مسلمانون نے
اُنکو حملہ کیا اُنپر بدون اُسکے کہ حکم دون مین اُنکو حملہ کرنیکا پس قید کرلیا اُنھون نے بعضونکو اور پھری قوم گانونکی طرف اور تھی اُسمین ایک شہر پناہ مضبوط
پس پناہ لی اُنھون نے اُسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکارکر کہا مین نے اُنلوگون سے جو اُسمین تھے کہ سختی ہو تمپر کیا حال
ہی تمھارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانونسے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اُنمین سے اور کہا اُسنے کہ اے عرب ہم نکلے جاتے تھے اپنے
گانون سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو کہ روانہ ہو دین ہم اُسکے
پاس تا کہ ہو جاوین ہم اُسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہی تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمھارے رشتہ داری اور امانون مین رہین پس کہا مین نے
کہ ہان ہمکو منظور ہی پس واقع ہوئی صلح ہمارے اُنکے بیچ دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے اُسکو دستاویز صلح کی پس جب قصد کیا
ہمنے چلنے کا کہا دہقان نے کہ بتحقیق امن دیا اور بے ڈر کر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو تم اس امر کو کہ
نقیطا حاکم عمان کیطرف سے ضرور تمکو سختی پہونچیگی پس اگر مستفتح ہوے تم اُسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ کیونکر فتح پاوینگے
ہم اُسپر اُنھون نے کہا کہ ملک ہامان ارمنی نے کہلا بھیجا ہی اُسکے پاس یہ کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تا کہ ہو وے وہ
ساتھ قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور متفق پس اگر فتح مند ہوے تم اسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت مین نے کہا کہ کسقدر ہی اُسکا لشکر ہی

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین ولیکن در آیا ہی تمھارا خوف اُنکے دلونمین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانونسے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اُسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کرو تم جو چاہو پس اگر مار ڈالوگے تم اُسکو تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے مسلمانونکے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے گانوٗن والونسے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے اُنھون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ جو رانکی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایکدن ایک رات جب صبح کی ہنے کہا مین نے کہ ای گروہ مسلمانونکے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تا کہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانونکے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ ای بیٹے عامر کے ہمارے دلونکو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کر تو ہمکو اُس سے پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعتہ قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوے کپڑے پہنے تھی اور اُنکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور ننڈاے ہوے تھے وسط اپنے سرونکو پس دوڑے مسلمان اور لیلیا اُنکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا اُنمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرونکے ہین ارادہ رکھتے تھے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا تا کہ دعا کرین ہم واسطے غلبے لشکرون کے تمپر سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمھارے پیچھے کیا چیز ہی اُنھون نے کہا ہمارے پیچھے حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنیوالے صلیب کے ہین پس کہا مسلمانون نے اللھم اجعلھم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید نے اس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اگر نہ ڈراتے اور رحم کا تمکو حکم ہمکو دین تو چھوڑ دیتے ہم تمھاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زناروں سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ دفعتہ دکھلائی دیا اور قریب پہونچا سرکا لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانونکے حملہ کیا اُنھون نے مسلمانونپر اور مسلمان اُسوقت سامان لڑائی سے درست نہ تھے مگر یہ کہ بلند کیا اُنھون نے اپنی آواز ونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنھون تلوار ونکو پس مار ڈالا اُنکے سب اگلونکو اور خبر دیگئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانونکے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیونکو حملہ کرنیکا پس بڑھایا اُنھون نے کمانونکو اور بڑھایا قنطاریات کو اور کھینچ لیا تلوار ونکو اور حملہ کیا مسلمانونپر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیونکو اور کر دیتے تھے اُنکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس دیکھا قبطلے نے مسلمانون کی لڑائی اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مشغول لینے اور یکجا کرنے غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تا کہ مل جاوین اُس سے اور بھاگے ہوے لوگ کہ دفعتہ پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سواروں کا اور تحقیق راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور وہ قریب ایک ہزار سوار کے اور پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین کے فضل بن عباس دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب

دیکھا رومیون نے اُنکی طرف پھرے اپنی پشتو پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرا دیا اُسکو زین سے
زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اوندھا گرا دیتے تھے شہسوارونکو
یہانتک کہ مار ڈالا اُنھون نے اُنکی جماعت سے بہتونکو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ ای گروہ مسلمانونکے پکڑ لو اور قید کر لو تم قوم کو رحمت
کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ ہم قریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اسجگہ پس دیکھا اُنھون نے
بطرف معرکے پس تحقیق دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ آپس مین لڑ رہے ہین اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک ہوے
اُنسے سُنا اُنھون نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس داخل ہوے سعید غبار مین پس آملے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہون پس نزدیک ہوگئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری ای فضل کون
تمھارے ساتھ ہین صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے بیان کیا کہ نہین چھوٹ گیا
قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو
پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ ای ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام مین
حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی آگاہ کیا تھا اُنھون نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری طرفکو پس بڑے ہوے گمان مسلمانون کے
تمھاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے پاس شکر ہے
اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سر ونکا اور اُٹھالیا سرونکو عرب نے نیزون کی نوکونپر اور تھے چار
ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانونکے
اور بلند کیا اپنی آوازونکو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے
بد لوگ رومیونکے اور دیکھا اُنھون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سرونکو نیزونکی نوکونپر پس متحیر ہوگئے وہ اس حال کے دیکھنے
سے اور سلام کیا مسلمانون نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ اور حاصل
ہونے غنیمت رومیون کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدۂ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیونکے
پس ماری گئین گردنین انکی **قطبۃ** بن سوید نے بیان کیا ہے کہ نہین دیکھا مین نے کسی لشکر رومی کو کہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص مگر
لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُن مین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب
لشکر باہان کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایکمرد مسلمانکے پس دیکھا اُسکو
زبیر نے اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے
پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ مراجعت
کی اُنھون نے مدینۂ طیبہ کو اور مضبوط ہوے دل مسلمانونکے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ
جب گرفتار ہوگئے پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونیکا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو

رنج تھا اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیونکی رہائی کیواسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان قلعون کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے اُنکو ناچیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھینے لشکر مسلمانونکے ہین اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مار ڈالے مین نے اکثر اُنمین کے اور گرفتار کیا مین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی فریب کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہی انکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہی اُسنے فتح کیا ہی ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصریٰ اور دمشق اور وہی ہی جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما اور ہربیس کا مرج الدیباج تک اور مار ڈالا تھا اُن دونونکو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہی مجکو کوئی حیلہ اور مکر کروںمین اس مرد کے ساتھ یہانتک کہ بلاؤنمین اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ بچونکے پھر بلایا اپنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور حکیم دانا اور زبان عرب مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ ای جرجہ جا تو ان عرب کے پاس اور کہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ خالد بن الولید ہوں پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانونکے پس ملاقی ہوے خالد بن الولید اس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہی اور کہا ہی کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالیٰ بچاوے ہمارے اور تمھارے خونکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہو کر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین باہانکے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالیٰ تمکو پس شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیوے انکو یا ایک گروہ کو اُنمین سے تمھارے ہاتھونپر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور اداے جزیہ کو اور بچ جاوین خون تمھارے ہاتھونپر پس بچانا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہی اللہ کے نزدیک سب کافرونسے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو اللہ تعالیٰ سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے حجازی موزونکو اور سیاہ عمامہ سر سے باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے چرمی کے جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائی ایک تلوار مین کی جو مسیلمہ ملعونکی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سُرخ اُنکا جو طائف کے چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اُسمین دو سورج سونیکے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زوجہ میسرہ بن مسروق عبسی سے بقیمت تین سو دینار کے پس لا دلیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانیوالا گروہون گھوڑونسے اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے چلتہ سبز اور علمہ سُرخ اور کمربند جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوے تھے تلوار مین کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای ابا سلیمان لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگونکو مسلمانونسے خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین درست ہی جبر کرنا دین مین اور نہین ہی اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل نے کہ ای ابا سلیمان تحقیق تم بزرگی کے لوگونسے ہو اور اگر حکم کروگے تم ہمکو کسی کام مین تو کرینگے ہم فرمانبرداری سواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور رسول کے اطاعت مین اور اس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہی حکم کرو ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت مین اور وہی نے بیان کیا ہی کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانونسے ایکسو مہاجرین اور انصار کو جسمین جرقال بن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص الزہری

ف: بھیجنا باہان کا جرجہ کو بطور ایلچی کے بطلب خالد بن الولید کے بمقام یرموک ۱۲

ف ۲ ... بیان ... خیمہ ۱۲

روانہ ہونا خالد بن الولید کا بطور ایلچی کے بجانب رومیون کے ۱۲

اور سعید بن زید اور میسرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابو سفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمرو
التیمی اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور اسود بن سوید المازنی اور ذو الکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر البعلی اور
مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور برابر خالد بن الولید منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ
لوگونکو تا اینکہ پورے کیا انکو ایک سو سوار کہ ہر فرد انمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور پہنا اُنھون نے ہتھیار ونکو اور
باندھا عمامونکو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرونکو اور لٹکایا خنجرونکو اور مونڈھونپر ڈال لیا ڈھالونکو اور دائین طرف اُنکے معاذ بن جبل اور بائین
جانب اُنکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اُنکے تھے معاذ بن جبل نے بیانکیا ہے کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے نعرہ
سالمہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جسوقت کہ روانہ ہوے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پڑھتے
تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو اُنکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کون چیز تمکو رلاتی ہے اُنھون نے کہا کہ اے بیٹے سالم کے
یہ لوگ قسم ہے خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسی کو انمین سے ابو عبیدہ کی سرداری مین تو کیا اُنکا جواب اللہ
کے نزدیک **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے قریب لشکر روم کے بڑھایا مسلمانون نے
اپنی نگاہونکو پس دیکھا اُنھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا اُنکے لشکر مین پس شور کر کے کہا خالد بن الولید اور
اُنکے ساتھیون نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ پس اسی حالمین تھے کہ آگے آئی اُنکے فوج طلیعہ
روم کی کہ پیشرو اُنکا جبلہ ایہم الغسانی تھا پس کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ جاتے ہین باہانکو آئے ہین اُسکے
پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے اُسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اُسوقت تک کہ اجازت حاصل کرون مین تمہارے واسطے
ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا کہ اے بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اُنکے ایکسو سوار
اُنکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنیوالے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو چاہا تھا اور اُنکے سوا دوسرے کو نہین
بلایا تھا پس آ کر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانونکے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب ملک باہان نے نہین طلب کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ
سوال کریگا وہ جس بات کا ارادہ کریگا پس شاید اُن دونون مین صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہدے اپنے سردار سے
کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس مگر اصحاب اُنکے ہمراہ اُنکے ہونگے کہ مین نہین بے پرواہ ہون اُنکی رائے اور مشورہ سے پس گیا جبلہ باہانکے
پاس اور آگاہ کیا اُسکو گفتگوے خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو اُنکو آنیکی پس جب آوینگی وہ میرے خیمہ کے پاس پس حکم
کر تو اُنکو گھوڑونسے اُترینگے اور تلوارونکے جدا کرینگے پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُنسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ رضی اللہ عنہم
اور پیادے گرد اُنکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے دائین اور بائین کو اور ساتھی بھی اُنکے
نہین فکر اور اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ اُنکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوے خیمے کے
پکار کر کہا اُنسے جبلہ نے کہ اے گروہ عرب کے پہونچے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُترو تم اپنے گھوڑونسے اور رکھدو تم اپنی تلوارونکو پس کہا
خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اُترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی اور عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے اُس بزرگی

بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے اس گفتگو سے باہانکو پس کہا اُسنے
کہ چھوڑ دو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم اے گروہ عرب کے جسطرح سے تم چاہو **واقدی** رحمہ اللہ
نے **بیان** کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پیادہ ہوگئے وہ اور ایک سو مسلمان درانحالیکہ ناز کرتے تھے وہ
اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارونکو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے کسی سے یہانتک
کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان درانحالیکہ وہ بیٹھا تھا اپنے تخت پر پس جب
دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو برائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالی کی اور بچھائی گئین اُنکے
واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھا دیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب دیکھا باہان نے اُنکے
کامونکو ہنسا اور کہا اُسنے اے گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تم نے فرش
دیباج اور کرسیونکو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کر دیا تمنے ہمارے فرش کو پس کہا
خالد بن الولید رضؓ نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمہارے ساتھ کہ بچھونا اللہ تعالی
کا پاک ہی تمہارے بچھونے سے پھر پڑھی آیت منہا خلقنا کم آخر تک **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے **بیان** کیا ہی کہ خالد
بن الولید اور باہانکے بیچمین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپس مین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین
بُرا جانتا ہون تمسے آغاز کلام کرنیکا خالد بن الولید رضؓ نے کہا کہ بات چیت کر جو چاہتا ہی کہ مجھکو پروا نہوگی اُس بات سے جو تو
کہیگا اور ہر بات کا جواب ہوگا پس اگر تجھکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا بلکہ مین
شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو
بزرگترین بادشاہونکا اور ہماری اُمت کو بہترین اُمتونکا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی باتکو پھر کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹو تم بادشاہ
کی باتکو اے برادر عربی اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کیا خالد بن الولید نے چُپ رہے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ
کی جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمہارے نبی اور سب انبیا پر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی
ہمنے اپنے کامونکو ایکمرد مثل بعض لوگونکے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ ہمپر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم اُنکو اپنے اوپر کی
سکونت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اس حالمین کہ ہو وین وہ ہمسے زیادہ خدا سے ڈرنیوالے
اور پرہیزگار اور تحقیق گردانا ہی اللہ تعالی نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور اقرار کرتے ہین ہم
اپنے گناہونکا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین ہی راوی نے بیان
کیا ہی کہ زرد ہو گیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے آزمایش مین ڈالا ہمکو
اور نیک کیا آزمایش کو ہماری طرف اور معاف رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو اُمتونپر اور عزت دی ہمکو پس نہ خوار اور ذلیل ہونگے
ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین اُس چیز مین جو دیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے نعمتون دنیا سے پھرنیوالی اور تم اور

زیادتی کرنیوالے لوگوں پر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور نعلونکی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمھارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمھارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمپر مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمپر اور ایفاے
وعدہ کرتے تھے تمسے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکرگزار ہین اُس چیز پر جو بخشش کی
تھی ہمنے اپنی نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہان ساتھ گھوڑون اور مردونکے اور جانا ہمنے کہ تم ہی
بطلب اُس چیز کے ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمھارے بھائیون نے پس ناگہان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم درانحالیکہ قتل کرتے ہو
مردونکو اور قید کرتے ہو عورتونکو اور لوٹ لیتے ہو مالونکو اور کھودتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیونکو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے
شہرونسے اور تحقیق طلب کیا ہمسے اُن باتونکو اُن لوگون نے جو تمھارے پیشتر اور تمسے زیادہ تعداد ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے اُنکو
درانحالیکہ تھے وہ نا اُمید ہونیوالے درمیان زخمیون اور راندے ہودونکے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھیر دیا
تھا اُس کو اللہ تعالی نے اُسکی پشت پر ساتھ نا امیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس نہ تھا کوئی
گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال سو واسطے کہ تحقیق تم اہل بالون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باانیہمہ امید اور طمع
رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالونمین اور ہمارے گرد بہت سے سردار ہین اور ہمارا اوبہ سخت ہی اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین دوڑ کر آئے تم
ہمارے اوپر مگر اس سبب سے کہ نکلے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھاری سواریونکے شام کے ملکونمین اور فساد کیا تمنے تمام تر فساد اور سوار
ہوے تم ایسی سواریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمھاری سواریونکے اور پہنے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمھارے کپڑونکے اور تعرض کیا تمنے
واسطے شہرون روم اور اُنکی لڑکیان سپیدرنگ اُنس کرنیوالونکے پس مقرر کیا تمنے اُنکو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھائے تمنے وہ
کھانے جو نہین ہین مثل تمھارے کھانونکے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھونکو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بہ تحقیق ملاقی ہوئے
ہین ہم تمسے اب حالانکہ تمھارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہی موجود ہی پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ نہ مطالبہ
کرینگے ہم تمسے اُن چیزونکا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اُسمین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمھارے گذرے ہوے کامونمین اور اب چلے جاؤ تم
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کرینگے ہم تمکو مثل کل کے دنکے گذرے اور نیست
ہو گئے اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا تمھارے سردار ابو عبیدہ
بن الجراح کیواسطے ایکہزار دینار اور تمھارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ نہ پھرو تم بجانب ہماری
لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے
اور نہ کچھ کلام نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان ارمنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا
اور سُنا ہمنے اُسکے کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اور سنے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہی واسطے اللہ کے جسکے
سوا کوئی معبود نہین ہی پس جب سُنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھونکو آسمان کیطرف اور کہا کہ سچ ہی جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے
کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر پر کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور بھیجے ہوے اُسکے ہین پیشوا کیئے گئے ہین اور نبی اُسکے برگزیدہ ہین پس کہا

باہان نے کہ قسم ہے خدا کی مین نہین جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین یا نہین اور شاید ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ پسند کیا مرد نے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ بزرگترین ساعتونکی وہ ہے جسمین اللہ تعالیٰ کی طاعت کیجاوے پس کہا باہان نے
اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے
کیا کہا آگاہ کیا اُسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیگئی ہے مجکو عقل پس اللہ تعالیٰ تعریف کیا گیا ہے اس
باب مین اور ہمنے سُنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ماخلق اللہ تعالی شیئا احب الیہ من العقل لان اللہ تعالی
لما خلق العقل وصورہ وقدرہ قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال لہ وعزتی وجلالی ما خلقت شیئا احب الی منک
بک تنال طاعتی وتدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم مین ایسی عقل ہے تو کیون لائے تم ان لوگونکو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا
کہ مین ان کو اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرون مین اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی اپنی رائے اور ادراک کے
محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہے اور وہ سب زمین کے لوگون سے
زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو شاورھم فی الامر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء
عرف قدرہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر مین صاحب رائے اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہے تو اور جیسا کہ سُنا ہے تو نے پس تحقیق
نہین بے نیاز ہون مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمھارے لشکر مین مثل تمھارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہین خالد
بن الولیدؓ نے کہا ہمارے لشکر مین زیادہ ایکہزار مرد سے ہین کہ نہین بے نیاز ہو مین اُنکی رائے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہین جانتے تھے
کہ تم مین ایسے لوگ ہین اور ہمنے تو یہی سُنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ اکثر ہم مین ایسے ہی تھے یہانتک
کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے ہمکو راہ راست اور بتلایا ہماری تئین ہماری راہونکو اور
سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ ای خالد تعجب مین ڈالا ہے مجکو تمھاری عقل اور دانشمندی نے اور
مین دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤن مین تمھارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ بڑی خوشی
کی بات ہے کہ اگر پورا کرے اللہ تعالیٰ تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاوین ہم اور تم اور نہ جدا ہووین پس کہا باہان نے کہ یہ
کیونکر ہو سکتا ہے کہ خالد بن الولیدؓ نے کہا گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح
پس جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا بھائی میرا اور مین بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور مین دوست تیرا اور نہ جدا ہونگے ہم مگر
بسبب پیشی نے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمھارے دین مین داخل ہونیکو چاہتے ہو پس نہین ہے میرے لیے
طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہین ہے جبتک کہ تو اپنے دین پر ہے باہان نے کہا کہ مین
دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارے اور تمھارے بیچ سے خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہیگا وہ ہوگا باہان نے
کہا پس تحقیق مین چاہتا ہون کہ دور کرون مین خشم اور غصے کو اپنے اور تمھارے بیچ سے اور بات چیت کرون مین تمسے اسطرح جیسے کہ بھائی بھائی
سے کلام کرتا ہے پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسپر مین نے تمکو بلایا ہے کہ سنو مین کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولیدؓ نے کہا کہ جسطرح تو کہ

حال یہ ہی کہ تو جانتا ہی اس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنے قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ اُنکا دشمنوں پر اور قرار پکڑنا ملکوں میں بیان کیا
پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اس سے اور جو تو نے اپنے بخششونکا حال ہمارے ہمسایوں عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن نہین کیا تمنے
یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتونکے اور منظور نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادونکے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کے تاکہ زیادہ
ہو جاوے جماعت تمھاری اور ڈرین اُسکے دبدبہ سے وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانیکا
ذکر کیا سو اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بزرگی اُس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو
ہمکو محتاج اور بدبخت کہتا ہی پس ہم ایسے ہی جاہل تھے اور تحقیق اُتارا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین ہی مگر تھوڑے
اور تھے ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل تھے کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریونکا اور کھا جاتا تھا
زبردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بے ڈر اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے ہم سوا اللہ تعالیٰ
کے اُن بتون کی جو نہ سُنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اُنپر مُنہ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہم مین نبی عربی کو
کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اُنھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور لائے وہ ہمارے
واسطے روشن کتاب اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب اُنکے انبیا کو پس حکم کیا اُنھون نے ہمکو
ساتھ عبادت پروردگار عالم کے عبادت کرتے ہین ہم اُسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش
کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی مالک کو اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہم چاند اور سورج کو
اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ نبوت اپنے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنکے سبب سے اطاعت کی ہمنے اُنکے حکم کی پس منجملہ اُنکے احکام کے
ہمکو ایک یہ ہی کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے ہی وہ شخص اُن لوگون سے
جنھون نے نہین مانا اور ناسپاسی کی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ اور بری ہی پروردگار
ہمارا اس سے لا تاخذہ سنة ولا نوم پس جس شخص نے تبعیت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے انکار کیا
قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہی اُسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہی ہماری اُسکے بیچ مین یہانتک
کہ جاری کرے اللہ تعالیٰ حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہی اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کیطرف سے ایک دینار اور نہین ہی اُس شخص پر جو نہین پہنچا ہی
مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہی اپنے صومعہ مین پس کہا باہان نے کہ آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اُسکے نماز پڑھو تم اور زکوٰة دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین اور
حج کرو تم بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو تم ساتھ حکم شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور آپسمین دوستی رکھو
اللہ کے کام مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کرو گے تم اس سے پس لڑائی ہو گی ہمارے اور تمھارے بیچمین یہانتک کہ اللہ

لہ نہین بیری ہی اُس کو اونگھ اور نہ نیند ۱۲

وارث کریگا اللہ تعالی اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندونسے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کرو کہ ہم نہ پھرینگے اپنے دین سے اور نہ جزیہ
دیوینگے تمکو اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالی کی ہی پس سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے سوا اوروں
کی تھی پس لڑے ہم اُنسے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارے تمھارے بیچمین لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد
بن الولید نے کہ قسم ہی خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہین ہو اور گویا مین دیکھتا ہون تمھارے لشکر کو کہ شکست اُٹھائی ہی اُسنے
اور مدد اور غلبہ ہمارے آگے ہی اور تو چلایا جاتا ہی خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردنمین ہی اور سامنے لایا گیا ہی تو امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ کے پس مارا ہی اُنھون نے تیری گردنکو پس جب سُنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا کہ جب دیکھا
حجاب اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ نے باہانکے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اُنھوں نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم
باہانکے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین تمسے باتچیت کرتا تھا اور میرے دلمین تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہوگیا اُسکی جگہ
خشم اور غصہ پس قسم ہی حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمھارے پانچون اصحاب قیدیکو اور گردنین مارونگا اُنکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ سُن
تو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ مارا جانا تو اُن پانچونکی خواہش اور تمنا ہی اور ہم بھی مثل اُنکے ہین پس قسم ہی حق صاحب دعائے مقبول کی اور دعوت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو انکو تو مین مار ڈالونگا تجھکو اپنی تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص میرے
ساتھیونسے ایک ایک کو تیرے ساتھیون سے پھر جلد اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے اور اُنکے ساتھیون
نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے بسلسلہ راویون کے
بیان کیا ہی رافع بن مازن سے کہا رافع بن مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے مین اور نکال لیا تھا ہمنے اپنی
تلوارونکو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہین تھی ہماری آنکھون مین دمیونسے کوئی چیز اور یقین کیا تھا ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا پس
جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید رض کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہماری تلوارونکی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے کہ اے خالد
توقف کرو عجلت نہ کرو کہ جلدی مین ہلاک ہو جاؤ گے تم اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تمنے یہ کلام نہین کیا ہی مگر اسوجہ سے کہ تم ایلچی ہو
اور ایلچی نہین مار ڈالا جاتا ہی اور جو باتین مین نے کین وہ اسواسطے کین کہ آزمایش کر دیکھون تمھاری اور دیکھون اور دریافت کرون مین کہ
تمھاری کیا راے ہی اور اب مین تمسے مواخذہ کرتا ہون پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد تیاری لڑائی کا کر دا اور دیگا اللہ تعالی مدد
اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان مین کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیونکے ساتھ تو کیا
ارادہ رکھتا ہی باہان نے کہا کہ مین چھوڑ دونگا اُنکو بنظر بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑ دونگا انکی راہ کو تا کہ ہو دین وہ مددگار تمھارے
اور نہ عاجز ہووین مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد مین دوست
رکھتا تھا صلح ہو جانیکو اپنے اور تمھارے بیچ مین اور مین سوال کرتا ہون ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے
تو چاہتا ہی باہان نے کہا کہ تمھارے اس سُرخ قبہ نے عجب مین ڈالا ہی مجکو اور مین چاہتا ہون کہ تم میرے تئین ہبہ کر دو اُسکو اور دیکھو تم میرے لشکر مین

کہ جو چیز تم کو اچھی معلوم ہو وہ مین تمکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئینہ خوش کیا تو نے مجھکو جبکہ مانگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس یہ ہبہ ہی تجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیزونکو کہا ہی پس مجکو کچھ اُسکی حاجت نہین ہی باہان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تمنے اور نیکی کی تمنے خالد بن الولید رضؓ نے کہا کہ بتحقیق تو نے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیونکو قید سے چھوڑ دیا پھر پلٹے خالد بن الولید باہانکے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے اپنے حاجب اور ہمراہیون کے کہ جاوین وہ مسلمانونکے ساتھ اُسجگہ تک جو اُنکے قبضے مین ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان رہائی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیان کیا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی کہ نہین چھوڑا باہان نے ہمارے ساتھیونکو مگر بخوف ہماری تلوارونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہی مگر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہوگیا ہی پس کس قرارداد پر تم اُنسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُن کے لڑائی پر قرارداد ہوئی ہے اور دے گا مدد اور غلبہ اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال سُنا کھڑا کیا رئیس لوگونکو مسلمانونسے اور کھڑے ہوے اُنکے بیچمین پر انکا لیکر وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیانکی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور آگاہ کیا مسلمانونکو اس امر سے کہ کل صبحکو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی اُنسے اور حکم کیا اُنکو ساتھ درستی ساز و سامانکے اور کہا کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانونکے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون نے جنپر مدد دی ہی اللہ تعالی نے تمکو بہت جگہون یکجا کی ہی جماعت اپنے ملکونکی اور مین گیا تھا اُنکے بیچمین اور دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ کثرت مین مثل چیونٹیونکے ہین اور وہ سامانکے لوگ ہین مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکے بیچمین اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ذلك بان الله مولى الذين آمنوا وان الكافرين لا مولى لهم اور قرار پائی ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی اور شدت کے لوگ ہو پس کیا رائے ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور برابر صبر کرینگے ہم اُنکے مقابلے مین لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچمین اور وہ بہترین حاکمونکا ہی پس خوش ہوے خالد بن الولید اُنکے کلام سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین یہ رات گذرانی کسی نے مگر یہ کہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفونکو پس ہوئین تین صفین کہ نہین دیکھی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار کیا حکم دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا مقرر کرو تم معاذ بن جبل کو میمنہ پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اُسکے لائق ہین پس کہا کہ ای معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بجانب میمنہ کے اور ٹھہرے وہان ساتھ نشان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اُنھون نے کہا کہ کنانہ بن ہاشم کو

پس روانہ ہوے کنانہ جیسا کہ کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو اُنکے دشمن تھے
پس پکارتے تھے اور ڈانٹتے تھے اُنکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے اُنکی طرف لوگ تیز رو گھوڑون پر پس اُنسے
لڑتے تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے اُنپر تو یہی اُنکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے وہ اُنکی طرف سے غلبے اور حملے کو اور دشوار ہوتا تھا اُنپر کام
اُنلوگون کا اُترتے تھے اپنے گھوڑے سے اور دوڑتے تھے اُن کے سامنے ہو کر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ اُنسے مگر گرد کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ جب مقرر کیا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب خالد بن الولید
اور کہا اُنسے کہ ای اباسلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کر دیں تم پیدل لوگون پر جسکو چاہو تم خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہی بھروسہ
کرونگا مین اُنکے کام کو ایسے شخص کے کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان اُسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا
اُنسے کہ حاکم مقرر کیا ہی تمکو سردار نے پیدل لوگون پر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اُترو اے ہاشم اور رہو تم اُنکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اسیطرح تمہاری
موافقت کرنیوالا ہون راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب اور آراستہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفون کو کہا خالد بن الولید نے
کہ ای سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران مالک نشانون کے پاس کہ سُنین وہ میری بات کو پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس
کو اور کہا اُنسے کہ ای بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اُنسے کہ ابوعبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سُنو اور اطاعت کرو تم واسطے
خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس
کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہی پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگون کے پاس اور کہا اُنسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے
ہو تم ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم دیوین اُسکے خلاف نکرنا تم کہ وہ سوائے بہتری مسلمانونکے اور کچھ
نہین چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابوعبیدہ بن الجراح کے اور تابعداری خالد بن الولید
کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفونکے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانون کے اور کہتے تھے ای مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہی
اور ڈرنا اور بددلی کرنا عاجزی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونون سبب خواری کے
ہین پس جسنے صبر کیا اللہ تعالی اُسکو مدد اور غلبہ دیتا ہی اُسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اُسکے ساتھ ہی پس جسنے صبر کیا تلوار کی
تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اُسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اُسکی واللہ یحب الشاکرین راوی نے
بیان کیا ہی کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا اینکہ گذر رہے ساتھ جماعت لوگونکے پھر خالد بن الولید نے
لیجا کیا اپنے پاس گروہ مسلمانونکو اہل ثبات اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا تھا اُنکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا اُنکو چار ٹکڑون پر پس
مقرر کیا ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اُنسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس رہو تم گروہ پر اور جیسا مین کرون ویسا ہی تم بھی کرو
اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت اُنکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسی طرح
اُنسے بھی وصیت کی اور مقرر کیا اُنکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید رض مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید رض فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

کہ اُسنے حکم کیا رومیونکو ساتھ زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایساہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے
تھے ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہی کہ چلا لشکر رومیونکا بجانب لشکر مسلمانونکے اور دیکھا باہان اور اُسکی قوم نے
مسلمانونکو اور اُنکی آراستگی صفونکو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس در آیا اُنکے دلون مین
خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفونکے اور آگے
کیا اُسنے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونیکا کام اُسمین تھا اور اُسکے چارون گوشونپر جواہر
چمکتے تھے اور روشن تھے مثل ستارونکے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تیس صفین تھین کہ
ایک صف انمین کی مثل لشکر مسلمانونکے تھین اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفونمین اور قسیس اور راہب دھونی دیتے تھے اُسکو اور پڑھتے
تھے وہ انجیل کو اور بہت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمونکو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین اُنکی نکلا ایک بطریق
بطارقہ روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردن مین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی
سواری مین سبزہ گھوڑا تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیونسے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے
مقابلے کو تو تلاش کرتا تھا ساتھ کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہی لڑنیوالے کو پس توقف
کیا مسلمانون نے نکلنے سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ گبر بلاتا ہی تمکو واسطے اپنی لڑائی کے
اور تم پیچھے ہٹتے ہو پس اگر تم لوگ نہ نکلوگے اُسکی طرف کو تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعۃً نکلا ایک سوار
مسلمانونسے ایک ٹیرے برذون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا
کوئی شخص خالد بن الولید کے ہمراہیونسے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اس سوار کیطرف اور دیکھ کہ وہ کون
شخص ہی مسلمانون سے اور کس گروہ سے ہی پس گئے ہمام اور آواز دی اس سوار کو درانحالیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہوجانیکا بطریق سے اور کہا ہمام نے
کہ ای مرد تم کون شخص ہو پس کہا کہ مین روماس حاکم بصری کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اس حال سے پس جب جانا خالد
بن الولید نے اس امر کو دعا کی اور کہا اللھم بارك فيه وزدني بنية پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی مین پس پہچانا اُسکو
رومی نے اور کہا کہ ای روماس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اس قوم کیطرف روماس نے کہا کہ یہ دین جسمین داخل ہوا ہون مین
ایسا دین بزرگ ہی کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوگیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس بتحقیق گمراہ ہوا وہ پھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور
حملہ کیا گبر نے اُنپر اور وہ لڑے آپسمین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اُن دونون کی لڑائی سے پس غافل پایا گبر نے
روماس کو پس مارا اُسنے ایک وار سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی روماس کو پس پھرے وہ بجانب مسلمانونکے
اور پیچھا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسطرح پر کہ نہین کمی کی اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ در آوے اُنپر پس للکارا اُسکو مسلمانون نے ہر طرف سے
پس مضبوط ہوگیا دل روماس کا مسلمانونکی آواز دینے سے اور ڈر گیا گبر انکے للکارنے سے پس باز رہا اور کمی کی اُسنے روماس کی طلب سے اور داخل ہوئے
روماس مسلمانونکے لشکر مین اور خون اُنکے منہ پر روان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانون سے اور باندھا اُنکے زخم کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام پر

اور وعدہ کیا اُنسے اللہ تعالی کی بخشش کا اور مبارکبا دوی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے رومانشکست اُٹھاکر غرور کیا گبر نے اپنے ملین اور ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تو تلاپن کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالدبن الولید نے کہ ای میسرہ تمہارا ٹھہرنا تمہاری جگہ پر دوست تر ہے مجھکو تمہارے نکلنے سے اس گبر کیطرف اور تم شیخ بوڑھے ہو اور یہ گبر شدید اور بھاری ہے ڈیل ڈول کا اور جوان بہادر ہے اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمہارے جانیکو اسکی طرف اور نہین برابری کرسکتا ہے بوڑھا آدمی جوان اور مضبوط کی خصوصًا یہ کہ ایکبال مسلمانونکا دوست تر ہے اللہ تعالی کے نزدیک سب اہل شرک سے پس پھیر گئے میسرہ اپنی جگہ پر اور ارادہ کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالدبن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم نہ برابری کرسکوگے پس کہا عامر بن طفیل نے کہ ای سردار بُرا کردیا تمنے معاملہ اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کردیا تمنے مسلمانونکے دلونمین اُسکی طرف سے خوفکو پس کہا خالدبن الولید نے کہ شہسوار لڑنیوالے پہچانتے ہین اپنے مثل کو لڑائی مین اور اُسکی لڑائی اور شدت ظاہر ہے اور تم اُسکی برابری نہین کرسکتے ہو اسواسطے کہ نہین نکلا وہ پیشتر اپنے ساتھیونکے اور ظاہر کیا اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اسوجہ سے کہ وہ فرد ہے شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے عامر بن طفیل اپنے ساتھیونمین اور نہین مخالفت کی خالدبن الولید کے حکم سے **راوی نے بیان کیا ہے** کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنیوالے اور لڑائی کو پس آئے خالدبن الولید کے پاس حرث بن عبداللہ ازدی کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون مقابلے کو پس کہا خالدبن الولید نے کہ قسم ہے مجکو اپنی جانکی کہ تم مین دلیری اور قوت سخت ہے اور نہین جانتا ہون مین تمکو مگر مرد چالاک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے مین نکلو پس قصد کیا ازدی نے سامان لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالدبن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر اے بیٹے عبداللہ کے یہانتک کہ سوال کرون مین تمسے اُنھون نے کہا کہ پوچھو تم ای ابا سلیمان خالدبن الولید نے کہا کہ آیا پیشتر اسکے مقابلہ کیا ہے تمنے کسی سے حرب مین اُنھون نے کہا نہین خالد بن الولید نے کہا کہ نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کیواسطے کہ تم نے غور کیا نکلنے مین اور یہ سوا تجربہ کار ہے لڑائی کا اور آزمایش کی ہے مین نے اُسکی اور پہچانا ہے مین نے اُسکی بازگشت کو لڑائی مین نہین دوست رکھتا ہون کسیکے نکلنے کو اُسکے مقابلے مین مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو پس اشارہ کیا خالد بن الولید نے اُس گبر کیطرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کیطرف پس کہا قیس نے کہ ای ابا سلیمان مین جانتا ہون کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاؤن اُسکے مقابلے کو پس کہا خالدبن الولید نے کہ جاؤ تم اللہ غالب و بزرگ کا نام لیکر کہ تحقیق تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعلی تمھاری اعانت کریگا اُسپر پس نکلے قیس بن ہبیرۃ رحمہ اللہ اور روانہ کیا اُنھون نے اپنے گھوڑیکو میدان مین یہانتک کہ نرم اور ملائم کردیا اُسکی طبیعت کو اور توڑ لیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا اُسکو بجانب بطریق کے اور وہ کہتے تھے بسم اللہ وعلی برکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور نزدیک ہوے وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے کامونکو جانا اُسنے کہ وہ شہسوار سخت ہین شہسواران مسلمین سے پس جلدی پھرا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کیا دونون نے آپسمین پس دوڑے اُسکی طرف قیس بن ہبیرۃ اور مارا ایک وار تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر اور پیوست ہوگئی اُسمین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر نے اُنکی شاہرگ پر پس قائم ہوا وہ وار تلوار کا اور ملاقی ہوے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آپڑا اگر اُنپر بارادہ قید کرلینے کے اور تھا وہ بہت سخت اور قدیم بسبب عبادت

شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے پتلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہوگیا وہ اُنپر جدا ہوگئے وہ اُسکے ہاتھ سے
اور دور ہوگئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشۂ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اُنکی نکل گئی تھی اُنکے
ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ آملنے کے مسلمانوں میں تاکہ لیوین وہ کسی کی تلوار کو اور پھیرین طرف لڑائی کے اور تحقیق مایوس ہوگئے تھے
وہ اپنی جانسے پس جب پھیرا باگ کو ڈرا انکا ایکہ وہ مکر کرنیوالے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب میں پس کمی کی قیس بن ہبیرہ نے پلٹنے
مین اور کہا اپنے دلمین کہ ای نفس مطلب تیرا موت ہی اور تو بھاگتا ہی پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ ای قیس مین خدا اور رسول کا واسطہ
تمکو دیتا ہون کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے اوپر اور یہ اسواسطے تھا کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا اُنمین تعب کو پس کہا قیس نے کہ ای خالد تمنے
بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا مین تمھارے پاس آیا بڑھا دوگے تم میرے وقت مقررہ مین خالد بن الولید نے کہا کہ نہین قیس نے کہا پس اختیار
کرونگا مین فرار کو اور نہ ہونگا مین اصحاب نار سے بلکہ صبر کرونگا مین اور پہونچونگا مین مرتبۂ بخشش کو اللہ تعالی کیطرف سے اور پھرے وہ
اپنے نزدیکی کیطرف اور اُنکے ہاتھ مین تلوار نہ تھی بلکہ نکال لیا تھا اُنھون نے خنجر کو جو اُنکی کمر مین تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ
کو اس حال سے کہ اُنکے ہاتھ مین تلوار نہین ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص ہی کہ لیگا اس تلوار کو اور پہونچاویگا قیس بن ہبیرہ تک
بامید حصول ثواب خدای غالب اور بزرگ کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ ای ابا سلیمان مین اس کام کو کرونگا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ای بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور
جا ملے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے تلوار کے پس جب دیکھا رومیون نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکے
آملنے کے قیس بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بارادۂ اعانت قیس بن ہبیرہ کے اُس بطریق پر آئے ہین پس نکلا رومیون
سے ایک دوسرا بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ اور دیدیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور
ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا لشکر رومیون سے کچھ بُری باتین کرتا تھا کہ مسلمان
کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہین ہوے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو کیا بات کہتا ہی تو کہ ہم نہین سمجھتے ہین تیرے کلام
کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیونسے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہین کہا تھا تمنے کہ ہملوگ صاحب انصاف اور حق ہین در انحالیکہ
نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار پر کہا عبدالرحمن نے نہین قسم ہی خدا کی ترجمان نے کہا پس نہین دیکھا ہمنے تمھارے انصاف سے کچھ بھی در انحالیکہ
نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار کیطرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اسواسطے نکلا ہون کہ دیدون مین اپنے ساتھی کو تلوار اور پلٹ جاؤن
اور اگر نکلین تم مین سے ایکسو مرد ہم مین سے ایک شخص کے مقابلے مین تو ہر آئینہ نہ بڑا اور دشوار ہوگا ہمپر یہ امر اور آگاہ ہو کہ تم مین شخص ہو اور
مین اکیلا ہون اور مین تمھارے واسطے کافی ہون پس آگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن کے کلام سے اور
دیکھتے تھے وہ دونون گوشۂ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست کرتا ہون مین تمسے
بواسطہ اللہ تعالی کے ای قیس کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہی پس ٹھہر جاؤ تم تاکہ ایکساعت آرام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جو مجسے ہوگا پھر
حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس شخص پر جس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھون نے اُسکے سینے مین کہ جا نکلا اُسکی پشت سے

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونون گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرنیوالا پس حملہ کیا اُن دونون نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا عبدالرحمن کی طرف قیس نے بارادۂ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ ای قیس سوال کرتا ہون مین تمسے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجکو آگ مین ڈالونگا مین ان دونون کو پس اگر مارا گیا مین تو ہوگے تم شریک میرے ثواب جہاد مین اور کہدینا عایشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے اُنکے پاس سے قیس رض اور تعجب کیا اُنکے کامونسے اور حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر اُن دونون گبرونسے اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس گھس گئی نوک اُنکے نیزے کی گبر کی زرہ مین پس ڈالدیا عبدالرحمن نے نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میانسے اپنی تلوار کو اور مار اُگبر کے ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اُسکو اور دیکھا تیسرے گبر نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکی جرأت کے پس متحیر و متعجب ہوا وہ اُنکے کامونسے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق کیطرف کہ وہ متحیر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی اُنمین غفلت پس کہا اُنسے عبدالرحمن نے کہ ای قیس کیا باعث تمھارے توقف کا ہی پس حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق پر اور مارا اُسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اُسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ساتھیونکا کہا بعض نے اُنمین کے بعض سے کہ نہین ہین یہ گروہ مگر شیطان **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا باہان اُنکے کامونسے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ بادشاہ ہے بہت جاننے والا حال اُس قوم کا ہی قسم ہی حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہی جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہین یہ قوم پس اگر نہ بیٹھ ڈالوگے تم اُنکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص نہ کھڑا ہوگا تمھارے واسطے اُنکے مقابلے مین پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور سرگوشی کی اُس سے پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ تو قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ مین نے شب کو خواب مین دیکھا ہی کہ گویا کچھ لوگ اُترے ہین آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز رے اور ابلق گھوڑونپر سوار ہین اور پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور گھیر لیا ہی اُنھون نے اُن عرب کو اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہی کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہین وہ اُسکو یہانتک کہ ہمارے بہتونکے ساتھ ایسا ہی کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ ٹوٹ گیا اُس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا پس یکجا ہوئی قوم اُسکے پاس اور سوال کیا اُس سے پس نہ آگاہ کیا اُسنے اُنکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اُٹھ کھڑا ہوا باہان اُنکے بیچ مین مثل خطبہ پڑھنے والیکے اور کہا کہ ای اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیان کارون سے اور خشم اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ مدد اور عزت دینے والا ہی تمھارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی حجت تمپر یہ ہی کہ اُسنے بھیجا تھا تمھاری طرف رسول کو اور اُتارا تمھارے اوپر کتاب کو پس نہین تبعیت کی تمھارے رسول نے دنیا کی اور حکم دیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دنیا کی اور اُسکی کتاب مین یہ حکم ہی کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہی پس جب تبعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اُسکی غالب کیا اُسنے تمھارے دشمنونکو تمپر پس کیا عذر ہی تمھارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب آلہی کا اور یہ عرب تمھارے سامنے چاہتے ہین قتل تمھارے شہسوارون اور اولادون اور عورتون کا اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے غلبے کو تمھارے ہاتھون سے اور غالب کر دیا اُسنے تمھارے

دشمن کو تم پر پس یہ امر حق اور عدالت ہی اللہ تعالی کیطرف سے اسواسطے کہ تم احکام شریعت کے حکم نہین کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہین
رہتے ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام اُس بطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا
تھا اور حکم کیا باہان نے اُس سے کہ نہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قیس بن ہبیرہ
اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینون گبرون کو اُترے عبد الرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا اُنھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے
مقتولین کے اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانونکے اور دیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ یہ تم
دونون کا حق ہی اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ مالک مقتول کے اسباب کا ہی کہ ایسا ہی حکم دیا ہی مجکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ نے پس پلیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی اُسجگہ مین جہان خالد بن الولید نے اُنکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ جانب
میدان لڑائی کے پس گردا دیا اُنھون نے دونون صفونکے بیچ مین اور وہ اُس بطریق کے شہری پر سوار ہوے جسکو اُنھون نے مار ڈالا تھا پس دیکھا اُنکو
کہ نہین جلدی کرتا ہی وہ گھوڑا اُنکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھیرے وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوے
اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا اُنھون نے میمنہ روم پر پس گھرا دیا اُنکی صفونکو اور مار ڈالا اُنمین سے دو سوارونکو اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر
متوجہ ہوے طرف میسرہ کے پس چلائے گئے اُنپر تیر پس پھرے وہ یہانتک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور بلاتے
تھے میدان مین نکلنے والیکو پس نکلا اُنکے مقابلے کو ایک گبر رومی پس نہین گردا دیا عبد الرحمن نے اُسکے ساتھ مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا
اُسکو اور نکلا دوسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللّٰهم ارعه واحفظه فان عبد الرحمن قد اصطلی الیوم
بقتال جیش اہل وہ وحدہ پھر پکار کر کہا کہ ای عبد الرحمن قسم ہی تمکو اپنے باپکے بڑھاپے اور اُنکی بیعت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے
مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبد الرحمن رضی اپنی جگہ پر جب قسم دلائی اُنکو خالد بن الولید نے حرام قتم نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے
ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمہارے ساتھ لڑائی مین موجود ہوتی تھین اُس شخص نے کہا ہان ایک اُنمین کی
اسماء زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت الازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل اور غزنہ بنت عامر مع اپنے شوہر سلمہ بن عمرو الضمری کے اور دختر طلحہ
الزبیدی اور دعکہ اور امامہ اور زنیب اور نعم اور ہند اور غید اور لبنی اور مثل اُنکی اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین جس سے راضی کرتی
تھین اللہ غالب اور بزرگ اور اُسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ واقعہ یرموک ابتدا ایک جنگ تھی اُڑنیوالی
اور انتہا اسکی آگ بڑی بھڑکنے والی تھی اور جلانیوالی تھی مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور جو دن
لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے
دن اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اُسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کا اور
یہ امر بسبب اسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبد الرحمن نے جس کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور متوجہ ہوے لوگ ساتھ اُنکو
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے در انحالیکہ وہ متوقف تھے اور نہین حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور جانا اُنھون نے کہ قریب تر
اُنپر معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس آیت کو الذین قال لھم الناس

ف۱۹ ذکر لڑائی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ساتھ بعض رومیون کے بمقام یرموک کے ۱۲

ع۱۵ اے اللہ میرے نگاہ رکھ اور حفاظت کر تو انکی ... کہ عبد الرحمن نے آگ ... ۱۲

ف۲۰ ذکر لڑائی عورتون کا جو موجود تھین بمقام یرموک ... ۱۲

ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہونے آفتاب سے تا قریب
غروب کے اور نہین جدا ہوے دونون لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونون گروہونکو پس جسوقت جدا ہوے بعض لوگ بعض سے تو نہین پہچانتے
تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبونکو اور پھر گروہ
طرف اپنی جگھونکے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی و رصاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی کملی سے اور
کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے ای دوست اللہ کے اور رات گذرانی مسلمانون نے ساتھ نیکی اور بہتری کے اور روشن کیا
آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہونپر بلکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید
ہوے مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ اُنکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام تلوم تھا اور تین شخص غسان سے جنکے نام رافع
اور مجالی و حازم تھے اور ایک شخص انصار سے جنکا نام عبداللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو بھتیجے قیس بن ہبیرۃ المرادی
کے تھے پس غمگین ہوے اُنکے مارے جانیسے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا اُنکو اور نہ دیکھا پس جانا اُنھون نے کہ وہ مارے گئے پس لیا قیس نے
اپنے ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اُسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکے مین اور ڈھونڈھا اُنکو پس نہ دیکھا اُنکو پس جسوقت
کہ ارادہ کیا پھرنے کا دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکے کے بتلاش ایک بطریق کے جو بہت
ذی رتبہ تھا اُنکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنے بھتیجے کا بدلا لونگا
اس قوم سے پس بجھا دیا اُنھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوے واسطے رومیونکے اور تھے رومی قریب
ایکسو آدمیونکے ساتھ ساز و سامان کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ اُنکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا اُنھون نے کہ ای قیس قوم ایکسو مرد
ہین اور ہم سات آدمی ہین اور تھکے اور ماندے ہین پس کہا قیس نے کہ پلٹ جاؤ تم اپنے پیچھے کو مین اپنے واسطے سواے موت کے اور کچھ نہین چاہتا پس بدلا
لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا اُنھون نے اُنکے کلام سے اور ٹھہرے وہ اُنکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے مرتبہ والونکے اور آئے
گبران رومی درحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ اُس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے لڑنیکو نکلا تھا اور
اُسکو قیس بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھرے وہ بارادے جانے اپنے لشکر کے چلا کر پکارا اُنکو قیس بن ہبیرہ نے اُنکے پیچھے سے اور
تبعیت کی اُنکے ساتھیون نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانون سے اور غافل ہوگئے اور بھول گئے وہ اپنے تئین شور کی
آواز سے پس پیچھا کیا اُنکا مسلمانون نے اور شمشیر زنی کی اُنمین اور مار ڈالا اُنکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے اُنمین تلوار کو کہتے تھے
کہ یہ میرے بھتیجے کی طرف سے ہے یہ اُنکے بدلے مین ہے یہانتک کہ مارے گئے اُنکے ہاتھ سے سولہ رومی اور مارا اُنکے ساتھیون نے بہت لوگونکو اور پلٹ گئے باقی رومی
پس جب فراغت پائی قیس نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے کہ جنکا نام سوید بن بہرام تھا بجانب لشکر روم کے پس سُنی اُنھون نے ایک آواز نالہ
کی اور آئے اُسکی طرف پس وہ اُنکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے اُنکو پہچانا اور روئے پھر کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا ای میرے بھتیجے پس کہا
اُنھون نے کہ ای چچا میرے مین نے پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھرا اُنمین کا ایک شخص میری طرف پس ایسا نیزہ مارا اُسنے میرے سینے پر کہ نکل گئی نوک اُسکی پشت سے
میرے اور مین دیکھتا ہون اُسکے سبب سے ایک بڑے ادرکو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین درحالیکہ انتظار کرتی ہین وہ میری روح نکلنے کی پس

روئے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی اور شاید کہ تمھارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سوید نے کہ افسوس ہی
قریب ہوا ای قسم ہی خدا کی معاملہ پس آیا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اُٹھا لیچلو مجکو بجانب مسلمانونکے اور مرد نمین اُسی جگہ قیس نے کہا
ہان پس اُٹھا لیا قیس نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اُنکو مسلمانونکے لشکر مین اور لیگئے اُنکو فرودگاہ مین اور کپڑا اُڑھا دیا اُنکو اور سُنا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہبیرہ کے آنیکو پس آئے وہ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکے بھتیجے کیطرف کہ اُنھون نے جوانمردی کے ساتھ اپنی جان دی
پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کیونکر اور کس
حال مین ہم پاتے ہین تمکو ای میرے بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزائے نیک عطا کرے اللہ تعالیٰ ہماری طرفسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو پس ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور درست ارشاد کیا تھا ہمسے اور سوید باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے یہانتک کہ مر گئے وہ رحمت کرے
اللہ تعالیٰ اُنپر پس نہین جدا ہوئے ہم لوگ تاآنکہ چھپا دیا ہمنے اُنکو اُنکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے
پس بہت خوش ہوئے وہ اور جانا اُنھون نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہی اور باقی رات گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ پڑھتے تھے وہ
قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب ہمراہ وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوئے اُسکے پاس
بطارقہ روم اور راہب اور عالم و دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان اُسکا پس نہین کھایا اُسنے کچھ بسبب واقع
ہونے خوف کے اُسکے دلمین اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اُسکا مصالحہ کرلینا عرب سے اور دینا جزیہ کا تھا مگر مغلوب
تھا اپنی رائے مین بسبب خلاف کرنے رومیون کے اُس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے ولکن یقضی اللہ امرا کان مفعولا راوی
نے بیان کیا ہی کہ قس اور راہب سامنے باہان کے آئے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی کھانے سے اگر بسبب رنج اور غم معاملہ
لڑائی کے ہی تو حال یہ ہی کہ لڑائی پھرنیوالی ہی مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہی اور ایکدن تجھپر ہی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قوم
مسلمان غلبہ اور مدد دیے گئے ہین ہمپر اور نہین ہلاک کرسکتے ہین ہم اُنکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب اُنپر حملہ کرین پس نہ باقی رکھین اُنمین سے ایک کو
باہان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک چیز کو تمھارے واسطے جو کی تمنے بدلوانے احکام اپنے دین سے اور ظلم کرنے اپنی حکومت مین پس
اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے عرب تمپر پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والونسے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہی
کہ مین ایک مرد اہل بلد اور تیرے دین والونسے ہون اور میرے پاس ایک سو بکریان تھین جنکو میرا بیٹا چراتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڑے
آدمی نے تیرے بڑے مرتبہ والونسے بکریون کے پہلو مین پھر دوسرا دن کیا اُسنے وہان پس لےلین اُسنے بکریون سے بقدر حاجت
کے اور لیا باقی بکریون کو اُسکے ساتھیون نے پس آئی اُسکے پاس میری عورت درانحالیکہ وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک میری بکریان
کے لیجانیکی پس جب دیکھا اُسنے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی وہ اُسکے پاس اور دیر تک اُسکے نزدیک
ٹھہری پس جب دیکھا اُس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسنے کہ اُسکی ماں اُسکے ہم پہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا
اُسی بطریق نے اُسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ اور آیا مین اُسکے پاس بارادہ رہائی اپنے بیٹے کے پس بلایا اُسنے مجکو اور مارا مجھپر تلوار کو
پس لیا مین نے وار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اُس شخص نے اپنا ہاتھ پس ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا

تھا بہت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سُننے سے اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہی اُسکو اُسنے کہا کہ ہان وہ شخص ہی اور اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے
بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوے اور بطارقہ اُسکے سبب سے اور میل
کیا اُنھون نے اُس شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اُسکو اپنی تلوارونسے اور باہان اُنکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اُسکا اور کہا
کہ خوار ہین ہوے تم قسم ہی حق صلیب کی سختی ہو تمپر کیونکر اُمید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہین ڈرتے ہو کل کے عوض کو
ضرور اللہ تعالی بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھونسے اُس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہی اور دیدیویگا اُس چیز کے تئین تمھارے غیر کو جو موافق
احکام شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اب تم میرے نزدیک مثل کتون اور گدھون کے ہو اور جانور ون سے بدتر ہو اور
قریب دیکھوگے تم انجام اپنے ظلم کا کہ جسکی طرف لیجاویگا وہ تمکو اور کسجگہ تم جاؤگے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو پھر جانیکا اور بعضون نے یہ روایت کی ہی کہ اُٹھ کھڑا
ہوا وہ اور اُنکو اُنکے حالپر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ ای بادشاہ قسم ہی خدا کی بات
یہی ہی جو تو نے کہی ور نہین دیکھتے ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو اس امر کو کہ مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ کچھ لوگ اُترے
ہین سبز گھوڑونپر پس گھیر لیا ہی اُنھون نے عرب کو اور وہ پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہوے اُنکو دیکھتے ہین پس نہین
نکلتا ہی ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتونکو ہم مین سے مار ڈالا اور بیانکی اُسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیان کی
تھی اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانونکے معاملے مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اُسکی راے نے واسطے اُسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ لڑائی کو
اپنے اور مسلمانونکے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفونکو اور دیکھا اُنھون نے کہ نہین ہی کچھ جنبش رومیون کے لشکر مین پس
جانا اُنھون نے کہ رومیونکے واسطے کوئی امر درپیش ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور نہ زیادتی کرو تم اُنپر راوی
نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوے بطارقہ باہان کے پاس اور چارون ملوک قناطر اور جرجیر اور دیرجان اور قوریر اور لشکر کے سردار تھے کہ طلب اجازت
لڑائی کی اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑو نہین بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہو تم لوگ اصیل قوم کے پس لڑو تم اپنے غلبے اور
حکومت کیواسطے اور باز رکھو تم اُنکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا اُنھون نے ڈالدے تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہی حق مسیح بن مریم کی کہ نہ جدا
ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کر دینگے ہم اُنکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کوچ کر اُنکی طرف پس
جسوقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُسکی باری پر مع اُسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم مین سے ایکدن تاکہ معلوم
ہو جاوے کہ کون شخص ہم مین سے سخت اور شدید ہی اور کون شخص بیقرار کرتا ہی مسلمانونکو طول دینے لڑائی سے اور یکجا کرینگے ہم اپنے لڑکے بالون اور
مالونکو کشتیون مین پس اگر ہوگا غلبہ ہمپر عرب کو تو بھیرینگے ہم اُنکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہرون اور قوم مین اور
ہوگی لڑائی ہمارے اُنکے بیچ مین ایک ہفتے مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ جدا اور فیصل ہو
جاویگا کام ہمارے اُنکے بیچ مین ایکدن یا دو دن مین باہان ملعون نے کہا اے یہی ہی پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے بعد حمد کے پس سوال
کرتے ہین ہم اللہ سے ای بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والونکے واسطے مدد اور غلبے کا تیری سلطنت کیواسطے عزت اور حکومت کا پس
بتحقیق بھیجا تو نے مجکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس اُترا مین اُنکے میدان مین اور طمع دی مین نے اُنکو پس نہ طمع کی اُنھون نے

فنا ... غضبناک ہونے باہان کا اپنے بطارقہ پر ۱۲

خط باہان کا ہرقل کو مقام یرموک سے اور توقف کرنا دونون لشکرون کا لڑائی سے ۱۲

اور درخواست کی مین نے اُنسے صلح کی پس نہ قبول کیا اُنھین نے اور کیے مین نے اُنکے واسطے حیلے اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کیطرف نہ کیا
اُنھون نے اور بہت سخت اور خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بد دلی اور ڈر اُن سبکو شامل ہو اور اُن سبکے
دلو نمین داخل ہو جاوے اور یہ امر بسبب کثرت رواج ظلم کے ہی اُنمین اور تحقیق کیجا کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیو نسے اور متفق
ہوئی ہماری اُسکی رائے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدفعہ مین اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے اُنکے بیچ مین پس
اگر غالب کردیگا اللہ تعالیٰ ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہی تجھسے پس نہ افسوس کر تو اُن چیزو
پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جا مل تو اپنی پناہ کی جگہ اور دار الریاست قسطنطنیہ
مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاوے تجھپر اور عاجزی اختیار کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ
کرے تجکو اللہ تعالیٰ اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنیوالیکو اور تحقیق کیا مین نے مکر اور حیلہ سردار قوم خالد بن الولید کے
بلانے مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خواہش اور رغبت دلایا مین نے اُنکو مال پر پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا مین نے اُنکو حق پر ثابت اور قائم
اور ارادہ کیا تھا مین نے اُنپر ناگہان در آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا مین نے انجام کار مکر کو اور نہین غلبہ دیے گئے وہ مگر بسبب عدالت
اور تبعیت طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبرونکے ہاتھ سے اپنے ہمراہیون سے پاس ہرقل کے راویون نے
بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے پس غائب رہا وہ جاسوس ایک دن اور
رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہی اُسکے
جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے کہ در آیا ہی خوف ہمارا اُسکے دل
مین پس روانہ کرو تم ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس
اور ملال اپنے ساتھیونکا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین اور
دریافت کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور کام
اور خصلتین اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلو نمین پس چلا وہ شخص لخمی یہانتک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لشکر مین اور ٹھہرا وہان ایکدن اور ایک رات درانحالیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے لشکر مین اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہین کرتا تھا اسوجہ سے
کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانونکو کہ بے ڈر اور مطمئن ہین نہین ہی اُن مین کسی طرح کا رنج مگر یہ
کہ حال اُنکا درست اور اُن مین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُن مین کوئی امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی
کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُس نے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اُن کو گویا وہ ضعیف
ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سوار ہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز کا

وقت نماز کا اُٹھکر پورا وضو کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا **لخمی** نے کہ جو ابو عبیدہ بن الجراح
کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا لخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ پھر واپس گیا وہ
لشکر باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانون سے اور کہا کہ ای بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس ایسی قوم کے
نزدیک سے کہ شب بیداری کرتے ہین وہ اور روزہ رکھتے ہین دن مین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے ہین منہیات
شرعیہ سے راہب ہین رات مین اور شیر ہین دن مین اگر چوری کرتا ہی کوئی اُنمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی تو سنگسار کرتے
ہین اُسکو اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی مگر امر حق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہی اور ہین سردار اُنکے ضعیف ترین اُنمین کے مگر یہ کہ اطاعت کیے
جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش
اُنکی قتل ہی اور باز رہنا اُنکا لڑائی سے اسوجہ سے ہی کہ بغاوت تمھارے اوپر ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا باہان نے
کہ یہ قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین غیر از ینکہ مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاؤنگا اُنپر پس کہا لخمی نے کہ ای بادشاہ کیا مکر ہی
باہان نے کہا کہ آیا نہین کہا تو نے کہ وہ نہ لڑینگے یہانتک کہ ہم اُنسے لڑین تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا ہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی کو
بلکہ طول دونگا معاملے کو اپنے اور اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جا پڑونگا مین اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون ساز و سامان لڑائی کے
اور بدون ہتھیار ونکے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے یکجا کیا اپنے پاس ملوک اور بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان اور
صلبان کو یہانتک کہ بنایا اُسنے ایکسو ساٹھ صلیب اور ہر صلیب کے نیچے دس ہزار آدمی تھے پس صلیب اُسنے قناطر کیواسطے بنائی جو ہم مرتبہ
اُسکا تھا اور حکم کیا اُنکو کہ میمنہ مین ٹھہرے پھر بنائی اُسنے ایک صلیب دیرجان کیواسطے اور ساتھ کیا اُسکے اُسکی قوم سلکسہ اور لان کو اور مقرر کیا اُنکو
میسرہ پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم **آرمن** اور **بجہ** اور **نوبہ** اور **روسیہ** اور **سقالیہ** کو اور بنائی ایک صلیب
بادشاہ کے بھانجے قوریر کے واسطے اوپر قوم **افرنج** اور **ہرقلیہ** اور **قیاصرہ** اور **برغل** اور **رودقس** کے اور بنائی ایک صلیب جبلہ بن ایہم غسانی
کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کو قوم آملہ اور لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے رہے اور کہا اُس سے کہ تم عرب
ہو اور دشمن بھی ہمارے عرب ہین اور لوہیکو نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گبرونکو اپنے لشکر کے پہلو مین تیس صفین کرکے اسطرح سے
کہ نہین دکھتی تھی پہلی صف پچھلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت پائی اُسنے آراستگی اپنے لشکر سے اور
مرتب کیا اُسنے طلائع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنیکا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر بجانب یرموک کے تاکہ دیکھے وہ وہان
سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے داہنی جانب مین ایکہزار سوار کو خاصان روم سے کہ وہ پورے تھے ہتھیارونمین اور ایکہزار
سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ریشم سُرخ اور سونیکے تارونسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم اُنکا مگر پلیان آنکھون کی
اور یہ لوگ ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا اُنکو ہوشیار رہنے کا اور کہا اُسنے کہ مین نے اپنے ان کا مونین عرب کے ساتھ مکر اور حیلہ کیا ہی اسواسطے
کہ وہ لڑنیکے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ پس حملہ کرو ہر جگہ اور ٹھہرے
پس نہین ہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل سپید تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے سعد بن علقمہ نے بیان کیا ہی کہ جب مرتب کیا باہان نے اپنے لشکر کو مین لشکر مین تھا اُنکو

اُسکے اس کام سے کچھ آگہی نہ تھی پس جب صبح ہوئی اذانین کہین موذنون نے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی انکے ساتھ لوگون نے
اور وہ نہین جانتے تھے بابائنکے مکر اور فریب کو پس پڑھا اُنھون نے پہلی رکعت مین سورۂ والفجر کو یہانتک کہ جب پڑھی اُنھون نے یہ آیت ان ربک لبالمرصاد
پس پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے در انحالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظفرتم بالقوم وما یغنی کیدھم شیئا وما اجری اللہ ھذہ الایۃ
علی لسان امیرکم الا بشارۃ لکم پس جب سُنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اُنھون نے پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری
رکعت مین والشمس وضحٰھا اس آیت تک فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوٰھا ولا یخاف عقبٰھا اور اُسی وقت ہاتف غیبی نے کہا
تم المقال وصح الرجز ھذہ علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اُنھون نے مسلمانون سے
کہ آیا سُنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اُنھون نے کہا کہ ہان سُنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ قسم ہی خدا کی ہاتف
ہی مدد اور غلبہ اور پہونچنے مطلب کا پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالی کے پس قسم ہی خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو اُنپر اور بھیجیگا اُنپر
شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اُتارا تھا اللہ تعالی نے عذاب کو اگلے لوگون پر پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ
مسلمانون کے جانو تم اس امر کو کہ مین نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہی ہمارے غلبے کو اعدا پر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالی
کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ مین کھڑا ہون سامنے دشمنان روم کے
تا اینکہ گھیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اُنکے نہین دیکھا تھا مین نے اور چمک اُنکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینائی
آنکھونکو اور اُنکے سرونپر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھونمین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑونپر سوار تھے پس جب صف بستہ ہوگئے گرد میرے
کہا اُنھون نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنونپر اور نہ ڈرو تم کہ تمھین غالب ہوا اور اللہ تعالی مددگار تمھارا ہی اور بلایا اُنھون نے کچھ لوگو
تم مین سے پس پلائی اُنکو شراب جو اُنکے کاسونمین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین پس جب دیکھا رومیون
نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار یہ بشارت ہی کہ کھڑا کیا
اللہ تعالی نے اُسکے سبب سے تمھاری آنکھونکو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اُسنے کہ صالح اور نیک
کرے اللہ تعالی سردار کو مین نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی
نے کیا دیکھا ہی رحمت کرے اللہ تمپر اور ہمپر اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ڈالا اُنھون نے ہمپر لڑائی کو کہ اُسوقت
ٹوٹ پڑین اُنپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اُنکے مثل کرگس کے تھے پس وہ توڑتی تھین اُنکو مثل توڑنے چڑیون تیز چنگل کے پس جب
تیزی کی کسی مرد نے تو ایسا چنگل مارا اُنھون نے کہ ٹکڑے کر دیا اُسکو پس خوش ہوے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضون نے بعض سے
کہ بشارت ہو تمکو کہ بہ تحقیق بخوف کر دیا اللہ تعالی نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمھاری ساتھ فرشتونکے کہ لڑینگے وہ تمھارے ساتھ ہوکر جیسا
کہ اُنھون نے تمھارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے کہ یہ اچھا خواب ہی اور سچ ہی اور تعبیر اُسکی مدد
اور غلبہ ہی اور مین اُمید کرتا ہون اللہ تعالی سے واسطے نکوئی عاقبت پرہیزگارونکے پس کہا ایک شخص نے زمرۂ مسلمانون سے کہ اے سردار کیا سبب ہی
تمھارے توقف کرنیکا ان گبرون کتون سے اور کس چیز کے سبب سے تم منتظر لڑائی کے ہو اور دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہی ہمارے ساتھ بسبب اپنے طول دینے کے اور نہین ٹھہر ہا

وہ ہمارے مقابلے سے مگر بار ادے آپڑنے کے ہمپر کسی رات مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب قیاس معلوم ہوتی ہی جو تم
گمان کرتے ہو سعید بن رفاعہ حمیری نے بیان کیا ہی کہ ہملوگ اسی حالمین تھے کہ دفعتہ سُنا ہمنے آوازون اور چلانیکو کہ بلند ہوئی تھین وہ ہر
طرف سے پکارتی تھین لڑنیکو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیے گئے ہین اور پڑے
ہین مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اُٹھ کھڑے ہوے وہ اور اُٹھ کھڑے ہوے ہم لوگ اور اُس رات مین نگہبان لشکر مسلمانون کے سعید زید بن عمرو رضی
بن طفیل العدوی تھے کہ دفعتہً آئے وہ ہماریطرف اور وہ پکارتے تھے کہ ہملو چلو ای گروہ عرب کے یہانتک کہ اگر ٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ رضی بن الجراح
کے اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانونکے ساتھ بسبب اپنے باز رہنے
کے لڑائی سے اور اب اُسنے آراستہ اور مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہی ہماری طرف بارادے آپڑنیکے ہمپر اور ہم بے سامان جنگ
اور بے ترتیب ہین اور یہ متنصرہ آئے ہین ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانیوالے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا
ہی مع اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماریطرف حامی بطارقہ کے اور رائے اُنکی اس امر پر متفق ہوئی ہی کہ لڑے ہمسے ایک بادشاہ اُنکے بادشاہونمیں
مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہی اور دیکھا مسلمانون نے نشانہاے قوم کو قریب ہوے ہین اُنسے اور ملیلان
نزدیک آئے ہین پس کہا ابو عبیدہ رضی بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اُنھون نے کہ کہان ہین ابا سلیمان
خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے اُنسے کہ تم اہل ہر کام کیواسطے ہو اے ابا سلیمان جاؤ اور نکلو تم
ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور باز رکھو تم دشمنون کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگونکی صفین آراستہ ہو جاوین اور درست کر لیوین
وہ اپنے آلات حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ تمھارا کہنا بخوشی منظور ہی اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین
زبیر[۲] بن العوام کہان ہین عبدالرحمن[۳] بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل[۴] بن عباس کہان ہین یزید[۵] بن ابی سفیان کہان ہین ربیعہ[۶] بن عامر کہان ہین
میسرہ بن مسروق العبسے کہان ہین میسرہ[۷] بن قیس کہان ہین عبداللہ[۸] بن انیس الجہنی کہان ہین صخر[۱۰] بن حرب الاموی کہان ہین عمارۃ[۱۱] سدوسی کہان
ہین سلام بن الغنم[۱۲] العدوی کہان ہین مقداد[۱۳] بن اسود کندی کہان ہین ابوذر[۱۴] غفاری کہان ہین عمرو[۱۵] بن معدیکرب الزبیدی کہان ہین
عمار[۱۶] بن یاسر عیسی کہان ہین ضرار[۱۷] بن الازور کہان ہین عامر[۱۸] بن الطفیل کہان ہین آبان[۱۹] بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اسیطرح
خالد بن الولید بُلاتے تھے ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن لوگونکو جو موجود ہوئے تھے اُنکے ساتھ سخت
لڑائیون مین یہانتک کہ بلایا اُنھون نے پانچ سو سوار کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک اُنمین کا بذات خود ایک
لشکر تھا جو کہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچسو
سوار کے اور حملہ استقبال کیا اُنھون نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکونسے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین اور مشغول ہوے ابو عبیدہ
بن الجراح ترتیب صف اور آراستگی لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ رضی بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ ای سردار حکم کرو تم عورتونکو کہ چڑھجاوین
وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی رائے تمنے تجویز کی ہی راوی نے کہا ہی کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو پس چڑھ گئین وہ
ٹیلہ پر اور بچایا اُنھون نے اپنی جانونکو اور اُنکے ساتھ لڑکے اور لڑکیان تھین پس کہا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے عورتونسے کہ لو تم اپنے ہاتھونمین چوبین خیمونکی

اور تھپرونکو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانون کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس بہتر جسطرح پر کہ ہو اور اگر بھاگتے ہوے دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اُنکے مُنھون مین چوبون اور تھپرونکو اور دکھاؤ تم اُنکی اولاد کو اور کہو تم اُنسے کہ لڑو تم اپنے گھر بار اور اولاد اور اسلام کیواسطے پس کہا عورتون نے کہ ای سردار خوش رہو تم اس امر پر جوکہ آسان دکھائی دیا ہی تمکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پناہ مین کر دیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عورتون کو ٹیلے پر متوجہ ہوے وہ واسطے ترتیب لشکر کے دوڑے لوگ لڑائی کیطرف بعد ازانکہ آراستہ کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو پر اور آگے کیا صاحب نشانونکو اور مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیارونکو اور گردانین اپنے لشکر مین تین صفین پہلی صف مین تیرانداز لوگ اہل یمن سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے اور تقسیم کیا سوارونکو تین فرقون پر پس اُسکی تین صفین کین اور مقرر کیا اُسپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے کہ ایک اُنمین کے غیاث بن حرملہ عامری اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعیؓ اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانون کے نیچے اور ٹھہرے ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے اُس نشان کے نیچے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوۂ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بن الولید کے ساتھ رایت العقاب تھا اور سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگون پر شرحبیل بن حسنہ اور بازوے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر قیس بن ہبیرہ ہوے تھے جب آراستہ ہوگئین صفین چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ اگر مدد دوگے تم اللہ تعالیٰ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدۂ پروردگار اور دفع کرنیوالا دشمن کا ہی پس نہ دور کرو تم اپنی صفونکو اور نہ توڑو اپنی نیتون کو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب اور بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہانتک کہ ابتدا کرین وہ تیر اور راست کرلو تم نیزون کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالون کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ غالب اور بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اُسکے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے اُنمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور یہ کہتے تھے یا ؎ اهل الدین ویا انصار الهدی والحق اعلموا ان رحمة الله تعالى لا تنال الا بالعمل والنية ولا تدرك بالمعصية والتمنى بغير عمل مرضى ولا يدخل الجنة الا بالاعمال الصالحة مع رحمة الله عز وجل ولا يوتى الله رحمته ومغفرته الواسعة الا الصالحين والصادقين الم تسمعوا قول الله عز وجل وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم فى الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من خوفهم امنا يعبدوننى لا يشركون بى شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون واستحيوا رحمكم الله من الله تعالى ان يريكم الله منهزمين من عدوكم وانتم فى قبضه وليس لكم ملجا من دونه اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمر کہ چلتے تھے صفون کے بیچ مین اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُن کے ابو سفیان بن حرب پس گھومے وہ

؎ مراد ... کہ دیکھے اللہ تمکو شکست اُٹھانیوالا تمھارے دشمنون سے اور تم اُسکے اختیار مین ہو اور نہین ہی تمہارے لیے کوئی جاے پناہ سواے اُسکے ۱۲

صفونکے بیچ مین اور وہ پورے ہتھیارون مین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یا معاشر الناس[۱] انتم العرب لکواھل السادۃ العظام وقد اصبحتم فی دیار الاعلاج منقطعین عن الاھل والوطن واللہ لا ینجیکم منھم الیوم الا الطعن والضرب تبلغون بذلک اربکم وتنالون الفوز من ربکم واعلموا ان الصبر فی مواطن الباس مما یفرج اللہ بہ الھم وینجی بہ من الغم فاصدقوھم القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم ملکتم امصادھم وبلادھم واستعبدتم نساءھم وابناءھم وان ولیتم فلیس بین ایدیکم الا مفاوز ولا یقطع الا بالزاد الکثیر والماء العزیز وھو لا ء یرجعون الی دور وقصور فامتنعوا بسیوفکم وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابو سفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتون کے پاس اور وہ بڑے ٹیلے پر تھین اور اُنمین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد اُنکی اُنکے ساتھ تھی پس کہا ابو سفیان نے اُن سے یہ کلمات آن[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لنساء ناقصات عقل و دین نکن ممن حفظن ادیانھن وقد من فی ذلک النیۃ وحرضن ازواجکن علی القتال ومن رجع منھم فیقبر سانما حصبن وجھہ بالحجارۃ واضربن جوادہ بالعمد واطرحن الطفالکن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہی کہ ٹھہرین عورتین آمادہ ہو کر اور باندھنے والی تھین دوپٹون کو سر اور کمرون اور پڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھرے ابو سفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یا[۳] معاشر المسلمین قد حضر ماترون وھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم امامکم والشیطن والنار وراءکم اور بعد اُسکے آکر کھڑے ہوئے وہ اپنی جگہ پر اور نہین بے نیاز کیا مکر و فریب باہان نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو آتے ہوئے بجمعیت پانچسو سوار کے پس تجاوز کیا اُنھون نے اسوجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے اپنے لشکر کو چلا کر کہا باہان نے رومیون سے کہ کس چیز نے توقف مین رکھا ہی تمکو مسلمانون کی لڑائی سے پھرو تم اُنکی طرف پس پھرے رومی بجانب مسلمانون کے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر کو رومیون سے اور تلوارین چمکتی تھین اور علٰحدہ ہو گئے تھے زمرۂ رومیون سے تیس ہزار آدمی اُن کے بڑے مرتبے والون سے اور کھودی گئی تھین اُن کے واسطے خندقین اور اُترے تھے وہ اُن مین اور باندھا تھا اُنھون نے اپنے پیرون کو زنجیرون سے اور ملے تھے ہر دس آدمی ایک زنجیر مین بغرض حفاظت کے اور اس غایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی اُنھون نے مسیح بن مریم اور صلیب اعظم اور ستون اور راہبون اور چار دن کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگھون سے یا مار ڈالے جاوینگے وہ پس جب دیکھا خالد رضؓ بن الولید نے اُن کے کام کو کہا اُنھون نے اُن سے جو اُن کے گرد تھے لشکر زحف سے کہ قریب ہی کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہو گا پھر کہا اُنھون نے اللّٰھم[۴] اید المسلمین بالنصر وافرغ علیھم الصبر پھر آئے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے پاس اور کہا اُن سے کہ ای سردار بتحقیق قوم ملے اور نزدیک ہین آپس مین ساتھ زنجیرون کے اور روانہ ہوئے ہین وہ ہماری طرف ساتھ شمشیرہائے بّران کے اور قریب ہی کہ ہووے یہ دن بڑا اور سخت پس آئے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح مسلمانونکے پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی تعداد کثیر ہی اور نہ نجات دے گا مگر صبر کرنا

[۲] عورتون سے جنھون نے نگاہ رکھا ہی اپنے دینکو اور آگے کرو تم اس بارے مین نیت کو اور رغبت دلاؤ تم اپنے شوہرونکو لڑائی پر اور جو شخص بھاگے اُنمین سے پس مارو تم اُسکے منھ کو ساتھ پتھر کے اور

پھر کہا اُنھون نے خالد بن الولید سے کہ تمھاری کیا راے ہی ای اباسلیمان پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے آگے
کیا ہی حمایت کنندگان اپنے ہمراہیونکو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہی اُنکی بمقابلے مسلمانونکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی
کہ باہان نے اپنے آگے کیا تھا رومیون سے اُن لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی اور ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد
بن الولید نے اُنکو جانا اُنھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہین پس کہا اُنھون نے ابوعبیدہؓ ابن الجراح سے کہ میری راے یہ ہی کہ
ٹھہراؤ تم اپنی اُسجگہ پر جہان تم ہو سعیدؓ بن زید کو اور ٹھہرو تم اُنکی پشت پر محاذی اُنکے جمعیت دوسو یا تین سو مسلمانونکے اپنے ساتھیونسے پس جب
جانینگے مسلمان اس امر کو کہ تم اُنکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تمسے نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعیدؓ بن زید بن عمر نفیل کو اور یہ سعید منجملہ اُن دس مسلمانونکے ہین جنسے رضامندی اپنی
ارشاد فرمائی ہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین آخر تک پس ٹھہرایا اُنکو اپنی جگہ پر پھر منتخب کیا ابوعبیدہؓ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار شہسواران مین سے اور اُنمین کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور ٹھہرے اُنکو لیکر پیچھے صف
کے محاذی سعید بن زید کے **راوی** نے ورقہؓ بن مہلہل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار ابوعبیدہؓ بن الجراح کے
تھے **روایت** کی ہی کہا ورقہؓ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانون کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اُس شخص نے
ابوعبیدہؓ بن الجراح سے کہ ای سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دل کو اور جہاد کرون اپنے اور اسلام کے
دشمن کا اور خرچ کرون مین اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجکو اس بارے مین اور
اگر کوئی تمھارا مطلب ورحاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اُس سے پس رو دئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
اور یہ کہا اقرؤ محمدًا ﷺ منی السلام وأخبره انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ پھیرا ازدی نے اپنے
گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادے لڑائی کے پس نکلا وہ اُنکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد وقامت کا سبز گھوڑے پر
پس جب دیکھا اُسکو ازدی نے چلے اُسکی طرف اور تحقیق قید کیا تھا اُنھون نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین پس جب نزدیک ہوے
پڑھا اُنھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا اُسکے
سینہ پر اور گرادیا اُسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اُسکا اور سپرد کیا یہ سب اکیر دکو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان کی طرف اور
بلایا لڑنیوالے کو پس نکلا اُنکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اُسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا اُنھون نے چار رومیونکو
پس نکلا اُنکے مقابلے مین پانچوان رومی ور شہید کیا اُسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر پس خشمناک ہوے قوم ازد بسبب مارے جانے
اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوے وہ رومیونکی صفون سے پس اُسیوقت آگے بڑھے رومی اور چلے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے یہانتک
کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ اُنکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آمادہ حملہ کے
ہین اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہی پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ صبر اور راستی کے اور ملاقی ور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالیٰ
پاس سے پھر دیکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشۂ چشم سے آسمان کیطرف اور یہ دعا مانگی اُنھون نے اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین وحدک

ولا نشرك بك شيئا وان هولاء يكفرون بك وبآياتك وتتخذون لك ولدا اللهم انصرنا عليهم يا من قال فی كتابه واعتصموا بالله هو مولكم فنعم المولى ونعم النصير اللهم زلزل اقدامهم وارعب قلوبهم وانزل علينا السكينة والزمنا كلمة التقوى وامنا من عذابك يا من لا يخلف الميعاد پس اسی حال مین که ابو عبیده بن الجراح رضی الله عنه یه دعا کر رہے تھے که دفعةً حمله کیا رومیون نے میمنهٔ مسلمین پر اور اُسمین قوم آزد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس ایک ہی حمله کیا اُنپر رومیون نے پس صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وه اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حمله کیا اُنپر دوسرے لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور حمله کیا تیسرے لشکر نے اُنپر پس ہٹے مسلمان میمنه سے اور چھوڑ دیا ایک گروه نے لوگون سے جگه کو اور پھرے وه اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروه نے اور لڑے وه رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگه کو قوم زبید نے اُسی وقت اور وه میمنه مین تھے پس دوڑے اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی الله عنه اور وه سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید اُنکی تعظیم کرتی تھی بسبب اُنکی شجاعت کے جو زمانهٔ جاہلیت اور اسلام مین کی تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر اُنکی ایکسو دس کی ہو چکی تھی مگر یه که آماده کیا تھا اُنکو شجاعت نے پس جب دیکھا اُنھون نے اپنی قوم کی طرف که چھوڑ دیا ہی جگه کو چلا کر کہا اُنھون نے یا آل زبید یا آل زبید تفرون من الاعداء تفرون من شرب كوس الردی ترضون لانفسكم بالعار والذلة فما هذا الا انزعاج من كلاب الاعلاج ما علمتم وان الله مطلع على المجاهدين الصابرين فاذا انظر اليهم قال الزموا الصبر فی مرضاته وثبتوا القضائه امدهم بنصره وايدهم بصبره فاين تهربون من الجنة ارضيتم بالعار وغضب الجبار پس جب سُنا قوم زبید نے کلام اپنے سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد الغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وه اپنی جگه کی طرف مثل پھرنے بکری وغیره جانورونکے اپنے بچون کی طرف اور یکجا ہوے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور پانچ سو سوار تھے اور شدت کی اُنھون نے رومیو نپر اور حمله کیا اُنکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حمله کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیو نپر بہت سخت حمله پس ہٹ گئے اور دور ہوے رومی اپنی جگه سے اور حمله کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابو ہریره رضی الله عنه کے پس جنبش دی ابو ہریره نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وه اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وه اس کلام سے یا ایها الناس سارعوا الى معانقة حور العين وجوار رب العالمين فی جنات النعيم وما من موطن احب الى الله من هذا المواطن الا وان الصابرين فضلهم الله على غيرهم الذين لم يشهدوا مشهدهم پس جب سُنا دوس نے اُنکے کلام کو گرد ہوے اُنکے اور حمله کیا رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو جیسا که گھیر لیتی ہی حلقه اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنهٔ مسلمین پر پس چلا پایا اور ہٹایا اُنکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور جلدی پہونچا اُنپر دوسرا لشکر رومیون کا پس شکست اُٹھائی لشکر میمنهٔ مسلمانون نے در انحالیکه وه اپنے پیچھے پھیرنیوالے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی ڈیرونکی طرف اور نکلا لشکر میمنه کا در انحالیکه چھوڑنیوالا تھا اپنی جگه کو مثل بکری جگه چھوڑنیوالی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا عورتون نے شکست اُٹھاتے ہوے

گروہ مسلمانونکو پس پکارکر کہا عورتون نے آپسمین کہ ای بٹیان عورات عرب کی لوتم مردون کو اور پھیردو اور باز رکھو شکست اُٹھانیسے
سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہی کہ تھی مین سب عورتون مین اُس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑدیا اپنی جگہ کو میمنہ مسلمانون نے
آواز دی ہمکو عفیرہ بنت غفار نے کہ ای عورات عربیہ لوتم مردونکو اور اُٹھالو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھونمین اور استقبال کرو تم ساتھ پکارنے اور
ترغیب دلانیکے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگے بڑھین عورتین درانحالیکہ پتھر مارتی تھین منہ گھوڑون کے اُنکے مونھونپر اور عیاض بن مثنبہ کی
بیٹی پکارکر کہتی تھین کہ بُرا اور زبون کرے اللہ تعالیٰ مُنھ اُس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی تھین کہ
تم ہمارے شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤگے تم ہمکو گبرونسے عیاض ابن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہی کہ خولہ بنت الازور اور خولہ بنت ثعلبہ
انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمیٰ بنت ہاشم اور نعم بنت قناض اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنیٰ بنت الجریر الحمیریہ آگے سب
عورتون کے تھین اور عود و باج اُنکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب دلاتی تھین وہ لڑائی پر
پس پھیرے مسلمان شکست اُٹھانیوالے بہت سخت ناوقت سننے رغبت دہی عورتونکے اور نکلین ہند بنت عتبہ اور اُنکے ہاتھ مین عود تھا اور اُنکے پیچھے
عورت مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھی وہ اشعار جو بروز جنگ اُحد اُنھون نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا پس دیکھا
اُنکو بھاگتے ہوے پس آواز دیکر کہا اُنسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اور وہ سامنے ہی تمھارے اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر ابوسفیان کو
بھاگتے ہوے پس مارا اُنکے گھوڑےکے مُنھ کو چوب خیمے سے اور کہا کہ کہان جاؤگے تم ای بیٹے صخر کے پھرو تم لڑائی کیطرف اور خرچ کرو تم اپنی جانکو
یہانتک کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالیٰ تمکو اُس چیز سے جو گذری ہی تمھاری ترغیب دہی سے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس پھرے ابوسفیان
جب سُنا اُنھون نے کلام ہندؓ کا اور پھرے مسلمان اُنکی ہمراہی مین اور دیکھا مین نے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتون نے ابوسفیان کی معیت مین پس دیکھا
مین نے عورتونکو کہ سبقت کرتی تھین وہ مسلمانونپر اور وہ گھوڑونکے بیچ مین تھین اور دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک بڑے گبر سے جو اپنے گھوڑے پر
سوار تھا پس جا ملی وہ عورت اُسی سے پس نہین جدا ہوئی وہ اُس گبر سے یہانتک کہ اوندھا گرادیا اُسکو گھوڑے سے پھر مار ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ مدد
اللہ کی ہے زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانون نے درانحالیکہ نہین مطلوب تھی اُنکو اُس حملے مین سواے رضامندی اللہ غالب اور بزرگ
اور رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم ازد نے باتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہانتک کہ ظاہر ہوا اُنمین
قتل کام آئی اُسمین ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ اُنھون نے صدمہ اُٹھایا تھا اپنی جانونپر پس شہید ہوے اُنمین سے اسقدر کہ نہین شہید ہوے اسقدر اُنکے
سوا اور قبیلونسے سعیدؓ بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہی کہ مسلمانونکی میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست کھاتے تھے اور کبھی پھرتے تھے
لڑائی کی طرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی بچھڑتے تھے اور دیکھا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچگیا ہی قلب لشکر تک پس پکارا اُنھون نے
اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوے اُنکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیونپر پس بُرا قتل اور خرج کیا اُنمین یہانتک
کہ دور کردیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشت کیطرف پھر چلے وہ یہانتک کہ پھیرا اُنھون نے میمنہ اور قلب کو اپنی جگہون پر
اور ٹھہرے خالدؓ بن الولید آگے اُنکے اس حال مین کہ دور کرتے تھے اور بھگاتے تھے وہ اُس شخص کو جو رومیونسے مسلمانونکے نزدیک تھا پس بڑی شکست
اُٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالدؓ بن الولید نے اُنکے شہسوارونکو پس پکارکر کہا اُنھون نے کہ اہل اسلام اور ایمانکے لوگ

اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم مین شکست پس نہین باقی ہی انکے نزدیک کوئی
شخص مضبوط اور لڑنیوالا مگر اسقدر کہ دیکھا تمنے اور تحقیق توڑ دیا اللہ تعالی نے اُنکی تیزی کو پس پھیر دو تم اپنے حملے کو اور شدت کرو تم اُنپر رحمت
کرے اللہ تعالی تمپر پس قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین خالد رض کی جان ہی کہ مین امید اس بات کی رکھتا ہون کہ دیویگا اللہ تعالی تمکو غلبہ اُنکے بازون پر
پس کہا اُنسے مسلمانون نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالد رض بن الولید تاکہ حملہ کرین ہم تمھارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے اپنی تلوار کو
اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبد الرحمن بن حمید الجمعی نے بیان کیا ہی کہ مین اُن لوگون مین تھا جنھون نے خالد رض بن الولید کے
ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہی خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے ڈکارنے
سے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو زنجیرون مین
تھے پس نہین چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو ورانحالیکہ چلاتے تھے وہ تیرون کو اور وہ نگاہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے
تھے حملے مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا اشعار اس حملے مین یہ تھا یا محمد یا منصور اجب اجب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے
تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُسجگہ جہان باہان نے اُسکو کھڑا کر دیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی
تھی اور ساتھی اُسکے منتظر حملہ کے تھے اُسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُسجگہ تک جہان دریجان تھا کہا اُسکے ایلچیونے
اُس سے کہ اے بادشاہ آیا نہین حکم کرتا ہی تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا پیچھے کو پھرین ہم کہ مل گیا ہی ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُسنے اپنے
ساتھیونسے کہ جانو تم اس امر کو کہ مین بُرے دن کا دیکھنا اور اُسمین حاضر ہوتا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہی
اور مین بُرا جانتا ہون یہانسے ٹھہرنیکو مگر لپیٹ دو تم میرے مُنھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو پس لپیٹ دیا اُنھون نے
اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور پہونچے وہ دریجان کے
پاس اور چہرہ اُسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور پار ہونیوالا نیزہ مارا اُسکے اور مار ڈالا اُسکو
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا معاملہ اللہ تعالی کا مسلمانون کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہم بڑا اختلاف کیا اور
جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر کیا تیرا توقف
حملے مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہی جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر مین تجھپر حکم نہ کرون آیا مین تجھپر سردار نہین ہون قناطر نے
کہا کہ تو جھوٹا ہی تو ایک سردار ہی مین دوسرا سردار ہون اور میرا مرتبہ تجھپر زیادہ ہی اور تو مامور ہی میری اطاعت کا پس اختلاف کیا
اُن دونون نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور رہتا حملہ اُسکا کنانہ اور قیس اور خشعم اور
ہذام اور قطا اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانون کے تھے اور دور کر دیا رومیون
نے مسلمانون کو اُنکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے اُن مین
سے مگر مالک نشانون کے لڑے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیون نے اُن مسلمانون کا جنھون نے
شکست اُٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس آ گئے آئین اُنکے ہو دین ہاتھ جو بھاگے تھے کہ مارتی تھین چھوٹے لکڑے

منھون مین اور چلاتی تھین اُنپر تھپرون کو اور پکار کر کہتی تھین اُنسے کہ کہانتک شکست اُٹھاکر اور چھوڑ کر جاؤگے ای لوگ اسلام کے مان اور
بہنون اور لڑکے اور لڑکیونکو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرنیکا گبرون کو رکھتے ہو تم منہال دومی نے بیان کیا ہی کہ مین بقسم کہتا ہون کہ ہر آئینہ
عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیونسے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکار البعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپسمین
نگاہبانی اور صبر کی اور پھرے وہ رومیونپر سخت پھرنا اور قثامہ بن الکتانی آگے مسلمانونکے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے مونھونکو کبھی تلوار سے
اور کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی پھر حملہ کیا قثامہ نے
یہانتک کہ ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ کی
راہ مین بدلا دینا اُسکا اللہ کے اوپر ہی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ قیس کے لو تم حصہ اپنا ثواب در مزدوری سے اور صبر دنیا مین بزرگی ہی
اور آخرت مین رحمت اور فضلیت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو انکی قوم نے اور خوش ہوی
وہ انکی ہمراہی مین لڑنیکو قثامہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا تھا مین نے مثل حملہ قناطر اور اُسکی قوم کے کہ ملا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے
خالد بن الولید اپنے حملے سے بجمعیت دو ہزار کے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیونمین پس مار ڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیونمین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد
بن الولید اپنے سے اور مسلمان کہتے تھے کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی قثامہ بن اشیم الکتانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا رنج اُٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد
بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قثامہ کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ ای قثامہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو اسلام کیواسطے اور آئین ذریعہ بنت الحرث ٹیلے
سے اُتر کے اور وہ کہتی تھین کہ کیا کام کیا خالد رض بن الولید نے یہانتک کہ آکھڑی ہوئین خالد رض بن الولید کے سامنے اور کہا کہ ای بیٹے ولید کے آیا تمنے سکھلایا ہی مسلمانونکو بھاگنا لڑائی سے
حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست اُٹھاتے ہین لوگ
ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اُٹھانیوالونمین نہین تھا اور نہین تھا وہ شخص جو لڑتا تھا گرد و غبار مین گھر مین پس کہا ذریعہ نے کہ برا کرے اللہ اُسکا
جسنے دیکھا اپنے سردار کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا باہان نے لشکر میمنہ کیطرف کہ وہ روندا گیا مثل روندے جانے جرٹ کے
پس ترغیب دلا بھیجا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسیوقت نکلا ایک گبر گبران روم سے لشکر میمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیارونمین گویا ایک ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شتر
بڑے قد وقامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گردا دیا اُسنے اپنے شہری برادر درخواست لڑائی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان
قوم ازد سے پس نہین گردا دیا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ
بن جبل رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ ای معاذ درخواست کرتا ہون مین تمسے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ
ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اور لیے رہو اپنے نشانکو کہ تمھارا ٹھہرنا اور لیے رہنا نشان کا دوست تر ہی مجکو تمھارے نکلنے سے اس گبر کیطرف پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل اور پس
نشانکی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوار ہوکر لڑے اُسپر پس یہ میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود ہین پس جواب دیا اُنکو انکے بیٹے
عبدالرحمن نے اور کہا کہ مین اس کام کو کرونگا ای میرے باپ اور تھے نوجوان عبدالرحمن پس مسلح ہوئے وہ اور لے لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوے اُسپر اور کہا کہ ای میرے باپ اس
اُس گبر کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مین نے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مار ڈالا اُسنے مجکو پس تمپر میرا اسلام ہی اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مطلب خاص ہی پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ ای بیٹے میرے عرض کرو تم میری طرف سے اُنکے حضور مین سلام کو اور

جزاے خیر دیوے اللہ تعالی آپکو امت کیطرف سے پھر کہا جاؤ تم ای بیٹے میرے توفیق دے اللہ ہمکو اور تمکو اُس چیز کی جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور پسند
کرتا ہی پس روانہ ہوے عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلۂ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس اُچھل آئی تلوار
اور نہ کارگر ہوئی اُسپر اور میل کیا اُنپر گبر نے ساتھ دار پہونچنے والے کے اور تلوار ماری سنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو اور زخمی کر دیا
سر کو کہ جاری ہوا خون آپس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھر او وہ اپنی پشت کیطرف تا دیکھے وہ کہ کیونکر گرتے
ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانون کے پس کہا معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ ای بیٹا تمہارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی معاذؓ نے کہا کہ ای میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم دنیا سے
پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اُسی وقت وہ زخم اچھا ہو گیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملون کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامرؓ بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب
الرایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے اُنھون نے مسیلمہ کی لڑائی
مین یہ خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھولدیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے
وہ اُس مین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہوین وہ اسجگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار
ہوے خواب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامرؓ بن طفیل نے کہ مین اسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون
نے کہا کہ کیا تعبیر ہی ای بیٹے طفیل کے اُنھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے
داخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ مین
اور مبتلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے وہ
اس لڑائی مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اسپر بعد ازانکہ اُلٹ دیا اُنھون نے میمنہ روم کو اُنکے میسرہ پر پھر باگ پھیری بطریق پر مثل برق کے
اور نیزہ مارا اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ روت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے اور اُٹھایا کیا
اپنی تلوار پر اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور رلادیا اُسکی انتڑیون مین پس اوندھا ہو کر گر پڑا اگر اپنے گھوڑے سے اور دوڑے اُسکی
طرف عامرؓ بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانونکے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب رومیونکے اور ایک حملہ کیا میمنہ پر
اور ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور پھر اہیان جبلہ بن
ایہم الغسانی کو پس مار ڈالا عرب سے ایک سوار کو اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور وہ ایک زرہ زرین طلائی کا پہنے
اور اُسکے نیچے ایک زرہ تبابعہ کے زرہون سے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا عادی
جوڑ نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامرؓ بن طفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامرؓ نے کہا کہ مین قوم دوس سے ہون جبلہ نے کہا
... قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامرؓ بن طفیل نے کہا کہ مین نہ تجھسے
مین کون شخص اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُن سب کا سردار ہون اور میرا نام جبلہ

بن الایہم ہی اور مین نکلا ہون تمھاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مارڈالا تمنے اس بطریق سخت کو اور وہ مثل باہان اور جرجیر کے تھا
شجاعت مین تب نکلا مین تمھاری طرف تاکہ مارڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین باہان اور ہرقل کے نزدیک تمھارے مارڈالنے
سے عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تو نے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالیٰ شدید تر ہی باز رکھنے مین اور ہلاک
کرنیوالا ظالمون کا ہی اور جو تو یہ کہتا ہی کہ میرے مارڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سکے ہی پس مین
ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنیکے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے جبلہ بن ایہم پر اور
حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور ملاقی ہوے دونون ضربون سے پس نکلا وار عامرؓ بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا وار جبلہ کا کارگر اور جگہ پر پس کاٹ ڈالا اُنکے گیسوے
شانے تک پس گرے عامر بن طفیل شہید ہو کر رضی اللہ عنہ اور گھوما جبلہ عامرؓ بن طفیل کی جگہ گر پڑنے پر اور ٹھہر ا یا اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے
دل مین اس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالیکو پس نکلے اسکی طرف جندب بن عامرؓ بن طفیل الدوسی
اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار میرے باپ مارڈالے گئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اُنکا بدلا لون یا جاملون اُنہین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہی جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے نشان
نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اُٹھالیا اُسنے نشان کو اور نکلے جندبؓ بن عامر واسطے لڑائی
جبلہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نزدیک ہوے جبلہ بن الایہم سے اور چلاکر کہا اُس سے کہ ٹھہر تو ای قاتل میرے باپ کے
کہ مین اُنکے عوض تجکو مارڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین اُنکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اپنے
اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا بُرا اور حرام ہی پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہی جس کے
سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہی جبلہ نے کہا کہ مین تمھارا مارڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاؤ تم یہانتک کہ نکلے میرے
مقابلے کو اور کوئی سواے تمھارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جاسکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے قسم ہی
خدا کی نہ پھرونگا مین یا اُنکا بدلا لونگا مین یا اُنسے جاملونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر دوڑتے تھے
اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کیطرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اُس چیز کو جو ظاہر ہوئی اُنکی شجاعت سے پس جانا
کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اُسنے اُنسے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار جبلہ کو پس جب دیکھا
اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہو گئے ہین وہ لڑائی مین آپس پکار کر کہا بعض نے اُنمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین ہمارے سردار کے
مقابلے کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم اُنکو کہ غالب ہو گئے ہین تمھارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی ورنہ چھوڑ دا اُنکو کہ
مارڈالین اُسکو پس آمادہ ہوے شہسواران غسان واسطے حملے کے بجانب اپنے سردار کے تاکہ بچاوین اُسکو اگر لاحق ہوجاوے اُسکو کوئی امر سخت اور دیکھا
مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن طفیل کیطرف اور اُنکی شدت اور شجاعت کو پس خوش ہوے وہ اس امر سے اور دیکھا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
اُنکو اور اُنکے کامون کو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جان کو اللہ کی راہ مین ای میر اللہ نفع
کر تو اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس نہین دیکھا مین نے کسی جوان کو

بزرگتر دوسی سے اور وہ جندبؓ بن عامر بن طفیل تھے کہ جب لڑے تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی سے سواے اُسکے کہ جسوقت آجاتی ہی موت تو نہین نفع دیتی شدت لڑائی مین اور نہ کثرت ہتھیارون کی ورصورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا وار تلوار کا جس سے سُست کر دیا اُسکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا انکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُنکی روح کو بجانب بہشت کے اور راست کیا اللہ تعالی نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ اُنکی لاش پر پس چلا کر کہا اُسکی قوم نے کہ پھر تو اے سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا تو اُس چیز کو جو تجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کے نیچے اور باہان نے اُسکا شکریہ کہلا بھیجا اور راندوہگین ہوے مسلمان بسبب عامرؓ بن الطفیل ور اُنکے بیٹے کے پس اُسیوقت آپسمین پکارا یہ کلمات قوم دوس نے الجنۃ الجنۃ خذ واثبا رسیدکم عامر وبولدہ من اعداء اللہ پس نکلے قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی اُنکو قوم ازد اور دوس نے اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اُنھون نے ساتھ الفاظ اپنے پہچان کے پس اُسیوقت آواز دی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار اور ملاقات حوران بہشتی کے بہشت مین پس نہین ہی کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہی اللہ نے اُن لوگون پر جو نہین حاضر ہوے ہین اُنکے حاضر ہونیکی جگہون مین پس جب سُنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھون نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ بروز جنگ یرموک شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امۃ امۃ اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یا ال عبس یا ال عبس اور شعار اہل یمن کا جسمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیون کا یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا ال اللہ یا ال اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح اور شعار قوم دارم اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل پس یہ سب شعار مسلمانون کے تھے یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تعبیت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھون نے عرب متنصرہ کا اور طلب کیا جگہ اُنکی صلیب کو اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اُٹھانیوالے اُس صلیب کو جو قوم غسان کیواسطے تھی پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور گری صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھی ہو کر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینے صلیب کے لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان کے بیچ مین مثل سپیدی تل کے بیچ مین پوست شتر سیاہ کے تھے پھر نکلے وہ غسانکے بیچ سے **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اُنھون نے حویرث اور اُنھون نے نافع بن جبیر اور اُنھون نے عبد اللہ بن عدی سے روایت کی ہی کہا عبد اللہ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانونکی چھبیس ہزار تھی پس خشمناک ہوے ابن حویرث اور کہا اُنھون نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی ور بتحقیق مسلمان یرموک کے دن اکتالیس ہزار تھے اور مین نے اس امر کو ثقہ راویون سے سُنا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ قول ٹھیک ہی اسواسطے کہ مسلمان بروز جنگ اجنادین کے بتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اُسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑے قہر اور ذلت مین اور قہر مین ڈالا اُنکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حملہ کیا مشرکین نے پس دور
ہوے اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اُٹھائی
اُنھون نے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے اور نشان اُنکے ہاتھ مین ہی پس چلا کر کہا اُنسے مسلمانون
نے کہ ثابت قدم قوم اور لڑنے والونکی نہین ہوتی ہی مگر بسبب اُنکے نشانکے پس دوڑے واسطے لینے نشان کے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہما درانحالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ یہانتک کہ
شکست اُٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اُٹھائی
شہسواران مسلمین نے کہ پھیرتی تھین اُنکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین اُنکے سامنے لڑکونکو پس پھر
مسلمان بجانب لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون
مین تھوڑے شہید ہوے مگر تیرون سے اُنمین بہت زخمی ہوے تھے پس جب آئی اُنپر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی جگھو نپر اور رات
گذرانی اُنھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانون کا تھا اور نہین تھا اُنکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد اسکے باندھا
اُنھون نے زخمون کو اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ ای لوگو رحمت کرے اللہ تمپر جسوقت
سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگاہبانی کرو تم اور ظاہر کرو تم
تہلیل اور تکبیر کو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ درانحالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے بیچ مین اور وہ پکڑتے
تھے ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرسش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے اُنکے زخمون کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ ای لوگو دشمن بھی
تمھارے رنج آگین ہین جیسا کہ تم رنج آگین ہو اور اُمید رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اُس چیز کی جسکی وہ اُمید نہین رکھتے ہین اور پھر آگئے
ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور ڈرا سے رہے مسلمانون کے خیمون مین تمام رات صبح تک اور قطع کی رومیون
نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ باہان کے اور جھڑکا اور خشمناک ہوا وہ اُنپر اور کہا اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ تمھارا یہی حال
ہوتا ہی بسبب اُس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بد دلی اور بے صبری سے دو چند اہل عرب سے پس عذر
کیا اُنھون نے اُس سے اور کہا کہ ہم کل اُنسے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو ابتک نہین لڑے ہین اور کل
راست بازی کرینگے ہم اُنسے لڑائی مین اور غالب ہو جائینگے ہم اُنپر پس سکوت کیا باہان نے اپنی جھڑکی سے اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ اپنے سامان
اور ہتیار ونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے درانحالیکہ نگاہبانی کرتے تھے
وہ اپنے لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب مارے جانے لوگونکے اُنمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست تھین نیتین
اُنکی پس جب صبح ہوئی نماز خوف کی پڑھی ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے ساتھ مسلمانون کے اور اُسی وقت دیکھا صلیبان کو کہ ظاہر ہوئین بمقابلہ
مسلمانون کے اور نشان رومیون کے بلند ہوے مثل شمار شوکت اور درختون کے گویا نہین ملاقی ہوے تھے وہ کسی دشمن سے اور
نہین لڑتے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفونکی جگہ مین اور رکھا گیا باہان کا تخت اُس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا بغرض دیکھنے حال دونون

لشکرون کے اور حکم کیا اُسنے رومیونکو کہ درست اور مرتب کرین وہ صفونکو اور نہ لڑین مسلمانونسے مگر اُسوقت کہ لڑین مسلمان اُنسے
پس صف بندی کی اُنھون نے اور لازم پکڑا اپنی جگھونکو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیونکے واسطے
قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگون کو اور ترغیب دی اُنکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑونکے اور سوار ہوے
اور مسلح ہوگئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر در انحالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیونکو اور وعدہ کرتا تھا اُنسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفون کے بیچ مین پس بیان کرتے تھے اُنسے بزرگی ور فضائل جہاد کے اور
اُس چیز کو جو مہیا کیا ہی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کیواسطے اور مقرر کیا عورتون اور اولاد اور مال ور اسباب غنیمت پر عمیرؓ بن
سعید بن عمیرؓ الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگونپر سعیدؓ بن عمرو بن نفیل العدوی کو اور آگے کیا تیر چلانیوالونکو قوم مزینہ اور انصار سے
اور مقرر کردیا اُنمین سے پانچ سو کو میمنہ مین اور پانچسو کو میسرہ مین اور پانچسو کو قلب مین اور گھومے اور آئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکے پاس اور کہا
اے گروہ چلانیوالے تیرونکے لازم پکڑو تم اپنی جگھون کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرف کو سبکے سب پس تیراندازی کرو تم اُنپر اور یاد
کرو نام اللہ غالب اور بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیرونکو جدا جدا بلکہ نکلین تیر تمھاری کمانون سے ایک ہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ ایک قبضہ کمان
کے تیر ہین اور اگر چلین رومی ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمھارے پاس حکم میرا پس کیا اُنھون نے وہ کام جو حکم دیا تھا
اُنکو سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا
اُنھون نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھون نے کہ اے میرے بیٹے نیک کام کیا تمنے نیکی کرے اللہ تمھارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف خدائے
غالب اور بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہی کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک مین مگر وہ اوڑھنے والا چادر صبر کا ہی پس پرہیزگاری کرو اور
ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبیؐ کو اور احتیاط کرو بے صبری ور خوف سے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے مقرر کی
ہی اُسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیونکے مثل ہمر صاحب ارادہ لوگونکے اور ڈرو تم اُس امر سے کہ دیکھے اللہ تعالےٰ تمکو
شکست اُٹھاتے ہوے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب ور بزرگ کے یزید نے کہا کہ قریب ہی صبر کرونگا مین بقدر اپنی کوشش و طاقت کے
اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگونکو اور جنبش دی اپنے نشان کو اور
پکارا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنونپر جو اُنکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اُنکے ساتھ تھی پس لڑے وہ ایسی سخت اور بڑی لڑائی
کہ تعجب کیا لوگون نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسیطرح یہانتک کہ بڑا قتال اور جرح کیا اُنھون نے دشمنون مین اور مبتلا ہوے وہ آزمایش
نیک مین اور لڑائی اُنکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال مین اپنے کامون اور جوانمردی مین مصروف تھے
یہانتک کہ نکلا اُنکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا جسمین صلیب
سونیکی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس بالگین پھیرین اُنھون نے مسلمانونکے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین عمرو بن العاص تھے
پس چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی اُنکے در انحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوے رومی
اوائل لشکر مسلمانونمین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے پھرتے تھے لوگون پر پس حملہ کرتے تھے اُنپر اور لیٹتے تھے یہانتک کہ غالب ہوگئے

اُنپر رومی پس دور کر دیا اُنکو اُنکی جگھونسے تا اینکہ ملا دیا اُنھون نے اُنکو اُس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور گھیر لیا رومیون نے ٹیلے کو پس آواز دی
ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کے مددکرنیوالے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنیوالے راوی نے بیان کیا ہی کہ زبیر
بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دران حالیکہ علاج کرتے تھے وہ اپنی آنکھ
کا اور اُنکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعتہً سُنی اُنھون نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا اُنھون نے
اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی جو آواز دیتی ہی مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شکست اُٹھائی ہی لشکر میمنہ مسلمانون نے یہانتک کہ ملا دیا ہو اُنکو ہم مین اور پہونچے اور ملگئے ہین گبر ہم مین اور یہ عورت انصاریہ
طلب مدد کرتی ہی مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ قسم ہی خدا کی مین مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا مجکو
اللہ پاک اسجگہ بیٹھے ہوے پھر ڈالدیا اُنھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو
اور پڑھے اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہون اور برابر
اُنھین نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دُمون کی جانب لیث بن جابرؓ نے
کہا ہی کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بہ تحقیق پھیر اُنھون نے رومیون کو ایک ذات سے جسوقت
حملہ کیا انپر اور سوائے اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کیطرف اور پھرے گروہ عمرو بن العاص کے
اور لوگ اُنکے اور زبیرؓ بن العوام پکارتے تھے الرجعۃ الرجعۃ الجنۃ الجنۃ الحزم الحزم یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو بن
العاص اور اُنکے ساتھیون نے اور دور کر دیا رومیون کو بعد شکست اُٹھانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جرجیر ارمنی نے ساتھ
جمعیت تین ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ
نے اور نہین ثابت قدم رہا سوائے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شرحبیل
بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتون کی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ کہتے تھے یا اہل الاسلام افرادا من الموت الصبر
الصبر پس پھرے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتون کی طرف اور شمشیرزنی اور نیزہ
بازی اور تیراندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھون نے ارمن کو کہ نہین پہونچائی
تھی ارمن نے اُنکی ہزیمت کے وقت پھر آئے شرحبیلؓ بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پہ اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہو گئے پس درشتی کی
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے انپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیونسے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست اُٹھائی تم نے
ان عجمیون بے ختنہ بدیدہ کافرون سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان رحمان ہو
آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہی ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ
فقد باء بغضب من اللہ آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہی اپنی کتاب بزرگ مین ان اللہ اشتری من المومنین
انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ آیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو آیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ اجی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کیطرف سے مثل روز احد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرین ہم تمہارے
ساتھ پس دعا جزائے خیر دی انکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے
اور لازم پکڑا انھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہون سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے
گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے
شعار کے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے پکارنیکو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا انھونے اور اُنکے ساتھیون
نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اُنکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور امتہ امتہ اور یہی شعار مسلمانونکا بروز جنگ بدر اور
اُحد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کیطرف سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ
اور گردادے دیے سخت رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی
کہ حملہ سخت کیا انھون نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے قریب ہوگئے پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے
اُترکر آواز دی رومیون کو اور شدت اور سرزنش کی اُنپر پس پھرے رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امتہ امتہ
یا نصر اللہ انزل اور سخت مار مارا انکو اور تحقیق اُتارا اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا انھونے رومیونکو پس مسلمان اسی
حال سے اپنے حملے مین تھے کہ دفعۃً سُنا انھونے ایک آواز دینے والیکو کہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب ایہا الناس اثبتوا
عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آواز دینے والیکو تو وہ ابوسفیان تھے اور تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور شدت
کی سب سرداران مسلمین نے اُن رومیون پر جو اُنکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم بحیثیت
لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہون مین اور باز رکھتے تھے اُس شخص کو کہ اُنکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے قلب مین
تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیرانداز تھے کہ جس وقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرون سے پس اگر مدد
واعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہو جاتے اور جدا ہوے مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے بہت لوگ ہلاک
ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے گویا وہ مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر
پر خود طلائی کام کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ سونیکی لگے تھے اور وہ سوار تھا ایک بڑے شہری پر اور اُس شہری پر ایک زرہ تھی جو اُسکی تری تک
اُسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گردا اور پاگیرنے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس دیکھا مسلمانون نے اُسکے بھاری ہیبت ڈیل ڈول کو
پس دیکھتے تھے وہ برابر اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم
بڑائی قد وقامت سے کہ کتنے بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہی پس کون نکلیگا تم مین سے اُسکے لڑنیکو
اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اُسپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اُسکے ہاتھ
مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اُسنے گبر کے نزدیک جانے کا آواز دی اُسکو اُسکے مالک نے اور وہ

ذوالکلاع الحمیری سے تھے پس جب واپس آیا غلام اُنکا نکلے وہ دوڑکر بجانب گبر کے اور سخت گرداوایا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری
اہل شجاعت سے پس گرد گھومے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُنکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی
دونون نے یہانتک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہوگئے وہ دونون پس نکالا اُن دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوے پس
مارا ذوالکلاع نے تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُنپر تلوار ماری اور تھی وہ کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور
زرہ اُسکے نیچے کے کپڑے کو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کر دیا اُنکو اور بوجھ ہوگیا ہاتھ اُنکا اُنپر جب دیکھا ذوالکلاع
الحمیری نے اُس امر کو جو لاحق ہوا اُنکو گبر سے پھیرا اُنھون نے سر اپنے گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانون کے اور دیکھا گبر نے باگ پھیرتے ہوے
پس طمع کی اُسنے اُنمین اور للکارا اپنے بڑون سوارونکو تاکہ ملجاے اُنسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین
پایا اُنکو گبر نے یہانتک کہ مل گئے وہ مسلمانون مین اور خون جوش مارتا تھا اُن کے زخم سے مثل ٹوٹی کے اور ملجا
ہوے اُنکے پاس شہسواران قوم حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہے تمھارا اے سردار پس کہا اُنھون نے کہ اے شہسواران حمیر ڈرو
تم غرور سے اور نہ بھروسہ کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے
کہا کہ اے سردار یہ بات کیونکر ہوئی پس کہا اُنھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے
حال پر جس وقت کہ نہ تھی اُسکے پاس زرہ پس کیا اس سبب خفتہ ہیدہ نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہے خدا کی کہ قبل
اسکے کسی لڑائی مین مجکو ایسا زخم نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے
نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ اے لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمھارے سردار زخمی ہوکر تو آیا
نہین ہے کوئی تم مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر مین سے اور اُسکے پاس پورے ہتھیار تھے بیچ کے
ہوے تلوارون اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب گبر کے اور بڑا گرواوادیا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھیرا
حمیری نے اپنے نیزے کو گبر پر قائم کر دیا اُسنے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُسکی روح کو بجانب
دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری نے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ
نے رومیون سے پس دور کر دیا رومیون نے حمیری کے اُترنے کو پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار پھر واپس
آئے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے دیا
ابوعبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور پھرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اُنکی
طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُس کو اور نکلا تیسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اُسنے حمیری کو
اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیرانداز انصار سے پس پہنچا تیر اُسکے سینے مین
اور زمین پر گرا دیا اُس کو بے ہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُس کی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے وہ دونون
ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور ڈرے وہ مسلمانون کی جماعت سے اور بعض بطارق

جو تیر سے مارا گیا اُنکے نزدیک بڑے مرتبے والونسے تھا پس پکارا اُنکو باہان نے اور تسکین دی اُنکو گھبراہٹ سے اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ
لان کا جسکا نام مربوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنتا تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر مین جڑاؤ پٹکہ تھا
پس گر دا دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا
ہون پس نہ نکلے میرے مقابلے مین مگر سردار تمہارا پس نکلے اُسکی طرف شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سبز گھوڑے پر سوار تھے پس کہا ابو عبیدہؓ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص ہے کہ اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہے لوگون نے کہا کہ شرجیل بن حسنہ ہین پس کہلا بھیجا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دیدو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب سُنا اُنھون نے پیغام اُس شخص سے
جسکو ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اُسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالی
میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابو عبیدہؓ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھر آیا مین تو لیلونگا
پس لیا اُس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مستالانی نے شعر شرجیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس
کہا اُسنے کیا دعوی بکا یا کہا تمنے شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت
حاصل ہوتی ہے اُسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالی کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تم سے کیا وعدہ کیا تھا شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم سے یہ وعدہ
فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالی ہمارے واسطے شہرونکو طول و عرض مین اور مالک ہون مین شام اور عراق اور خراسان کا
اور ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتحمند اُنپر بسبب مدد دینے اللہ تعالی کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالی نہین مدد
دیتا ہے اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہم سے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم
ہین کہ حکم دیا ہے اللہ تعالی نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا مالک اللہ تعالی ہے وارث کرتا ہے وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہے اپنے
بندونسے نیکوئی عاقبت کیواسطے پرہیزگارون کے ہے اور مین تجھکو پہچاننے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے
تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہو جائیگا اہل بہشت سے اور نجات پاویگا تو پس کہا اُسنے مین اپنے
قول سے پھرنے والا نہین ہون اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر اور
طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوئے شرجیل بن حسنہ اُسکے کامون سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے
ساتھیون پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہے پھر گھوڑے اُسکے اور آمادہ ہوئے دونون لڑائی پر اور پشت کے گرد دے
دیے دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گروہ دیکھتے رہے اور دیکھتی تھین اُنکو آنکھین لوگون کی اور مسلمان دعا
اور اعانت کرتے تھے واسطے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرجیل بن حسنہ نے گبر کی تندی

اور سختی اور تیزی کو پس دور ہوے وہ اُسکے سامنے سے مثل شکست اُٹھانیوالیکے یہیں جانا گبر نے کہ شکست اُٹھائی اُنھون نے پس تعاقب
کیا اُنکا اور کمی کی شرجیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا انیکہ جسوقت جانا اُنھون نے کہ گبر نزدیک ہوگیا ہی اُنکے پھیری
باگ کو اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر ارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو اور صحیح وسالم رہا پھر کہا اُس نے
کہ اے گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر پس کہا شرجیل نے کہ تجھ پر سختی ہو تجھپر آیا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی
اور مکر کرنا اصل اُسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو مکر نے پھر متوجہ ہوے دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپس مین یہانتک کہ
ٹوٹ گئین دونونکی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپس مین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرجیل
بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس اُسنے زور سے اُنکو دبایا مشرک نے اور سُست کر دیا اُنکو اور قصد کیا
اُسنے اُنکے اُٹھا لینے کا زین اسپ سے دونون گروہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ در آیا مجھ مین غصہ اور
کہا مین نے اپنے دلمین کہ افسوس ہی تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس
چیز نے باز رکھا ہی تجھکو اُنکی مدد دہی سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے ضرار بن الازور اُنکی طرف در حالیکہ وہ پیدل تھے اور
دوڑتے تھے اپنے قدمونسے مثل ہرن بار یک کمر کے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ اُن دونوں کے اور وہ دونون اس حال سے بے علم تھے اور
ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دلکی طرف سے پس گرا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑایا اللہ تعالی نے شرجیل بن حسنہ کو
اُسکے فشار اور تنگی سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑے پر سے اُترے اور رکے شرجیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کیطرف
اور لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اُسکے گھوڑے پر اور پھرے وہ اور شرجیل بن حسنہ بجانب
مسلمانونکے پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرجیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار بن الازور کے کامونکا پھر شرجیل بن حسنہ نے
لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اُنسے ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجھکو چاہیے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہی اور شرجیل بن حسنہ نے
کہا کہ مین نے اُسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف کیا ابوعبیدہ
بن الجراح نے اس امر کا فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس نہ راضی ہوئے وہ دونون اُنکے فیصلے پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجلا خیر اخرج الی البراز وقاتل علجا من علوج الروم
فتبع معہ فلما حمل الی بعض جمیعہ وخرج آخر من المسلمین فاعان الرجل وقتل العلج فالسلب لمن ہو منہما پس یہ جواب
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آیا تفصیل ہے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مار ڈالنے والیکو چاہیے پس لیلیا اسباب کو ابوعبیدہ بن الجراح نے
شرجیل بن حسنہ سے اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مرد مسلمان نے شرجیل سے کہ کیونکر پایا ضرار نے اسباب کو پس کہا شرجیل
نے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مار ڈالا ہی ضرار بن الازور نے بادشاہ لان کو خشمناک ہوے
رومی پس نکلا اُنمین سے ایک بہادر سواران و ران الیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنیوالے کو پس نکلے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا
اُس کو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

اور چوتھا پس مار ڈالا زبیر نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے
کہ زبیر بن العوام نے کوشش کی ہی آج کے دن بمقابلے رومیونکے اور خرچ کیا ہی اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور مجکو خوف ہی اُنکے تھک جانیکا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی اُنکو کہ نہ مقابلے
کو نکلین وہ پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کیطرف اور نکلا ایک جوان رومی پس نکلے اُسکے مقابلے کو خالد بن الولید اور
مار ڈالا اُسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر تخمینہ کیا گیا کپڑے اور پٹکے اور صلیب اور زرہ سمیت کل اسباب
اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا باہان اس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ
دو بادشاہ ہم مین سے مارے گئے اور مین جانتا ہون کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیر اندازونکو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلانے کا پس
چلایا اُنھون نے اپنے تیرون کو اور چھوڑا اُنھون نے بجانب مسلمانون کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے تیر مسلمانون کے لشکر مین
مثل آگ کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانون مین اور سات سو مسلمان یکچشم ہوے پس نام اُس دن کا یوم التعویر
رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگون کے جنپر تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکیر بن عبد اللہ لیثی اور ابو سفیان صخر
بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک مرد دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کیا مصیبت تمھاری
آنکھ کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملہ کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محنت ہی اللہ تعالی کیطرف سے راوی نے بیان کیا
ہی کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیرونکے پڑنیکا مسلمانونکے لشکر مین یہانتک کہ نہین سنی جاتی تھی مگر یہ آواز واعیناہ وا بصراہ وا مقلتاہ
اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانون مین اور پھیر لیے عرب نے اپنے گھوڑے ذنکی باگین درانحالیکہ پھیرنے والے تھے وہ اپنی
پشتون کی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانون کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیر اندازون اور رومیونکو اور
آواز دی اپنے لوگون کو اور چلے اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانون کے اور حملہ کیا جبیر اور قناطر اور قورین نے
اور کہا اُسنے باہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ تم اور بھگاؤ مسلمانون کو تیرون سے کہ سوا اسکے کوئی تدبیر اُنکے واسطے
نہین ہی پس زیادتی کی تیراندازون نے تیر چلانے مین اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ ساتھ اپنے لوہے کے اور تلوارین
چمکتی تھین لوگونکے ہاتھون مین مثل پارہ ہاے آتش کے اور لڑائی قائم تھی پیر کے بھل اور اختیار کیا مسلمانون نے اپنی جانون پر
مہربانی کو سبب اُس چیز کے جو پہونچا تھا یعنی نکل پڑنے پتلی آنکھون کے عباد بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانون کے لشکر
اپنی طرف آئے اور سواران مسلمین پھرنیوالے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھرنیوالے پس کہا مین نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی نصرت بہ نبی الرحمن کلمہ پھر پکار کر کہا مین نے حمیر کے لوگون سے کہ اے گروہ حمیر کے
بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کیطرف اے لوگ قرآن مجید کے یہ کیسا تمھارا بھاگنا ہی آیا نہین ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو آیا
نہین ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے آیا نہین ہی وہ جاننے والا امالات پوشیدہ کا آیا ڈرگئے تم کفار کی لڑائی سے پس
نہین جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہین سنتے تھے پس کہا مین نے کہ اگر میرے قبیلے کے لوگ حمیر

ساکت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلے عرب کو اور ہر قبیلہ باز رہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب دینے سے پس بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب ٹیلہ عورتون کے اور نہین ثابت قدمی کی اُنکے ساتھ کسی نے سوا صاحب نشانون کے عبداللہ بن قرط ازدی نے بیان کیا ہو کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت کسی لڑائی کو مسلمانون کو یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک مین ون زیادہ سخت یوم التعویر سے اللہ چلتے تھے گھوڑے مسلمانون کے اپنی دشمنون کی طرف اور لڑتے تھے سوار بدات خود اور نشان اُنکے ہاتھون مین تھے یہانتک کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے شرجیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور اور ہاشم مرقال او مسیب بن نجبتہ الفزاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو بہت بڑی لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑسکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ مساعدت کی اللہ تعالی نے ہماری ساتھ حملے اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راشد زہری نے بیان کیا ہو کہ عورتین حاضر ہوتی تھین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمونکے کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور میدان جنگ مین لڑنیکو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے کہ لڑی تھین وہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین ہمراہی خالد بن الولید کے شامل تھے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جس وقت کہ سخت ہوا مسلمانون پر قتال اور ملگئے رومی مسلمانونمین پس بڑی شمشیرزنی کی عورتون نے یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور ملگئین عورات مہاجرین کی ساتھ عورتون لخم اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی پیر کے پہلے اور ظاہر نشانیان اُسکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت اور نام اپنی ماؤن کے اور اپنے لقبونپر اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین گھوڑون کے مونھون مین چوبون کو اور ظاہر کرتی تھین لو لادون کو اور بعض اُن مین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے یہانتک کہ پھیرے مسلمان بجانب لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اُنھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتون لخم اور جذام اور غسان نے پس نکلین اُنکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین وہ اُنکے مونھون اور سرون پر چوبون کو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے کہ تمنے سُست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھرین عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین ام حکیم بنت اغوث تلوار سے آگے لشکر کے لڑین اور پھیرتی تھین وہ مشرکین کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیرزنی کرتی تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گبردن بے ختنہ برید کو ساتھ تلوار دن کے اور اُسوقت سوا آواز ابو سفیان کے اور کسی کی آواز سُنی نہ جاتی تھی اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے یہ ایکدن ہے اللہ تعالی کے دنون سے پس آزمایش نیک مین در آؤ تم اللہ کے

ذکر لڑائی عورتون کا یرموک سے

کام مین اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ ملا دیا تھا اُنھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام کے پس نہین مارتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسماء مثل اُسکے اور پھرے مسلمان بجانب لڑائی کے جس وقت دیکھا اُنھون نے عورتون کو جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک والے سے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق ہین ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی بن عامر نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے جب ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہم پر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اُسپر ساتھ تلوار کے یہانتک کہ اُٹھ گئی تلوار انکی ہاتھ سے اور مارا گبر نے اپنی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس آواز دی عفیرہ بنت غفار نے جس وقت دیکھا اُنکے اُنکو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہوے قسم ہی خدا کی ضرار بسبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گبر پر اور مارا اُسپر ایسا وار تلوار کا کہ جدا کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے رنگین کر دیا تھا اُنکے بالون کو مثل سُرخ پھول لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہی پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون ولیکن میرا گمان یہ ہی کہ مین ضرور مر جاؤنگی پس آیا تمکو میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہ نے کہ مین نے تو اُنکو نہین دیکھا ہی پس کہا خولہ نے اللھم اجعلنی فداءً لاخی تقیم بہ الاسلام عفیرہ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا اینکہ دیکھا مین نے کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگونکو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے تمکو کیا ہوا ہی اُنھون نے کہا کہ یہ زخم بسبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے کہا ای بہن خوش ہو تم کہ بہ تحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عوض لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگونکو اور برابر قائم تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی لڑائی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے اپنا نشان لیے ہوے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب مسلمانون کے اور اُنکے ساتھ تھے ہاشم بن مرقال اور بنی حمیر اور لخم اور جذام اور مارے گئے یوم التعویر کو چالیس ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے تو تلوارین اُسدن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنیکو مثل ایک سو بہادر جوانون کی لڑائی کے روایت کیا ہی حازم بن معین نے بیان کیا ہی کہ نکلے مشرکین بیچ لڑائی مین تیسری شب کے بہت سے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون پر مثل پہاڑ دن قائم اور مضبوط کے تھے پس جب نکلے وہ درمیان بیچ لڑائی مین اور ایک ہی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلندی کی اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس فرار کیا میمنے اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جانورون کے تھے جنگل مین پس دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مسلمانونکے بھاگے وہ عورتونکی طرف اور عورتین اُنکے مونھون پر مارتی تھین پس آواز دیکر کہتے تھے یہ لوگ اللہ اللہ لا تسلموا الاسلام بعد منکم واتقوا اللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جسکا نام نجم بن مفرج تھا اور وہ بڑے حاضر جواب

اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی محارب مین ایسے مشہور تھے کہ آتے تھے فصحاے عرب اُنکے پاس واسطے سماعت اُنکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے صفوان بن راشد سے بیان کیا ہے کہ نہین پھیرا لوگون نے ہزیمت اور شکست سے بعد حکم اور مدد اللہ تعالی کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا بنی محارب سے جسکا نام مفرح تھا اور کوئی کلام اُنکا خالی از سجع اور قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اُس کلام کو اپنی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہمنے اُنکے کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے ہم فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر اُنہین کے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ اُن کا نسبت مسلمانونکے بروز جنگ یرموک یہ ہے ایہا الناس هذا یوم له ما بعده وقد عاينتم قربه وبعده ولن تنالوا الجنة الا بالصبر على المكاره بالله ما ابين فضلها من هو في الجهاد كاره والله في عرض السموات جنة محفوفة بالمكاره واعلى الله درجات درجة الشهادة فارضوا على انفسكم الشهادة وهذا الحرب قد قلت على ساقها وبدء الشقاق في اسواقها واختفى نفاق قد برق افاقها املاتم صحابة نبي المصطفى انا ليس منكم الثبات والنصر مشرعة حلت بثياتكم وقد صوالفرحة جفاء بياتكم وايا كوان تولو الادبار فتستوجبوا غضب الجبار اما والذي قدر الاقدار واجرى الفلك الدوار كل شيء عنده بمقدار لقد تزينت لكم الحور العين بايديهن اباريق وكاس من معين فمن طلب دار البقاء هان عليه اليم ما يلقى فمحو الملك وتنالوا ما ترقوا واحفظوا حسبكم لتنالوا بثباتكم والصبر الصبر لتنالوا الحور وشرعوا الاسنة تنالوا الجنة واعتمدوا على الصبر يكتب لكم الاجر ستر المومنين ايكم ما يكم وايا كوان تضلوا عن سبيلكم ولا توافقوا الكفار في جهلهم واصدقوا على طبق قولهم وادفعوهم حق منهم لا افكم في عملهم واسمعوا امر الله في القرآن من حاجهم وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا ثم بين سر المكنون فقال يعبدونني ولا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون سيروا انفذوا سبق الصعد ون واجتهدوا وانفقوا فاذا اجتهدوا ون فقال يعبدونني ولا يشركون اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سرخ سر بند باندھے تھے اور ڈراتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور نکلا اُنکے مقابلے مین ایک بطریق جسکا نام نسطور تھا اور وہ ریشمی کپڑے پہنے تھا اور آیا وہ درانحالیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بجانب میدان لڑائی کے اور وہ تو تلاپن کرتا تھا اپنی زبان مین اور ملاقی ہوے دونون اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی مین تھے کہ دفعۃً منہ کے بل گر گیا گھوڑا خالد بن الولید کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانون نے اُنکی جانب کہ وہ جھکے ہین پس کہا مسلمانون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے یہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سست کر دیا اُنکی

اُنکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اُسنے بسبب تلوار کے اور اُٹھا گھوڑا خالد بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن الولید کا
اُنکے سر سے پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس رکھ لیا خالد بن الولید نے اسکو اپنے
سر پر پس کہا اُس شخص نے کہ اے ابا سلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت منڈایا تھا اپنے سر مبارک کے بالونکو حجۃ الوداع مین سے لیے تھے مین نے کچھ موے مبارک اُنکی پیشانی کے پس فرمایا
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم ان بالونکو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین اے رسول اللہ کے اور اعانت طلب
کرونگا مین اُنسے اپنے دشمنونکی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب ہوگے جبتک کہ یہ بال تمھارے
پاس رہینگے پس رکھ لیا تھا مین نے اُن بالونکو آگے کیطرف اپنے تاج مین پس نہین ملاقی ہوا مین کسی جماعت سے کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر
یہ کہ شکست دی مین نے اُس جماعت کو اور یہ سب ببرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید نے مضبوط
باندھا تاج کو اپنے سر پر ساتھ سربند سرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے شانے
تک دور ادہ دوسرے وار کا اُسپر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیون نے اور کھینچ لیگئے اُسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ مین اور ٹوٹ
گئین ہمتین اُن لوگونکی جو باقی تھے اُنکے ملوک سے اور بُرا جانا اُنھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملے کے خالد بن الولید بلاتے تھے اُنکو جانب
میدان جنگ کے پس نہین نکلتا تھا کوئی اُنمین سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیون مین یہانتک کہ تھک گئے بازو اُنکے پس نہر
کی اُنپر حرث بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المومنین خالد بن الولید نے کیا جو کچھ اُنپر واجب تھا اور ادا کیا حق
تلوار کا یہانتک کہ سُست ہوگئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہے پس چلے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور قسمیں دلاتے تھے اُنکو
کہ نہ پیش قدمی کرین وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے سردار مین ہر طرح سے شہادت
کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرون مین تو اللہ تعالی جانتا ہے میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس نہین پھرے وہ اپنے حملے سے یہانتک
کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو اُنکے حملے مین اور پھرے مسلمان جانب لڑائی کے بعد اُٹھانے
ہزیمت کے اور عورتین مرد اُنکے آگے تھین اور برابر دونون کے لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھیرے رومی اپنی پشتونکیطرف اور مارے
گئے اُنمین سے ہزارون گنتی مین اور زنجیر والے رومیونکا یہ حال ہوا شکست اُٹھائی اکثرون نے اُنمین سے اور پسپر کیا اُنکو گھوڑون نے
اپنے سمون سے اور برابر اُنمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوے بعض اُنکے بعض سے اور جو
نکلا خون اُنکے بیچ مین اور مفروش ہوگئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرونمین کثرت تھی زخمیونکی اور پھری ہر قوم
بجانب صلاح حال اپنے شغل و معالجۂ زخمیونکا اور عورتین مقرر تھین واسطے درستی کھانے اور پینے زخمیون اور علاج زخمونکے اور جس چیز کی
مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اُسکی درستی کی اور نہین کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کسی کو صاحب نشانون سے واسطے نگہبانی کے
مسلمانون کے بلکہ نگہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اُسی حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح گشت کرتے تھے کہ دفعۃً دیکھا
اُنھون نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوے اُنسے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے اُنکی گشت کے ساتھ پس جب کہا ابو عبیدہ رضی

بن الجراح نے لا اله الا الله کہا دونون سوارون نے محمد رسول الله پس نزدیک ہوے اُنسے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور دیکھا تو
ایک اُنمین زبیر بن العوام رضی الله عنہ اور دوسری زوجہ اُنکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی الله عنہما ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے
اُنپر اور کہا کہ اے ابن عمہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہی اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی مسلمانونکی کرتا ہون اور سبب
اُسکا یہ ہی کہ میری زوجہ اسماء نے مجھسے کہا کہ اے ابن عمہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم قریب ہی کہ مسلمان باز رہینگے اس رات مین نگاہبانی
سے پس آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ مساعدت اور قوت دہی کرو تم میری مسلمانونکی نگاہبانی پر پس منظور کیا مین نے اُنکی بات کو پس
اور لشکر کیا اُنکا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جانیکی اپنے گھر بار کی طرف پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور زبیر بن العوام
اور زوجہ اُنکی تمام اُس رات مین گشت کرتے رہے واقدی رحمہ الله نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ رومیون کے لشکر مین
ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ رؤساے حمص سے تھا پس جب یکجا ہوے رومی اور روانہ ہوے مسلمانونکی
طرف بجانب یرموک کے فرو اُترے وہ کھیتونمین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اُسجگہ مقرر کیا تھا بسبب خوش ہونے آب و ہوا کے اور جلا حمص
سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتونمین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگاہبانی کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیون کو اپنا
مہمان کیا اور بزرگداشت کی اور کھانا کھلایا اُنکو اور پانی پلایا پس جب فارغ ہولئے سب کھانے سے رومیون نے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی
عورتکو ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین اور وہ لوگ نہین چاہتے تھے مگر اُسکی ہمبستری کو پس جب بخل کیا ابو الجعید
نے بیچ اس کام مین قصد کیا اُنھون نے ہمبستری کا پس لیا اُس عورت کو تمام رات مصروف بازی رہا اُسکے ساتھ پس رویا ابو الجعید اور شور
کیا اُسنے اور دعاے بد کی اُنپر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس آئی اُسکی مان اور لیا اُسنے سر اپنے بیٹے کا اپنے دوپٹے مین اور لائی
اُسکو بجانب بشیر لشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے میرے بیٹے کے ساتھ
کیا معاملہ کیا ہی پس جو سلوک کرتے میری پس متوجہ نہوا وہ اُس کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا اُس لڑکے کی مان نے کہ
قسم ہی خدا کی ہر آئینہ ہمیشہ غالب رہینگے عرب تمپر اور پھر گئی وہ دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نگذرا تھا کہ الله تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ
سے اُنکو ہلاک کیا پس جب آیا دن یرموک کا بعد اسکے کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے نسطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانونکے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر
جو تمہارے سامنے اُترا ہی بڑا لشکر ہی اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کے تو ہر آئینہ فرصت نہ پاؤگے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر
مین پھر اگر مکر و فریب کرو تمین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاؤ تم اُنپر تو میرے ساتھ کیا کروگے بعد کیا مجکو دوگے مسلمانون
نے کہا کہ ہم تجکو دیوینگے اور یہ چیزین اور کبھی ہم جزیہ نہ لیینگے تجھ سے اور نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہدنامہ تجکو لکھدیوینگے
واقدی رحمہ الله نے بیان کیا ہی کہ جب عہد لے لیا اور مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانون سے گیا وہ رومیونکی طرف اور وہ لوگ نہین آگاہ تھے
یاقوصہ سے اور یاقوصہ ایک بڑی ندی ہی پس اُتارا ابو الجعید نے اُنکو اُسکے پہلو مین اور کہا اُنسے کہ اس جگہ سے تم دور ہو تم بیچ مین
تیرہی فریب کرونگا تمہارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسنے یاقوصہ کو لشکر اور عرب کے
بیچ مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی پستی کسقدر ہی پس ابتدا یوم التعویہ کے آیا ابو الجعید ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس پایا

انکو اس حال مین گشت کرتے تھے وہ اُس رات مین مع جماعت مہاجرین کے پس کہا ابو عبیدہؓ سے کہ یہ توقف کرنا اور بیٹھ رہنا تمھارا کیا اور کس وجہ سے ہے انھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُسنے کہا کہ جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیونکیطرف تاکہ رنج پہونچاوے وہ اُنپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہوئی آگ آیا ابو الجعید اُنکے پاس پس کہا اُنھون نے کہ ہمنے بموجب کہنے تیرے کے آگ روشن کی ہی پس بعد اسکے کیا تدبیر ہی اُسنے کہا کہ مین پانچسو آدمی تمھارے دلیر اور بہادرونسے چاہتا ہون تاکہ مشورہ دون مین انکو اُس چیز کی جو وہ کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اختیار کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پانچسو مردونکو کہ منجملہ اُنکے عیاض بن غنم بن طارق الہلالی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور ضرار بن الازور اور عبد اللہ بن قرط اور عبد اللہ بن یاسر اور عبد اللہ بن اوس اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور غانم بن عبد اللہ اللیثی اور سوا اُنکے اور لوگ مثل ان بزرگونکے تھے پس جب یکجا ہوے یہ لوگ چلا ابو الجعید انکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اُسنے ساتھ اُنکے لشکر روم کا پس تحقیق نزدیک ہوے اور قریب تھا کہ ملجاوین وہ رومیون مین لیا ابو الجعید نے کچھ لوگون کو اُنمین سے اور راہ بتلائی انکو ندی کی گھاٹ پر اور سوا اُسکے اور سکنہ یرموک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا اُسنے کہ ڈالو تم اُنپر لڑائی کو پھر شکست اُٹھاؤ تم اور چھوڑ دو مجکو اور انکو پس لیا ہی کیا اُن لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی اُنکے اور رومیونکے بیچ مین پھر شکست اُٹھائی پانچسو مسلمانون نے اور گئے گھاٹ کیطرف پس اُسیوقت شور کیا ابو الجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے تو تم انکو جنھون نے شکست اُٹھائی ہی پس ان مسلمانون نے روشن کیا ہی اپنی آگ کو واسطے تمھارے فریب دہی کے اور میل کیا ہی انھون نے بھاگنے کا پس چلے رومی بجانب جلدی کے درانحالیکہ وہ اس امر کو سچ جانتے تھے پس سوار ہوے بعض اُنکے ننگی پیٹھ گھوڑون پر اور بعض پیدل تھے اور چلے وہ شکست اُٹھانے والونکی طلب مین اور ابو الجعید جاتا تھا اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اُسنے انکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہی تو تم اُسکو پس آئے وہ درانحالیکہ گرتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹڈیونکے یہانتک کہ مر گئی اُنمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا احاطہ اور ادراک زبان بیان سے نہین ہو سکتا ہی پس اہل عرب نے اس ندی کا نام یاقوصہ رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ امر گذشت رومیونکی ہوا اور نہین جانا انمین کے آگے آنے والے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذری یہانتک کہ جب صبح کی اُنھون نے سُنا اُنھون نے اس امر کو کہ مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا اُنھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی انپر رات کے وقت اور گھٹ گئی تعداد اُنکے لشکر کی پس کہا بعض نے بعض سے کہ وہ کون شخص ہی جو رات کو شور کرتا تھا پس بعضون نے کہا کہ وہ شور کرنے والا وہی ہی جسکی زوجہ کے ساتھ تم نے ہم بستری اور دغا بازی کی تھی اور مار ڈالا تھا اُسکے بیٹے کو اور تحقیق لے لیا اُسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب صبح کو سنا باہان نے حال لشکر کا بیٹھا سامھنے اپنے پس جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب اُسپر فتحیاب ہونگے پس کہا بھی اُسنے قورین سے کہ کس کام کا مشورہ دیتا ہی تو مجکو اور تحقیق غالب ہوگئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ویسا ہی حملہ کرینگے ہمپر تو ہم مین سے کوئی شخص نہ بچیگا پس آیا مناسب ہی تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ توقف ہو یا تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنی جانونکے بچانیکا پس کہا قورین نے کہ اس کام کو کر پس بلایا باہان نے ایک شخص کو کہ قوم تنوخ سے تھا اور بھیجا اُسکو مسلمانون کیطرف اور پیغام دیا کہ لڑائی [illegible]

فریب کیا ہی تمنے ہمارے ساتھ پس نہ ظلم اور بغاوت کرو تم کہ ظلم کرنے والا ہی ظالم اور آج کے دن توقف مین ڈالو تم لڑائی کو ہمسے پس جب کل ہوگی
تو ہمارے تمھارے فیصلہ ہو جائیگا آیا نخمی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ادائے پیام کیا اُسنے پس قصد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی
درخواست کی منظوری کا پس منع کیا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ اے سردار ایسا نکرو تم کہ بعد اسکے قوم کیواسطے
اچھائی نہین ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے نخمی سے کہ جا تو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اُس سے کہ ہم لڑائی مین تاخیر نکرینگے اور ہمکو اپنے
کام مین جلدی ہی پس پھرا ایلچی باہان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے جواب سے پس برا اور دشوار گذرا اُسپر یہ امر سر اسیمہ ہوا وہ
اور کہا اُسنے کہ مین حرص سے اس امر مین چشمداشت صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہی حق صلیب کی کہ نہ نکلیگا اُسکے مقابلے کو سواے میرے دوسرا کوئی شخص
پھر آواز دی اُسنے رومیون اور ارکان تخت بادشاہ اور اُنلوگونکو جنپر بھروسا کرتا تھا وہ سختیون مین اور حکم دیا اُسنے کہ درست کرین وہ سامانکو واسطے
لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مستعد ہوے وہ لوگ اور نکلا باہان آگے لشکر کے اور صلیب اُسکے آگے تھی اور اُسیوقت مسلمانون نے لیا اپنی جگہونکو واسطے
لڑائی کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو جلدی کرنیکا لڑائی مین اور لیا اُنھونے
اپنی جگہونکو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اُس لشکر مین جو مشہور بہ لشکر زحف تھا اور نکلا آفتاب پس اُسیوقت نکلا جرجیر
جو بعض ملوک رومیون سے تھا طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور کہا اُسنے نہ نکلے میرے مقابلے کو مگر سردار لشکر کا پس جب سنا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے حوالہ کیا اُنھون نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھیر دونگا مین اس بطریق کی لڑائی سے
پس نشان میرا ہی اور اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہانتک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ موافق اپنی راے کے پس کہا
خالد بن الولید نے کہ مین اُسکے مقابلے کو جاؤنگا سواے تمھارے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین ایسا نکرونگا اور ضرور مین اُسکی طرف
جاؤنگا اور اجر مین تم میرے شریک رہو پھر نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اور ہر مسلمان اس امر کو زبون جانتا تھا اور مسلمان اُنسے درخواست
باز رہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا اُنھون نے نکلنے مین اور چھوڑ دیا مسلمانون نے اُنکی بات کو پس جب نزدیک ہوے ابو عبیدہ بن الجراح
جرجیر سے اور دیکھا اُنکو اُسنے کہا کہ تمھین اس لشکر کے سردار ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مین سردار ہون اور مین نے منظور کیا تیری
درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہی اور میدان لڑائی کا ہی پس نہین باقی ہی کوئی امر تمھاری شکست مین مگر یہ کہ مار ڈالون مین تجکو اور بعد تیرے
باہان کو جرجیر نے کہا کہ اُمت صلیب کی تمپر غالب ہو جائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا اُنھونے جرجیر پر
اور طول ہوئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور خالد بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور دعا ساتھ فتح اور مدد کی
اُنکے واسطے کرتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ دوری اختیار کی جرجیر نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے سامنے سے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اُسنے
اُسمین وہ دین ہمیشہ مشرکین کو اور پیچھا کیا اُسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور باوجود وہ اُمید دار دستگیری کی رکھتے تھے اور چلا ابو عبیدہؓ بن الجراح اُسکے پیچھے
پس اُسیوقت پھرا اُنپر جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوے دونون ساتھ دو ضرب شمشیر کی پس ابو عبیدہؓ بن الجراح نے سبقت کی اپنے وار مین پس پڑی
ضرب اُنکی جرجیر کے ایک شانے پر کہ جا نکلی اُسکے دوسرے شانے سے پس گر پڑا اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ٹھہرے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہین لی اُنھونے کوئی چیز اُسکا اسباب سے پس چلا اُنکی طرف خالد بن الولیدؓ

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہی نیکوکاری تمہاری اے دوسر دلیر پھرو تم اپنے نشان کیطرف کہ تحقیق کر چکے تم جو تمپر واجب تھا پس نہ پھرے ابو عبیدہؓ بن
الجراح پس قسم دلائی مسلمانون نے انکو اور کہا پھرے کو پس پھرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن الولید سے اور دیکھا باہان نے بجانب جرجیر کے
کہ مارڈالا گیا ہی پس دشوار گذرا اسپر یہ امر کہ جرجیر ایک رکن تھا اسکا رکان سے اور قصد کیا اُسنے بھاگنے کا پھر اُسنے کہا اپنے دل مین کہ نہین لیے جاتا
ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلو نہین واسطے لڑائی کے پس اگر مارڈالا گیا مین تو راحت پاؤنگا مین عار و ننگ سے اور اگر
صحیح و سالم رہا مین تو ہوگا میرے تئین نزدیک بادشاہ کے نیک عذر بھاگنے اور پیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا اُسنے لوگون کو کہ وہ بذات
خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اُسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اُسنے لباس پر تکلف اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل چمکتا ہوا سونا تھا پس بلایا
اُسنے اپنے پاس بطارقہ اور قسیسون اور راہبونکو اور کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگونسے زیادہ اس امر کا دانا تھا پس ارادہ کیا اُسنے قوم مسلمانونسے
صلح کا پس مخالفت کی تمنے اُسکی اور آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پس آگے آیا اُسکے ایک بطریق بطارقہ تخت بادشاہ سے اور وہ
اُنمین ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ کنائس اور راہبونکی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اُس چیز کی جو اللہ تعالی نے فرض کی تھی انجیل مین سبب
مین جرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اُسنے جرجیر کے مارے جانے کا حال دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور کہا اُسنے کہ قسم ہے بحق صلیب کی کہ مین لڑنے کو
نکلونگا بجانب مسلمانون کے اور عوض لونگا پس جا ملونگا جرجیر سے یا مارڈالونگا اُسکے مارنیوالے کو پھر کہا اُسنے باہان سے کہ مقرر ہوگیا مجھپر جہاد اور
یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اُسکو باہان نے اُسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اُسکا سرجیس تھا اور وہ زرہ پہنے ہوئے
تھا اور زرہ پر لوہا تھا اور لوہے کے بازو بند پہنے ہوئے تھا اور حمائل کر لیا تھا اُسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اُسنے برچھیکو اور پناہ مانگی اُسکے واسطے ملعون
نے اور کنیسونکی دھونی اُسکو دی اور آیا اُسکے سامنے راہب عموریہ کا اور دی اُسکو ایک صلیب جو اُسکی گردن مین تھی اور کہا کہ یہ صلیب مسیح کے
زمانہ سے راہبونکی وراثت مین چلی آتی ہی اور راہب لوگ مس کرتے ہین اُسکو اور چومتے ہین پس لے تو اُسکو کہ مدد دیگی تجکو پس لیا اُسکو سرجیس نے
اور نکلا وہ اور پکارا اُسنے لڑنے والیکو ساتھ کلام عرب فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب متنصرہ سے ہی پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازورؓ
مثل شعلہ آگ کے جب نزدیک گئے اور دیکھا اُسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک اور نادم ہوے وہ اپنے نکلنے پر اُسکے مقابلہ مین پھر کہا کہ قریب ہے
کہ زن بے نیاز کریگا یہ لباس اگر لگگئی ہی موت پھر پلٹے ضرار پیچھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک شخص نے کہنے والون سے کہ
ضرار نے شکست اُٹھائی گبر سے حالانکہ ہمنے اُنکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ گئے وہ اپنے خیمہ مین اور
نکالا اپنے کپڑونکو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا ساتھ انکو اور حمائل کیا تلوار کو اور ڈھال کو پھر پلٹے بجانب لڑائی کے بقصد قتال
بطریق کے پس پایا انھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی انھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک دراز قامت کہ جس وقت سوار ہوتے تھے
تو کھنچتے تھے اپنے دونون پیرونکو زمین پر پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گبر کو ان الفاظ سے تقدم یا عباد الصلیب الی الرجل
النجیب انا محمد الحبیب پس نہ جواب دیا انکو گبر نے بسبب لاعلم ہونے عربیت کے پس گرد گھومے اُسکے مالک نخعی اور ارادہ کیا اُسپر نیزہ مارنیکا
اور آگے گیا اُسکی طرف لیے نیزے کو پس نہ دیکھا اُسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنیکی بسبب لوہے زنجیر کے جو اُسپر تھی پس قصد کیا اُسکے
گھوڑے کا اور نیزہ مارا اُسکے چوتڑ مین کہ نکلی نوک نیزہ کی دوسری جانب سے پس اچھلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزہ کے اور ناچا تھا

اپنے ہاتھ پیرونکو زمین پر لے مارا اور ارادہ کیا مالک نے نیزے کے نکالنے کا نہین نکال سکا اسواسطے کہ نیزہ در آیا تھا گھوڑے کی پسلیون مین پس ٹوٹ گیا
نیزہ اور گر پڑا گھوڑا مع بطریق کے اور وہ اُسکی پشت پر تھا اور نہین قادر ہوسکا بطریق گھوڑے کی پشت سے اُٹھنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھ
زنجیر کے بندھا تھا اُسنے زمین مین پس دیکھا مسلمانون نے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کیطرف مثل آہو بابیک
گھوڑے کے یہانتک کہ پہونچے گبر کیطرف پس مارا اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا اُسکے سر کو اور ٹھہرے اور لیلیا اُسکے اسباب کو پس آئے
اُنکے سامنے مالک نخعی اور کہا کہ یہ کیا بات ہے اے ضرار بن الازور کہ شریک ہوے ہو تم میرے شکار مین ضرار نے کہا کہ تمھارا شریک نہین بلکہ مین
اُسکا مالک ہون پس کہا مالک نے کہ تم نہین مالک ہوسکتے ہو مین نے مارا ہے اُسکے گھوڑے کو ضرار نے کہا ادب سے اے لعاعد کی جا مد پس ہنسے مالک نخعی
اور کہا کہ لو تم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اُسکو تمھارے تئین ضرار بن الازور نے کہا کہ مین نے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے لو تم اس اسباب کو
پس قسم ہے خدا کی نہ لونگا مین اُسمین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمھارا ہے اور تم مستحق زیادہ ہو پس اُٹھالیا ضرار نے اُس اسباب کو اپنے کاندھے پر
اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اُٹھا وین وہ اسباب کو بسبب گرانباری کے اور پسینا ٹپکتا تھا اُنکے بدن سے بسبب بار کے زبیر بن عابد نے بیان کیا
ہے کہ دیکھا مین نے ضرار کو کہ اسوقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچایا اور ڈالدیا ضرار نے اُس اسباب کو مالک نخعی
کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال دیکھکر قسم ہے خدا کی یہ قوم ہے جنھون نے ہبہ کردیا ہے اپنی جانونکو واسطے اللہ کے اور
نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مارا گیا ہو سر جس بطریق ٹوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اُسنے اپنی قوم کو
اور بلایا انکو اپنے پاس اور کہا اُنسے کہ سنو تم اے ہمراہیان بادشاہ کے اور پہونچاؤ تم اُسکو میرا پیام کہ مین نے نہین اُٹھا رکھا ہے کسی طرح
کی کوشش کو مین نے کی مدد بھی ہے اور حمایت کی ہے مین نے بادشاہ کی اور لڑا ہون اُسکی نعمتون کے سبب سے اور مین نہین قوت اور طاقت
رکھتا ہون غالب ہو جانیکی آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اُسنے راہ بتلادی ہے عرب کو ہمپر اور مالک کردیا ہے انکو ہمارے شہرونکا اور
اب مین کیا سمجھا ہے کہ بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ نکلونگا مین واسطے لڑائی کے اور جاؤنگا مین نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی جگہ مین اور
مین نے ارادہ کیا ہے کہ سپرد کرونگا مین صلیب کو تم مین کسی کو اور نکلونگا مین واسطے لڑائی مسلمانون کے پس اگر مارا جاؤنگا مین تو راحت پاؤنگا مین عار و
ننگ سے اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوگا غلبہ دعوض لونگا مین مسلمانون سے اور پھرونگا مین صحیح اور سالم تو جانیگا بادشاہ
اس امر کو کہ نہین کمی کی ہے مین نے اُسکی مدددہی سے پس کہا اُن لوگون نے کہ اے امیر بادشاہ نہ جاؤ تو بجانب میدان جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہم لوگ
بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس مارڈالے جاوینگے ہم لوگ تو اختیار ہے تجکو اُس کام کے کرنیکا جو تجکو منظور ہوگا پس قسم کھائی باہان نے چار دن
کنیسونکی اس امر کی کہ اُسکے پیشتر کوئی لڑنیکو نہ جاوے پس جب قسم کھائی باہان نے باز رہے وہ لوگ اُسکے پھیرنے سے پس بلایا باہان نے اپنے
بیٹے کو جو اُسکے ساتھ تھا پس دیدی صلیب اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس
پہن لیا اُسنے اُسکو واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمینہ کیا گیا
کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اُسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اُسکے سامنے ایک راہب عموریہ کا اور
کہا اُسنے اے بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانیکی اور نہین دوست رکھتا ہون مین

اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کس وجہ سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ میں نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس ارادہ سے اور چھوڑ
تو دوسرے کو سوا اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ میں تو یہ نہ کرونگا اور جانا مجکو دوست تر ہی عار و ننگ سے پس دعا
دی راہبوں نے اُسکو اور بنا لی اور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ سونیکا تھا پس آیا یہانتک
کہ ٹھہرا وہ دونوں صفوں کے بیچ میں اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن الولید تھے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہیں نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک کوئی بات ہی راوی نے بیان کیا ہی
کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا اُس جوان نے کہ میں مشتاق بہشت کا ہوں
اور باہانکے ہاتھ میں عمود سونیکا تھا پس ملا اُسنے عمود ایسی شدت سے جوان دوسی پر کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اُسکی روحکو
بجانب بہشت کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا میں نے اُس جوان دوسی کو کہ جسوقت یہ امر بسبب خوشی کے پھولا اشارہ کرتا
تھا اپنی انگلی سے بجانب آسمان کے اور نہیں ڈرایا تھا اُسکو اُس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی پس جانا میں نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور سرور کے
ہی دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھوما باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا اور لڑائی اُسکا بسبب رنج لانے اُس دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو پس
دوڑے اُسکی طرف مسلمان درانحالیکہ وہ سب یہ دعا مانگتے تھے اللّٰھم اجر فتحہ علی یدی پس سبکے پہلے مالک نخعی نکلا اور برابری کی اُسکی میدان
میں اور مبادرت کی باہان سے ساتھ کلام کی اور کہا کہ ای گبر نہ غرور کر تو اُس شخص کے مار ڈالنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق ملاقات
اپنے پروردگار کا تھا اور نہیں ہی کوئی ہم میں مگر یہ کہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر چاہتا ہی تو ہمسائگی ہماری بہشت میں پس کہو تو کلمہ شہادت
کو پس اگر نہیں منظور ہی یہ تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے کیا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو پس کہا اُنہوں نے
کہ نہ بلکہ میں مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں پس کہا باہان نے ضرور ہی لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک نخعی پر اور تھا وہ ملعون اہل
شجاعت سے اور بھروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس در آیا خود اُنکی پیشانی میں پس پھر گئی ہڈی اُنکی آنکھ کے اوپر کی
پس اُس دن سے نام اُنکا مالک اشتر نخعی رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نے بسبب صدمہ ضرب باہان کے پھرنیکا پھر تامل کیا اُسنے
ارادہ فرار میں پس نہ دیکھا اُنہوں نے اپنے نفس کو اور جانا اُنہوں نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنیوالا اُنکا ہی اور خون جاری تھا اُنکے زخم سے
اور دشمن خدا جانتا تھا کہ میں نے مار ڈالا ہی مالک اشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ وہ اپنے گھوڑے سے گر پڑتے ہیں اور اُسیوقت حملہ کیا
مالک اشتر نے اُسپر اور پہونچیں اُنکو آوازیں مسلمانوں کی اس آواز سے کہ ای مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کرو تم کہ وہ اعانت کریگا تمہاری
زہری کہا مالک اشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی میں نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس مارا
میں نے اُسکے ایک بڑا وار پس کاٹا میری تلوار نے لیکن وہ برش شست کرنیوالی نہ تھی پس جانا میں نے کہ وہ مثل شہر پناہ کے ہی پس جب
جانا اور پایا باہان نے اثر زخم کا پھیرا اُسنے اپنے مُنھ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر میں واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا کہ جب بھاگا باہان مالک اشتر
کے سامنے سے شکست اُٹھا کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانوں کو کہ اہل لشکر میمنہ اور سختی سے حملہ کرو تم قوم پر جبتک کہ وہ خوف میں ہیں پھر حملہ
کیا خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیوں کے اور جمعیت کی انکی مسلمانوں کی جماعت نے ساتھ تہلیل

اور تکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے اُنکے مقابلے مین یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب ور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے درانحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے تھے اُنکو پس مارے گئے اُنمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوے چالیس ہزار اور ڈوب مری ندی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہی اور ٹکرا کر مرے اور ہلاک ہوے بعض اُنمین کے پہاڑون اور جنگلون مین اور گروہ مسلمانون کا اُنکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اُنکو پہاڑون سے گرفتار کرکے اور برابر مسلمان اُنکو قتل ورقید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کے پاس یہ کہ چھوڑ دو تم اُنکو صبح تک پس مسلمان لوگ پھرے تھا اپنے لشکر کیطرف اور ہاتھ اُنکے پُر تھے غنائم اور سرادقات اور سونے چاندی کے برتنون اور زرابی اور نمارق اور طنافس سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگونکو واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رات گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ وہ خوشی اور سرور مین تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ کے اُنپر یہانتک کہ جسوقت صبح کی اُنھون نے پس نہ معلوم ہوئی رومیون کی کوئی خبر بعد جا پڑنے لشکر رومی یرموک کے غارون اور گڑھون مین راوی نے بیان کیا ہی کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے تعداد مقتولین مشرکین کا پس نہ قادر ہوسکے وہ اُسکے شمار پر مگر ساتھ لکڑیکے پس حکم کیا اُنھون نے کاٹنے لکڑیکا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنے والے ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیونکو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچ ہزار ہی اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانونسے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سرونکو یرموک سے پس نہین پہچانے جاتے تھے کہ آیا وہ سر عرب متنصرہ کے ہین یا مسلمانونکے پس حکم کیا اُنکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اُنپر اور اُنکو نہر جو مار گئے تھا اور حکم کیا اُنکے دفن کرنیکا اور جدا ہوے گروہ مسلمانون کے بتلاش رومیونکے پہاڑون اور جنگلون مین اور اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک چرواہے کو کہ سامنے آیا ہی اُنکے پس کہا اُنھون نے اُس سے کہ آیا گذرا ہی تیری طرف ہوکر کوئی شخص رومیونسے اُسنے کہا ہان گیا ہی میری طرف ایک بطریق اور اُسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا باہان ملعون تھا پس پیچھا کیا اُنکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے چلے تھے وہ اُنکے نشان قدمونکو اور اُنکے ساتھ لشکر زحف کا تھا پس پایا اُنکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوے اُنسے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور رکھا تلوار کو اُنمین پس مار ڈالا اُنمین سے بہتونکو اور باہان پاپیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اُسنے اپنی جان بچانے کیواسطے کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانونسے پس حمایت کی باہان نے اپنی جانکی پس مار ڈالا اُسکو اور قاتل باہان کے نعمان بن ازدی یا عاصم بن غول یربوعی تھے اور اختلاف ہوا ہی راویون مین اس بات مین کہ اُن دونونسے کس شخص نے باہانکو قتل کیا ہی اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ آیا ہم اب تک اُسی عہد پر ہین جو ہمارے تمھارے بیچمین ہوا ہی کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اُسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم مین پس مار ڈالا اُنکو جہان کہین پایا تا اینکہ پہونچے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایک دن پھر واپس آئے اپنی راہ مین بجانب حمص کے پس ٹھہرے وہان اور پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوے وہ یہانتک کہ وہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع اپنے ہمراہی مسلمانونکے راوی نے بیان کیا ہی کہ سردار اُن ملعون بطارقہ رومیونکے ہر طرف ملک شام کے گئے تھے پس جب یکجا ہوے وہ سب پھرے بجانب دمشق کے اور مقیم ہوے بیت لہیا کو وہان

فائدہ ذکر ہزیمت رومیون کا بمقام یرموک

لغت ۵۲ زرابی بکسر زا فرش منقش ۱۲

لغت ۵۳ نمارق جمع نمرقہ تکیہ ۱۲

لغت ۵۴ طنافس جمع طنفسہ ۱۲

فائدہ ذکر ہلاک ہونے باہان سردار رومیونکا ۱۲

اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلواتہ علی نبیہ المصطفی و رسولہ المجتبی من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واشکرہ علی ما اعطانا و اولی علینا من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ بسید کتبہ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلمک انی نزلت الیرموک ونزل باھان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعا ولا عددا فنصرنا اللہ تلک الجموع ونصرنا علیہم بمنہ وفضلہ فقتلنا منہم نیفا علی مائۃ الف وخمسۃ آلاف واسرنا اربعین الفا وقتل من المسلمین اربعۃ آلاف ختم اللہ لہم بالشہادۃ ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف اصحابہا فصلیت ودفنتہا وقتل باھان علی دمشق قتلہ عاصم بن خولۃ الیربوعی وکان قبل الوقعۃ نصب علیہم رجل منہم یقال لہ ابو الجعید من اہل حمص فاقام فی موضع بین الیرموک یقال لہ الیاقوصۃ فغرق منہم ما لا یحصیہم الا اللہ تعالی واما من قتل فی الاودیۃ والجبال من المنہزمین وغیرہم فاخذت عدتہم سبعون الفا وقد ملکنا اللہ اموالہم ودماءہم وحصونہم وبلادہم وکتبنا الیک فی ہذا بعد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمستہا منتظرا امرک فی الخمس الغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان کو اور دیا خط اُنکو اور ساتھ گئے اُنکے دس مسلمان مہاجرین اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المؤمنین کے اور مزدوری تمھاری اللہ تعالی پر ہے پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ اُسیوقت اور اُسی ساعت مین اور وہ دس مسلمان اُنکے ساتھ تھے ورانحالیکہ وہ کوشش کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اُسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب ہزیمت روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہو اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی نے اُنکے ساتھ کیا کیا اُسنے اُنکے دشمنونکے معاملہ مین اور مین نے سُنا ہے کہ وہ آٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمر خوش ہو تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانونکو اور شکست دی اُنکے دشمنونکو اسقدر اُنمین سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانون کو اپنے خواب سے پس خوش ہوے

مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھون نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہی راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب آئے خدیفہ بن الیمان اور دس مسلمان مع خط ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے مشعر فتح شام کے پس تھا مضمون اُنکے خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سجدہ شکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سنایا خط لوگونکو پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ شکر اور تعریف
پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدیفہ سے کہ آیا تقسیم کردیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اُنھون نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین بلکہ اُنھون
نے جُدا کیا پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تمھارے حکم کے ہین پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عاملہ الشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین من نصرہ وانھزام عدوھم فاذا وصل الیک کتابی ھذا فاقسم الغنائم علی المسلمین وفضل اہل السیف واعط
کل ذی حق حقہ واحفظ المسلمین فی کلائتہم واشکرلھم صبرھم وفعالھم واقم لموضعک حتی یاتیک امری والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ پھر لپیٹا خط اور دیا خدیفہ بن الیمان کو پس لیا خدیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہونچا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اُنکو دمشق مین پس
سلام کیا اُنکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے
غنائم کا پس لائے گئے غنائم اُنکے سامنے پس تقسیم کیا اُسکو مسلمانونپر پس پہونچا ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل کے
حصہ مین آٹھ ہزار اور اسی طرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس ہجین ع۵ کو ایک سہم اور فرس عتیق ع۶ کو دو سہم اور برابر دیا براذین کو عرب سے پس جب
اسطرح تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اصحاب الہجین نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے تقسیم
کیا ہی غنائم کو مثل جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملا دو تم ہمکو صحابہ کے غنیمت کو پس نہ مانا اُنھون نے اُنکے قول کو اور
لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل اور ہجین اور عرب کے پس لکھا اُن کو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک خالفت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم تتعد حکمہ فاعط الفرس
العربی سہمین والہجین سہما واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب العربی وھجن الہجین فجعل للہجین سہما وللعربی سہمین
پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سنایا مسلمانونکو اُنھون نے کہا کہ قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن
الجراح نے تاخیر کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تبعیت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانونپر کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہی میرے واسطے
سے اس امر کی کہ ملا دو تم اُسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اُسکو دو سہم پس انکار کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا
قسم ہی خدا کی کہ چھانٹنا مٹی کا مجکو دوست تر ہی اس سے غنم بن زہیر نے روایت کی ہی کہ حاضر ہوئے میرے جد زبیر بن العوام یرموک کی
لڑائی مین اور اُنکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایک دن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایک دن دوسرے پر پس جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو تین سہم اور اُنکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس طرح سے
نہ کروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا

کہ اہل کے ایک سہم اور واسطے اصیل کے دو سہم ع۵ ہجین یعنی ناکس ز زرمایہ و ہندی دوغلا ۱۲ ع۶ عتیق یعنے اصیل ۱۲ ⁂ ⁂ ⁂

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ مین تھا اور تم بدر کی لڑائی مین اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک ایک حصہ واسطے میرے دونون گھوڑونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچے ہو ای مقداد اب مین کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کیا تھا اُنھون نے بدر و حنین کے دن اور آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا اُنھون نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا اُنھون نے کہ ملاؤ تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمرؓ نے کہ سچے ہین زبیر بن العوام بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن اُنکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس نہ دو تم اور کسی کو سوائے اُنکے مثل اُنکے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کی لڑائی مین مسلمانونکے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل باہان کی ہرقل کو اُسنے کہا کہ مین جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اُسنے بانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مسلمانون کا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی اُنھون نے ایک مہینا برابر دمشق مین اور یکجا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اپنے پاس اور کہا اُنسے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ مین کون کام کرون اور کسطرف جاؤن اسواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار پائی ہی کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کرون یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگونکی کیا رائے ہی پس کہا مسلمانون نے کہ تم مرد امین ہو اور تم جہان کہین جاؤگے ہم تمھاری تبعیت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ ای سردار لکھو تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہان کہین جانیکا حکم تمکو دیوین اسی طرف عانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اسطرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمھاری رائے صائب ہی توفیق خیر دے اللہ تعالی ہمکو اور تمکو پھر لکھا اُنھون نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا کہ مین ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہون اور تمھارے حکم کا منتظر ہون اور بھیجا خط ہاتھ عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم دیا کہ اُنکو واپس روانہ ہوے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ مین اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمرؓ نے خط کو اور مشورہ کیا اس امر مین مسلمانونسے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جا اُترین وہ مع جمعیت لشکر مسلمانون کے بیت المقدس پر پس گھیر لیوین اُسکو اور لڑین وہانکے لوگونسے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہی پس جسوقت فتح کریگا اللہ تعالی بیت المقدس کو پھیرین وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ بعد اسکے فتح ہو جاویگی اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفے صلوۃ اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم ای ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی عامله بالشام الی عبیدة فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه وقد وصلنی کتابك وتستشیرنی الی ای ناحیة تتوجه وقد اشار ابن عم رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان الله یفتحها علی یدك والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته وحسبنا الله ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا عجلت روانگی کا پس روانہ ہوے عرفجہ تا اینکہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اُنکو جابیہ مین اور دیا خط اُنکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانونکو پس خوش ہوے وہ بسبب اپنی عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے

پھر بلایا اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سُرخ اور دیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیئے اُنکے
پانچہزار سوار مسلمانون سے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے ابی سفیان کے مین نہین جانتا ہون تمکو مگر خیر خواہ دین کا پس جب قریب ہو تم
شہر پناہ کے پس بلند کرو تم اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون مین اللہ سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور صالحین سکنائے
بیت المقدس کے اسی امر کا کہ آسان کر دے اللہ تعالیٰ اُسکی فتح کو مسلمانون پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ بیت المقدس
کے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد
کیا اُنکو وہ اور ہمراہ کیئے اُنکے پانچہزار سوار اہل یمن اور حضر موت اور کہلان اور طے اور خولان اور مذحج ازد سے اور کہا روانہ ہو تم اور یہانتک
کہ پہنچو تم بیت المقدس کو پس اُترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیون مین پھر بنایا تیسرا
نشان یا اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیئے اُنکے پانچہزار سوار عرب قوم مضر وغیرہ سے
اور روانہ کیا اُنکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اُترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمہاری اُترنیکی دور تمہارے دونون
ساتھیون سے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مسیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا اُنسے کہ جا ملو اپنے بھائیون میں اور ساتھ کیئے اُنکے پانچہزار سوار
قوم نخع اور خثیم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچواں نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیئے اُنکے پانچہزار سوار
اُنکی قوم سے اور پھر بنایا چھٹا نشان اور سپرد کیا عروہ بن مہلل بن زید الخیل کے اور ساتھ کیئے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھے
اور روانہ ہوئے سرداران لشکر چھ دنمین اسطرح سے کہ ہر سردار ایک دنمین روانہ ہوتا تاکہ ڈرا دین وہ دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہونچنے ایک
سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوئے اُنپر وہ یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے اُنسے تکبیر کہی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون
نے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور اُنکی آوازون کا پس ہلگئے دل اُنکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا اُنھون نے
بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے ناچیز جانا اُنکو اور سمجھے کہ کل تعداد لشکر کی یہی ہے پس اُترے یزید بن ابی سفیان مع
ہمراہیون کے قریب باب اریحا کے اور آئے دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس
اُترے وہ باب غربی پر اور آئے تیسرے دن مسیب بن نجبۃ الفزاری پس اُترے طرف بیت المقدس کے اور آئے چوتھے روز قیس بن
ہبیرۃ المرادی پس اُترے سامنے اُسکے اور عروہ بن مہلل بن زید الخیل پس اُترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داؤد علیہ السلام
کے عبد اللہ بن عامر ربیعۃ العلقانی نے بیان کیا ہے کہ نہین آیا اور اُترا کوئی شخص مسلمانون سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اُترکر نماز پڑھی اُسنے
بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنون پر مانگی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی
لوگ اور اولاد اور عورتین اور جانور اور جو چیزین اللہ تعالیٰ نے جانورون اور مال سے دی تھین اور نہین چلا ہوئے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے
اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اُترے بیت المقدس پر درانحالیکہ نہین ڈالتے تھے اُنپر لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے
اُنکی طرف کے ایلچی کی پس نہین کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے مگر یہ کہ مضبوط کین اُنھون نے دیوارین

شہر پناہ کی ساتھ ڈھالون اسپون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے مسیب بن نجبۃ الفزاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہم نے زیادہ تر پر تکلف اور باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی اُنھون نے ہمارے مقابلے مین اور داخل ہوا اُنمین رنج اور خوف مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اُترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس نہ کچھ بات چیت اُنھون نے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا کہ ایک مرد بدوی نے شرحبیل بن حسنہ سے کہا کہ اے سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو تم ہمکو لیکر انکی طرف اور ناگہان دبا دو تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون سے واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیارونکو اور نزدیک ہوے وہ اُنکے شہر پناہ کے سامنے اور تحقیق لیا تھا اپنے ہمراہ ایک مترجم کو بیان کرتا تھا وہ جو کچھ لوگ اُنسے کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اُس حیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام انکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہو تو اُنسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول کرنے کلمہ حق اور دعوت صدق لا اله الا الله محمد رسول الله مین تاکہ بخشے ہمارا پروردگار تمھارے گذرے ہوے گناہونکو اور بچاؤ تم اپنے خونون کو پس اگر انکار کرتے ہو تم اُسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس تمھارے شہر کے واسطے صلح ہو سکتی ہی جیسا کہ صلح کی تمھارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار کروگے ان دونون باتونسے پس آویگی تمپر بلا کی اور ہوگی بازگشت تمھاری بجانب آتش دوزخ کے پس بڑھا مترجم اُنکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا اُس سے ایک قس نے جو بالونکا بنا ہوا کپڑا پہنے ہوے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون انکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس مصالحہ کرو اپنے شہر اور جانون کیواسطے ساتھ ادائے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی ہی پس پہونچائی قس نے اہل بیت المقدس کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھر جانا دین سے پس آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان سردارونکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے اور کہا کہ کس امر کے تم منتظر ہو اُنکے معاملے مین اُنھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمکو حکم اُنسے لڑنے کا نہین دیا ہی بلکہ اُترنے کا حکم دیا ہی مگر جو لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے ہم پس لکھا یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور رائے طلب کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ مین بھی خط کے پیچھے تمھارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس شب کو ایسی خوشی مین گذرانا گویا وہ منتظر کسی آنیوالے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے ہاتھ پر فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے

ذکر لڑائی بیت المقدس کا

ساتھ اپنے ہمراہیونکے یہ آیت یاقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم آخر تک پس روایت کی ہی کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیونکے
ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ سب ایک وقت پر تھے پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے پکارا اُنھون نے کہ چلواے مخلوق خدا کی پس پہلے
سب کے بنو حمیر اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل بیت المقدس نے مسلمانون کو
اور ظاہر ہوے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکے اور چڑھایا اُنھون نے اپنی کمانون کو اور چلایا مسلمانو نپر اپنے تیرونکو اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی
ٹیڑیونکے پس بچاتے تھے مسلمان تیرونکو ساتھ سپرونکو اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر اُنمین سخت لڑائی ہوتی رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ
مسلمانونکی طرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین امیدوار کرتے تھے مسلمانونکو اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے
مسلمان لپنے لشکر کیطرف اور نماز پڑھی اُنھون نے اور اصلاح طعام شبینہ کیا پس جب فارغ ہوے وہ اس کثرت سے روشن کیا آگ کو
کہ لکڑیان اُنکو ممکن اور موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین
دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی چلے مسلمان اُنکی طرف اور آمادہ ہوے
واسطے اُنکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالیٰ کی کی اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے
چلانے والے تیرونکو اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا اور تسبیح اُسکی کرتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مسلمان دس
دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے دلون مین مسلمانون کیطرف سے
کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھوان دن ظاہر ہوا اُنپر نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا جسکو غالبہ بن سالم لیئے تھے اور نشان کے
پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکے داہنے طرف اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما اُنکے بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا اُنکو
تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اُنکے رئیسون اور بطارقہ نے بجانب اُس کنیسہ کے جو
اُنکے نزدیک معزز اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے اور سجدہ تعظیمی کیا اُنکو پس کہا اُسنے کہ یہ کیا شور ہی جو
مین سنتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ بتحقیق آئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوے ساتھ باقی مسلمانون کے ہمسے پس
یہ شور اُنکے سبب سے ہی پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام اُنسے بدلگیا رنگ اور متغیر ہوگیا چہرہ اُسکا اور کہا اُسنے ہی ہی پس کہا اُنھون نے
کہ یہ کیا بات ہی اُسنے کہا کہ قسم ہی حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اُنکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری اُنھون نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہی بطریق
نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہی اُس سے ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ سُرخ رنگ
صحابی اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر وہی آئے ہین تو کوئی راہ نہین تمھارے واسطے اُنکی لڑائی کی اور نہ تمکو طاقت مقابلے اُنکے
کا ہوگی ہی اور ضرور ہی کہ قریب ہون مین اُنسے اور دیکھون اُنکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اُنسے مصالحہ کرلونگا اور قبول کرونگا
جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اُنکے سوا کوئی اور ہین پس نہ سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح
ہوگا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر مین نے تم سے کیا ہی پھر کھڑا ہوا قسں اور راہب اور شماسہ اُس کے گرد تھے اور

بلند کی تھین صلیبان اُسکے سرپر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گردا اُسکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک
کہ آئے وہ اُس راستہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا بطریق نے مسلمانون کیطرف اور
مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے اُنپر اور تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی اُنھون نے بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر
حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانونکو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے سامنے چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ مسلمانونکے
باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب خبر کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین پس پکارکر کہا اُسنے اُس
رومی نے زبان عربی مین کہ جان لو تم اس امر کو کہ صفت اُس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین کو ہمارے
پاس موجود اور ہمکو معلوم ہی پس اگر وہی تمھارے سردار ہین تو ہم تمسے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کردینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس نہ باز نہ
رہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام اُنکے مترجم کا آئے کچھ لوگ اُنمین
سے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو اُنھون نے سُنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک
کہ اُنکے سامنے آئے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس
سے کہ یہ وہ شخص نہین ہین خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کیواسطے پس جب سُنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو اور
آشکار کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے
اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھرے اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے
ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا اے سردار ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون سوائے اسکے
کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہی اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو گمراہ کرتے ہین پس نہین تھا وہ
مگر یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایک ہی ساتھ اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے مجھ سے
خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہی کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور راے ہو کہ واقف ہونگے ہم اُسپر بعد اسکے اور جانینگے ہم خبر اُسکی بعد اسوقت
کے پھر پکارا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ آنا اور اُترنا مسلمانونکے
بیت المقدس پر ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جانا تھا رومیون نے کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے ٹھہرنیکی راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر چلے
مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیرانداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کوہی کی جسکا تیر بہت چلا کرتا ہی اور لپیٹ گئے
وہ درانحالیکہ کھینچنے والے کمانونکے تھے سینے کے بھل اور چلایا اُنپر تیرونکو اور رومی کم احتیاط کرنیوالے تھے تیرون سے بسبب اپنی بے پروائی کے
تیرونسے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرونکو اوندھا کردیتے تھے اُنکو سرون کے بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے عون بن جہایل نے
بیان کیا ہی کہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عرب یمن کی پس بتحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے گرتے تھے
شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرونکے کارگر ہونے کو احتیاط کی تیرون سے اور مضبوط کیا
اُنھون نے واسطے تیرونکے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور نمدے وغیرہ کے جو باز رکھتے تھے اُنسے تیرون کو اور دیکھا مین نے

ضرار بن الازور کو کہ آئے وہ بجانب بڑے دروازے شہر پناہ کے اور اُسپر ایک بطریق تھا جسکے سر پر سونیکی صلیب تھی اور گرد اُسکے غلام گرتے پہنے ہوئے اور اُنکے ہاتھونمین عمود اور کمانین چڑھی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا اسکی طرف اور وہ چھپتے تھا نیچے ڈھال کے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اُس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر ملایا اُنھون نے اپنے تیر کو بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور وہ برج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا ہنگام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس گبر پر حالانکہ اُسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہو پس قسم کہتا ہون مین کہ پڑا تیر اُسپر پس پھیر دیا اُسکو بجانب اسفل اُنکے شہر پناہ کے پس سُنا مین نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانیوالی کو پس جانا مین نے کہ مار ڈالا ضرار نے اُس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنیوالے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اُس چیز کو جو نازل ہوئی اُنپر آسمانون سے گئے وہ لوگ بجانب قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ کیا اُسکے سامنے اور کہا کہ اے ہمارے سردار دائمی ہو گیا ہمپر محاصرہ ان عرب کا اور ہم اُمید رکھتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی لیکن تحقیق باز رہا بادشاہ ہمسے بیشک بذات خود بسبب شکست اُٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہین گذرتا ہے جسمین بہت لوگ ہمارے مارے نہین جاتے ہین اور اُنکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ لوگ زیادہ تر خواہشمند ہین لڑائی کے ہمسے بہ نسبت زندگانی کے اور جسبد نسے وہ ہمپر اُترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمنے اُنسے نہین کیا ہے اور نہ اُنکے کلام کا جواب دیا ہے بسبب نا چیز جاننے کے اُنکو اور اب تحقیق وہ ہوا ہے جو چھپا نہ تھا حال کا اور سخت دشوار ہو گیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تجھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانونکی اور دیکھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار کھول دینگے ہم دروازونکو اور نکلینگے ہم اُنکے مقابلے کو پس یا سبکے سب ہم مار ڈالے جائینگے یا شکست دیوینگے ہم اُنکو پس منظور کیا بطریق نے اُسکی درخواست کو اور ظاہر کیا اُسنے اپنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اُٹھائی گئی صلیب اُسکے سامنے اور دیکھا ہوئے قسیس اور راہب لوگ گرد اُسکے جنکے ہاتھونمین انجیلین کھلی ہوئی تھین اور انگیٹھیان دھونی کی تھین اور آیا بطریق اُسجگہ پر جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُترے تھے اور پکار کر کہا اُنمین سے ایک مرد فصیح زبان نے ساتھ زبان عربی کے کہ اے گروہ عرب کے عمدہ شخص دین نصرانیت اور خاص شریعت اُس دین کا آیا ہے تمسے گفتگو کرنیکو پس نزدیک ہمارے آوے سردار تمھارا پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوئے اُسکی طرف اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد اُنکے تھی اور مترجم اُنکا اُنکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ سامنے اُنکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہین جو تمھاری طرف آئے ہین بطریق نے مترجم سے کہا کہ تو دانستہ کہ ہمسے تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہے اور جسنے اُسکا ارادہ کیا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسپر غضب اور اُسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ ہم جانتے ہین اس امر کو یہ شہر بزرگ ہے اور اسی شہر سے تشریف لیگئے تھے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوئے تھے اپنے پروردگار سے پس قریب ہوئے تھے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کمتر اُس سے اور یہ شہر معدن انبیا اور اُنکی قبرین اسمین ہین اور ہمکو بہ نسبت تمھارے اس شہر کے ساتھ زیادہ استحقاق ہے اور ہم برابر اُترے رہینگے یا مالک کریگا اللہ تعالیٰ ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کر دیا ہے اُس نے ہم کو

فائدہ ذکر دوبارہ خطاب اہل بیت المقدس کا بطریق تماس سے ۱۲

غیر اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہمسے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہین وہ ایک بات ہی تین باتونسے پہلی یہ ہین
کی یہ ہی کہ کہو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اگر قبول کروگے اس کلمہ کو تو ہمارا تمہارا حال یکسان ہو جائیگا بطریق نے کہا کہ یہ بڑا کلمہ ہی اور ہم
قائل ہین اسکے مگر یہ کہ تمہارے بنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مقر نہین ہین کہ وہ رسول اللہ کے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جھوٹا ہی
دشمن خدا اور کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہین ہی حالانکہ خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو ان المسیح
بن اللہ لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نکرینگے پس دوسری بات کیا ہی ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہی کہ مصالحہ کر لو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ درانحالیکہ تم حقیر اور ذلیل ہونیوالے ہو جیسا کہ تمہارے
سوا اور شام کے سب لوگون نے ہمکو جزیہ دیا ہی بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی اور دشوار ہی ہم کبھی ذلت اور حقارت
گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس نہ جدا ہونگے ہم تمہاری لڑائی سے اور نجات کریگا اللہ تعالیٰ ہمکو تم پر پس لونڈی غلام بنادینگے
ہم تمہاری عورتون اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم مین سے اُس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمہ حق سے اور قیام کریگا کلمہ کفر پر بطریق نے کہا
کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے تا آنکہ سب کے سب ہلاک ہو جائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ ہمین مہیا کیا ہی ہمنے سامان جنگ کا
اور ہمین اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہین اور نہین ہین مثل اُن لوگونکے جنکو ملاقی ہوے تم اہل شہرونسے اور اُنھونے اقرار ادائے جزیہ کا
تمسے کر لیا کہ اُس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہی پس داخل ہوگئے وہ تمہاری طاعت مین اور ہم ایسے ہین کہ جسوقت دعا کرتے ہین مسیح
قبول کرتے ہین وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جھوٹا ہی اے دشمن خدا کے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من
قبلہ الرسل وامہ صدیقة کانا یاکلان الطعام خلقہ اللہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے
نہ پھرینگے پس کہا اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا انزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ مین تمہین مسیح کی کھا کر کہتا ہون
کہ اگر تم تیس برس ہمپر اُترے رہوگے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد جسکی تعریف ہم اپنی کتاب مین لکھی ہوئی پاتے ہین
اور وہ صفات تم مین نہین ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہی اُسکی جو تمہارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اُسکی صفت کو تمسے نہ بیان
کرینگے مگر ہم پاتے ہین اُسکو اپنی کتاب اور علم مین اسطرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نام اُنکا عمر بن الخطاب
اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈرینگے اُنکے اوپر اللہ کے کام مین ملامت کی ملامت کرنیوالیکی اور ہم اُنکی صفت
تم مین نہین دیکھتے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا اُنھون نے فتحنا البلد ورب الکعبة
پھر کہا بطریق سے کہ اگر اُنکو دیکھے تو پہچان سکتا ہی اُسنے کہا ہان اور کیونکر نہ مین اُنکو پہچانونگا حالانکہ صفت اُنکی اور شمار اُنکے نسب اور نشانیان
اُنکی ہمکو معلوم ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے بنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین
بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہی اور تمکو معلوم ہوگئی صداقت ہمارے قول کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہان
آوین پس جسوقت ہم اُنکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت اُنکی کھولدینگے ہم اُنکے واسطے دروازہ شہر کو
اور جزیہ دینگے ہم اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مین قریب تر اُنکے پاس یہان آنیکو کہلا بھیجونگا پس آئے

دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ باز رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای عرب تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے بھی بات تمسے کہدی واسطے بچانے خونونکے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے دلونکو زندگانی سے امید رکھتے ہین ہم لڑائی کے سبب سے بڑے مرتبے اور بخشش کی اپنے پروردگار کیطرف سے پھر مراجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا اُنھون نے مسلمانونکو باز رہنے لڑائی سے پھر کیا اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماریطرف اور فتح کرے اس شہر کو اللہ ہمپر پس اُسیوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عاملہ علی الشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد سلام اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ واعلم یا امیر المومنین انا منازلون لاھل مدینۃ ایلیا نقاتلھم کل یوم ویقاتلونا ولقد لقی المسلمون مشقۃ عظیمۃ من البرد والامطار الا انھم صابرون علی ذلک یرجون رحمۃ اللہ عزوجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبۃ انما شرفت علی بطریقھم الذی یعظمونہ قال انہ نجد فی کتبھم انہ لا یفتح بلدھم الا صاحب سرنا وانہ یعرف بصفتہ وقد سالنا ان تقدم الینا ماء ونان تسیر الیناونحن نابتنفسہ وتفضل اللہ ان یفتح ہذہ البلدۃ علی یدیک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص پہنچائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور دوری اُسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالی نے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس داخل ہوے وہ رات کیوقت اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین اور سو رہے حالانکہ گئی راتین اُنکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئی آنکھین اُنکی پس نہین بیدار ہوے وہ مگر حضرت عمر کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی اُنھون نے داخل ہوے وہ مسجد مین اور یہ کہتے تھے الصلوۃ رحمکم اللہ میسرہ نے بیان کیا ہی کہ اُٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مین نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مین نے پس جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین اُنکے سامنے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ میسرہ ہین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی اے بیٹے مسروق کے مین نے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور سلامتی ہی پھر دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا خط پس دیا اُنھون نے خط کو اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس خوش ہوے مسلمان اُسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس بارہ مین جو مجکو امین الامۃ نے لکھا ہی پس سبکے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا اُنھون نے کہ امیر المومنین اللہ تعالی نے ذلیل کیا رومیونکو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو اُنپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور تنگی مین ڈالا ہے اُنکو اور ہر روز اُن کی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے رہوگے تم یہان اور نجاؤگے

جو اُنکی طرف جاوینگے وہ کہ تمنے اُنکے کام کو خفیف اور سبک جانا ہی بس نہ ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ نے اُنکے کلام کو دعاے جزاے خیر دی اُنکو کہ ہان میری راے ہی کہ آیا اس کے سوا اور کوئی راے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ میری راے اس راے کے خلاف ہی اور مین ظاہر کرتا ہون اُسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابو الحسن وہ کیا راے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قوم نے درخواست کی ہی تمہارے آنیکی اور اُنکی درخواست مین ذلت ہی اور شاید کہ مسلمانونکے واسطے صورت فتح کی ہو اور بتحقیق اُٹھایا ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سردی مین اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری راے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہو گے اُنکی طرف تو فتح کریگا اللہ شہر کو تمہارے ہاتھو پر اور ہوگا تمہارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھوک مین اور ہر جنگل کے کاٹنے پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ پہونچوگے تم اُنپر جس وقت کہ پہونچوگے تم اُنپر ہو گی تمہارے اور مسلمانونکے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بیڈر نہین ہون اس امر سے اگر مایوس ہو جاوینگے وہ لوگ تمہارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو جنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ اپنے شہرونکو اور آویگی مدد اُنکی بطارقہ اور طاغیہ کے پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانونپر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُنکے نزدیک بزرگ و معظم ہی اسکا وہ حج کرتے ہین اور نہین بچھڑتے ہین وہ اُس سے اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ ہو اُنکی جانب پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اور کہا اُنھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکر دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکے حال پر اور دعاے جزاے خیر دی اُنکو اور کہا اُنھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے اُنکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگونکو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ پس خوش ہوے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانون نے اور آے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس چار رکعت نماز کی پڑھی اُسمین پھر آے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کو اور اُسیوقت چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ اُنکی مشایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے اُنکو اور سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سرخ اونٹ پر جسپر دو شیشے تھے ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور اُنکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانیکی تھی اور پشت پر اُنکے ایک بڑا کاسہ کھانے کا تھا اور نکلی اُنکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئی تھی بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ اُنکے زبیر بن العوام اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو نہین کوچ کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانونکے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وھدانا من الضلالۃ وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین قلوبنا ونصرنا علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ عباد اللہ علی ھذہ النعمۃ واسالوہ المزید منھا والشکر علیھا وعلی ما اصبحتم تتقلبون فیہ من النعمۃ السابقۃ والمنن الظاہرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ نعمۃ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کاسے کو اور بھرتے تھے اُسکو ستو سے اور بچھاتے تھے گرد اُسکے خرمونکو اور کہتے تھے مسلمانونسے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تمپر اور کھاتے تھے خود اور

کھلتے تھے مسلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسیطرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عبسی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسوقت کہ وہ روانہ ہوے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثناے راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکی مالک قوم جذام تھی اور اُسپر گروہ جذام کا اُترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان اُسپر پس اُسی حال مین کہ ٹھہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون بہنین ہین ایک مان باپ سے پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونون عورتین کون ہین اُسنے کہا میری زوجہ ہین حضرت نے کہا کیا اُن دونون مین کوئی قرابت ہی اُسنے کہا کہ ہان وہ دونون حقیقی بہنین ایک مان باپ سے ہین پس کہا حضرت عمر نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان نہین ہی اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون حضرت عمر نے کہا کہ آیا نہین جانتا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تجھپر یا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اُس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اس امر کو نہین جانتا ہون کہ وہ دونون مجھپر حرام ہین پس خشمناک ہوے حضرت عمر اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ دونون تجھپر حرام ہین ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اُن دونون سے ورنہ مین تیری گردن مارونگا اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کار تمھارا یہی ہی پر ہی میری زوجہ کے مقدمہ مین یہ ایسا دین ہی کہ نہین پہونچا مین اُسمین کسی بہتری کو اور نہ تھا مین بے نیاز اُسمین داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک آیا وہ اُنکے پس مارے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چند درے اُسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی اور برا کہتا ہی تو اسلام کو اے دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فرشتون اور پیغمبرون اور بہترین لوگون کے واسطے چھوڑ دے تو نحتی ہو تجھپر راہ ایک کی دو تو سے ورنہ مین حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اُس مرد نے کہا کہ مین کیا کرون مین ان دونونکو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونون کے بیچ مین پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہی اور مین اُسکا ہون اگرچہ مین دونون کو دوست رکھتا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونون عورتون پر اور پڑا قرعہ ایک پر تین مرتبہ اُن دونون سے پس رکھا اُس مرد نے ایک کو اور چھوڑ دیا دوسری کو پھر آئے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سُن اے مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے دین مین پھر رجوع کی اُسنے دین سے تو ہم اُسکو مار ڈالتے ہین اور ڈر تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچے مجکو تیرے بارہ مین یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو مین تجکو سنگسار کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر بنی مرہ سے پس اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہین وہ آفتاب مین ورا نحالیکہ سختی کی جاتی ہی اُنپر حضرت عمر نے کہا کہ اس قوم کا کیا حال ہی جو اُنپر سختی کی جاتی ہی لوگون نے کہا کہ اُنکے ذمہ خراج ہی پس اُسیکے مطالبہ مین اُنپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم نہین پاتے ہین کہ جو ادا کرین ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو انکو اُس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہین رکھتے ہین پس تحقیق مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا یعذبھم اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوے حضرت عمر یہانتک کہ جب آ گئے وہ وادی القری مین آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ بیان ایک پیر مرد ہوا اور اسکی ایک زوجہ ہے اور اس بڈھے کا ایک دوست ہے پس کہا اُس بوڑھے سے اُس دوست نے کہ آیا
ہو سکتا ہے تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کہ اور مین تیرے اونٹونکو چراؤنگا اور پانی پلاؤنگا اور اُنکی نگہبانی کرونگا
اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ مین رہیگی اور ایکدن رات تیرے حصہ مین پس کہا اُس بوڑھے نے کہ منظور کیا مین نے اس امر کو پس جب
خبر دیے گئے اس حال سے حضرت عمرؓ حکم دیا حضرت عمرؓ نے اُنکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونون پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق ہو تم پس تمہارا دین
کیا ہے انھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہے کہ تم دونو کی جو مین نے سُنی ہے انھون نے کہا کہ وہ کون بات ہے پس حضرت
عمرؓ نے جو سُنا تھا اُس سے انکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ سچ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہین جانتا تھا کہ یہ امر حرام ہے دین اسلام مین افسوس ہے
تجھپر اور اُس چیز پر جسنے اس امر قبیح کیطرف تجکو بلایا ہے پس کہا اُسنے کہ مین مرد بوڑھا مسکین اور ضعیف ہو گیا ہون مین اور میرے کوئی اولاد نہین
ہے جسپر اعتماد اور بھروسا کرون اور کہا مین نے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹونکے چرانے اور پانی پلانیمین اور اعانت کریگا میری ہر رنج و مشقت
پر اور مقرر کردیگا مین اسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہو گیا ہون اس امر سے تو پھر ایسا نکرونگا مین حضرت عمرؓ نے جوان سے
کہا کہ تو چاہتا تھا اپنی زوجہ کا نہین ہے پھر کسی کو تجھپر کوئی راہ اس بات مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اُس جوان سے کہ ڈر تو اس عورت کے نزدیک جانے
سے پس اگر خبر پہنچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس کے یہانتک کہ قریب ہوے
آثار ملک شام سے اسلم بن برقان نے جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیان کیا ہے کہ جب پہونچے ہم ملک شام مین دفعۃً دیکھا ہمنے ایک چھوٹی جماعت
کو مسلمانونسے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ اے عبد اللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہے پس جلد گئے زبیر اُس گروہ کیطرف پس دیکھا اُس
گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا اُنلوگون
نے مجکو اور کہا انھون نے کہ اے جوان تم کہانسے آئے ہو مین نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آتا ہون اُنھون نے کہا کہ کیو
چھوڑا ہے تمنے وہانکے لوگونکو مین نے کہا کہ ساتھ نیکی اور بہتری کے اُنھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا آیا آتے ہین وہ ہماری طرف
کو یا نہین مین نے کہا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہے ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت کرین اور پہونچا دین
ہم انکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان کیا اُنسے پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ خاموش
رہو اے عبد اللہ اور لائے بعد اسکے آگے پیچھے ان لوگ پس سلام کیا انھون نے عمرؓ اور پوچھا حال حضرت عمرؓ کا پس کہا ہمنے اُنسے کہ یہ حضرت عمرؓ ہین
پس تم کیا چاہتے ہو انھون نے کہا کہ اے امیر المومنین تحقیق بیدار ہوئین آنکھین اور بلند ہوئین گردنین بسبب طول مدت کے بجانب تمہارے
آنے کے پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا پھر چلے وہ لوگ اپنی پشتونکیطرف یہانتک کہ پہونچے وہ ابو عبیدہ رضؓ
بن الجراح کے لشکر مین اور پکارکر کہا بلند آوازون سے کہ خوش ہوا اے گروہ مسلمانونکے حضرت عمرؓ کے آنے سے راوی نے بیان کیا کہ جنبش
مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری طرف سے
ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ تھوڑے سے لوگونکے مہاجر اور انصار سے یہانتک کہ پہونچے وہ اور نہ
ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ وہ سوار تھے

ایک مادہ شتر جوان پر جسپر بیٹی گئی تھی گلیم قطوانی سے اور باگ اُسکی بالونکی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح اپنے ہتھیارون سے مسلح تھے پس جب دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمرؓ کو بٹھایا اُنھون نے اُونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آئے
مسلمان درانحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمرؓ کو پھر سوار ہوے حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور روانہ ہوے آگے لوگ تھے اور آپسمین باتین
کرتے تھے اسیطرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پھر بہت اچھا خطبہ سُنایا
مسلمانونکو ان الفاظ سے الحمد للہ الحمید القوی المجید الفعال لما یرید بعد اسکے کہا ان اللہ تعالی کو سنا نجھی علیہ السلام قاز احرسنا الضلالۃ
وجمعنا بعد الفرقۃ والف بین قلوبنا من بعد البغضاء فاحمدوہ علی ہذہ النعم تستوجبون منہ المزید لان اللہ عزوجل قال لئن شکرتم لازیدنکم
پھر پڑھا اس آیت کو من یہدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمرؓ نے اس آیت کو اُٹھ کھڑا ہوا ایک
اہل قس نصرانی جو اُنکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالی تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہے پس جب مکرر کہا اُسنے اس کلام کو حضرت عمرؓ نے
مسلمانون سے کہا کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اُسکی ور جان لیا قس نے جو حضرت عمر نے کہا تھا پس ٹھہر گیا وہ
اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمر نے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عزوجل یبقی ویفنی ما سواہ
الذی ینتفع بطاعتہ اولیائہ وبمعصیتہ تشقی اعداءہ ایہا الناس ادوا زکوۃ اموالکم طیبۃ بہا نفوسکم لاتریدون بہا جزاء من مخلوق ولا
شکرا افھموا ما توعظون بہ فان الکیس من احذ ردینہ وان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور مبتدعاتہا علیکم بالسنۃ بسنۃ نبیکم و
الزموہا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر من الاجتہاد فی البدعۃ والزموا القران فانکم تجدون فیہ الشفاء والفوز ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کقیامی فیکم فقال اتقوا موسنۃ صحابی ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی یشہد من لا یستشہد ویحلف من لا یستحلف فمن اراد بحبوحۃ الجنۃ فیلزم
الجماعۃ ان الفرقہ من الشیطان ولا یخلون احد منکم بامرأۃ فان ہو ثالث الشیطان من سرتہ حسنتہ وسائتہ سیئتہ فھو مومن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب فارغ ہوے حضرت عمرؓ
خطبہ سے بیٹھ وہ اور ابو عبیدہؓ بن الجراح بیان کرتے تھے اُنسے سب کیفیات رومیونکی لڑائی کی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکوت کرتے تھے کہ آیا وقت
نماز ظہر کا پس کہا لوگون نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلالؓ
ملک شام مین مقیم تھے پس جب سُنا اُنھون نے کہ مسلمان اُترے ہین بیت المقدس پر آئے وہ مسلمانونکے پاس اور حاضر ہوے لڑائی مین اور لڑتے تھے اُنکی معیت
مین پس جسوقت سُنا اُنھون نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے ہین آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی اُنکی بزرگی
مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمر سے کہ درخواست کرین وہ بلالؓ سے اذان کہنے کی پس بلایا اُنکو حضرت عمرؓ نے
اور کہا کہ اے بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو اُنکے واسطے اور یاد دلاؤ تم اُنکو اوقات اُنکے نبی کے
بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا اُنھون نے اللہ اکبر عاجزی کی مسلمانون نے اور کہنے لگے بدن اُنکے پس جب کہا بلالؓ نے

اشہدان لاالہ الااللہ واشہدان محمد رسول اللہ بہت شدت سے روئے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوئے دل مسلمانون کے
وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کردیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد اور رونے کے
مسلمانونکو اور ذکر مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
مسلمانونکو پس جب فارغ ہوئے حضرت عمر نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہین تازہ گوشت چڑیون
اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین ضعیف مسلمانونکو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفون کے ہاتھ اُن چیزون تک پس پوچھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پہونچتے ہین اس چیز کو جو کہا ہی
بلال نے یہان جیساکہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی چالونکو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہی تو کھاؤ گوارا
ہونگو اور نہ جدا ہونگا مین اپنی جگہ سے یہانتک کہ یکجا کرو تم میرے پاس اُن لوگونکو جو اپنی جگھون مین ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانونکو جو شہرون
مین اور گاؤن مین ہین پس مقرر کرون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت کرے انکو گیہون اور جو اور شہد اور زیت اور
عدس اور سرکہ اور سوا اُسکے اور جو کچھ انکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمر نے ضعفائے مسلمین سے کہ یہ چیزین تمھارے واسطے تمھارے
سردارون سے ملینگی اور سوائے اُسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کردیوین یہ چیزین تمسے سردار تمھارے
آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین اُنکو پھر حکم دیا حضرت عمر نے مسلمانونکو کوچ کرنے کا پس جب ارادہ کیا حضرت عمر نے اپنے اونٹ
پر سوار ہونیکا اور یہ لباس بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑون سے تہ بتہ سیاہ ہوا تھا اور تھے اُسمین چودہ پیوند اور بعض پیوند چمڑے
کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہن لو تم کپڑون کو کہ یہ باعث بڑی ہیبت کا
ہوگا تمھارے دشمنونکے دل مین پس آئے مسلمان آگے اُنکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور زری کرتے تھے اُنکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا ہی کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر
کے تھے اور قیمت اُسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا اُنھون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو نہ وہ نئی تھی اور نہ پھٹی تھی اور دیا تھا اُن کو
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا اُنکے سامنے ایک برذون سبز رنگ براذین روم سے پس جب سوار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اُسکی پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے انکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ نے اُسکی چال ڈھال کو جلد اُترے
اُسکی سواری سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تعالے تمھاری لغزشون کو دن قیامت کے قریب
تھا کہ بھائی تمھارا ہلاک ہوجاوے بسبب اسکے داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کہ فرماتے تھے لایدخل الجنۃ من کان فی قلبہ وزن مثقال حبۃ من خردل من کبر ولایدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان
اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو سپید کپڑا تمھارا اور برذون خوش رفتار تمھارا پھر نکال ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کپڑون کو اور پہن لیا
اپنے پھٹے لباس کو راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اُسکے چڑھنے کے
بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئی اُن سے ایک قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے پہنے تھے جسکو اُنھون نے

یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمر نے مٹی ڈالنے کا اُنکے مونہوں پر اور پیار ڈالنے کا اُنکے کپڑوں کو اور برابر چلتے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اُنھوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم افتح لنا فتحا یسیرا واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال کیا گروہ مسلمانوں اور سرداروں نے اور چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے اُس جگہ میں جہاں ابو عبیدہ بن الجراح اُترے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالوں کا پس بیٹھے اُسکے کنارہ کی جانب میں مٹی پر پھر اُٹھ کھڑے ہوئے اور چار رکعت نماز پڑھی اُنھوں نے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلند ہوا واسطے مسلمانوں کے ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا اُنسے اُنکے بطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہے جو بلند ہوئی ہیں آوازیں اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب متنصرہ سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو اپنے قصہ سے مسلمانوں نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں ہمارے پاس مدینہ طیبہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پس یہ شور مسلمانوں کی خوشی کا بسبب اُنکے آنے کے ہے پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اُسنے بطریق کو مسلمانوں کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہیں کیا اُسنے پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو کہا اُنھوں نے کہ جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اُنکو اس امر سے کہ میں آیا ہوں پس گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اُنکو اور کہا اُنسے کہ اے لوگ اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمر بن الخطاب آئے ہیں پس کیا کروگے تم اُس امر میں جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگوں نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس پہنا ہوا بالوں کا پہنے تھا اور گرد اُسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اُٹھائی گئی تھی اُسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہیں نکالتا تھا اہل شہر کے واسطے مگر اُنکی عیدوں میں اور چلا اُسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اُنکی صفت کو پہچانتا ہے تو خیر والا نہ ٹھیرینگے ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس ستاوینگے وہ ہمکو یا مٹا دینگے ہم اُنکو بطریق نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو تمکو منظور ہوا ہے اے شیخ نیک اور خوش سیرت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین ہیں جنکے اوپر کوئی سردار نہیں ہے ابھی آئے ہیں پس نکلو تم اُنکی طرف اور لو تم اُنسے امان اور ذمہ اور مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ اے مرد اگر سردار تمھارے آئے ہیں اور وہ ایسے ہیں جنپر کوئی سردار نہیں ہے پس کہو تم اُنسے کہ قریب اور سامنے ہوں وہ تمسے پس پہچانیں ہم اُنکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم اُنکو اپنے بیچ سے اور ٹھیریں وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھیں ہم اُنکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل میں پاتے ہیں اُتر آوینگے ہم اُنکی طرف اور منعقد کرینگے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم اُنکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوائے اُس شخص کے ہیں جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہے پس نہیں ہے تمھارے واسطے ہماری طرف سے سوائے لڑائی کے پس پھرے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمر رضی کے اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمر رضی نے کھڑے ہونے اور چلنے کا پس کہا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہیں ہے تمھارے پاس

کوئی سامان لڑائی کا سوائے اس موقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمہارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمہارے ساتھ بیوفائی کرین پس پہونچین اور
پاجاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون پھر
طلب کیا اُنھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوے وہ اُسپر اور لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سوائے اُسکے اور کچھ نہ تھا
اور تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوائے ابو عبیدہ بن الجراح کے اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور چلتے تھے ابو عبیدہ
بن الجراح سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ شہر پناہ کے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ ای لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس بڑھا یا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شور کیا اور کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے
کہ یہی قسم ہی خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہمارے شہر کی اُنکے ہاتھ پر
اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تمپر اُترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور منعقد کرو تم اُنسے امان اور ذمہ داری کو
پس یہی قسم ہی خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ کے ہینگے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سُنا رومیون نے کلام بطریق کا چلے وہ اور اُترے جلد
حالانکہ جان اُنکی ضیق مین تھی رنج محاصرہ سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازیکو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درانحالیکہ درخواست
کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حال سے تو عاجزی کی
اُنھون نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور گر پڑے سجدہ مین اونٹ کی پالان پر پھر سامنے آئے رومیونکے اور کہا کیے اُنسے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف
اور تمہارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ دینے کو راوی نے بیان کیا ہی
کہ مراجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور بند نہین کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیام گاہ اور لشکر کی طرف
اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوے وہ پس داخل ہوے بیت المقدس مین اور تھا داخل ہونا اُنکا
دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُسمین اور وہ جگہ مسجد کی ہی اور آئے پس نماز جمعہ کی پڑھائی
اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے رنج اور بلا مین ڈالا تھا رومیون کو یرموک مین اہل
بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے کہ کیا رائے تیری ہی ہمارے غدر اور بیوفائی
کرنے مین ان عرب کے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اُن
سے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ ای قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم
وقت بیوفائی اور غدر کے لیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑ دو اُنکو تم پس اگر وہ اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین ہوا
آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون کام کرین ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم
واسطے عرب کے اُس چیز کو کہ جو تمہارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے ہی جس سے ساتھی دنیا کا صبر نہین
کرسکتا ہی پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہی اُس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی
نے بیان کیا ہی کہ آئی قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کردیا اُس کو

مسلمانونکو راہ مین پس مسلمان اُسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اورثنا دیار قوم لهم مثل
هذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند الله جناح بعوضة ما سقی الکافر منها شربة ماء عون بن سالم نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین تھا کوئی مسلمان
ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر اُنکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُنسے کہا کہ یہ وہی قوم ہے جنکی تعریف اللہ تعالیٰ نے توریت اور انجیل مین بیان کی
ہے اور وہ ہمیشہ حق پر ہین اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا جبتک کہ وہ قائم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ قائم ہین واقدیؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہے کہ کعب بن احبار کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت
مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان دس دن اور آیا مین اُنکے پاس اور تھا مین ایک گانون مین
دیہات فلسطین سے پس آیا مین اُنکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اُنکے ہاتھون پر اور سبب اُسکا یہ تھا کہ میرے باپ بڑے جاننے والے اُس چیز کے تھے
جو نازل کی تھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجھپر بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے
نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا وقت آیا بلایا اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے
ہو کہ مین نے نہین جمع کیا اور نہین اُٹھا رکھا تمسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تھا مگر مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے کہ خروج کرین بعض جھوٹے لوگ پس تبعیت
کرو تم اُنکی اور مین رکھتا ہون ان دو ورقون کو اس مکان کے روزن مین جسکو تم دیکھتے ہو پس نہ متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر
نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس تبعیت کروگے
تم اُنکی پھر مرگئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنیکے مجکو پس دفن کیا مین نے اُنکو پس نہین تھی کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے
تاکہ دیکھون مین کہ اُن ورقون مین کیا ہے پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روزن کیطرف پس کھولا مین نے اُسکو اور نکالا مین نے اُن دونون ورقونکو
اور پھیلایا مین نے اُنکو اور نظر کی مین نے بجانب اُس چیز کے جو اُسمین تھی اور دیکھا مین نے کہ اُسمین لکھا تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین
لا نبی بعدہ مولدہ بمکة ودار ہجرتہ طیبة الطیبة لا منیة لیس فظ ولا غلیظ ولا سخاب متہ المحامد ون والذین یحمدون اللہ علی کل حال المنتہم
رطبة بالتکبیر والتہلیل وہو منصور علی کل من ناواہ من اعدائہ جمیعین یغسلون فروجہم ویستروون اوساطہم انا جیلہم فی صدورہم وتراحمہم بینہم تراحیم
الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل الجنة یوم القیامة بین الامم وہم السابقون المقربون الشافعون المشفع لہم کعب نے کہا ہے کہ جب پڑھا مین نے اُسکو کہا
مین نے دل مین کہ آیا کوئی چیز بھی میرے باپ نے مجکو تعلیم کی ہے جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مین نے بعد موت اپنے باپ کے جبتک اللہ تعالیٰ نے
چاہا تا اینکہ سنا مین نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مقر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ یہی
ہین لامحالہ قسم ہے خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے مجھسے کہ مکہ کو چھوڑ کر یثرب مین آئے ہین
پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب ہوے اپنے دشمنون پر پس قصد ادر
سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانیکا پس سنا مین نے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ شاید یہ وہ
نہین تھے جنکا مین انتظار کرتا تھا تا اینکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمانکے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہی کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے پھر مین بجانب زمین اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد اُنکے ایک خلیفہ ہوے ہین اُنکی امت سے جنکا نام ابوبکر صدیق ہی پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ جاؤن اُنکے پاس مین دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر اُنکا ملک شام مین پھر آئی میرے پاس خبر اُنکی وفات کی پھر سنا مین نے کہ اُنکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوے ہین جنکا نام عمر رضی ہی پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ نہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم کر لون مین حقیقت اُسکی اور برابر مین اُمید رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب رضی بیت المقدس مین اور مصالحہ کیا اُنھون نے وہانکے لوگون سے اور دیکھا مین نے وفاے عہد اور اُس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے اُنکے دشمنونکے ساتھ کی تھی پس جانا مین نے کہ یہی لوگ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور ارادہ اور گفتگو کیا مین نے اپنے دلمین اُنکے دین مین داخل ہونے پر اور مین پس وپیش کرتا تھا اس امر مین پس قسم ہی خدا کی کہ ایک رات مین کھڑا تھا اپنے کوٹھے پر اور اُسیوقت ایک مرد مسلمان یہ آیت پڑھتے تھے یا ایھا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا سنا مین نے اس آیت کو ڈرا مین قسم ہی خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جائیگا مُنھ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کے ہونے سے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح ہوئی چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مین نے حال عمر رضی بن الخطاب کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس مین ہین پس قصد کیا مین نے اُنکی طرف اور وہ اُسیوقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے مع اپنے ساتھیونکے پس سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مین نے کہ مین کعب احبار ہون اور مین آیا ہون بارادہ داخل ہونے دین اسلام کیواسطے کہ مین نے دیکھا اور پایا ہی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی اُمت کی اُتری ہوئی کتابون مین تحقیق اللہ نے وحی کی تھی بجانب موسیٰ علیہ السلام کے اپنی بعض کتاب مین اور فرمایا ہی یا موسیٰ انی ما خلقت خلقا اکرم من محمد لولاہ لما خلقت جنۃ ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا امتہ خیر الامم ودینہ خیر الادیان یبعث فی اخر الزمان امتہ مرحومۃ وھو نبی الرحمۃ النبی الامی التھامی القرشی الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سرہ مثل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب والبعید عندہ سواء متھا صلون متواحمون پس کہا حضرت عمر نے کیا آیا سچ ہی جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان قسم ہی اُسکی جو سنتا ہی میرے اس کہنے کو اور جانتا ہی اُس چیز کو جو پوشیدہ ہی سینون مین پس کہا حضرت عمر رضی نے الحمد للہ الذی عزنا واکرمنا وشرفنا ورحمنا برحمۃ التی وسعت کل شیء وھو نبینا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہی تمسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ یا امیر المومنین آیا تمھاری کتاب مین جو تمپر نازل ہی ذکر تمھارے نبی کا ہی حضرت عمر نے کہا ہان پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

نعبد الٰهك واله ابائك ابراهيم الاٰیہ پھر پڑھی حضرت عمر نے آیت ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا الخ پھر پڑھی یہ آیت ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملة ابیکم ابراهیم هو سماکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے یہ کہا یا امیر المومنین انا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا اُنھون نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہی کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا مین نے کہ ہان یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ازینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہد نامہ اور ساکن کردیا اُن کو اُن کے شہر مین اداے جزیہ پر اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے اللہ غالب و زبردست کے اُس چیز سے جو دی اور پوری کی بخشی اللہ تعالی نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حوران سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا اُن کو روانگی حلب اور وہان کے لوگون سے لڑنے کا یہانتک کہ فتح کرے اللہ تعالی حلب کو اُن کے ہاتھو پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اُس کو اُن کے ہاتھون پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن الولید کے اور روانہ کیا عمرو عاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدۂ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کعب کو اپنے ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرینگے ملک شام مین بسبب دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اس وجہ سے کہ اس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہین اور وہ ارض مقدس ہی اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُن کی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار اُنکے آنے کے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینہ طیبہ اُنکے آنے کے دن مین اور خوش ہوے صحابہ اُن کے آنے سے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اور مبارکبادی دی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالی نے اُنکے ہاتھو پر پس پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتین نماز کی پڑھین اور بلایا کعب رضی احبار کو اور کہا اُنسے بیان کرو تم مسلمانون سے جو کہ دیکھا تھا تمنے دو ورقون مین پس بیان کیا کعب نے پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے کہ نہین اعتماد کیا مین نے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق و راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقۂ راستی سے تاکہ ثابت کرون مین آمین بزرگیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن مین اُسکے سبب سے ناکین اہل رفض اور منکرین سنت اور فرض کی سواسطے کہ اگر نہوتے صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادۂ اللہ غالب اور بزرگ کے تو نہوتے شہر شام وغیرہ مسلمانون کی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری اُنکی کہ بتحقیق کوشش اور جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلے دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کر دیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہو گیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور خوار کیا اُنھون نے کسریٰ اور قیصر اور جلبند کر کی کو تا اینکہ برتر اور ظاہر ہو گیا اسلام اور ذلیل و خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور شہر ہا اور اُن قلعونکے جو اُن مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہ ہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گروہ در گروہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُس کے ساتھ اسی ہزار فوج تھی رومیون اور عربیا اور متنصرہ اور قوم روسیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

ہرقل نے حاکم مرعش للاذن بن منجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم دوسیہ کے اور بھیجین اسکے واسطے کشتیان غلے اور کھانیکی جب دیکھا یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور جانا اُنھون نے کہ نہین قدرت ہو انکو قیساریہ پر خط لکھا اُنھون نے بنام امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عاملہ علی بعض الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریۃ ھی مدینۃ اھلہا بالخلق کثیرۃ الجند وسبل الیہا سبیل وان قسطنطین بن الملک ہرقل قد اعتصم بابیہ وقد انجدہ بصاحب مرعش وھو لاذن بن منجال فی عشرین الفا من الدوسیۃ والمراکب ترد علیہ فی کل یوم بالعلوفۃ والطعام والمیرۃ والنجدۃ والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حمید النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ مین سپرد کیا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا اُنپر پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ خط کہان سے ہے سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے ہے پس لیا حضرت عمرؓ نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب پہونچے اُسکی انتہا کو کمال فکر کیا یزید بن ابی سفیان کے کام اور اُنکی درخواست مین کی اور اُسیوقت حضرت علیؓ آئے پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ اور معانقہ کیا اُنسے اور سلام کیا اُنسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے وہ دونون صحابی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہی حال تمھارا پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ مین اللہ کیطرف سے ساتھ تنگی اور بہتری کے ہون اور مین اُسی سے درخواست اعانت کی کرتا ہون اُس کام مین جو اُسنے مجھکو سپرد کیا ہی قسم ہی خدا کی کہ اگر ضائع اور رائگان جاویگی کوئی بکری کنارے دریائے فرات کے تو مین ماخوذ ہونگا اُسکے سبب سے اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر ہین طلب کمک کے مجھسے آیا ہی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ تم مسلمانون پر کچھ رنج اور غم نکرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب تر اُسکو فتح کریگا پھر بحالت خاک مین ملانے مشرکین کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جسقدر قدرت رکھتے ہو تم پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اُنکے پاس خط کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تعداد لشکر کی ساتھ ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اُنھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ حرب بن عدی کے اور باقی رہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سترہ ہزار کہ اکثر اُنمین اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اُن لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اُسی قدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور پانچ سو بار شتر زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح اُن کی اور منظور اور حاضر کی اُنھون نے وہ چیز جسکے ذمہ دار رہے تھے وہ اپنے شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو دستاویز صلح کی اور مقرر کین سمین شرطین اُنکے واسطے اور داخل ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند مردان مسلمان شہر مین پس کھینچا اُنھون نے شہر مین خط مسجد کا اور سُنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی جان کو پس بہت گھبرائے اور سے تھے اہل حلب پر دو شخص رئیس اور وہ دونون حقیقی بھائی ایک مان باپ سے تھے اور وہ رہتے تھے شہر مین اور اُسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا نام

یوحنا تھا اور باپ ان دونون کا مالک ہوگیا تھا شہر حلب اور اُسکی اطراف وجوانب کا تمام گھاٹی پہاڑون اور حد فرات کے اور بیرون
حلب کا وہ مالک رہا کہ کسینے اُس سے جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اُسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب
ڈرنے اُسکی بُرائی اور اُسکے بڑے مکر اور فریب سے اور ملوک روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اُس سے نہین لڑتے تھے
بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور اسوجہ سے کہ وہ جنبش مین لاتا تھا لوگونکو اپنے قصد اور ارادہ سے کہ وہ جوان کم سن تھا پر
اس خیال سے کہ وہ مالک نہو جائے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیرون کے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی بندونکے
پس جب در آیا وہ عواصم مین خاص کر لیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو اور شہر پناہ سے
استوار کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہرونمین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اُسکے بڑا بیٹا یوقنا اور وہ بڑا شجاع دلیر جمع کرنے والا
مال کا اور آگے آنیوالا لڑائی مین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو
اپنے ہاتھ سے اور راہب ہوگیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سُنا اُسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد کیا
ہی اُنکی طرف کا کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہی تو نے اُسنے کہا کہ عرب کی لڑائی پر اور نہ چھوڑونگا مین اُنکو
کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھا دونگا مین عربکو یہ امر کہ مین اُن بطارقہ شام وغیرہ سے نہین ہون جنکا سامنا اہل
عرب نے کیا ہی اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور مزامیر اور نہین تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیرون اور مضبوط کرنا صومعون اور
لباس اور کپڑے دینا سماسمہ اور قسون اور راہبونکا اور متکفل ہونا اُنکے کامونکا پس جب پہنچی اُن دونون بھائیون کو خبر فتح حاضر اور
قنسرین کی بزور غلبہ اور قہر اور از روے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام پر اترے ہین اور لشکر اُنکا معرات اور عواصم اور بقاع سے حد
فرات تک مار دھاڑ کرتا ہی پس یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس آیا اور کہا اُس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو خلوت کرون تیرے ساتھ
ایک رات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کرون تجکو اپنی رائے سے اور اطلاع کرون تیرے راے پر پس منظور کیا یوقنا نے اُسکی درخواست کو پس جب
ڈھلا ہو وہ دونون اور چھپایا اُنکو رات نے اکٹھا ہوے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ
کے سامنے اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ ای میرے بھائی آیا نہین دیکھا تو نے اُس چیز کو جو اُتری اور آئی بادشاہون پر ان عرب بھوکے
ننگون سے اور اُس چیز کو جو آئی اہل شام کو اُنکے ہاتھون پر مار ڈالنے اور لوٹ لینے اور زبردستی سے لینے مالونسے اور نہین اُترتے ہین وہ کسی شہر پر شام کے
شہرونسے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اُسکو اور مالک ہوجاتے ہین وہانکے لوگونکے پس اُنکے ساتھ اس امر کے کرنیکا تو مشورہ دیتا ہی کہ گویا مین اُنکے
سامنے ہون اور ہو چکے ہین وہ ہم پر پس کہا یوحنا نے کہ ای میرے بھائی تحقیق تو نے مشورہ طلب کیا مجھسے اپنے کام مین پس مین
نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین سن مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامونکو تجھسے کم جانتا ہون
پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا مال اور جان تیری پس کہا
یوقنا نے کہ مین تجکو خیرخواہ جانتا ہون پس تیری کیا راے ہی پس کہا یوحنا نے کہ میری راے یہ ہی کہ بھیج تو ایک ایلچی کو عربکے پاس اور اگر تجکو
منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہوکر اُنکے پاس جاؤن پس خرچ کرا دوے تو اُن کو کسی قدر مال اور درخواست کر

تو اُنسے صلح کی اور مقرر کر تو اُنکے واسطے ایک مقدار مال کو کہ دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جبتک اُنکے واسطے غلبہ ہی پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اُسپر اور کہا کہ مسیح تیرا بُرا کرین کیا بُری ورعاجز رائے ہی تیری ور تیری مان نے تجکو راہب اور قسیس پیدا
کیا ہی اور تجکو بادشاہ اور لڑنیوالا نہین پیدا کیا اور راہبونکے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا اُنکی زیتون اور ترکاری ہی اور وہ گوشت
نہین کھاتے ہین اور نعمتونکو نہین پہچانتے ہین اور نہ اُنکو لڑائی مین دانش اور آگہی ہی اور نہ لوگونسے بھڑنا جانتے ہین اور مین تو بادشاہ اور بادشاہ
کا بیٹا ہون اور میرے اُنکے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین اور نہ منسوب کر تو بادشاہونکو جانب عجز کے سختی ہو تجھپر لو کیونکر ہو سکتا ہی کہ سپرد
کر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیوین ہم رسلی اپنی جانونکی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑے بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام اپنے بھائی کا
ہنسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُس سے کہ اے میرے بھائی قسم ہی حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری موت
نزدیک آئی ہی اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو خونریزی اور ہلاکی جانونکو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس جماعت سے
زیادہ نہین جانتا ہون جسکو اُسنے یرموک مین یا اُنکے ساتھ اکٹھا کیا تھا اور اُن قوم کو ہمپر غلبہ دیا گیا ہی پس ڈر تو اللہ سے اور نہ اعانت کر تو
اپنی ہلاکی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی تعریف
کی تو نے اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہی اور اُنمین نہین ملایا جاتا ہی علاوہ برین مین تو ایک کو بھی اُن
لوگون سے جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو از روے غلبہ اور قہر مسلمانون کے بیش از
لڑائی کے سپرد مسلمانونکے کر دیا اور مین نے مال اسیواسطے اکٹھا کیا ہی کہ اُسکے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق
کر لیا ہی پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجکو اُسپر اور غلبہ دیوینگے مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عرب کو یہانتک کہ جاؤنگا مین
اُنکے پیچھے حجاز مین اور سپاہی لگا دونگا سب بادشاہونپر اور پھرونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہو کر اور ہرقل مجھسے مقابلے
اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجکو عرب تو آؤنگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اُسکو اسواسطے کہ مین نے
جمع کیا ہی اُسمین توشہ اور کھانا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور رہونگا مین اُسمین گرانی ور معزز تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے ہاتھ کو
عرب کیطرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے
کلام کے کہ جسمین تو بلاتا ہی مجکو صلح کیطرف مگر یہ کہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر بیشتر اُنکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تحقیق گھیر لیا تھا
شیطان نے یوقنا کے دل کو اور آراستہ کر کے دکھایا تھا اُسکو بُرے کام کو پس جب سُنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجکو مجھسے
بات کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہی تا اینکہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورہ کیطرف اور ہووے انتہاے کار تیرا میرے کلام کیجانب
پس اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا اکٹھا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم از زین اور نصرہ وغیرہ سے
اپنے سامنے پس جس کسینے ہتھیار مانگا اُسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا
تھا اُنسے کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین ہین اسواسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہو گئی ہی بعض اُنمین کے بجانب قیساریہ شام کے روانہ ہو
ہین اور بعض دوسری طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر باوجود اسکے

کہ آوین اور پہونچین وہ اُسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کیطرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام گرکس یا اکراکلس تھا اور ساتھ کیے اُسکے ایکہزار ہتھیار بند اور مقرر کیا اُسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اوسلیے کہ بچا دے وہ شہر کو تاخت اور تاراج ہونیسے اور روانہ ہوا یوقنا مع اپنے ساتھیونکے بقصد بھڑنے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکے اور مسلمان اُسدن بارہ ہزار مسلح تھے سوائے جو ہتھیار بند نہ تھے اور ظاہر کیے گئے اُنکے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اُسکے گرد ایکہزار نشان تھے صیب بن ثعلبہ کندی نے بیان کیا ہی کہ اقامت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین مین بعد اُسکے فتح کیا تھا اُسکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قاصد مع خط امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اُنھون نے یہ کہ روانہ کرین وہ کسیقدر لشکر اپنے ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان کے پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے تین ہزار سوار اُنکو اور میل کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بلایا اُنھون نے ایکمرد کو بنی ضمرہ سے جنکا نام کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنیوالے تھے اور جسوقت قائم ہو جاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائی کے تو نہین ڈرتے تھے لشکر و نسے تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُنسے کہ ای کعب نہ لڑنا تم ایسے لشکر سے جسکے مقابلہ کی طاقت تم مین نہو اور احتیاط کرنا اُس کبر سے اور دریافت کرنا اُسکے حال کو اور تمھارے پیچھے مین بھی کوچ کرونگا پس روانہ ہوے کعب بن ضمرہ بارادہ حلب کے اور یوقنا نے لشکر کے آگے خبر رسانی کے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اُسکے جاسوسونے یہ کہ مسلمانون کا لشکر بارادہ اُسکے شہر اور اُسکی لڑائی کے آتا ہی پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہین اس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایکہزار ہین اور وہ اُترے ہین چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گارڈ کے بٹھایا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے یہانتک کہ پہونچا وہ سامنے مسلمانونکے اور مسلمان اُترے تھے اپنی جگہ مین ایک پانی کی نہر پر وہ ایسا تھا کہ پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑونکو اور پورا وضو کرتے تھے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعتہ یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے انکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا انکے یوقنا اور صلیب اُسکے آگے تھی پکارا بعض مسلمانون نے بعض کو اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور سامنے ہوے لشکر یوقنا کے اپنا اندازہ کیا اور دیکھا اُنھونے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین کیونکہ یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھے نصف اُسکے ساتھ اور نصف گارڈ مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھرے وہ اپنے ساتھیونکیطرف اور کہا اُنسے کہ ای مددگاران دین خدا مین نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنونکے لشکر کا وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطے بجائے مال غنیمت کے ہین آیا نہین مقابلہ کریگا ایک تم مین کا اُنکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہی خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو اور نزدیک ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور چیخ کیا یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو اور حکم کیا انکو حملہ کا مسلمانونپر پس اُن سبھون نے بہت سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور مل گئین دونون جماعتین اور آئی لڑائی درمیان اہل عرب کے بہت سی لڑائی اور یقین کیا تھا اُنھون نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتہ ظاہر ہوا اُنپر لشکر گارڈ کا اور وہ پانچہزار تھے مسلمانونکے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھون نے مسلمانونپر مسعود بن عون بجلی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین اُس لشکر مین جسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور موجود تھا اُسدن مین جسدن بھڑ گئے دونون لشکر اور نکلا ہماری طرف لشکر گارڈ کا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ انکا لشکر

کعب بن ضمرہ [illegible]

کاٹنے مین ہی پس دکھائی دیا لشکر ہماری پشتونکی طرف سے اور دفعۃً آوازین گھوڑونکے سمونکی بلند تھین پس ہم نہین آگاہ ہوئے ہم مگر اُسوقت کہ آپڑا
وہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اُسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہوگئے ہم گھبرائے ہوئے بیچ مین پس ضرور ہوا ہمکو لڑنا
پس جدا ہوگئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اُٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی گاڑنیکے قصد کیا اور ایک گروہ کعب کے ہمرہ
ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اُسکے ساتھی پرستش کرنیوالون صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نے بیان کیا ہی کہ واسطے
اسکے تھی نیکوکاری قسم کنندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمایش کیے گئے وہ بلاے نیک مین اور ہبہ کردیا تھا اُنھون نے اپنی جانونکو
واسطے اللہ تعالی کے یہانتک کہ مارے گئے اُنمین سے اُسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت قتال کیا گاڑنیوالے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
بے آرام تھے مسلمانونکے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرد لوادیتے تھے ساتھ نشانکے اور پکارتے تھے ان کلمات سے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل
معاشر المسلمین اثبتوا انما ھی ساعۃ وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے اُسکے پاس یہانتک کہ یکجا ہوگئے وہ گرد اُسکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُنکو اور زخم
ظاہر تھے اُنمین اور مارے گئے مسلمانون سے ایکسو ستر آدمی پس رئیس لوگ اُنمین سے یہ لوگ تھے عباد بن ہاشم تمیمی اور زمر بن عامر البیاضی اور حازم
بن شہاب اور سہیل بن سلیم البجلی اور قاعلہ بن محصن الظفری اور عامر بن در الضمری اور قیس بن طالب الضمری اور نخبہ بن حازم الضمری اور عباد بن
سیف الضمری اور ہجام بن ضمرۃ الضمری اور یحکم بن جبر الیشکری اور سنان بن عروہ اور سعید بن مفلح جو لڑائی ذات السلاسل مین اور غزوہ تبوک مین
سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ
افسوس کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور اُنمین چالیس زخم ہمنے دیکھے تھے کہ وہ سب اُنکے سینہ مین تھے اور کوئی زخم اُنکی پشت مین نہ تھا پس یہ
جو وہ رئیس تھے مگر یہ کہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اُسنے بہتونکو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بزدلی مشرکین مین جسوقت کہ دیکھا
اُنھون نے ثابت قدمی مسلمانونکو اُنکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے بہادری لوگونکا پس قصد کیا اُنھون نے شکست اُٹھانیکا پس ثابت قدم
کیا اُنکو یوقنا نے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر نہین ہین عرب مگر مثل بکریونکے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال پر چھوڑے
جاتے ہین تو امید اور طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے ان لوگونکو جو اُسکے نشان کے نیچے مارے گئے بہت ملول اور اندوہگین ہوئے وہ
پس اُترے وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے منہ پر اور اُسکے تھوتھنی پر اور وہ گھوڑا
اُنکے پاس اکثر لڑائیونمین موجود رہا تھا اور جہاد کیا تھا اُنھون نے اُسکی سواری مین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اور اُسکا نام ہطال رکھا
تھا پھر سوار ہوئے اُسپر اور بڑھے آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مقتولین کیطرف اور وہ اندیشہ مند تھا اپنے کام مین اور نشان اُنکے ہاتھ مین
کیا اور راہ دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کیطرف کہ کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اُنکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا اُنھون نے نہین دیکھا
اور سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے باز رکھا تھا اُنکی طرف کی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا واسطے
لڑائی مسلمانونکے یکجا ہوئے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب مین بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان عرب کی طاعت
قبول کی ہی اور اُنکی ذمہ داری مین داخل ہوئے ہین اور بعض نے اُنمین سے اُنکے دین کیطرف رجوع کیا اور جو شخص نے ارادہ نہ کیا انکار ہوا پس آیا ہو سکتا ہی
تم سے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو اُنسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیوین ان کو وہ

خبر بہت اچھی ہوا اپنے مالونسے پس اگر فتحیاب ہو نگے مسلمان بو قنا بطریق پر تو ہونگے ہم بخوف بسبب صلح کے اور اگر غالب ہوگا بو قنا اور پھیریگا وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اُسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اُن سبکی رائے اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اُنکے رئیسون سے اور روانہ ہوے وہ سواسطے اسکے کہ جس راہ سے بو قنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پہونچے اور وہ قنسرین اُترے تھے اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے پیچھے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھون نے لغون اور عرب کو یہ امر معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام مین تھے یہ کہ لغون کے معنی لغت بن امان ہین پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو اُسپر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالی اُسکے خون کا قیامت کے دن اور عمر اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سُنا مسلمانون نے اُنکے پکارنیکو دوڑے اُنکی طرف اور لاکر ٹھہرایا اُنکو سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہی کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی اُمید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے مصالحہ کرینگے مجھسے تو مصالحہ کرونگا مین اُنسے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو بو قنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات کیوقت اور آگ روشن تھی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور مسلمان نماز مین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے بعض سے کہ ایسے ہی کامونسے مدد اور غلبہ دیے گئے ہین یہ لوگ ہمپر پس جب سُنا ترجمان نے انکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو انکی گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین کہ سبقت کی ہی عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کامونکے اور ہم وہ لوگ ہین کہ نہین بدلتے ہین ہم اللہ اور رسول کے دین کو نہین بے صبری کرتے ہین ہم مار ڈالنے دشمنونسے پس آگاہ کیا مترجم نے انکو اس کلام سے اور کہا اُنسے کہ تم کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہانکے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سنا ہی کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہی اور مضبوط کیا ہی اُسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہی اُسمین وہ چیز جو برسونکے کھانیکو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہی اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہی پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہمارا سردار بو قنا نکلا ہی ہمارے پاس سے بارادہ تمھارے لڑنیکے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہی اُنھون نے کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوے ہین اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ آئے ہین اور ہم اُمید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا اس واسطے وہ تیزی کرنیوالا ہی بغاوت مین اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہی اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا وہ ناچیز کیا جاتا ہی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رض نے حال و انکی بطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج طلیعہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور کہا اُنھون نے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلک واللہ کعب ومن معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کیطرف اور خاموش ہو رہے اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے در باب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آواز کے کہ ہمارے نزدیک تمھارے واسطے صلح نہین ہی پس ڈرے اہل حلب اپنی جانون پر اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق یکجا ہوے ہین ہمارے پاس بہت لوگ گانون اور زمینونکے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور ہونگے ہم مددگار

ذکر آنے اہل حلب کا طلب صلح کیلئے جب ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر قنسرین تک پہلے انہون نے لغون یعنی امان

تمھارے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگینگے لوگ تمسے اور چلے جائینگے وہ انتہا سے اپنے شہرونکو اور شہرونکو برباد کیگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمھارے پس آگاہ کیا مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس بیٹھنے تھے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسیوقت نکلا اُنکی طرف سے ایک مرد بستہ قامت سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب مین پس کہا اُسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون مین تمسے اس علم کو جو اللہ تعالی نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم اُسپر اور اگر حق نہوگا نہ سنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل فرمایا ہی اپنے انبیا پر انا اللہ التواب الرحیم خلقت الرحمة وسکنتها قلوب المومنین وانی لا ارحم من لا یرحم فمن احسن احسنت الیه ومن تجاوز تجاوزت عنه ومن عفا عفوت عنه ومن طلبنی وجدنی ومن اغاث منهم اغثته یوم القیمة وبسطت له فی رزقه وبارکت له فی عمره وکثرت له اهله ونصرته علی عدوه ومن شکر المحسن علی احسانه فقد شکرنی اور ہم آئے ہین تمھارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشونکو اور امن دو تم ہمارے خوفنکو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس ہنسے ابوعبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ان اللہ یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے صلی اللہ علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فیهم واللہ ارسل نبینا الی جمیع الخلق فالیه هدایتنا پھر متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانون کیطرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُسمین رؤساے مہاجرین وانصار تھے اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ دلخواہ ہین اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو اُنکے دلونکو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے ساتھ رسد اور گھاس کی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا اکثر نے مسلمانونسے کہ نیک چال کہتے ہو تم اللہ تعالی ای سردار ان لوگونکا شہر قلعہ سے نزدیک ہی اور ہم مطمئن اور بیدار ہین اس قوم سے اس امر پر کہ راہ بتادین وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کامو نپر اور آگاہ کرین دشمنون کو ہمارے حال سے اور نہین آئے ہین قوم مگر بارادہ مکر اور فریب کے آیا نہین دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق اُنکا نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اس امر مین کہ اُنھون نے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالی کے اور اعتماد کر تو اللہ تعالی پر اسواسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار و ذلیل نہ کریگا اور ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ نہ دیگا بس رحم کرے اللہ تعالی اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر بات کہی یا سکوت کیا اور مین اُنسے صلح مین شہر والون کی خیرخواہی مسلمانون کی کرونگا پھر متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین اسقدر مجھے دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین ہمارے شہر سے بڑا ہی اور لوگ اُسمین بہت ہین اور ہمارا شہر مختلف لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لیلیا ہی ہمارے مال اور لڑکونکو اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھگیا ہی اور باقی بیٹھے ہین نزدیک ضعفا اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہمپر اور نیکی کرو ہمسے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

کہا کہ تم کسقدر مال ہمکو اپنی صلح مین دوگے اُنھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُسکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے
منظور کیا تمھارے اِس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین تمھاری سرزمین پر اعانت کرو تم ہمارے ساتھ رسد کی اور خرید و فروخت کرو تم ہمارے
لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنون سے اور نہ چھوڑو تم ہمپر کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبرونکو اور اگر بھیجے
جاوے بطریق تمھارا شکست اُٹھا کر تو باز رکھو تم اسکو قلعہ پر چڑھ جانیسے اُنھون نے کہا کہ ای سردار یہ امر باز رکھین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانے سے
پس اسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہی اور ہم تمسے اس امر کا اقرار نکرینگے جسکو ہم نکر سکین سواسطیکہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہی اور نہ اُسکے
لشکر اور مددگار دینگے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اگر تمھارے امکان مین نہین ہی تو باز رکھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تمپر
اللہ تعالی کا عہد اور قسمین ہین اس امر کی کہ کھو تم اسبات کو دلسے اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمین دلائین اُنکو جسکو وہ جانتے تھے
پس قسم کھائی ان لوگون نے اپنے مردون اور اولاد اور عورتون اور غلامون اور سب گھر والونکی طرفسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تمنے قسم کھائی
اور ہمنے تمھاری قسمونکو منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جانیگا وہ کسی حالکو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اُس سے پس
واجب ہوگا اُسپر قتل اور حلال ہوگا ہمکو لیلینا اُسکے مال کا اور اولاد کا نہ مطالبہ ہوگا اللہ تعالی اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری شرط کو جو
ہمنے تمپر مقرر کی ہی پس باقی نرہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہی کہ
راضی ہوے اہل حلب ابو عبیدہ بن الجراح کی شرائط پر اور لیلیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا
اپنے شہر کیطرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کردین تمھارے ساتھ اس شخص کو جو تمھارے ساتھ جاوے
تمھاری جاے پناہ تک کہ واجب ہوئی ہمپر نگہبانی تمھاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کیطرف پس کہا اس
ہمردست قدنے کہ ای سردار ہم اُسی راہ سے چلے جاینگے جس راہ سے ہم آئے ہین اور ہم کسیکو اپنی ہمراہی کیواسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا
اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے حالپر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیونکے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ پھرے اہل حلب اُسی رات کو شہر کیطرف پس ہوگئی صبح اور نہین پہونچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے دیکھا اُنکو بعض گبران یوقنا
بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہانسے آتے ہو اور کیا کام کیا ہی تمنے پس سمجھے وہ لوگ اُس گبر کو
اہل حلب سے پس آگاہ کیا اُسکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا
اُس گروہ کا اور حال پوچھا اُس سے پس آگاہ کیا اُنھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوے وہ لوگ اس امر سے مسلمانونپر اور روانہ
ہوا وہ گبر تا اینکہ آیا یوقنا کے پاس اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ قابض ہو گیا
ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسیوقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ ای بطریق تو غافل ہی اُس بلا اور سختی سے جو تجھپر آئی ہی اور گویا کہ تو مسلمانون کے
سامنے ہی اور گویا مالک ہو گئے ہین وہ قلعہ کے اور لیلیا ہی اُنھون نے مال اور مار ڈالا ہی عورتون کو پس جب سُنا یوقنا نے اُس خبر کو جو گبر نے
بیان کی ڈرا وہ اپنے قلعہ کیواسطے کہ مالک اُسکے ہو جاینگے مسلمان اُسکی غیبت مین پس توڑ دی اُسنے اپنے اوپر اُس امید فتحیابی کو جو
کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیونپر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانونسے کچھ زیادہ مارے گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین لڑنیکو

اور جانتے تھے وہ کہ مسلمان بیشک ہلاک ہوگئے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہی کہ مین اُس دن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا مین انکو ساتھ اُنکے جہان کے پس باز رکھا اور ملول کیا مجکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیون کے اور باوصف اسباب کے اللہ تعالیٰ سے اُمید فتح و ظفر کی رکھتا تھا اور دیکھتا تھا میں طرف نشان ابوعبیدہ بن الجراح کی پس صبر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایکدن اور رات دوسری صبح تک پس قسم کھاتا ہون مین اللہ کی اس امر پر کہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہونچا اور ہم درمیان یاس اور اُمید کے تھے اور مین اُمید رکھتا تھا رہ قنسرین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اُسکا کہ دفعۃً دشمن کے لشکر نے جنبش کی اپنے کنارون سے اور ایک بڑا شور و غل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہی یہ مگر کمک آئی ہوا سکے شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اُس کلمہ کے جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہی یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہی عیش رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین کہہ چکا تھا مین اس کلمہ کو تا اینکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھیرا اپنی پشت کیطرف پس کہا مین نے الحمد للہ حمد الشاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہی انکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سبکو یا ملائکہ نازل ہوئے ہین اُنپر مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اور نشان دشمنونکا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان جلتے ہو اے کعب پھر و تم ہماری طرف آیا نہین کافی ہی تمکو یہ امر جسمین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور راحت دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑون کو کہ نہین پھیرا ہی اللہ تعالیٰ نے دشمنونکو ہمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اُترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ سے ابوعبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوئے مسلمانون کیطرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمھارے بھائی ابوعبیدہ رضہ نہین سوئے رات کو بسبب رنج کے اگرچہ یہ واجب ہی ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہی اللہ تعالیٰ نے ہمپر اور دل میرا مجھ سے یہ کہتا ہی کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوئے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اس گروہ کے جسنے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی تھی اس امر کو کہ انکا حاکم یوقنا روانہ ہوا ہی مسلمانونکی طرف اور مین کوئی اثر نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہمارے ساتھیونکو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سبکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمھاری طرح قسم ہی خدا کی نہین سویا بسبب رنج کے مسلمانونپر پس کیا کام کرنیکا تمھارا ارادہ ہی ابوعبیدہ بن الجراح رضہ نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگونکو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور روانہ ہوئے بارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابوعبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا اینکہ آگے خالد بن الولید مسلمانونپر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تا نگہبانی کرین پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین تھا پکارا مسلمانونکو ان کلمات سے اٰنتم یا معشر انصار اللہ پس اُٹھ کھڑے ہوئے مسلمان اپنی خوابگاہون سے مثل تیسرے دن دُکارنے والونکے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑونپر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا انکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانونکا ہی جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور آگئے لوگ اُنہین میں اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح پس جب دیکھا اُنھون نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشونکو اور مسلمانون نے

ذکر کوچ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا

نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بدلگئی خوشی اُنکی ساتھ رنج کے اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ اے کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمھارے اور کون شخص لڑا ہے تم سے پس کہا کعب بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین اور
مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی ہمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھرے اور پلٹے وہ ہماری طرف
بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہے اللہ مہیا کرنیوالا اسباب کا کاش ابو عبیدہ مارے جاتے اُنکے آگے اور وہ نہ مارے
جاتے تحت نشان ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر حکم کیا مسلمانونکو کہ کھودین اُنکے واسطے گڑھون کو زمین مین پھر رکھا گیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے
اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے کہ مین نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالیٰ الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیمۃ ودماھم علی نحورھم اللون لون الدم والریح
ریح المسک والنور علیہم تلالا فیدخلھم الجنۃ بغیر حساب یعنی جب چھپایا الا شہدائے مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے
کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہے اور جانیگا وہ کیفیت صلح قوم کی پس ڈالیجائیگی قوم اُسکی طرف سے بڑی مشقت مین پس جالونگا مین اُنہین کہ
واجب ہے ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم اُنسے اسواسطے کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اُسیوقت کوچ کیا ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح نے بارادہ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اُسنے اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا اُنکے مار ڈالنے کو اور
کہا اُسنے اہل حلب سے کہ سختی ہو تمپر مصالحہ کیا تمنے عرب سے اپنے واسطے اور ہوگئے تم مددگار اُنکے ہمپر اُنہون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی
کیا ہے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ دیے گئے ہین یوقنا نے کہا کہ سختی ہو تمپر تحقیق نہ راضی ہونگے مسیح تمھارے کامون سے پس قسم ہے
حق مسیح کی ہین تم سبکو مار ڈالونگا یا نکلو اور جاؤ تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑ دو تم اپنے اور اُنکے بیچ کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ
تم میرے سامنے اُس شخص کو جسنے اس کام مین شروع کی ہے تاکہ آغاز قتل کرون مین اُسی سے پس نمانا اُنہون نے اس امر کو پس کہا یوقنا نے
اپنے غلامون سے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس اُنکو تاکہ مار ڈالون مین اُنکو پس تحقیق خبر دی ہے مجکو فلان بطریق نے اُنکے حالات سے کہ وہ بطریق
طاقی ہوا تھا اُنسے اور سُنا سا کر دیا تھا اُسنے مجکو اُنسے پس ناگہان دوڑے غلام یوقنا کے اہل حلب پر اور مارتے اور ہلاک کرتے تھے اُنکو فرشون
اور گھر اُنکے دروازون پر اور سنا یوقنا نے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اُسکو کہ قتل کرتا ہے وہ اہل شہر کو
اور نہین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنی روش نرم پر اور ایسا نکر اسواسطے کہ مسیح خشمناک
ہونگے تجھپر اور مسیح نے دشمن کے مارنیسے ممانعت کی ہے پس کیونکر یہ ہوسکتا ہے کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالیجاوین پس کہا یوقنا
نے اپنے بھائی سے مصالحہ کیا عرب سے شہر کیواسطے اور ہوگئے ہین وہ مددگار عرب کے ہمپر پس کہا اُسکے بھائی نے اس امر مین انپر کوئی بات نہین ہے اُنہون
نے اپنی بہتری کا ارادہ کیا ہے اسواسطیکہ وہ لڑائیکے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے قسم ہے حق صلیب کی کہ نہین ایک کو اُنمین سے باقی چھوڑونگا
اور معلوم ہوتا ہے کہ تو نے اُنکو صلح پر برانگیختہ کیا ہے اور مین پہلے تجھپر حالت سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کیطرف اور قصد قتل کا کیا اسپر
نکالی اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اُسکو پس جب دیکھا یوقنا نے اپنے بھائی کیطرف کہ نکالی ہے اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اپنے
سر کو آسمان کیطرف اور کہا اللّٰھم اشھد علی انی مسلم انیائے تخالف لدین ھؤلاء القوم اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ وان المسیح عبد اللہ

[illegible] کہ عبیدہ کی [illegible] ترجمہ [illegible] اُن شہیدون [illegible] کہ اُنکی گلون پر [illegible] خون اُنکے اور رنگ [illegible] کا ہوگا [illegible] اور خوشبو مشک کی [illegible] اور نور [illegible] اُنپر چمکتا ہوگا [illegible] پس داخل کریگا اُنکو بہشت مین بغیر حساب کے [illegible] یوقنا کا بھائی [illegible] صلح کی [illegible] اسلام لائے یوقنا اور [illegible] اپنے بھائی [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] اور اقرار [illegible] والا [illegible] اور فلان [illegible] واسطے [illegible] اس قوم [illegible] گواہی دیتا ہون [illegible] حضرت محمد [illegible] اور مسیح بندے خدا کے ہین ۱۲

پھر کہا اپنے بھائی سے کہ کر تو اب جو کچھ تجکو کرنا ہو پس اگر ہی تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا بطریق پر اسلام اپنے بھائی کا اور مصالحہ اہل شہر کا اور خوف مسلمانونکا پس برانگیختہ کیا غصے نے اسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اُسکے بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ واد چاہتے تھے پس نہین واد رسی کرتا تھا اُن سوال کرتے تھے اُس سے پس نہین جواب دیتا تھا انکو اور نہین باز رہتا تھا اُنسے پس زیادہ ہوئی اُنہین آواز چلانیکی اور بلند ہوا شور و غل اُنکا اُنکو گھیر لیا تھا یوقنا کے لشکر نے شہر کے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہوگئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اُسیوقت آئی اُنپر کشادگی اور پہونچی اُنکو اعانت دفعتہً دکھائی دیئے اُنکو نشان اسلام کے اور گرد نشان کے بہادران و دلیر موحدین کلمۂ توحید کہتے ہوے اور خالد بن الولید اُنکے آگے اور ایکجانب اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب ور اُنکے شور و غل اور رونے کو کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار گئے اور ہلاک ہوئے قسم ہے خدا کی تمہاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پس للکارا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو اور حملہ کیا اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈانٹا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور رہو تم ای گروہ گبرون کے ہمارے اہل صلح کے پاس سے پھر اچھی طرح سے رکھا اُنہین نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اُنھون نے تلوارون کو گبرونمین پس جب دیکھا یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کیجانب مع اپنے سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدی نے بیان کیا ہی کہ کشایش دی اور دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اُسنے رنج کو ہمارے دلون سے بسبب مارے جانے گبرون سے حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اُنہین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور ایک گروہ نے جنگل کی راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کیطرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی جنکو یوقنا نے مار ڈالا تھا تین سو مرد تھے اور ہمنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیونکو مار ڈالا پس یہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوے مسلمان اُسکے سبب سے پس جب مار ڈالے گئے وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے سب حال بیان اور کیفیت مار ڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب بچ گیا یوقنا مسلمانونکی تلوارون سے اور داخل ہوا وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسی ڈھلواسیون اور عرادات کو اور ظاہر کیا ہتھیارون کو قلعہ کی دیوار و نیز اور بنایا اُسنے سامان قلعہ داری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ کسواسطے تمنے انکو قید کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس بھاگ آئے تھے پس نہین مناسب جانا ہمنے انکا چھپا رکھنا تمسے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس منجملہ اُنکے سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے خیرخواہی کی اپنی صلح مین اور قریب تو دیکھو گے تم ہمسے وہ امر جو باعث تمہاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمہارا حال یکسان جانتے ہین اور اس تمہارے بطریق نے پناہ لی ہی ہمسے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو تم لوگ کوئی پوشیدہ راہ کہ بتلاؤ تم ہمکو تاکہ لڑین ہم اس راہ پر پس اگر فتح کریگا اللہ تعالی اُسکو ہمپر تو ہوگا تمہارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمہاری قسم ہے بوعمر تمہارے

کام کے ہمارے ساتھ پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار قسم ہی خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ یوقنا نے بند کر لیا قلعہ کی
راہونکو اور دشوار گزار کر دیا ہی اُنکو وران راہونکو ہم نہین جانتے ہین پس اُسیوقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک مرد مسلمانون سے
اور کہا اُسنے نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اُس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری خیرخواہی کرینگے اور راہ
پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلائینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہی خدا کی ہم تمھارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہی خدا کی کہ ہم اُسکی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمھارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپا دینگے تمسے کوئی بات تمھارے دشمن کی جسکو ہم جانینگے
پس پاک اور خوش رکھو تم اپنے دلونکو ہمپر پس قسم ہی خدا کی کہ ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اُسیوقت متوجہ ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح
خالد بن الولید اور مسلمانون کیطرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجکو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس
بن عمرو الغسانی تھا اور واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرونسے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار
ملک شام کی اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا کرکے کہ ای سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اپنی راے بیان کرتا ہون پس کہا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بیان کر تو ای بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیرخواہ مسلمانونکا ہی پس کہا اُسنے کہ ای سردار جانو تم اس امر کو
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے فتح کیا ہی تمھارے ہاتھہ پر شام کے شہرونکو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیونکو اور باقی لشکر
انکا جاہونکے پیچھے ہی اور درمیان پہاڑ اور تنگ راہین اور دشوار گزار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ
شکار دیا اللہ تعالی نے انکو پس نہین باقی ہین اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانونسے پس گھیر و اور محاصر کرو تم اس قلعہ کو اور پھاگند
روم کرد ہونکو اور تاخت و تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہین ہی جو کافی ہوگا اُنکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے اور
کہا قسم ہی خدا کی راے یہی ہی اور مین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہی کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اُس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی
اسکو بھی فتح کرے اسواسطے کہ مجکو خوف اس امر کا ہی کہ اگر بڑھہ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھر یگا ہمپر لشکر روم کا بیچ حائل ہو جائینگے
درمیان ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہی اور بات اچھی کہی ہی پھر حکم کیا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پاپیادہ ہوے سوار اپنے گھوڑونسے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے کپڑونسے اور
ملے غلام اور سادات سب ایک ہین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے جو ایدیا ایک نے دوسرے کو ساتھہ اشعار کے
مسروق بن مالک الیادی نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا تھا مین نے شام کے قلعونکی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا اُن اُس دن
سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائیکی گردش کو ساتھ گردش چکی کے بیچ ڈالتی ہی اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہی اور نکلے ہم انکی طرف ابتدائی لڑائی مین
پکارتے تھے دلیران یمن اور رئیسان ربیعہ و مضر بعض انمین کے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے
جسطرف راہ نہ تھی پس جب بلند ہوے وہ قلعہ کیطرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرفسے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلواسیان اور عراوات کو اور
ہمارا ساتھی میرے بہت نزدیک نہین کے تھے پس جلدی ہوے ہم پشتونکی طرف اور رجوع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے
ہم ایسا کہ کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی خواری واسطے مسلمانونکے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس ملا ڈالا بعض ہمارے لوگ کو

اور سر توڑ ڈالے بعض کے پس جو لوگ مارے گئے پتھرون سے بروز محاصرہ قلعہ حلب کے نام اُنکے یہ ہین عامر بن الاسلع الرابعی اور مروان بن عبید
الرابعی اور مالک بن حمزہ علی الرابعی اور حسان بن حنظلہ الرابعی اور سلیمان بن رفاع العامری اور عطار بن سام الکلابی اور سراقہ بن مسلم بن عوق
العددی اور عاصم بن فاوح العددی اور مرہ بن سفیان العددی اور زید بن سیف العددی اور سواد بن مالک العددی اور سب وہ لوگ
جو اُسدن مارے گئے اُنمین چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے
مسروق بن مالک نے بیان کیا ہے کہ قسم ہو خدا کی بعد اس سانحہ کے برسون ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص پیر سے
لنگڑا تھا اور کوئی شخص ہاتھ سے لنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم اُنکو حلب کی لڑائی مین پس اُسیوقت کھڑا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانونسے کہ یکجا ہو تم میرے پاس رحمت کرے اللہ تم پر تا اینکہ یکجا ہوے مسلمان گرد اُنکے اور کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے
کہ اے لوگو ڈرو تم اُس سے کہ جسکے دن بحالت غفلت اور ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدونکو اور باندھو تم خستگی اُن لوگونکو جو زخمی ہوے ہین
پس دوڑے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوے عددی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانون کے اور نازل ہونے
سختی کے اُنپر پس کہا رومیون سے یوقنا نے کہ نہ پھرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہو حق مسیح کی کہ مکر و فریب کرونگا مین اُنکے
ساتھ ہو اُترونگا مین اُنکے لشکر کیطرف واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ راویون سے بیان کیا ہے کہ چُن لیا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے لوگونمیں سے اور ایک
رات کو حکم کیا اُنکو اُترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کے پیشرو نے بجانب لشکر مسلمانونکے اور آگ
روشن تھی لشکر کے کنارونمین پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانون کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ اُنکے لشکر کو کہ ٹھنڈی ہو گئی ہے آگ اُسکی
اور اسطرف سے مسلمان بادیہ مین کے مثل مراد اور بنی کعب اور عک کے تھے عبد اللہ بن صفوان العکی نے بیان کیا ہے کہ ہم اُس رات
مین ہتھیارونسے برہنہ اور مطمئن اور بیڈر رہتے تھے اپنے دشمن کیطرف سے بسبب اپنی کثرت کے اور غافل تھے نگہبان ہمارے پس نہین خبردار ہوے
ہم مگر رومیونکی آپس کی بول چال سے اور تحقیق کہ ناگہان دوڑے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبان مین اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے گرد و
غبار کو اپنے بیچ مین اور ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہین اور رکھا تھا اُنھون نے تلوار کو بیچ ہمارے گرانی ہم مین وہی شخص جو سوار ہوا اپنے
گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی بذات کیواسطے اور وہ نہین جانتا تھا کیونکر اور کہا فتنہ سختی مین ڈالا گیا ہو اور کیونکر رہائی پاویگا اور
کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانونکے لشکر مین اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر [illegible] اور دوڑتے تھے بجانب
خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار آپ پہونچو یوقنا مع اپنے لشکر اور ہمراہیون کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح
مع لوگونکے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سردار رومی نے کہ عرب پہونچے اور پکارا اُس نے پس آواز دی اور کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے
کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کو اسواسطے کہ عرب ہم تک پہونچ گئے ہین عبد اللہ بن جعفر
نے بیان کیا ہے کہ لیا اُنھون نے ہمارے لوگونمیں سے ایک جماعت کثیر کو [illegible] سوا اُنکے جو معرکہ کی جگہ مین مارے گئے اور وہ ساٹھ
آدمی تھے اور اکثر اُنمین سے قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے [illegible] اور طلب کرتے تھے قلعہ کو [illegible]
خالد بن الولید نے اس حال کو جانا کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس ملا اُس جماعت سے [illegible] اور رکھا اُنمین تلوار کو اور مار ڈالا اُنکو

پس جب پہونچے ہمراہی یوقنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کرلیا انکو پس جب ظاہر ہوئی صبح اور بلند ہوا آفتاب بلایا یوقنا
نے اُن پچاس آدمیونکو جو گرفتار ہوگئے تھے مسلمانوں سے اور مشکین اُنکی بندھی تھین پس نزدیک کیا انکو ایسی جگہ سے کہ دیکھتے تھے انکی طرف مسلمان
اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سبکے سب مارڈالے گئے رضی اللہ عنہم پس جب دیکھا ابو عبیدہ رض
بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار ابو عبیدہ رض کیطرف سے ہر مرد پر کہ نہ حوالہ کرے اپنی نگہبانی
کو دوسرے پر اور ہووے ہر مسلمان نگہبان اپنی جانکا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس اختیار کیا قوم نے احتیاط کو رومیونسے اور آمادہ ہوے
اُنکی لڑائی پر اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانونکے جسوقت جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا محاصرہ کرنیوالے ہین علاوہ برین
جاسوس اُسکے دن رات اُسکو خبرین پہونچاتے تھے اور بڑے جاسوس اُسکے عرب متنصرہ تھے حال ہین کہ ایکدن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا اور گرد اُسکے
بطارقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا انکو محصور ہونے نے اور دشوار گذرتا تھا اُسپر یہ امر کہ شہر کے لوگ جس کسی ایک کو اُسکے ہمراہیون سے
دیکھتا اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑ کر مسلمانونکے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کررہا تھا اپنے ساتھیونسے اپنے کام اور اس امر مین کہ دوبارہ کیونکر
اور کیا فریب اور مکر مسلمانونکے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعۃً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس اُسکا پس کہا اُسنے کہ اے بطریق اگر تجکو عربکے ساتھ مکر اور
فریب کرنا منظور ہے تو اسوقت ممکن ہے پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجکو کیا حال معلوم ہے اُسنے کہا کہ اہل عربکے واسطے رسد کے
پہونچانیوالے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہے وہانکے لوگونسے اور رسد اور دانہ چارہ عرب کا اُنھین لوگون سے
متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے اُنکے باربردارون اور خچرون اور جانورونکو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عرب کا ہے جو پرانے پوستین پہنے ہین اور اُنکے
ہاتھون مین بڑے اور پورے نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی ہین پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال
اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے ایکہزار سوار کو اپنے رؤساے قوم سے اور کہا اُنسے کہ درست کرلو تم اپنے سامانکو پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی
کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کردونگا مین عرب کی راہونکو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے پوشیدہ دروازہ کو اور روانہ کیا جاسوس اُنکے آگے
تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی حال مین تھے کہ ملا انکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے
بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے چرواہے کو جلدی گئے اُسکیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجکو کسی
عرب کا حال معلوم ہے اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اُسوقت کہ آفتاب زرد ہوا تھا اور وہ قریب یکسو کے ہین تیز رو گھوڑونپر اور اُنکے ساتھ اُونٹ
اور خچر اور جانور ہین بارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا اُس سے کہ تو مع جانوروں کے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے
لوگ عربکی صلح مین داخل ہین پس اسیوجہ سے ہم لوگ اُنسے نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو پیشرو اُن ایکہزار سوار کا تھا کہ جانا ہمنے
حال صلح اس جنگل کے لوگونکا جس سے ہم بیخبر تھے پس جلد کرینگے مسیح تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت ذہی عرب مین پس آگاہ کر تو
ہمکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے یورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیونکے
اور نہین متعرض ہوے وہ چرواہے سے یہانتک کہ صبح کے قریب پہونچ گئے مسلمانونکے نزدیک اور مسلمانونپر ایک شخص سردار تھے جنکا نام مناد رض تھا
بن ضحاک لڑائی تھا پس جب دیکھا مناد رض نے گروہ رومیونکو اپنی طرف آتے ہوئے متوجہ ہوے وہ بجانب مسلمانونکے اور کہا اُنسے کہ اے اولاد

فائدہ ذکر حیلہ یوقنا
کا ایکہزار سوار کو روانہ کرنا
واسطے مسلمانون کی
رسد کے اٹکانے راہ
... اور بند کرنی
مسلمانون کی اُٹھانا
اور شکست
سب مسلمانون کا
اور بھاگنا خالد بن الولید رض
واسطے مدد عوف
مسلمانون کے اور
مار ڈالنا اُن کا یوقنا
کے بطریق اور اُسکے
ساتھیون کو ۱۲

زنان عربیہ کے یہ ایک بطریق بطارقہ روم سے ہمارے سامنے آیا ہے پس لو تم جہاد کو اور صبر کرو سختی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا
مسلمانون نے رومیون پر پس درآیا اُنپر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور لوگونکے پس شدت کی مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے
مناد ش بن ضحاک اور غیلان بن ماسوران اور عطریف بن ثابت اور منیع بن عاصم اور کہلان بن مرہ اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور
بشیر بن سراقہ اور شیبہ بن الاستلع اور منہال بن الیشکر اور نجام بن عقیل اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور مناد ش بن شلیط اور ربیعہ
بن فارع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور عقال بن جابر اور سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن قارب
اور معیط بن عامر اور یہ سب قوم طے سے تھے اور منجملہ ایکسو کے تیس آدمی مارے گئے اور ہلاک ہوگئے رومی جانورون اور اونٹونکے جو مسلمانونکے ساتھ
تھے اور پھرے مسلمان بحالت شکست اُٹھانیکے پس اسیوقت متوجہ ہوے بطریق اپنے ہمراہیونکی طرف اور کہا اُنسے گراو دکم پوچھو انکو اونٹونسے
اور مار ڈالو انکو نیزونکی نوکونسے اور لیلوان جانورونکو جنپر رسد ہے اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہوکر ٹھہرو پہاڑ مین عربی آنکھونسے ورنہ اسیوقت
آویگے تمپر گروہ عرب کے مثل پہاڑ کے پس سختی ڈالینگے تمپر تاانکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلینگے ہم قلعہ کو اور بیٹھ رہو جاو ینگے پس اسیوقت قصد کیا
رومیون نے اونٹونکیطرف اور گرادیا اُس چیز کو جو اُنکی پشت پر تھی اور نیزے مارے اُنکے سینونپر اور لیا اُن جانورونکو جنپر رسد تھی اور پھرے پہنچے
پہاڑ کے ایک گاؤن مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن وہانپر اسلیئے کہ اُمید رکھتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا
اپنے واسطے نگاہبانونکو کہ نگاہبانی کرتے تھے اُنکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہے کہ مین اُسدن مسلمانونکے گروہ مین تھا جو
مارے گئے مناد ش چچا میرے اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور آپڑے او سختی مین ڈالا ہمکو گروہ رومیون نے پس جب دیکھا ہمنے اُنکی کثرت اور شدت لڑائی
ساتھ قلت اپنی تعداد کے پھرے ہم لوگ اپنے پیچھے کو پس آیا مین اپنے مسلمانونکے لشکر مین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے میرے تھے پس ڈرے ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی ہے توسط ہی مارے گئے قسم ہے خدا کی مناد ش اور مارے گئے اُنکے ساتھ
لوگ قبیلہ طے کے اور زبیدہ سے اور لیلیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے کہا کس شخص نے تمپر سختی ڈالی ہے خدا اُسکو
مار ڈالے اور اللہ تعالیٰ سے رومیونکو بسبب کوئی اُمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہے مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوائے اسکے کہ دیکھا ہمنے
ایک بڑے بطریق کو آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد اُنکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے
آئے پس ناگہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا اُنھون نے ہمارے لوگونکو اور لیلیا اُنھون نے جو کچھ ہمارے
ساتھ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا اُنسے کہ اے ابا سلیمان تمھین سے یہ کام ہے
اور تمھین باسامان ہو ایسے کامون کیواسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالیٰ پر اور تمپر بابت اسکے مین طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے سب کاموں میں
لو تم اپنے ساتھ سامانونکو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم ساحل کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم اُنلوگونکا جنھون نے مار ڈالا ہے ہمارے لوگون کو
اور طلب اور تلاش کرو تم انکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جا پڑو تم اُنپر اور لیلو بدلا مسلمانونکا اور جانو تم اس امر کو کہ مین نے مصالحہ کیا ہے
جنگل کے لوگون سے اور مین نہین توڑتا ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس پاؤ دیکھا مین یہ اتنا
قتل کی راہ کو بس ہم بہتر کرو اور دُور دکم اللہ تعالیٰ سے اُنکے معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس جلد گئے خالد بن الولید بجانب

خیمہ کے اور مسلح ہوئے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہاں جاتے ہو تم اے ابا سلیمان
کہا اُنھون نے کہ جلد جاتا ہون نہین اس کام کیطرف جسکا تمنے حکم کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالد
بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین اپنے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے
دشمن کی تعداد بہت ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اگر ہونگے وہ ایکہزار بس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالی
کے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہے ولیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایساہی
کیا خالد بن الولید نے اور روانہ ہوئے وہ مع اپنے ساتھیونکے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہ مین پس دیکھا اُنھون نے مردونکو کہ چھپے ہوئے ہین
اور گرد اُنکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولادونکے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اُنسے پس جب آئے خالد بن
الولید اُنکے پاس شور و فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو اُنکے ساتھ
تھا کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم
طلب کی خالد بن الولید نے اُنسے بیعلمی قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آپڑا ہمارے
ساتھیون پر اُنھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے جاسوس
تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ یہی دیکھی راہ اور
دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولید رض نے اپنے ہمراہیون سے کہ قوم نے جانا ہے اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور اُنکو تلاش
کریگا پس تجاوز کیا ہے اُنھون نے ہماری راہ سے تا کہ نہ آوے شب اُنپر پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کردو تم باگونکو پس ایسا
کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اُنکے آگے تھے اور لیلیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا اور مسلمان اُسکے
پیچھے چلتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا سوا اس راہ کے اور کوئی راہ بھی اُنکے قلعہ مین جانیکی ہے
اُسنے کہا نہین پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس بتحقیق فتحیاب ہوگے تم اُنپر پس اُترے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے جنگل مین اور وہ اُمید رکھتے تھے اور
راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اُسیوقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑونکے سمونکی تاریکی مین اور بطریق
آگے تھا اور لشکر اُسکے پیچھے تھا اور چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسیوقت نکلے خالد رض بن الولید گڑھے سے اور
ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خبر کسیکی
سوائے اُنکے بطریق بپیشرو کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہے اور سامنا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک بیساہ از تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو دو
آدھے کر کے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے انکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنمین سے
کسی نے اور سوائے جانور اُنکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکے آنیکی پس جب
قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ و تکبیر کہی اُنھون نے اور بیدار کیا
اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ و تکبیر کے اور آئے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھ زیادہ تین سو قیدی کے سات سو تھے

یا کچھ کم مقتولین سے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنی عوض مین مال دیوینگے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہی گردنین اُنکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانونکو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا اُنھون نے سب قیدیونکی گردنین مارنیکا پس ماری گئین گردنین اُنکی اور یوقنا اور ساتھی اُسکے اس امر کو دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین اُنکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اب وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری ناآزمودگی کی اور لے لیتے ہین ہمارے اونٹون اور جانورونکو اور بہتر یہ ہی کہ تم حکم کرو اپنے لوگونکو باسامان اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین پر ہر راہ مین تاکہ نہ ممکن ہو اُنکو نکلنا اُنکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو اُنکو جہانتک ہوسکے تمسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ جزاے خیر دے تمکو اللہ تعالیٰ اے ابا سلیمان تمھارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح پڑھائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اور متوجہ ہوے وہ نامی اپنے ہمراہیونکی طرف اور بلایا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل العدوی اور قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن مسروق کو پس متفرق کردیا اُنکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا اُنکے لینے اور ضیق مین ڈالنے راہونکا یوقنا پر پس ایساہی کیا اُنھون نے اور شدت کی اُنھون نے اُسکے اوپر تنگ گیری مین تاآنکہ اگر اُڑتی اُسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کرلیتے اُسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ اُنکے گھیر لینے کا رومیونکو اور بیقرار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا اور ارادہ کیا دور پڑنیکا اُنسے اور قلعہ سے تاآنکہ پاوین وہ اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع ایسی جہت کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے پس نہ ہوگئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور یوقنا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اُسکے دروازہ کو اور ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈراتے ہین اُسکو ہمسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون ای ابا سلیمان اس امر کی کہ گھومو تم ہمارے لشکر مین اور آزمایش کرو تم لوگونکے کام کی پس شاید دریافت کرو تم دشمنان خدا کے جاسوسونپر پس سوار ہوے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگونکو گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود اُنکے ساتھ تھے اور حکم کیا اُنکو اس امر کا کہ قبضہ کرلیوین وہ ہر اُس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون پس اُسی حالمین کہ خالد بن الولید گشت کررہے تھے کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک مرد کو عرب سے اور اُسکے سامنے ایک کمل تھا جسکو وہ الٹتا پلٹتا تھا پس خالد بن الولید اُسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ ای برادر عربی تو کس عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین اکمرد ہون یمن سے خالد بن الولید نے کہا کہ کس قبیلہ سے ہی پس ارادہ کیا تھا اُسنے بیان کرنیکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالیٰ نے امر حق کو اُسکی زبان پر اور کہا اُسنے کہ قوم غسان سے ہون پس جب سُنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا قبضہ کرلیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہی اور تو دشمن کا جاسوس ہی اُسنے کہا کہ مین نصرانی نہین تحقیق مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اُسکو لیکر بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا اُنسے کہ ای سردار تحقیق متعجب کیا ہی مجکو اس شخص کے کام نے اسو سطے کہ مین نے اُسکو سوا اسدن کے اور کبھی نہین دیکھا ہی اور یہ کہتا ہی کہ مین قوم غسان سے ہون اور بیشک وہ عبادت کنندگان صلیب سے ہی

ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد رض بن الولید نے کہا کہ کیونکر اسکی آزمایش کروں ابو عبیدہ رض بن الجراح نے
کہا کہ آزمایش کرو اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہی ورنہ عرب متنصرہ سے ہی خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ اے
برادر عربی اُٹھ کھڑا ہو اور دو رکعت نماز کی پڑھ اور پڑھ اُسمین قرآن شریف کو باآواز بلند پس نجانا اُس شخص نے کہ کیونکر اور کیا پڑھے پس کہا خالد بن الولید
نے اُس سے کہ تو قسم ہے خدا کی جاسوس ہی ہمپر پھر پوچھا اُسکے حال کو تب اقرار کیا اور کہا اُسنے کہ مین جاسوس ہون تمپر تب کہا خالد بن الولید نے کہ تو
اکیلا ہی اُسنے کہا نہین بلکہ ہم تین شخص ہین کہ مین ایک اُنمین کا ہون اور دو شخص پھر گئے ہین جانب قلعہ کے تاکہ تمہاری خبر پہونچادین وہ یوقنا کو اور
مین ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اس امر کے جو اُن دونونکے پیچھے تم مین واقع ہوا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجھکو دو کامونسے یا مارے جانے
یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجھکو دوست تر ہی کہ سوائے اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہین ہے غسانی نے کہا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور
گواہی دیتا ہون اس امر کی لا اله الا الله محمد رسول الله پس رجوع کیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر چار پانچ مہینہ گھیرے رہے
وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہین گذرتا تھا اُنپر کوئی دن مگر یہ کہ لڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت مین اور دیر ہوگئی ابو عبیدہ بن الجراح نے خط لکھنے مین
امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنہ کو پس لکھا عمر رض نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم الله الرحمن الرحیم من
عبد الله عمر الی عامله بالشام ابی عبیدة سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه صلی الله علیه وآله وسلم یا ابا عبیدة عظمت
ما یصیبنی بابطاء کتابك عنی وانقطاع خبرك یکثر همی وقلقی وضنی جسدی علی اخوانی المسلمین ومالی لیل ولا نهار الا وقلبی عندکم وکم
فالمیات منکم خبر ولا رسول فان عقلی طائر وفکری [illegible] لا تکتب الی الا بالفتح والغنیمة واعلم یا ابا عبیدة [illegible]
علیکم کقلق المراة الحنة علی اولادها فاذا قرات کتابی هذا فکن للاسلام والمسلمین جنة والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته
اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط اُنکے پاس پڑھا اُسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانونکو بلند آواز سے پھر کہا کہ
اے گروہ مسلمانونکے ہر گاہ امیر المومنین رض تمہارے واسطے دعا کرتے ہین اور تمہارے کامونسے راضی ہین پس تحقیق الله غالب و زبردست مدد کریگا
تمہاری تمہارے دشمنونپر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم الله الرحمن الرحیم لعبد الله امیر المومنین عمر بن الخطاب من عامله
بالشام ابی عبیدة سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه محمد صلی الله علیه وآله وسلم تسلیما کثیرا کثیرا واعلم یا
امیر المومنین ان الله عز وجل ولله الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شننا الغارة علی العواصم وقد فتح الله مدینة حلب صلحا [illegible]
من فی قلعتها وهم خلق کثیر مع بطریقهم یوقنا وقد کادنا مرارا وقتل منا رجالا رزقهم الله الشهادة علی یدیه [illegible]
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم والله من ورائه بالمرصاد وقد عزمت الرحیل عن محاصرة الی البلاد التی بین انطاکیة و
حلب وانا منتظر جوابك والسلام علیك وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته اور لپیٹا خط اور مہر کی اُسپر اور دیا اُسکو دو شخصونکے
ساتھ اپنے ساتھیونسے ایک اُنمین سے عبد الله بن قرط الیمانی اور دوسرے جعد بن جبران الیشکری تھے پس وہ روانہ ہوئے اور دونون دن رات ایک

جلد چلنے تھے دن اور رات کو اور لی اُنھون نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی اُنھون نے چلنے مین یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض حقان کو صدکا صدکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تیما کے پس جب پہونچے وہ دونون وہان سامنے آیا اُنکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اُسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوے تھا رکاب مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے اُن دونونکو قصد کیا اُنکی طرف کا پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہے اُسنے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن جیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور اُنکے لوگون کو ڈرنا نچاہیے اور نہین ہے اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہے شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب قریب پہونچا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اُسنے اُنپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہان سے آتے ہو اور کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے ہین بجانب امیرالمومنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہے کہ ہم تم کو بہ ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیرالمومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے تم دونون کو جنگل کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوے اور اُسیوقت دکھائی دیے گروہ اور اونٹ آتے ہوے اور پہلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا اُنکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوئی بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمرؓ کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے اور بلند کیا دونون ہاتھونکو طرف آسمان کے اور کہا اللھم کف المسلمین شر کل ذی شر پھر حکم کیا منادی کو کہ پکار دیوے لوگونمین الصلوۃ جامعۃ پس جب یکجا ہوے لوگ پڑھکر سُنایا اُنکو حضرت عمرؓ نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین پہونچ چکے تھے خط کو تا اینکہ آے اُنکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے ردمان اور سبا اور مارب سے اور انکا ایک درخواست کرتے تھے وہ حضرت عمر سے اپنے روانہ کرنیکی بجانب شام کے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اُنھون نے کہا کہ ہم سب قریب چارسو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اُنپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل ہین جنکے پاس سواری نہین ہے پس اگر منگا دیوین امیرالمومنین سواریونکو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگونکو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون تک پس کہا اُنسے حضرت عمرؓ نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ایکسو چالیس ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام اُنھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہے اُنکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسیوقت بلایا حضرت عمرؓ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ بمال صدقات کیطرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سوار ہو دین اُنپر اور لاد لیوین اپنا سامان توشہ اور کھانیکا اُنکی پشتون پر پس جلدی کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور لائے شتر اونٹ
در سپرد کیا اُن لوگونکو اور کہا اُنسے کہ لو تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر بجانب اپنے بھائیونکے اور جلدی کرو تم بطرف لڑائی اپنے دشمن کے
پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فقد ورد علی کتابک
مع رسلک فسرنی ما سمعت من الفتح والنصر علی عدائکم وبمن قتلہ اللہ من الشہداء وما ذکرت من انصرافک الی البلاد ما بین حلب
وانطاکیۃ فکلا القلعۃ ومن فیہا فما ھذا ایرانی اتترک رجلا قد اخذت ذیارۃ وملکت مدینتہ ثم ترحل عنہ سیبلغ الخبر الی
جمیع النواحی انک لم تقدر علیہ وکلا وصلت الیہ فیضعف ذکوک ویعلو ذکرہ بما صنع ویطمع فیک من لم یطمع وتجری علیک اخبار
الروم وجمیع من فی الشام خاصتھم وعامتھم ویرجع الیک جیوشھا وتکاتب ملوکھا فی امرک فایاک ان یترح حتی یحکم اللہ وھو خیر الحاکمین
فبث الخیل فی السہل والسعۃ واوقفہا فی المضائق والجبال وبین المعرات الی حدلا والفرات ومن صالحک منہم فاقبل صلحہ
ومن سالمک سالمہ واللہ خلیفتی علیک وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت کتابی ھذا واھل مشارق الیمن فمن وھب نفسہ اللہ تعالیٰ
راغبہ فی الجہاد فی سبیل اللہ منہم عرب وموالی وفرسا ورجالۃ والمدد یلیک متواتر ان شاء اللہ تعالیٰ
پھر لپیٹا خط اور مُہر کی اُسپر اور دیا عبد اللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن جبران تھے اور قوم مسلمان کوشش کرتے تھے اپنے چلنے
مین اور سول اسکے پوچھتے تھے وہ لوگ عبد اللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی رومیون کا تا اینکہ
پوچھا اُنہون نے حال قیام گاہ مسلمانونکا اور یہ کہ لشکر اُنکا کہان ہی پس کہا اُنسے عبد اللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان مع سردار اُسکے
قلعہ حلب کو گھیرے ہوے ہین اور اُس مین ایک شخص معزز بن روم سے ہی اور اُسکے ساتھ گبران ہمراہی اُسکے ہین کہ پناہ لی ہی اُس نے
بیچ اصل قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ ای ابن قرط کیا سبب ہی کہ وہ مسلمانونکے ساتھ مصالحہ نہین کرتے ہین جیسا کہ اُسکے اور
ساتھیون نے مصالحہ کیا ہی پس کہا عبد اللہ بن قرط نے اُنسے کہ ای گروہ عرب کے ہمنے نہین دیکھا ہی بعد لڑائی یرموک کے کسی مرد کو
بہادر اُس شخص سے بیشک تحقیق مار ڈالا اُسنے لوگونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرونکو اور وہ آپڑتا ہی مسلمانون کے اطراف لشکر پر بوقت
غفلت مسلمانونکے پس مار ڈالتا ہی اُنکے لوگون کو اور لوٹ لیتا ہی اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہی اپنے قلعہ کی طرف اور وہ کبھی اندھیری
راتون مین بطلب و تلاش رسد لانیوالون کے جاتا ہی پس جا پڑتا ہی اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہی اُنکو اور لے لیتا ہی سب جانور اور رسد
و توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہی اپنے قلعہ کو اور یہ لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے اور سبب اُسکا یہ ہی کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے
ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے یہ بیان کیا ہی کہ منجملہ اُن لوگونکے جو سنتے تھے کلام عبد اللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان بنی طے
اہل کندہ سے تھا جنکا نام دامس تھا اور کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھا اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن
بڑا تنومند مانند درخت کے تھے اور جسوقت سوار ہوتے تھے وہ بڑے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرونسے زمین پر اور وہ بڑے شہسوار اور شجاع
جوانمرد مشہور ہو گیا تھا ذکر اُنکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور حضر موت اور جبل بہرہ اور ارض تہامہ اور ڈرایا تھا

اُنھون نے جنگل والونکو اور لوٹ لیا تھا مال آبادگانونکا اور باایہمہ نہین پاتے تھے اُنکو اصیل گھوڑے اور اہل عرب جسوقت اُنکا ذکر اپنی
مجلسون مین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اُنکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سُنا وامس ابوالہول نے ذکر یوقنا اور اُسکے کامونکا مسلمانون کے
ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا اُنھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہو اے برادر عربی پس قسم ہے
خدا کی کہ ہرآئینہ ایسی کوشش کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو میرے ہاتھون پر پس جب سُنا عبداللہ بن قرط نے
کلام ابوالہول کا دیکھا اُنکی طرف گوشۂ چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہرآئینہ خواہش کی
تمھارے نفس نے ایسی اُمید کی کہ نہ پہونچوگے تم اُسکو اور ایسی چیز کی کہ نپاؤگے اُسکو افسوس ہے تمپر آیا نہین سُنا ہے تمنے کہ شہسوار ال
مستمین اور دلیران موحدین سب کے سب اُسکو گھیرے ہین اور اُسکے ساتھیون سے لڑتے ہین وباایہمہ کوئی کچھ اُسکا نہین کرسکتا
تحقیق کہ اور قریب کیا ہے اُسنے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہے زمین کے زبردستون پر پس جب سُنا وامس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط
کا خشمناک ہوے وہ اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہے مجھپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہرآئینہ ابتدا کرتا مین
تمھین سے پیشتر اُسکے پس احتیاط کرو تم لوگ اُسکے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو اُن
لوگون سے جو موجود ہین میرے گھر والون سے اور اُس چیز کو جو گذرگئی ہے میرے کامون سے جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور زنگی مین لڑائی
مین سے کتنے لشکرون سے لڑا ہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہے مین نے اور کتنے گروہونکو ہلاک کردیا ہے مین نے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج
کی ہے مین نے اور ڈرانیوالی جگہون مین در آیا ہون مین اور بہت لوگونکو مارڈالا ہے مین نے اور بہت مالونکو لوٹ لیا ہے مین نے اور بہت جنگلون کو
قطع کیا ہے مین نے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے
اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ و عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالے بہادر کی پھر چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابوالہول کو حالت خشم اور
غصہ مین اور روانہ ہوے وہ آگے لوگونکے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی نرم کرو تم اپنے نفس کو اسواسطے قسم ہے
خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنیوالے ہو کہ دور اُس سے نزدیک اور امر سخت اُسپر آسان ہوجاتا ہے اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہے کہ نہین ڈرا سکتے ہین
اُسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتے ہین اُسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہے تو ابتدائے لڑائی کو پہونچتا ہے جس جگہ کو طلب کرتا ہے اور نہین چھوٹتا ہے
جو بھاگتا ہے پس کہا عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہے تعریف اور توصیف کو اور مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے
اللہ تعالیٰ اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے پھر کوشش کی قوم نے چلنے مین تاآنکہ آئے وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے پاس اور وہ اُترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے
تو مسلمان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارونکو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کہی اُنھون نے
اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال کیا اُنکا ابوعبیدہ
بن الجراح نے اور سلام کیا اُنپر اور سلام کیا اُنھون نے ابوعبیدہ بن الجراح پر اور اُترے ہر قوم اپنے ٹھکانون اور گردہ مین اور یوقنا کا یہ حال تھا
کہ باایہمہ وہ ہر رات کو بھیجتا تھا مسلمانون کیطرف اپنے لوگونکو اور ڈالتا تھا اُنپر لڑائی کو اور سبب یہ تھا کہ نہین لڑتا تھا وہ مسلمانون سے

مسلمانون نے جب دیکھا آنیوالے تاپس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون نے وقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون نے غفلت مسلمانو مین دل وقع ہوتا تھا اسکا حالت غفلت مسلمانو مین نکلنا اسکا اور اکثر نکلنا تھا اپنے قلعہ سے مگر رات کو اور اکثر نکلنا اسکا حالت غفلت مسلمانو مین دل وقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون نے
اِس رات مین خود دیکھا اُنھون سنا اور ہنس اور نہان اور حضر موت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوے واس
بی طریف کی طرف جنکے پاس وہ اُترے تھے اور کہا اُنسے کہ تم کو قسم ہی خدا کی یا الضرر محاصرہ کرنیوالے سے ہوا اُنھون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہی
واس نے کہا کہ دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہی اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہی جو ڈرادے تمکو اور نہ لشکر
تمھارے سامنے ہی جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہی اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہی اُنھون نے کہا کہ اے ابو الہول
ملک اس قلعہ کا گبر منحوس بدفال ہی کہ اُمیدوار رہتا ہی ہماری غفلت اور ناآزمودگی کا اور آپڑتا ہی ہمارے کنارون پر پس مار ڈالتا ہی وہ
ہمارے لوگونکو اور آتا ہی ہماری امن کی جگھو نمین پس اس حالت مین کہ واس بات چیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اُسیوقت ایک بڑا
شور واقع ہوا اطراف لشکر مسلمانون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے واس اور آنحالیکہ نکال لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے
پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا اُس جانب کو جس طرف آواز سُنی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس نوم ہو قنا تھا جمعیت پانسو سوار دلیر
اور گرامی کے اور پایا تھا اُسنے غفلت کو مسلمانون سے جب دیکھا واس نے رومیونکو جا پڑے اُنکے دلیرون کے بیچ مین اور وہ
اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اُنکے مضمون مین اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طریف
سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اس شخص کو جو اُترا ہی سپر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور واس
جو کرتے تھے اُنہر اور پیچھا کیا اُنکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرف سے تمپر
نہ پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے کہ اے ابو الہول سردار قسم دیتے ہین تمپر اور ہمپر پھر نکی پس پھرو تم رحمت کرے
الله تعالیٰ تمپر پس پھرے واس اپنی قیامگاہ کیطرف اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہونکی جانب اور قوم کندہ مبتلا ہوے آزمایش نیک
مین تھی اور لوگ خوش ہوے رومیون کی ہلاکی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز پڑھی واسطے
اُنکے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی الله عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے
سامنے مگر چند مسلمان اور رئیس اُنکے پس ذکر کرتے تھے آپسمین رات کے سانحہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے الله
سردار کو تحقیق دیکھا مین نے رات کیوقت قوم کندہ کو مبتلا ہوے آزمایش نیک ہوے تھے اور دلیری اور ثابت قدمی کی تھی اُنکے دلیرون نے
اور مدد کیا اُنھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہی خدا کی اے ابا سلیمان تحقیق یاری اور مدد دی
لوگونکو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مین نے سُنا تھا اُنکو کہ کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک کوشش کی واس ابو الہول
نے اور نہین دیکھا مین نے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے ہوے ایک شخص روساے قوم کندہ سے سامنے
ابو عبیدہ بن الجراح کے جنکا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب الکندی تھا پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے الله تعالیٰ سردار کو
واس ابو الہول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہی اور واس ایسے شخص ہین کہ عاجز کر دیتے
ہین لوگون کو اور ڈراتے ہین دلیرونکو اور رسوا کرتے ہین بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہین ڈراتی ہی اُنکو جماعت اور نہین

دشوار گذر تہا ہی اُنپر تاخت وتاراج کرنا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سُنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا اُنکے غلام دامس
کے باب مین پس کہا خالد رضؓ بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مین نے سُنا ہی ذکر اُنکا اور آگا
کیا گیا ہون مین اُنکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہی مجکو ایکمرد نے جسکا نام عمرو بن عنبر الہری ہی اس امر سے کہ دامس نے تاخت کی تھی اُنپر تنہا اور
کنارے دریا کے تھے اور دامس نے ایسا مکرو فریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اُنکو اُس مکر سے تا اینکہ تنہا لیلیا تھا تمام جا
اور جو کچھ اُنمین تھا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور دامس درپے طلب اُنکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور ڈ
ڈرتی تھی اُنسے اور اُنکی بُرائیون او سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال اور اولاد اور جانورونکے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے
بخوف اُنکے مکر کے اور دامس پوچھتے تھے اُنکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا دامس
اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنیکے قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نہین نکلا اُنمین سے کوئی شخص دامس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ
آگاہ تھے شہرونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوے دامس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور
اُٹھالیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے دامس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ ا
خیمہ سے اور پشتوارہ اُنکے سرپر ہی آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور کہا اُنسے کہ کہانتک جاؤگے ای ابو الہول اور یہ کیا چیز ہی جسکو ہم تمہ
ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابو الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار
کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہی ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری راے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ
ستر مرد ہین پس شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اُنپر لیوے وہ اپنے ساتھ کچھ کپڑونکو نہین سُنا ہی ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے
کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار لونڈی تہی حساس کے حضارمہ سے اور حضرموت کے ایک گانو مین رہتی تھی جسکا نام سفل تھا او
دامس اُسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال در اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین برا جانتے تھے اُس مال کو
اور اُسکے واسطے تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس
جاتے ہین پس کہا اُنسے دامس نے کہ قسم ہی خدا کی جو تم گمان کرتے ہو وہ جھوٹھ ہی اور قریب جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو
قریب تر واقف ہوجاؤگے تم اس معاملہ سے پس پھری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوے دامس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک
اونٹنی اُنکے اونٹونسے اور کوچ کیا اُسپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پشتوارہ کو پالان اونٹنی
اور چلے وہ ایک دن اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیری سواری بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان اور باندہا اسبا
اور باندہ دی اُسکی باگ اُسمین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندہی چرتی تھی پھر چھپ رہے وہ درمیان پتھرونکے اور تھے قریب قوم سے
اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دوڑے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس بچ
اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات دیکھا قوم کی آگ روشن کا
پھیرا اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم اور اُس زمین درخت طلح اور کنارے کے تھے پس

بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اُن درختون مین تاکہ نہ چرے وہ پس سنین قوم آواز اُسکے چرنے اور کف نکالنے کی پس جب باندھ دیا
اُسکو گئے وہ بجانب اپنے پشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُسمین سے آزار بندونکو اور لیلیا درختون کی شاخون کو اور لیتے تھے ہر لکڑی کو
بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھرون کے پھر ڈالتے تھے اُسپر
ازار کو اور ایسا ہی کرتے تھے تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھرون کے دروازون اور خیمون کے پھر
لٹکایا اُنھون نے اپنی تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سُرخ ارغوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمین متفرق کر دیا تھا کپڑون کو لکڑیون پر
اور قصد کیا گروہ کا اور گھومے گرد اُنکے خیمون کے اور فکر کی اُسکے کام مین کہ کیونکر حیلہ کرین اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی
اُنکو آفتاب کے نکلنے تک پھر روانہ ہوے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ مین تھی پس جب نزدیک ہوے اُنسے
آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری مین ابو الہول ہون پس بتحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور لیے گئے تم خشکی اور دریا کیطرف سے
پھر پکارتے تھے کہ اے آل طریف اے آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانون مین بھول گئے اپنے تئین مرد اُنکے اور چلائین عورتین اُنکی
اور نکل بھاگی قوم اُنکی سامنے سے ہو کر گھرون سے بجانب پہاڑ کے اور دامس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے اُنکو شجاعت والا کی
بعض نے بعض کو اور پھرے اُنکی طرف درآنحالیکہ وہ لڑتے تھے دامس سے اور اُمید کی تھی اُنہین بسبب اسکے کہ اُنکو تنہا دیکھا تھا اور
اُنکے پیچھے اور کسی کو نہین دیکھا پس در پے طلب اُنکے ہوے پس دامس حملہ کیتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے اُنکے اور مار ڈالتے تھے ایک مرد کو بعد
ایک مرد کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی اور سختی کو چاہا اُنھون نے کہ سبقت کر جاوین وہ دامس پر بجانب بلند زمین کے تاکہ
ڈر آوین اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دامس نے اُنکی طرف کہ نزدیک ہوے ہین وہ اُن لکڑیون سے جنپر شلوارین اور کپڑے تھے ڈرے
اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اُمید کرینگے اُنہین اور واقف ہو جاوینگے دامس کے مکر و فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے اُنکے سامنے
تاکہ سبقت لیجاوین اُنپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اور ہو گئے آگے اُنکے پھر آئے وہ لکڑیونکی طرف درانحالیکہ کلام کرتے تھے اُنسے گویا
کہ وہ کلام کرتے تھے لوگونسے اور وہ کہتے تھے اے آل طریف اے آل کندہ آگئی ہے تمپر اے قوم قصد کیا ہے تمھارا لوگون نے پس حملہ کرو تم اُنپر پس جب حملہ
تونے نگاہ ہونکو وقت آواز دینے دامس کے اونچی زمین کیطرف پس دیکھا اُن لکڑیونکو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر
مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اُٹھائی اُنھون نے درانحالیکہ پھر نیوالے تھے بجانب دریا کے پس پکارتے تھے دامس کہ اے قوم قسم دیتا ہون مین
ہر مرد کو تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ اُٹھے اپنے مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھر
قوم پھر اپنی پشتونکی طرف دوڑتی تھی کسی نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لیلیا تھا اُسقدر اسباب
اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہو سکا اور پھرے ابو الہول بجانب گروہ کے پس نہین پایا اُنہین مگر غلامون اور لڑکون اور مرد ون و زنان پیر کو
پس حکم دیا دامس نے غلامونکو نزدیک جانے اور لینے اونٹونکے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹونکی پشت پر پھر مشکین
باندھین غلامونکی اور اُٹھا لیا جو کچھ گروہ مین تھا اور روانہ ہوے بارادہ اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور چھوڑ دیا اُن لوگونسے اور
گذرے اور گئے مثل ہولے تند کے اور لیلیا شلوارون اور کپڑونکو پھر آئے لوگونمین اور روانہ ہوے یہانتک کہ پہنچے اپنی قوم کے گروہ مین پس تعجب کیا

عرب نے اُنسے اور اُنکے کامونسے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوئے سراقہ بن مرداس
الکندی کیطرف اور کہا اُسنے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھونمین اُنکو اور سُنونمین کلام اُنکا پس کچھ دیر نہین ہوئی تھی کہ سُراقہ لائے
اُنکو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھون نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ مین نے
عجیب و غریب تمھارے حالات سُنے ہین اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق اُن کامونکے ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگونسے اور جانو تم اس امر کو کہ تم اور
تمھاری قوم لڑتی تھی زمین نرم مین نہین پہچانتے تھے تم پہاڑون اور قلعون کو اور تحقیق درآئے تھے اور ڈالی تھی تمنے رات کو دشمن خدا پر بڑی
سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس بطریق یوقنا سے پس کہا دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو
مین نے تاخت کی ہے قوم پر اور کئی مرتبہ لیلیا ہے مین نے اُنکے مالونکو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے پتھر والے ہین اور یہ پہاڑ نہین مضبوط
اور باز رکھنے والا ہے اُن پہاڑون سے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا ہون پس آیا کہتا ہے تمھارا دل تمسے اس قلعہ کے
باب مین کسی امر کو پس کہا اُنسے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب مین آیا تمھارے یہان ساتھ گروہ کے
دیکھا تھا مین نے اثناء راہ مین ایک خواب کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا
خواب تمنے دیکھا ہے دامس نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا مین چلنے والا ہون بیچ نشان قدم کے زمین پر در آنحالیکہ مین کوشش کرنیوالا
ہون بطلب اپنی قوم کے اور گویا مین جدا ہو گیا ہون اُنسے اور سبقت کر گئے ہین وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اُنھون
نے ایک قوم پر پس اُس حال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہونچ گیا مین اُنکے پاس پایا مین نے قوم کو ٹھہرے ہوئے
اور وہ متحیر ہین نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا مین نے اُنکو کہ اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے
سے پس کہا اُنھون نے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ مین کہ نہین ہے ہمارے واسطے
اُسمین کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مین نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ مین پس کہا
اُنھون نے افسوس ہے کہ نہین راہ ہے اُس مین پس کہا مین نے کہ یہ کیونکر ہے اُنھون نے کہا کہ اُس مین ایک بڑا اژدھا ہے اسواسطے
کہ آگ نکلتی ہے اُس کی سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اس پر نہین پس کہا مین نے اُن سے کہ اے قوم تلاش
کرو تم کسی راہ کو اُس کی پشت کے پیچھے سے پس کہا اُنھون نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بڑائی
اُس کے ڈیل کے پس چھوڑا مین نے اُنکو اور تلاش کیا مین نے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا مین نے مگر
ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس در آیا مین اُس مین پس نہین مالک ہوا مین اُس کا مگر بعد مشقت کے پس
برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا آنکہ آیا مین بجانب اژدہے کے اُسکے پیچھے سے پس مار ڈالا مین نے اُس کو پس قریب ہوئی
مجھسے قوم میری اور تبعیت کی اُنھون نے میرے نشان قدم کی پس نہین پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے
پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اُنھون نے اژدہے کو مرا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ بیدڑ تھے
اپنے دشمن سے پھر بیدار ہوا مین در آنحالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا

تمنا اور بہتر ہوگا ای دامس اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تعبیر تمھارے خواب کی خوشی ہی واسطے مسلمانون کے اور زیان کاری ہی واسطے
ہمارے دشمنون کے پس کہا دامس نے کہ ای سردار یہ کیونکر ہی پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور پکار کے کہا اپنی
بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصرہ لیا نا بالظفر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہی پس نزدیک آوے وہ تا کہ سُنے وہ اور جو شخص مجھ سے
نزدیک ہی پس سُنے وہ اسواسطے کہ بیچ بیان خواب دامس کے عبرت ہی اُسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہی اُسکو جو نصیحت قبول
کرے پس آئے مسلمان دوڑتے ہوے اُنکی طرف بحالت خوشی کے اور سُننے والے تھے اُنکے کلام کے پس جب یکجا ہوے
مسلمان آگے اُنکے پس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے بتحقیق اللہ پاک اور بہتر ہی کہ اُسی کیواسطے خاص تعریف ہی
وعدہ فرمایا ہی ہم سے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالے
اپنے وعدہ کو اپنے انبیائے سے خلاف نہین کرتا ہی اور مین نے یہ نذر کی ہی کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی
اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی مجکو اور اب گذرا ہی میرے دل مین اور در آیا ہی یہ امر
کہ بتحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اُنپر جو اُسمین ہی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور سبب قوت اللہ بہتر اور بزرگ کے سبب سے
ہی راہ بتائی ہی مجکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اپنے ہاتھ سے گٹا ہاتھ دامس کا اور کہا
اُنسے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بیان کرو اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہی تمنے خواب مین پس اُٹھ کھڑے ہوے دامس ابو الہول
اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھی ہین اور بیان کیا اُنسے تمام خواب اول سے آخر تک پس جب فارغ ہوے
وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح رض کی طرف اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار بتحقیق سُنا ہی ہمنے قول اسکا
پس تعبیر اُسکی کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا اُنھون نے ذکر کیا ہی کہ دیکھا
اُسکو بلند اور دشوار گذار وہ بیشک دین اور سُنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور وہ اژدہا جسکو دیکھا اُنھون نے اور ڈراگئی ہن
ڈرائے وہ اُسپر پس کوئی امر ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اُسکے ہونیکو اُنکے دونون ہاتھون پر کہ خوش ہونگے مسلمان اُسکے سبب سے
راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پھر کہا اُنھون نے کہ ای سردار پس تم کس چیز کا
حکم دیتے ہو اُنھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین پھر اُٹھانے
سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے از روے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے اپنے مکانون کی
طرف نگاہ رکھے تمکو اللہ تعالی اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبحکو بجانب تمھارے
دشمنون مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور راے سواے اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنیکو
بھلائی سے اور مشورہ کرنے مین اُن لوگون سے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتری کی دیوے
اللہ تعالی تمھاری راے کو ای سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمھارے دشمنونپر وہ سُننے والا دعا کا ہی پھر متفرق ہوے وہ سب لوگ اپنی قیامگاہونکی طرف

ور مصروف ہوے اپنے کام مین پس کوئی تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی
اور تیمارداری کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف تھے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُسسے کہ ای بندۂ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا رائے ہی اور کون حیلہ اور
فریب تمھارے نزدیک بکار آمد ہی پس کہا دامس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گروہونکو اور باز رکھتا ہی آنیوالے اور طلب کرنیوالے کو
نہ فائدہ کریگا اُسکے لوگونمین محاصرہ کرنا اُسکا در تنگی مین پڑینگے پینے لیکے لڑائی سے سوائے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہی جسکو
مین کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے ہونیکی اُنپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ہلاکت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین
اور گھر اُنکے پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ ای دامس وہ کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو
تم جانتے ہو اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رائگان کرنے مین بُرائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو ہوتی ہی بہتری
اور نیکوئی اُسکے ہاتھ مین پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا
دامس نے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیون کے اور اُترو تم سامنے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری طرف سے
ہیبت اور خواہش لڑائی کی اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے کرنیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا
اللہ تعالی نے اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی
کو کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے
ہتھیارونکو اور ڈرایا دشمن خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا
اُنکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو لیکے دلونمین یہانتک کہ گھبرا گئے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور سے گئے بعض
اُنمین کے بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپسمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین
اسواسطے کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رائے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے
مسلمانونپر پتھر اور تیر اُنکو اور ایکدن اور رات اسیطرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے
سینتالیس[۴۷] دن اور باینہمہ دامس ابو الہول سب مکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہ پہونچائی پس بعد سینتالیس[۴۷] دن کے
آئے دامس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان
خدا پر پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور اُمید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ کے فتحیابی اور غلبہ کی
اپنے دشمنونپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کیا ہی دامس نے کہا کہ ساتھ کردو تم میرے اپنے رؤسائے قوم سے تیس[۳۰]
مردونکو اور حکم دو اُنکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رائے پر
ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگا پس ساتھ کیا اُنکے تیس[۳۰] مردونکو سواران مسلمین سے تاآنکہ جب حاضر ہوے وہ لوگ مجمع
ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنسے کا کہ گروہ مجاہدین نے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون مین تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنیکا

ذکر حیلہ و فریب دامس ابو الہول کا بابت فتح قلعہ حلب کے اور کلمۂ ذکر حیلہ و فریب دامس ابو الہول کا

حکم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین نے اسوجہ سے اُنکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب و نسب مین اور نہ وہ بڑے
صبر کار اور سخت لڑنیوالے اور خصومت کرنیوالے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات نہ کہے کہ مین نے سردار کیا تمپر ایک غلام کو اندوے
ناچیز جاننے کے اور مین بقسم خدا کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے ذمہ نہوتا تو مین سبکے پہلے اُنکے ساتھ تمھاری جماعت مین جاتا اور
مین اللہ تعالیٰ سے اُمید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمھارے ہاتھونپر پس متوجہ ہوے وہ سب ابوعبیدہؓ بن الجراح کی طرف اور
کہا اُنھون نے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو ہم لوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمھاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور چاہنے مرتبونکے
تمھارا کلام پہلے ہی ہمارے دلونمین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمھارے مطیع اور تمھارے سامنے ہین اگر سردار کردو تم کسی گبر بے ختنہ بریدہ کو تو ہم تمھاری
رائے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہمنے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی دین اور نگہبانی مسلمانونکی اور ہم مطیع حکم ہین اللہ کے
پھر تمھارے اور اُس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرحکے لوگونسے وہ ہو پس خوش ہوے ابوعبیدہؓ بن الجراح اُنکی گفتگو سے اور اعتماد کیا
اُنکے کلام پر اور دعا جزاے خیر کی دی اُنکو اور شکریہ بیان کیا اُنکا اور کہا اُنسے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میرا دل مجھسے یہ کہتا ہی
کہ اللہ تعالیٰ فتح کردیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور بڑا ابھرا ہی پس روانہ ہو تم اسکے ساتھ اور بھروسا
اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا اپنے غلام کو
رؤسا عرب مسلمین اور اشراف لوگون پر اُنکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوئے ابوعبیدہؓ بن الجراح دامس کی طرف اور کہا اُن سے
کہ اے دامس ابوالہول اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا دامس نے کہ اسیوقت کوچ کر جاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ ہم سے
ایک فرسخ کے فاصلے پر پس اُترو تم مع اپنے ساتھیونکے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیون کو کم چلنے پھرنے اور چھپے رہنے کا جہانتک
اُنسے ہوسکے اور مقرر رہین تمھاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک ہو اور ہونے خیرخواہ مسلمانونپر اعتماد رکھتے ہو درانحالیکہ تلاش
کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور نشانون کو بدون اسکے کہ کوئی اُنسے آگاہ ہوے اور ہون دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر اُنکے پاس
ہون پس جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنونپر تو مین اُنسے یہ چاہتا ہون کہ جا ملین وہ تم مین اور خوشخبری
پہونچادین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات اُنکے واسطے
موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر دامس متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف
جو اُنکے ساتھ تھے اور جنپر وہ سردار تھے پس کہا اُنسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس پہاڑ
مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی اُنکے کوچ کرنیکو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہم سے
تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونیکا جسوقت کہ بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس سواے تلوار اور ڈھال کے
تیر اور کمان ساتھ نہو پس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب پورے اور مسلح ہوگئے وہ دامس کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوے دامس اور پہنا
اپنی زرہ کو اور لٹکایا اپنے خنجر کو کپڑونکے نیچے اور لیلیا اپنے توشہ دان کو اور چلے اُنکو ساتھ لیکر تا اینکہ جب چھوڑا اُنھون نے لشکر کو چھپاتے تھے
اپنے تئین اور چلتے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا اُنکو داخل ہونیکا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے دامس اُسکے دروازے

ذکر تدبیر دامس ابو الہول کا اور گرفتار کرنا چند اشخاص اہل قلعہ حلب کا ۱۲

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگونکو بعد اسکے کہ آراستہ کیا لوگونکو جیسا کہ
کیا اُنسے دامس نے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل ڈرانیوالا پس بلند ہوے اُنپر اہل قلعہ اور دیکھا آپکو کوچ کر
ہوے پس خوش ہوے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی آپسمین اور بہت خوش ہوے اور کہا اُنھون نے کہ عرب نے کوچ کر گئے اور شور
غل کیا مسلمانون نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوے حضرت
ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے ساتھیونکے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہوگئے وہ حلب سے اور بہت خوش ہوے رومی اس معاملے سے اور آئے
وہ اپنے بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تاکہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ
کیا ہی پس شاید کہ ہم مارڈالین اور گرفتار کرلیوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے اُنکو اس ارادے سے اور اسی حال مین رہے
وہ باقی دن تک تا اینکہ ہوا وقت نماز عشا کا اُسی وقت متوجہ ہوے دامس اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ کون شخص جاویگا بجانب قلعہ کے پس
شاید کہ وہ لائے ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرلینے پر پس لادے اُسکو ہمارے پاس تاکہ دریافت کرین
اُس سے کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دامس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو دامس نے پس نہین جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا
دامس نے اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہی جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہی اپنی جان پر اور بُرا جانتا ہی موت کو اور مین تمھارے
عوض مین ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو دامس نے اور روانہ ہوے پس غائب رہے ایک ساعت اُ
اُسیوقت آئے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ ای جوانمردو تم لو اُسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا
مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھے تھے پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی روش
نرم پر پھر غائب ہوے دامس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے
تھے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کہا دامس نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار
گبر اور تھے پس سوال کیا اُنسے مسلمانون نے پس نہین سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہین پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا
اُنمین کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دامس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر کیا وحشی ہی لغت اُنکی اور زیادہ ہو تو تلاین گبرون کی
پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور روانہ ہوے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس نہ آئے پس سخت بیقرار ہوے اُنکے ساتھی
اُنپر اور رنج کیا اُنھون نے دامس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دامس سے لوگ آگاہ ہوگئے پس
مارڈالے گئے دامس یا گرفتار ہوگئے اور نہین جاری ہوا یہ معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ
مایوسی کی حالت مین تھے کہ اُسیوقت آئے اُنکے پاس دامس اور وہ کھینچے ہوے لیے آتے تھے ایکمرد کو رومی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف
اور بوسہ لیا اُنکا اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنیکا اور کہا اُنھون نے کہ ای دامس تحقیق بُری باتین کہین ہمارے دلون نے ہمسے تمھارے باب مین
اور سخت گذرا ہمپر دیر کرنا تمھارا پس کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو ہمسے پس کہا دامس نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین جسوقت جدا ہوا
تمسے اور روانہ ہوا مین یہانتک کہ نزدیک گیا مین شہر پناہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلتے اور گذرتے تھے اور تو تلاپن کرتے تھے اپنی لغت

مین اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے یہ سبب اسواسطے تھا کہ مین درپے طلب اُس شخص کے تھا جو زبان عرب مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مین نے کسی کو
ایسا پس نا امید ہوا اور قصد کیا مین نے پھر آنیکا کہ اُسیوقت سُنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اُسکی طرف
تاکہ دیکھون مین کہ وہ کیا ہی پس اُسیوقت مین اُس مرد کے پاس تھا اور تحقیق کہ گرا دیا تھا اُسنے اپنے تئین اُس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے پس گرفتار
کیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اُسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہی پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا پس نہین کلام کیا
اُسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اُسکو تو پیر اُسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانون سے دامس نے کہ اُس
شخص کیواسطے کوئی امر ہی اور تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اُسکے کلام کو سمجھے پس رہو تم اپنی روش زم پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے اُس
شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے دامس اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا
کہ چھوڑ دیا تھا دامس نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیونکے پس کہا مسلمانون
نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہی یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا دامس نے اُس سے کہ تو رومی ہی اُسنے کہا نہین
بلکہ مین عرب تنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ ای شخص ہو سکتا ہی تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اس قلعہ سے اور
ہم چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ بُرائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی
کوئی پوشیدہ راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سماتی میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ایسا ہوگا قسم ہی میرے پیشوا
مسیح کی پس خشمگین ہوے دامس اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہی کوئی شخص اُنمین
شہر کے لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہی پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے دامس سے
کہ اُن قیدیون مین شہر کا کوئی نہین ہی بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین اُنکو پہچانتا ہون دامس نے کہا کہ تو سوال کو دریافت کر ہمارے واسطے
اس مرد سے کہ کسوجہ سے اُسنے اپنے تئین اس شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور
متوجہ ہوا وہ دامس کیطرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ملک یوقنا خشمگین ہوا تھا شہر والون پر بسبب اُنکے صلح کرنیکے تمسے اور دھمکایا تھا پس جب
پھیر گئے عرب اُترا یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسونکو اور چڑھا لیا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے اُسقدر مال کو جسکی
قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اُس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے بطلب
کشود کار اور نجات پانیکے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار رہا مین مگر اسوقت کہ تم قابض ہو گئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم
لوگ عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس نہ پھرو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سواے مسلمانون کے اور لوگ ہو
پس اگر تم مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا دامس نے اُس عرب تنصرہ سے کہ کہدے تو اس
شخص سے کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہی اور ہمسے تجھکو کوئی بُرائی نہین پہونچیگی اور ارادہ کیا دامس نے
اس امر کا کہ دکھا دین وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی اور تنصرہ کو اور ماری گردنین اُنکی
اور نہین چھوڑا سواے اُس شہری کے پھر رہا کر دیا اُسکو اور متوجہ ہوے دامس اپنے توشہ دان کیطرف اور نکالی اُسمین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے بدن پر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیو نسے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالےٰ
سے اور بھروسا کرو اُسپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامو نمین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل کرنیوالا ہون اس قلعہ کی
فتح پر اس رات مین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا لوگون نے کہ اے دامس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر
اور بزرگ کے پھر اُٹھ کھڑی ہوئی قوم درانحالیکہ وہ جلدی کرنیوالے تھے اور دامس اُنکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصون کو اپنے ساتھیون سے
کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہین اُن سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلنے
آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونون شخص اور چلے دامس مع اپنے ساتھیون کے درآنحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو بیچ
تاریکی رات کے اور دامس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چارون ہاتھ پیر کے بھل اور کھال
بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہے اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی جب ہٹتے
تھے اور کبھی چلتے تھے اور کبھی چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوئے وہ قلعہ سے پس سُنی
اُنھون نے آواز نگہبانون اور لوگونکی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس دامس مع اپنے ساتھیونکے گرد قلعہ کے گھومتے تھے
تا اینکہ آئے وہ بعض برجون کیطرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا دامس نے
مسلمانون سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہو سکتا ہے کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ مین بسبب شدت نگہبانی اور بیداری
رومیونکے پس کس کام کرنیکی اجازت دیتے ہو تم مجھکو اور کیا تدبیر تمھارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانیکی ہے تا کہ پہونچ جاوین ہم قلعہ کے بیچ مین پس کہا اُنسے قوم
نے کہ اے دامس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہے تمکو ہمپر اور تم ہو بڑے مضبوط دل کے اور ہم تمھارے تابع حکم تمھارے سامنے ہین پس جس امر مین
تم بہتری مسلمانونکی دیکھو گے پس نہ پھیر رہینگے ہم اُس سے اور قسم ہے خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہے ہمپر پلٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمھارا کام
حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا ہے اور اطاعت کرنا ہے پس نہین ہے ہم مین کوئی ایسا کہ پھیر رہیگا وہ اور نہ مرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلوارونکے اللہ کی
طاعت اور اپنے مسلمان بھائیونکی رضامندی مین پس کہا دامس نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمھارے کامونکو اور مدد دیوے وہ تمکو تمھارے
دشمنون پر پس جب خواہش اور آرزو تمھاری یہ ہے پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو دامس نے بیان کیا ہے کہ ہم سب اٹھائیس
آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور ملگئے اُس سے رات مین کہا دامس نے آیا ہے کوئی تم مین ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانیکی
اس قلعہ پر پس کہا اُنھون نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کیواسطے سے اسکی بلندی پر پہونچینگے پس کہا دامس نے
ٹھہرو تم ابہی روشن نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا دامس نے اُنمین سے سات شخصونکو جو مثل شیرون جست کرنیوالے تھے کہ تحقیق مشقت
اختیار کی اُنھون نے اُٹھا لینے ایکمرد کی اپنے شانون پر بسبب سخت اور بڑے ہونے اس کام کے اُنپر پھر لیا دامس نے ایک شخص کو اُنمین سے اپنے شانہ
اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُسکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو دامس پر پس حکم کیا
شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس
برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا دامس نے اس امر کو کہ ساتون آدمی ایک دوسرے شانونپر بیٹھ چکے ہین حکم کیا

ف۱ ذکر حیلہ اور فریب کرنے دامس کا واسطے داخل ہونے قلعہ حلب کے ۱۲ ف۲ ذکر چڑھنے دامس کا اور اُنکے ساتھیون کا دیوار قلعہ حلب پر ۱۲

اُس شخص کو جو سبکے اوپر تھا کھڑے ہو جانیکا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہو گیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹا پس ہر شخص نے اُنمین سے سہارا دیوار کا لیا تھا پھر کھڑے ہوے واسس سبکے پیچھے اور اُسیوقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس شخص نے پس وہ پھاند پڑا اندر کیطرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لیلیا مرد مسلمان نے اُسکے ہاتھ اور دونون پانون کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے ٹکڑے ٹکڑے اور دیکھا اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے دیکھا لیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان نے اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈالدیا اُنکو اپنے ساتھیونکی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے مونڈھو نپر وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچگیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون ایسا ہی کرتے رہے اپنے ہمراہیونکے ساتھ تا اینکہ پہونچے واسس تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامونکو اور ہر ایک نے اعانت کی اُنکے چڑھانے مین تا اینکہ پہونچگئے واسس اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا واسس نے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور جنبش نکرے تا اینکہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے واسس بلندی وسط قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران اور رئیسان قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے پیلیان سونے اور چاندی کی تھین اور دیو قنا اُنکے بیچ مین دیباج سُرخ سُنہری کے فرش پر بیٹھا تھا اور وہ موتی آبدار پہنے اور سر بند جڑاؤ جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک اُنپر چھڑکا جاتا تھا پس آئے واسس اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر ہین لڑنے والونسے اور اگر ہم ناگہان در آوینگے اُنپر نہ بیدار ہونگے ہم اُنکے غلبہ سے بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن اسوقت ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان آوینگے اُنپر ساتھ اپنی تلوارونکے پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل و رخوار کریگا اللہ تعالیٰ اُنکو ہمارے ہاتھونپر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہی اور اگر سواے اُسکے دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مدد ہمکو پس کہا مسلمانون نے واسس سے کہ ہم کسی بات مین تمھارے خلاف اور نافرمانی نکرینگے اور تحقیق در آئے ہین ہم گروہ تنگے قلعہ مین اور نہ نجات ملیگی ہمکو قسم ہی خدا کی مگر بشدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سُنا واسس نے کلام اُنکا کہا اُسنے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازیکے نگہبانونکو اور کھولدون تمھارے واسطے دروازیکو راوی نے بیان کیا ہی کہ قلعہ مین دو دروازے تھے اور اُن دونونکے بیچ مین دہلیز بھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازونکو اندر کی طرف سے اور کوچان باسامان اور ہتھیار بند تھے ہر ایکو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے واسس طرف دروازیکے پایا اُسکو بند اندر کیطرف سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازیکے پس کھولا اور نکال لیا اُسمین سے ایک بڑے پتھر کو اور داخل ہوے دروازیکے اندر پتھر کی جگہہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوے پس اُسیوقت کھینچ لیا واسس نے اپنے خنجر کو پس ملادر حلال کر ڈالا اُنکو پھر کھولدیا اُن دونون دروازونکو جو ایک اُنمین کا باہر کیطرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کیطرف تھا پس چھوڑا دونون دروازونکو بھڑے ہوے

اور واپس آئے اپنے ساتھیونکے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا اُنھون نے کہ اے جوانمردان عرب آگاہ ہو تم مین نے کھولدیا تمھارے واسطے دروازونکو اور مارڈالا مین نے لوگونکو جو وہان تھے پس لو تم دروازیکو اور سبقت کرو اُسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اسپر پس تحقیق یہ لوگ کاٹتے ہوے تلوارونکے اور لقمہ تمھارے خنجرون کے ہین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوارونکو میان سے اور نکالیا ڈھالونکو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ہر ایک تئین کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی اُنکی طرف اور قصد کیا اُنکا دلیرون نے اور آئے اُنپر سردار لوگ پس چلائے رومی کہا اپنی لغت مین کہ ہاے مصیبت کیونکر ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوے مسیح اور صلیب اکبر ہمپر اور بعض نے اُسکے سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اُنمین اور چلا آیا اُنکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اُسکے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا اُنھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہوگئے نیزے اور کام کیا اُسوقت تلوارون نے اور جاری ہوے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور آئین رومیونپر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس القریشی نے بیان کیا ہے کہ لڑا تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے بزدلون سے پس نہین دیکھا مین نے کسی لڑے شدید اور سخت لڑنیوالیکو داس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے اُسکے بدن مین بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تہتر زخمون کو اور تھے ہم لوگ شدت لڑائی اور بڑے رنج مین اور زخمی ہوے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہلاک پہونچ گئے تھے اور بچا آتا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین ہوگیا تھا ہمکو اپنے سبکی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہملوگ اُسدن اٹھائیس آدمی تھے پس مارڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر الجری اور ابو حامد بن سراقة الحمیری اور قارح بن مسیب التیمی اور زرارہ بن شداد العنوی اور ربیع بن جابر العبدری قوم بنی عبد دار سے اور ہلال بن یعرب الخثعمی اور امیہ بن قادح الداری اور اسود بن ملاعب بن مقدام بن عروة الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے عویلم بن خارج سے جو داس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہے کہ کہا عویلم نے کہ جب مارڈالے گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیون سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر بجماعت زیادہ چار ہزار ہتھیار بندکے تو مایوس ہوگئے تھے ہملوگ اپنی جانون سے کہ اُسیوقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بجمعیت یکہزار سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندوہگین اور بے آرام تھے ہم لوگونپر اور در پے تلاش ہماری خبر کے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہمسے پس پہلے اُنھین سے ملاقی ہوے وہ دونون ہمراہی ہمارے جنکو داس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اُن دونون نے خالد بن الولید کو ہملوگون کے پہونچ جانے سے قلعہ پر پس متوجہ ہوے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا اُنھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا شور خالد بن الولید کے آنیکا شور کیا آپسمین رومیون نے اور چھوڑا اُنھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوارونپر اور دیکھا اُنھون نے اُس لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اُسنے بیان کیا ہے کہ جب سُنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانونکی مضبوط ہوگئے دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی مین اور مارا ہمنے اُنپر ضربات رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور گرفتار کرلیا ہمنے بہت لوگونکو اُنمین سے

فصل ذکر جوانمردی داس و ابو الہول کا اپنی گردن مارنا ... حلب کے قلعہ میں ۱۲ فصل ذکر پہنچنے خالد کا مع فوج کے واسطے کمک داس کے قلعہ حلب میں ۱۲

پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے اس حال کو جانا انھون نے کہ انکو طاقت مقابلے کی ہمارے ساتھ نہین ہی پس ڈالدیا انھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون پھر بچایا انھون نے اپنی جانون کو پس باز رہے مسلمان انکے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ جماعت شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اٹھالیا ہی تلوار کو انپر سے اور موقوف کیا ہی ان سے لڑائی کو بانتظار تمھارے حکم دینے کے اپنی راے سے انکے مقدمہ مین ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دیے گئے اور راہ راست پر ملائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا انپر اسلام پس پہلے جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق انکا یوقنا رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی بطریق کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے اسکے سردار اور ربیان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا انکو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے انہین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے انپر اور معاف کردیا انکے جرائم کو اور لیلیا انسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑ دیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے انکے بڈھے مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور ظروف سونے اور چاندی کے اسقدر جسکا شمار نہین ہوسکتا ہی پس نکالا ابو عبیدہ بن الجراح نے انمین سے پانچوین حصہ کو واسطے بیت المال کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون کے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ دامس ابو الهول اور انکے مکر و فریب کرنیکا اور علاج کیا انھون نے دامس کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہوگئے دامس اور ساتھی لوگ انکے جو زخمی ہوگئے تھے پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اپنے پاس اور مشورہ کیا انسے کام مین پس کہا انھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور اسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا اس قلعہ کو ہمارے ہاتھونپر اور نہین باقی رہی ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر انطاکیہ کہ وہ دار السلطنت رومیونکی ہی اور کرسی انکی عزت ہی اور اسمین باقی ملوک انکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا راے نیک اندیش تم لوگونکی ہی پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابو عبیدہ بن الجراح کیطرف اور کہا اسنے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمھاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمھارے دشمنونپر اور یہ امر نہین ہی مگر اسوجہ سے کہ تمھارا دین مضبوط اور راہ راست ہی اور نبی تمھارے بالضرور نبی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی اور وہی ہین جن کی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی تھی اس مین کوئی شک اور شبہہ نہین ہی اور تحقیق کہ ذکر کی ہی اللہ تعالی نے صفت انکی اپنی انجیل مین عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیا ہین اور جدا کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے ماں باپ مرجاینگے اور انکے دادا اور چچا انکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل کے روز لڑتے تھے اور آڑتے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو رسد کے لوگونپر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور مین نے سنا تھا کہ تم

عربی نہین جلنتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ آیا تعجب کرتے ہو
تم ای سردار اس حال سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمہارے کام مین کہ کیونکر مدد اور
غلبہ دیے گئے تمکو تم ہمپر حالانکہ کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نتھا پس جب دل مین ڈالا مین نے تمہارے معاملہ کو تو سو گیا
مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھا مین نے کیفیت اُنکی پس کہا گیا مجھ سے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
پس گویا مین سوال کرتا ہون کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کردیوے مجھکو پروردگار ساتھ
زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہوگیا مین اس حال مین
کہ زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اٹھ کھڑا ہوا مین اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کیطرف پھر کھولا مین نے خزانہ اُسکی کتابون کا پس
پڑھا مین نے کتابون کو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُنکے حالات کو جو واقع ہونگے
اور اس امر کو کہ زیادہ تر دشمن اُنکے لوگون مین یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہی یہ قوم بشدت اُنکی طلب اور
تلاش مین ہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر اور لے لیے قلعہ اور شہر پناہ مین اُنکی اور مار
ڈالا اُنکے دلیرونکو یوقنا نے کہا کہ مین نے اُنکی صفت کتاب مین یہ پائی ہی کہ اللہ تعالیٰ وصیت کریگا اُنکو اُنکے اصحاب و تبعیت کرنیوالون
کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالیٰ کا
اُنکو واسطے اُنکے اصحاب کے یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین اور یتیم اور مسکینون کے حق مین فرمایا ہی الم یجدک
یتیما فاوی ووجدک ضالا فھدی ووجدک عائلا فاغنی فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی نسبت صفت
ضلالت کی کیون بیان کی ہی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے رتبہ والے تھے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی
اسکے نہین ہین بلکہ معنی یہ ہین ووجدک ضالا فی تیہ محبتنا فھدیناک الے مشاھدتنا وایضا سھل لک
الوصول الے منازل الکاشفۃ ووفقک للوقوف فی مقام المشاھدۃ وایضا ووجدک ضالا فی نجار الطلب علی
مراکب الطلب فاواک الی سواحل الحق وقربک الی ظل حقائق الصدق وایضا افکوت بقلبک علی عبید الاعتبار و
تھت فی قیعان الاستخبار طالبا بعیون الاستنار متھینات باوقات الوصول والتلاق ولکن لیس لک منا
خبر ولا معک منا اثر حتے الحیالک لوائح الرضی ولشفنا لک عن واضح القضاء اما علمت یا عبد اللہ انہ لا کنز اغنی
المومن اوفی من العلم ولا مال اربح من الحلم ولا حسب ارفع من الغضب ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشر من
الجھل ولا شرف اعز من التقی ولا کرم اوفر من ترک الھوی ولا عمل افضل من الفکر ولا حسبۃ اعلی من الصبر ولا سیئۃ اخزی من الکبر ولا دولۃ

[illegible]

اور جو ادا کرنے والا ظلم اور برائی اور غرور سے اور کوئی دولت زیادہ مناسب ۱۲

الین من الرفق ولا داء اوجع من الخوف ولا رسول اعدل من الحق ولا دلیل اوضح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنی
اشفی من الجمع ولا حیوۃ اطیب من الصحۃ ولا معیشۃ اھنا من العفۃ ولا عبادۃ احسن من الخشوع ولا زھد خیر من القنوع ولا حارس
احفظ من الصمت ولا غائب اقرب من الموت پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی
سے اور کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا اُسنے اِس مضمونکو
توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑلی تمھارے دین نے میرے دلمین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب تر لڑونگا
مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا مین اپنی خطاہاے گذشتہ کو پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے یوقنا سے کہ ای عبداللہ مشورہ
دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کسطرف کا ہم قصد کرین پس کہا یوقنا نے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط ہی اور قوت
دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشے کے اور حاکم وہان کا میرے چچا کا بیٹا ہی جسکا نام لوادیس ہی اور سخت اور مضبوط ہی لڑائی
اور شمشیرزنی مین اور اگر تم اُسکو چھوڑدوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت و تاراج کرے گا وہ حلب اور قنسرین اور
ارض العواصم کو اور برائی پہونچادیگا وہانکے لوگونکو اور کبھی گرفتار کریگا اُنکو پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اُس پر
کرنا چاہیے پس کہا یوقنا نے کہ ای سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر و فریب کو اُمید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ اُسکو پورا کرے
پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالی تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا اُنھون نے کہ جانو تم
ای سردار اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز کیا ہی کہ سوار ہون مین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایک سو سوار انکو مسلمانون سے وے لباس رومیونکا
پہنے ہون اور مین اُنکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایکہزار سوار تیز رو گھوڑونپر
ہون اور مین آگے لشکر کے جمعیت ایکسو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی درپے طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین ساتھی میرے پس جب دیکھیگا ہمکو لوادیس حاکم
وہانکا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس اور ملیگا ہم سے پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا مین اُسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین
مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب درپے طلب میرے ہین اور جب وہ یہ حال مجھسے سنیگا تو چڑھ جاونگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ
اور پوشیدہ ٹھہرینگے تمھارے سوار نزدیک جگہ مین سے ایک گانون مین جسکا نام مہیرہ ہی پس جب ہوگی آدھی رات اُتر پڑینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے
اور کھینچینگے تلوارونکو اپنے دشمنونپر پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمھارے سوار ہم مین مع اپنے ہمراہیونکے پس جب سنا ابوعبیدہؓ بن الجراح

اور نہیں کوئی ... اور نہ کوئی بیماری زیادہ ... [illegible]

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا انھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا اُن دونون صحابی نے کہ اے امین الامتہ یہ مضبوط راے اور تجویز ہو بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کی طرف نہ پھر جاوے پس کہا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ان سے بلکہ لبالل ھادیس کہا یوقنا نے نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ لیگیا اور دور کردیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اُس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی میرے دل مین سواے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات اُنکے معائنہ کیے پس اگر تم لوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو بس مجھ چھوڑ دو اور نہ مقرر کرو تم مجھکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے عبد اللہ اگر تم خیر خواہی کروگے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس تعمیت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اُسکے سبب سے کہ بقاے ہمارے دین کی راستی ہی در تعمیت طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین یہ ہی تحقیق مومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اُسکا اس قدر ہی جو چھپا ویوے چھپانیکی جگہ اور گھر اُسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ ہول اور زلزلہ و ہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک اور زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونیوالا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پائدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک و رباقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آج کے دن تم بری اور مبرا ہو گناہون سے مثل اُس دن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماں کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو کہ الدنیا سجن المومن والقبر مضجعۃ والخلوۃ مجلسہ والاعتبار فکرہ والقران حدیثۃ والله انیسہ والذکر رفیقہ والزھد قرینہ والحزن شانہ والحیوۃ شعارہ والجوع ادبہ والحکمۃ کلامۃ والتراب فراشہ والتقوی زادہ والعصمت غنیمتہ والصبر معتمدہ والتوکل حسبہ والعقل دلیلہ والعبادۃ حرفہ والجنۃ دارہ اور جانو تم اے یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی عجبت لثلثۃ غافل لیس مغفول عنہ و موصل الدنیا والموت یطلبہ وبانی قصور والقبر مسکنہ اور بتحقیق کہ فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطی اربعا وتفسیر ذالک فی کتاب اللہ عزوجل من اعطی الذکر الله لقولہ تعالی اذکرونی اذکرکم ومن اعطی الدعاء اعطی الاجابۃ لان اللہ عزوجل یقول ادعونی استجب لکم ومن اعطی الشکر اعطی الزیادۃ لان اللہ تعالی یقول لئن شکرتم لازیدنکم ومن اعطی الاستغفار اعطی المغفرۃ لان اللہ عزوجل یقول استغفروا ربکم انہ کان غفارا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہ کہا اعوس نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین اُن رومیون سے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوئے تھے ہمارے دین مین پس دیکھا مین نے اُنمین

کی اطاعت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیون کا یوقنا ہے قسم ہے خدا کی کہ خیر خواہی
کی تھی اُسنے مسلمانونکی اور جہاد کیا تھا مشرکین مین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی اُس کے
ابنائے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
یوقنا کو اور فارغ ہوے وہ نصیحت سے تو ساتھ کیے یوقنا کے ایکسو سوارونکو مسلمانونسے اور پہنائین اُنکو زرہین اور کپڑے رومیون کے
اور ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور نہد اور خزاعہ اور بنی قیس اور نمیر اور حضارمہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد
اور تیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طے کے جزعل بن عاصم اور نہد پر مرہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی
اور بنی قیس پر مسروق بن نبہان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے
پس مرتب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر مین بھیجنے والا
ہون تم کو ساتھ اس بندۂ خدا کے جسنے ہبہ کیا اپنی جان کو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہے جسکو مین نے
سردار کیا ہے تمپر پس اطاعت کرو تم اس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سُنا اور منظور
کیا ہمنے اطاعت کو **راوی** نے بیان کیا ہے کہ پس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادۂ حاکم اعزاز کے اور یوقنا
اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ
کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے پس کہا اُنسے کہ اے ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع کرتا ہے
ہمارے واسطے پس جب پہونچو تم قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کیوقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کیواسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور
راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اُسدن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے
بیرہ گاؤن مین پس پایا اُسکو خالی رہنے والونسے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ
بطلب اعزاز کے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہے کہا جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین جسکو
بھیجا تھا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب
ہم پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام نکرے اسواسطے کہ تمھاری لغت رومیونپر پوشیدہ
نہین ہے اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار رہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے حاکم اعزاز پر پس تیزی
اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی **واقدی** رحمۃ اللہ نے
بسلسلۂ راویونکے اکوع مازنی سے روایت کی ہے کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت روانہ
ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم بیرہ گاؤن مین بانتظار صبح ہونیکے اور اُسیوقت دیکھا ہم نے اپنے
پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پوچھتے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس کچھ دیر نہ [illegible] ہم سے غائب ہوتے
اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو [illegible] مین کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمرد [illegible] تم اُس چیز کو

جو یہ شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اُس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اس سے اور کہا کہ تو کن لوگونسے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہی تجھکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہم سے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہی اُسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ چھپاونگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانونپر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا طارق نے کہ تم بارادہ مکر و فریب اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا دادریس کا جاسوس تمھارے پاس اور نام اُسکا عصمہ بن عرفطہ التمیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے اُس مشورہ کو جو مکر و فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کیساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اُس تجویز کو لکھا اُسنے اُسیوقت ایک رقعہ اور باندھدیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دُم مین جو اُسکے پاس تمھارے لشکر مین تھا اور چھوڑدیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اُسی دن قبل تمھارے نماز ظہر کے پس پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اُسنے مجھکو بجانب حاکم راوندان کے جسکا نام لوقا بن شتاس ہی بطلب کمک کے تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے لوقا کو پیام اُسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو سوار دلیران روم سے پس گویا تم اُسکے سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجھکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اُسکے مقابلے کے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک پس پایا اُنھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین احتیاط کی تھی اُسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی اُنکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوائے اُن لوگونکے جنھون نے اطراف اُسکے شہر سے اُسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو نہین وہم دلایا اُسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہوگیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا اُنکی رکاب کو اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قضا سے زیادہ روان تھی اور جب نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اُس سے یوقنا کی رکاب کو پس اُسی وقت پراگندہ ہوئے یوقنا اور گرے وہ سر کے بھل اور ٹوٹ پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اُنکو یہانتک کہ قابض ہوگئے اُنپر اور باندھ لیا اُنکو پس جب ہوئے یوقنا روبرو اُنکی قید مین تھوک مارا دادریس ملعون نے یوقنا کے مُنھ پر اور کہا یوقنا سے کہ بتحقیق غضب کیا تجھپر صلیب نے جسوقت چھوڑدیا تو نے دین اُسکا اور رجوع کیا تو نے اُسکے دشمنون کیطرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجھکو ملک رحیم کے پاس بھیجونگا پس سولی دیگا وہ تجھکو انطاکیہ کے دروازہ پر بعد اُسکے ماریگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا دادریس اُنکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ایک مرد ہوا کرنے کام مسلمانونکا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا جمعیت ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا اُنھون نے کلام طارق نصرہ کا

احتیاط کی اُنھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اپنی جانونپر اور مضبوط باندھا متنصرہ کو اور پھرے وہ بانتظار حاکم راوندان کے پس جب تھوڑی رات گذری سُنی اُنھون نے آواز لگامون اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتھیارونکے پس نہین کلام کیا اُنسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ گاڑے مین آگیا لشکر اور اُسیوقت در آئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین اور شہسواران موحدین کے اور گھومگر دا منکے مثل گھومنے چکی کے اور گھیر لیا مسلمانون نے اُنکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اُنکو پھر مضبوط باندھا اُنکو اور چھین لیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا ان کپڑونکو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوے مالک اشتر اُس متنصرہ کیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب اور بزرگ اور دین اللہ کے نبی کے اور دور کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کرے گا تو ہمارے ساتھ بھائی اور ان ایمان کے پس کہا طارق نے کہ بخدا اول ہی آتھا رے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اپنے بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس قتل کر دو تم اُسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہو گیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے جو فرماتا ہی الا من تاب وامن وعمل صالحا اور تحقیق کہ قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئی تھین پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کیا اُسنے انا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُس سے کہ اے عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندان کے اُسکی مدد دینے کو پس کہا غسانی نے کہ مجھکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تم کو بیچ معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجو تم میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے کہ رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری مین شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُسکے مالک اشتر نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اُنکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارونپر اور رومی نرسنگھے اور قرنا بجاتے تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سنان نے کہا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ دادریس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاون کو ساتھ تحفون اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاون یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاون پاس یوقنا کے ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی مذبح کے پاس پس دیکھا تھا اُس نے یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُس کی لونڈیون اور پیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی

لباس درزیور اور جواہرات سے اور صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس درآئی محبت شدید اُسکی للاون کے دل مین اور چھپایا
اُسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ ای میرے بیٹے ٹھنڈی
رکھ تو اپنی آنکھونکو کہ مین تیرے باپ سے اس امر کی گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجے گا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ
کردیگا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مان کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب
اور محاصرہ کیا اُنھون نے قلعۂ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض
ہوگیا دادریس بیٹا اُنکے چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا دادریس نے اُن سب کو اپنے بیٹے
لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اُسکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہی اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے
ہین علم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی تبعیت نہ کرتے سوا اسکے بادشاہ لوگ اُن کا مقابلہ نہ کرسکے اور
اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہی اور غالب کردیا ہی اُنکو باوصف اُنکے ضعف ہونیکے اور میرے دل کو تعلق ہی یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی
رائے اور مستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑدون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرون مین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہی اور ہوجاؤن گا مین
اُسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کیطرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دلی کو اُسکے
سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا ای چچا مین نے ارادہ
اور میل کیا ہی تمھارے چھوڑدینے کا قید سے اور چھوڑدینے تمھارے ساتھیونکا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہی تمکو اپنے باپ
اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہی ولیکن ایمان زیادہ توفیق دینے والا ہی کفر سے اور مین نے جان لیا
ہی اس امر کو کہ اُس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہی اور ذکر اُنکا تہلیل اور تسبیح ہی اور مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے رہا کرنیکو
اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کردو اور مہر اُسکا جو تم لوگ میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہی
یوقنا نے کہا کہ ای میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہی پس چاہیئے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ کے
ہو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ قائم اور ثابت رکھیگا تجھکو اس کام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالیٰ تجھکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجھکو عزت
دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر چھوڑدیا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیونکو
اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُسنے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور آگاہ ہو تم کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے
کہ وہ سوتا ہی اور بیہوش ہی شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپکے
گھر کی طرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو مردہ بدون مرنے کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے تیرے باپکے
ساتھ یہ امر کیا ہی پس کہا اُن عورتون نے کہ ہم نے کیا ہی پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے کیا ہی پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہم نے
اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُسکے ساتھیون سے پس خوف کیا
ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہوسکیگا تیرے لیے وہ امر جو تو چاہتا ہی اور غلبہ کرے گی قوم مسلمانون پر جیسا عسنت

ف ذکر قتل والد [illegible] ۱۲

رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر میرے باپ تک پس مار ڈالے گا وہ تجھکو پس حملہ کیا ہمنے اور سخت گیری کی اُسپر پیشتر تجھ سے بسبب بے مکھنے
تیری تیزی عقل و فہم کے پس خوش ہوے لاون اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا اُن کو
حقیقت حال سے اور بلند کیا اُنھون نے آوازون ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون مین پس جنبش مین آیا قلعہ اُنکی تکبیرون سے اور جست کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگھون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپس مین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی
اپنی پس پشت پس لڑی یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیونسے اور اُسیوقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب چُپ
ہوے اور کان لگایا اُنھون نے آواز پر اور جانا اُنھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا
اُسنے جو کچھ کہ سنا تھا دونون نے اعزاز مین پس کہا مالک اشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑے دنکو رات کی تاریکی مین اور نہین
ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پس اُسیوقت چھوڑ دین مسلمانون نے باگین گھوڑون کی اور راست کر لیا نیزونکو تا اینکہ پہونچے
وہ اعزاز کے دروازے پر اور پائی آہٹ اُنکی لاون بن وادریس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا پس
ایسا ہی کیا غلامون نے بعد اُسکے کہ کہا تھا لاون نے اُنسے کہ حاکم راوندان ہماری مدد ہی کو آیا ہی پس جب آئے مالک اشتر اور ہمراہی اُنکے
اعزاز مین اعلان کیا اُنھون نے ساتھ اور تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اُس
معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور جانا اُنھون نے کہ ہم لوگ ہلاک ہونگے پس پھینکدیا اُنھون نے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون
پس اُٹھالیا مالک اشتر نے تلوار کو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیون سے اور
شکریہ ادا کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیونکا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کرو تم اللہ تعالیٰ کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اُسکا
پس کہا مالک اشتر نے اُذا اراد اللہ امرا ہیا اسبابہ **واقدی** رحمۃ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہی کہ میںنے کہ پوچھا مین نے
ابو لبابہ بن المنذر سے جو شام کی سب لڑائیو مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل وادریس کا کیا تھا کہ میرا دل فکر کرتا ہی اس حال سے
بارہ مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابو لبابہ نے کہ جب کھدیا اہل عرب نے بوجھ اور ہتھیارونکو اور بکیا کیا مالک اشتر نے قیدی
اور مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اُس سب کے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اُسپر قیس بن سعید کو
اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کر دیا تھا اُسنے اُنکو اور یہی حال ابو لبابہ بن
المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب باقی نرہا کوئی
اعزاز مین اُٹھ کھڑے ہوے مالک اشتر دیکھا ایک جتنے تھے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا
اُنھون نے وادریس کو اور کہا اُنھون نے کہ کسنے قتل کیا ہی اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اُسکو قتل کیا ہی
اور وہ مجھسے سن مین بڑا ہی اور عقل مین مجھسے زیادہ اور پورا ہی پس طلب کیا اُسکو مالک اشتر نے اور کہا اُس سے کہ تو نے کیون اُسکو
قتل کیا ہی حالانکہ وہ تیرا باپ تھا اور ہم نے نہین سنا ہی کہ قوم رومیون مین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا

ور برانگیختہ کیا مجھکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس زیادہ سن کا ہوا تھا
ہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایک دن
اُسکے نزدیک کنیسہ مین تھا اور سوائے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دل مین یہ بات کہ سوال کرون مین اُس سے
کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا مین نے اُس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور بہت
ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین اور شکست دی ہی اُنھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور مٹا دیا ہی فوجون کو اور ہم اس امر کا
نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ انسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے مدد دی
اور غالب کردیا انکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑھا ہی تو نے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم یونانئین مین یا نہین پس کہا
قس نے کہ اے میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور تحقیق کہ آگاہ کیا تھا مینے ہرقل بادشاہ کو قبل واقع ہونے اس حال کے
اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک ہوجاوینگے اُسکے تختگاہ تک اور مینے سُنا ہی کہ اُس قوم کے نبی نے
یہ فرمایا تھا صلعم زویت لی الارض فرایت مشارقہا و مغاربہا و سیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس کہا مین نے قس سے کہ اے باپ
ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانون کے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے اے بیٹے میرے ہماری کتابون مین یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور تحقیق
کہ بشارت دی ہی اُنکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مین نے اس امر کو وہ قس چھپاتا ہی حال کو بخوف ظاہر اور
پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک تب جب دیکھا مینے یوقنا اور اُنکے ساتھیون قیدیون کو کہا
مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع کیا اُنکے دین کیطرف اور یہ امر نہین ہوا مگر
اس وجہ سے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مینے اپنے دلمین کہ مار ڈالون مین اپنے باپ کو اور چھوڑدون یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو
اور پھرون مین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی دین حق ہی اسمین کچھ شک نہین ہی پس جب سوگیا باپ میرا اور وہ بیہوش تھا
شراب سے پس مار ڈالا مین نے اُسکو اور آیا مین واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی لاون کو کہ پیشی کی تھی اسنے مجھپر اس کام مین
پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ اے لڑکے کسواسطے تو نے یہ کام کیا لاون نے کہا بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کی اور مین گواہی
دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ ورسولہ پس کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجھکو اللہ تعالیٰ نے
اور توفیق دی تجھکو پھر باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک سو مسلمانون کو جنکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی
اور جو بیان کیا گیا ہی کہ دادریس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اشتر نے بعد مقرر کرنے سعید بن
عمرو الغنوی کی خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنائم کے پھر شمار کیا اُنھون نے
قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دوسو پینتالیس مرد بڈھے اور راہب تھے
اور ایک ہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو اسی بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر نے

ایک بڈھے راہب کو جو خوشنما پیرہین اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ اگر سچا ہی گمان میرا پس یہ راہب وہی ہی جسکا حال لوقا برلور
لادن نے مجھ سے بیان کیا تھا پھر بُلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہی جسکا حال تمنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہان
پس کہا مالک اشتر نے اُس بڈھے سے کہ ہرگاہ ہی تو علما راپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہی تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین چھپایا
مین نے اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین رومیون سے اس امر کو کہ وہ مجکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ ہوتا ہی پس
کہا اُس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھریگا تو ہمارے دین کیطرف قس نے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا
ہون تمسے چند مسائل کا جنکو پایا ہی مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تا کہ مین سنون اُسکو پس جب چاہا
قس نے کلام کرنا ساتھ اُن مسائل کے واقع ہوئی آوازہ اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے
اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تا کہ دیکھین وہ کہ مسلمانونکا کیا حال ہی اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون
کے ساتھ غدر اور بیوفائی کی ہی پس اُسیوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانون کو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونکو اور
ہوشیار ہوجاؤ اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گروہ کو منبج اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اس گروہ کے نیچے کیا ہی پس سوار ہوے
مالک اشتر اور دلیران مسلمین ہمراہی اُن کے اور متوجہ ہوے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہی اور اُسیوقت دور ہوئی گرد
اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور سیدھے نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عرب کے اور اُنکے آگے قیدی
اور مال اور بندھے ہوے لوگ ہین پس جب دیکھا مالک اشتر نے اس لشکر کی طرف تو وہ ایک ہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شیر سخت جھگڑنے والے ہین اور وہ لہو مین ڈوبے ہوے ہین اور پیشرو انکے فضل بن عباس
بن عبد المطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس
لشکر کے تا کہ تاخت تاراج کرین وہ منبج اور اُسکے سواد اور دہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل
بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اُنکا پس بیان
کیا اُنھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل وخوار کیا ہر شخص کو جو اسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون اور
لوقا کا اور کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا مجکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قس اور اُسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن
عباس نے اس قس سے کہ کہہ جو تجکو کہنا ہی کہا اُسنے اخبرنی ای شی خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموات والارض قال اول ما
خلق اللہ اللوح والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ
اولا جوہرا فصیرہ ماء ثم خلق منہ العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال اول ما خلق اللہ العقل
لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا وظلمۃ ثم دعاہما الی الاقرار بربوبیتہ فانکر الظلمۃ واقر النور
فخلق الجنۃ من النور لرضائہ منہ والنار من الظلمۃ لسخطہ علیہا وخلق ارواح السعداء من النور وارواح
الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منہما الی مستقرہ ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ

فنطق الیھا بالھیبۃ فتذعنضعت و مالت فصیرھا الفاً فجعلھا مبتداء کتابہ فسبحان من الف کتابہ من نقطۃ وخلق الخلق من نطفۃ ثم یمیتھم بقبضۃ ثم یحییھم بنفخۃ پس جب سُنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اُس نے اشھد انّ ھذا العلم الذی بشر بہ الانبیاء وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمد اعبدہ و رسولہ پس جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کیطرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس اور مالک اشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی خدا کی مین تو مسلمانون کو منہ نہ دکھاؤنگا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا شاید کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے اور دشمنون پر مجھکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُنسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہی لیس لک من الامر شیٔ پس تم اس امر کا اپنے دل مین بار نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالیٰ اُسکے سبب سے میرے منھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یک جدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی تھی اور وہ لوگ رئیس حلب کے ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوئے وہ اُنکو ساتھ لیکر بارادہ انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوئے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذرے منتخب کر لئے اُنہین سے چار یا چالیس شخصون کو اپنے یگانون سے اور باقی لوگون سے کہا کہ تم راہ عم اور ارتاج سے جاؤ اسطرح سے کہ گویا تم بھاگنے والے ہو اہل عرب سے اور مین اور یہ چار شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہی اور ایک جا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا نجر اسود سے پس پایا یوقنا نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے یوقنا اور چار شخص اُن کے ساتھیون کو دوڑے اُن کی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب سے اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمراہی تمہارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُن سے کہ لیجاؤ تم ان کو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا پس ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور ٹھہرایا ان سوارون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ سے

ص کچھ اختیار نہیں ۱۲ واقعہ ذکر روانگی یوقنا کا بجانب انطاکیہ کے مقام اعزاز سے بارادہ مکر و فریب کے ۱۲

پاس اور سجدہ تعظیمی کیا اُسکا اور کہا اُس سے کہ بطریش سردار محافظ راہ نے جو دیر سمعان کے نزدیک ہی تیرے پاس بھیجا ہی
ان لوگون کو اور یہ شخص کہتا ہی کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا جانب یوقنا کے اور کہا کہ تم
یوقنا ہو پس کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کسوجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مین نے یہ سُنا کہ تم پھر گئے ہو جانب
دین عرب کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو نے حق بات سُنی ہی لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اس ارادے سے کہ فریب اور مکر
کرون مین اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی بُرائیون اور اُنکی زبون صورتون سے اور اُنکی بوباس سے اور مین نے اُن سے کہا تھا
کہ مین سپرد کرونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مین نے عرب سے ایک سو مرد اُنکے رئیسون سے اور
روانہ ہوا تھا مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانون کے سردار سے کہ بھیجین وہ میرے پاس اکہزار عرب کو تاکہ جسوقت پہونچینگے
وہ اعزاز مین سختی اور بلا ڈالونگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا مین قلعہ مین پس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین
قبضہ کرونگا مین اُنپر اور بھیجونگا مین اُنکو تیرے پاس پس جلدی کی میرے ساتھ داریس نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دل مین تھا
اور اعتماد کیا اُسنے اپنے جاسوس پر اور نہ معتمد جانا اُسنے مجکو اور گرفتار کر لیا مجکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ مین مارا اور رکھا اُنھون نے
تلوار اُنکو وہان کے لوگون مین اور لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوئے عرب اور چھڑایا اُنھون نے ہم سبکو قید سے پس جب مشغول
ہوئے وہ لڑائی اور لوٹ مین بھاگا مین اور یہ چار شخص جو ہمارے دین مین ہین تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت نہوتی تو
مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایکسال تک پس جب یوقنا نے
بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے
ہین اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب تر
ظاہر ہو جاوینگے کوشش اور کام میرے اور وہ کچھ جو مسلمانون کے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو اپنی پس
جب سُنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور پٹکا دیا اُنکو اور کہا
کہ اگر حلب تمسے لے لیا گیا ہی تو مین تمکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ سکندریہ اور دمشق یعنی مسیح اور والی ہمارے ہو گے پس تعظیم کی اور
دعا دی اُسکو یوقنا نے اور بیٹھے اُسکی خدمت مین پس وہ اس حال مین تھے کہ اُسیوقت محافظ لوہے کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ
ای بادشاہ آئے ہین ہمارے پاس دو سو بطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان دیسہ سے بیان کرتے ہین اور وہ
قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہین اور وہ بھاگے ہین عرب سے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو ای سکندر دمشق اور جا تو اُس قوم پر
پس اگر وہ تیرے قرابتی ہین پس پہونچ گئے تم اپنے یگانون مین اور دین اُنکو تم مین ملا دونگا اور وہ تمہارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمہارے قرابتی
نہین ہین پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ مین اُنکے باب مین رائے زنی کرون اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوئے عرب کے اور ان لوگون سے
ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کیطرف اہل شیراز اور حماۃ اور رستن اور بعلبک و دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ ای
بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسیوقت سوار ہوئے یوقنا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ ہرقلبہ اور ہمدیہ پہونچے لوہے کے پل تک پس ٹھہر

وہ وہان اور حکم کیا اُنھون نے اُن دوسو کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے اُنکو انکار کیا اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھون نے قبل اسکے اُنکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال اُنکا پس آگاہ کیا اُنھون نے اس امر سے کہ ہم لوگ بھاگے ہوے ہین اہل عرب سے آئے ہین بادشاہ کے شہر مین تاکہ اقامت کرین اُنمین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ کو یوقنا پر تو پاپیادہ ہو گئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے ہاتھ سے پس کہا اُنھون نے کہ ہملوگ نکلے تھے اُنکے ہمراہ کے ساتھ بارادہ منبج اور براعہ کے پس جب پھرے ہم بارادہ حلب کے لیلیا ہمنے اپنی راہ کو بجانب اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے شہر کو راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس سوار ہوے وہ اور روانہ ہوے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سُنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے اُنکو اور اُتارا اُنکو ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو جانتا ہی کہ اس دنیا کی نعمتین ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیحؑ نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہی اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتون کے بیان کیا ہی کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اُسکو چنانچہ روایت کی گئی ہی کہ بتحقیق دیکھا مسیحؑ نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اُسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیحؑ نے اُسکے پوست کو پس دیکھا اُسکو بہت بُری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہی پس کہا اُسنے کہ مین دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہی اور باطن میرا بُرا ہی اور مین نے یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہی کہ کوئی جسد حسد سے خالی نہین پس جب متوجہ ہوتی اور آتی ہی دنیا کسی کے پاس تو بہت ہو جاتے ہین حاسد اُسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے حسد کرنیوالون سے اس امر کو کہ کلام کرین حاسد میرے باب مین اور دور کرین مجکو ایسے کامون کے اظہار سے جو مجھسے نہوے ہون پس اگر تیرا دل مجھسے نفرت کرتا ہی پس دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہی اور مین تیرے ہمراہی سے جدا نہونگا ہرقل نے کہا کہ ای دوست مین نے نہین مقرر کیا تمکو اس کام پر مگر یہ کہ میرے دلکو تمپر اعتماد ہی اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا کرنا تم اُسکے بارہ مین جو تمکو منظور ہوگا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اُس کام پر جسپر بادشاہ نے اُنکو مقرر کیا تھا اور اُسیوقت ایک گروہ قاصدونکا ہرقل کے پاس مرعش سے آیا اور بیان کیا اُنھون نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی زیتون کے بھیجے ہوے ہین اور وہ خوفناک ہی اہل عرب سے اور چاہتی ہی تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ تیرا معاملہ مسلمانون سے کیا ہوتا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے ایک لشکر تجھسے تاکہ بیدار ہو جاوے دل اُسکا پس جب سُنا اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ ای دوست یوقنا سوائے تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہی پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہی اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار لوند جیہ اور بناصرہ مقرر کیا پس روانہ ہوا یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیونکے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے اور بیدے لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورون اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سنہری تارونسے اور روانہ ہوے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا انکہ پہونچے وہ مرعش مین اور لیا اُنھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اُسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اُسکو

اس زمین اور معافل کا حاکم اور اُسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کردیا تھا اور نسطورس کو لوگ سیف الصرابۃ کہتے تھے بسبب اُنکی شجاعت کے
اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونیکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یایوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھر وہ بطلب نطاکیہ کے
بس لیا اُنھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال سے کہ شاید ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانون کا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس شہر سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہے اُنھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج
الدیباج کے اور وہ وقت آدھی رات کا تھا اور اُسیوقت چونکنے ہوے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلیعہ کے تھا مثل برق کے پیچھے کو
پھر اپس کہا یوقنا نے اُن سے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہے اُنھون نے کہا کہ اے دمشق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اترے ہوے
لشکر کو پس جاسوسی کی ہمنے اُنپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین وہ بیشک مسلمان ہین پس
جب سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ اپنے دلمین اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونپر اور ہوشیار کرو تم اپنے
دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنونسے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے اور نہ سپرد کرو تم اُسکو اپنے
دشمنونکے اور ہوجاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب درآوے لڑائی ہمارے اور اُنکے بیچ مین پس
قصد کرو تم اُنکے گرفتار کرلینے کا اور احتیاط کرو مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار کے کل حضور بادشاہ کا مقابلہ
کرینگے پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو سبکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجائش ہوگی اور بعض کتب حکما مین یہ بات لکھی ہے جو
انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی جان اُسکی اور جو غدر اور بیوفائی کریگا آویگا
اُسپر مکر و فریب دوسرے کا چلو تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگون نے نیزونکو اور ڈھیلا کردیا باگونکو اور قصد
کیا اُن لوگونکا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیونکی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھون نے اپنے ساتھیونکو اور کہا اُنسے کہ
ہم آواز لگامون اور گھوڑونکی سُنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار اور سوار ہوئی قوم اور استقبال کیا
اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہملوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور ہوجاؤ قبل اسکے کہ حکم کرین
تلوارین تمھارے سرون پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام انکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم ہرقل بادشاہ کے
ہمراہی ہین اور ہم تابع بادشاہ حرب ایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیشرو ہمارا اُسکا بیٹا ایہم ہے پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام
پاپیادہ ہوگئے وہ واسطے تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار و سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسپر اور سلام کیا
رومیون نے متنصرہ پر اور کہا ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہان سے آتے ہو یوقنا نے کہا مین مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون پس تو کہان
سے آتا ہے اُسنے کہا کہ مین حمرہ اور غمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو وہانکے لوگونسے پس جب پھرا مین بارادے بادشاہ کے گذر گیا مین نے مرج
دابق مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ سوارونسے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوائے نیلی آنکھ کے پس جب ہم قریب
پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو اُنکا نہین جلتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر ڈرانیوالا
اور شیر شکار نیوالا تھا پس بتحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردونکو اور زمین پر گرادیا دلیرونکو اور مین بجماعت ایکہزار سوار دلیر نیزہ باز اور شیر خصومت کرنیوالون کے تھا

پس نہین تھا وہ شخص ہم مین مگر مثل آگ کے لکڑیون مین پس برابر ہم اُنپر حملہ کرتے تھے اور وہ ہمپر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے ان سب کو بعد اسکے کہ مار ڈالا اُنھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور کوئی سوار اُنکا نہین مارا جاتا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم مین سے تین سو اور اُنکو اور باقی رہا سردار اُنکا سکے پیچھے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اُسپر اور نہین پہونچا ہم مین کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑے کا ساتھ تیرونکے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑیکو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے سے ناگہان در آئے ہم اُسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اُسکو اور جب پوچھا نسب اُنکا تو معلوم ہوا وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشیر و اس گروہ کے ضرار بن الازور بن طارق ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوے ہین لیجاتے ہین ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سُنا یوقنا نے کلام ابہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل اُنکا لیکن صبر دلایا اُنھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اُس جوان یعنے ضرار کے اور مین نے سُنا ہی جو کچھ کیا ہے اُنھون نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادۂ ہرقل بادشاہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا مسلمانون نے اعزاز کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو الغنوی کو اور ملاقی ہوے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی لوگون اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بر سبیل اخفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوے ہین بجانب انطاکیہ کے تا کہ سختی اور بلاد الہین وہ رسگ دمی پر اسوجہ سے وہ تمھارے پاس پھر نہین آئے کہ اُنھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلہ اور فریب کو اور نہین پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی اُنکو مدد دیگا اور فتح یاب کریگا اُنکے دشمنونپر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد فان للہ علینا منۃ یستوجب بہا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من اقالیم الکفار وبلاد الاشرار واذل لنا ملوکہم واورثنا ارضہم ودیارہم واموالہم وان اللہ عز وجل قد فتح علینا قلعۃ حلب واعزاز فعاد بعض ذوی بطریق یوقنا اسلم وحسن اسلامہ وقد رجع عونا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت ہذا الکتاب ونحن معولون علی المسیر الی انطاکیۃ لنقصد طاغیۃ الروم فما بقی سواہ من اقالیم اعدائنا ونحن طامعون من اخذ سریرہ وکنوزہ لما وعدنا نبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فنرجو دنا بالذی علم فانہ سلاح المومن ودمار الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت سے اور سپرد کیا رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کیا اُنکے ایکسو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمین قتادہ بن العمرو اور سلمہ بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبداللہ اور مثل ان لوگونکے تھے پس لیا اُنھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھ کیا اُنکے دو سو سوار دونکو اور حکم کیا اُنکو اس امر کا کہ قصد کرین وہ بجانب شام کے اور تاخت

ابن الازور اور ان کے ہمراہیون پر بمقام مرج دابق اور گرفتار ہوجانا ضرار اور ان کے ہمراہیون کا۔

تاراج کرین پس سوار ہوے ضرار بن الازور اور دو سوار آئے اور روانہ ہوے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایک مرد معاہد تھا جو اُنکو راہ تبلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج والق تک کہا معاہد نے اُنسے کہ دانہ چارہ دو تم اپنے گھوڑونکو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالیٰ کی قوت اور اطاعت سے پس اُترے وہ لوگ وہان اور دانہ چارہ دیا اپنے گھوڑونکو اور سو رہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوے وہ مگر اُسوقت کہ ایہم بن جبلہ ناگہان آپڑا اُنپر پس جب واقع ہوئی آواز سوار ہوے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایکسو باقی ماندہ نہین بیدار ہوے مگر اُسوقت کہ چھپا لیا اُنکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور وغل سے پس لڑے وہ پیدل ہوکر اور نہین پہونچے اُن تک دشمن اُنکے تا آنکہ مار ڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ پکارا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ اے جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگہان در آئے ہین تمپر بوقت تمھاری غفلت کے اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادون کو اور نہ بددلی کرو اسواسطے کہ تم جانتے ہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے الجنۃ تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج والق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہے کہ ربیعہ بن معمر بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور ہم اُنکے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے تھے پس جب سُنا اُنھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یا فتیان ربیعۃ ومضر ھذا الیوم لہ ما بعدہ وقد علمتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ واللہ فی عرض السموات جنۃ محفوفۃ بالمکارہ اعدھا اللہ لمجاہد درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ فہذا الجہاد قام علی ساقہ وبدا النفاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی سواقہ انما انتم صحابۃ نبی البشر فالبسوا بالثبات والنصر بشر وارواح المصطفی تباکم وقد سموا العزم بصفاتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار واعلموا ان الصبر والثبات جند ان منصوران فمن طلب دار البقاء ہان علیہ ما یلقی فسیحوا الطیکو تنالوا اربکم وحققوا املکم تنالوا بغیتکم واطعنوا الصدور تنالوا الحور وشرعوا الا لمعۃ تنالوا الجنۃ واعتمدوا والصبر تنالوا النصر وایاکم ان توافقوا الکفار من جہلہم واعدلوا عن طریق توبتہم ولعلہم قال اللہ تعالیٰ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ثم قال معلنا ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ثم بین من یعلم السر المکنون قال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون سیروا فقد سبق المعدون وجیتم صدوا فقد فاز المجتہدون یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

... اور کوشش کرو تم پس بتحقیق کوشش کرنیوالے وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اور ڈرو تم اللہ کو جیسا کہ چاہیے اور نہ مرو تم مگر مسلمان با ایمان ۱۲

ابن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ تحقیق کُھل گئے دل ہمارے اُنکے کلام سے اور حملہ کیا ہمنے متنصرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور وہ یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہمنے اپنے نیزون اور تلوارون کو متنصرہ مین اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جسکا بیان نہین ہوسکتا ہی اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی مین تھے اور ابہم بن جبلہ تعجب کرتا تھا اُنکی لڑائی اور حملون اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین اُن کے گھوڑے کا اپنے تیرون اور نیزون سے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور رضہ اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا اُنپر متنصرہ نے پس لیلیا اُنکو اور مشکین باندہ لین اور باقی اُنکے ہمراہیون کو بھی قید کرلیا اور روانہ ہوے بارادہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ یوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اُنکے ایک بڑا شیر اثنا ے راہ مین پس کہا اُنھون نے کہ ای ابو الحارث مین سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہی پس متوجہ ہوا شیر درانحالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو مین اور ڈکارا اُسنے سفینہ نے بیان کیا ہی کہ چلا مین اور وہ شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہہ مین پھر چھوڑا اُسنے مجکو اور چلا گیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور اُنکے ہمراہیون سے پس سخت و دشوار گزرا یہ امر مسلمانون پر اور رو ئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ام لیت شعری فی السلاسل ذ تقوث اد بالحدید قید دک پھر وہ بیان کرتی تھین رنج و اندوہ اپنا اشعار مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ کہا ہین وہ عورتین عربیہ خولہ کے گھر مین جنکے یگانے ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوے تھے پس وہ روتی تھین اپنی اولاد پر اور منجملہ اُنکے مزروعہ بنت عملوق حمیریہ تھین اور وہ بڑی فصیح تھین اپنے زمانہ مین لوگون سے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی اپنے بیٹے کا نام لیکر

۴ اذا ذکرہم من اذا احب + ذکر کرتا ہی کوئی شخص اُسکا تو آرزومندی کرتا ہی + سلام ہو احباب پر ہر وقت مین + والی بعد اعنا وان منعوا اسنا + اگرچہ دور ہو گئے وہ ہم سے اگرچہ رکھے گئے وہ ہم سے ۱۲

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھین پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُنسے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی زاہدہ اور عابدہ تھین کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی نہین حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنیکا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمسے کیا ہی آیا نہین سُنا ہی تمنے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولٓئک علیھم صلوات من ربھم ورحمة واولٓئک ھم المھتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب مین عوض ہی تمھاری مصیبتون کا اور تمہارات دنیا کے گذر جانے سے تمھارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہی اُسمین یہ معاملہ تمھارے رنج اور اندوہ کا پند اور نصیحت ہی پس خاموش ہوئین عورتین اور تعزیت کی آپسمین ایک نے دوسری کی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ابن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع ہوا شور اُنکے آنیکا پس یکجا ہوئے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سُنین وہ حال حلب و رباجراو ہانکے محاصرہ اور لڑائی اور فتح کا پس جب آئے رباج سلام کیا اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز پڑھی روضۂ مقدس مین اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمرؓ کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سُنایا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز وہان کے جانے سے اور روانہ کیا خط ساتھ رباج بن غانم کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہؓ بن الجراح کے روانہ ہو وہ اُسی دن بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیون کا یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور دین نیرات اور خلعتین غرباے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے فورین کے اور داخل ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پاپیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنیوالے انطاکیہ اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندھے ہوے تھے اور رومی گالیان دیتے تھے اُنکو اور گرد اُنکے تھے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوے لوگ بادشاہ کے پاس اور جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دی اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگون کو اور بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیون مین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلاکر کہا
اُسنے مصاحبون اور خادمون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوے
اُنکے کلام مین پس کہا اُسنے سرور ندنے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم بادشاہ
کے فرش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سامنے
ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطہ سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحب نے
اُسکی نہین سُنین تھین وہ باتین جو باتین کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ
گذرا تھا کہ ہرقل نے اکٹھا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی معبوث ہین جنکی بشارت مجھکو مسیح نے دی ہی اور
حاکم وقت کے ہونگے اور اُمت اُنکی بہترین اُمتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجائیگا اور ضرور دین اُنکا ظاہر
ہوگا یہانتک کہ پھر جائیگا پورب و پچھم کو پھر کہا تھا اُسنے ہرقل نے واسطے ادائے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے اس کلام کو گھبرائے
اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اُسدن اس امر کو ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت اپنے کلام
سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوائے اصلاح اور بہتری اُنکے حالونکے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب
دیگا تم مین سے میرے سوالات عظمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے محسن اور واقف کل
حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ
سے کہ مجھکو جو کہنا ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی آنپر وحی ابتدائے کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جنکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی مکھیون کے
اور اُسکی گرانی مجھکو معلوم ہوتی ہی پھر منقطع ہوجاتی ہی وہ آواز مجھسے اور تحقیق مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر
فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کرلیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ آتی تھی وحی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کیدن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی آنسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر
قیس بن عامر نے کہا کہ ابتدائے وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابونکے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر
ہوتا تھا مثل سپیدی صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار حرا مین اور متواتر راتین وہان گذرانتے تھے پس
وہ برابر اسی حالت مین تھے تا اینکہ آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُنسے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپنے
کہ مین پڑھنے والا نہین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لیلیا اُس فرشتہ نے مجھکو دوبارہ یہانتک کہ محنت اُسکی مجھکو معلوم
ہوئی پھر چھوڑ دیا اُسنے مجھکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لیلیا اُسنے سہ بارہ مجھکو اور ڈھانپ لیا مجھکو پھر چھوڑ دیا

ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر الانصاری سے ١٢

اور کہا اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم پس پھر سے وہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہ بنت خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اڑھاؤ مجھپر پس کپڑا اڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپسے پس آگاہ فرمایا آپ نے خدیجہ کو حال سے اور کہا مجھکو اپنی جان کا بڑا خوف ہی پس خدیجہ نے کہا قسم ہی خدا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو کبھی رسوا نہین کریگا اسواسطے کہ آپ پاس لگانگت کا کرتے ہین اور بار اٹھاتے ہین یتیم کا اور تجارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا دفعۃً سنا مین نے ایک آواز کو آسمان سے پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اڑھاؤ مجھکو پس نازل فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے اس آیت کو یاایہا المدثر قم فانذر وربك فکبر وثیابك فطہر والرجز فاھجر پس آئی وحی اور پے درپے آنے لگی اور کہا قیس بن عامر نے بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مسجد شریف مین کہ اسیوقت آیا آپکے پاس ایک مرد شتر سوار پس بٹھایا اسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی مین باندھ دیا اسکو پھر کہا اسنے کہ تملوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون شخص ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس کہا اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبدالمطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے جواب دینے کو پس کہا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر مسائل مین پس نہ بگڑیے گا آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اس چیز سے جو ظاہر ہوئی تجھکو پس کہا اس مرد نے کہ سوال کرتا ہون مین بقسم آپکے پروردگار اور پروردگار سابقین کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے آپکو سب آدمیون پر بھیجا اور نبی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ ہان پھر اسنے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپکو خدا کی کہ آیا اللہ تعالیٰ نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپکو حکم دیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا ہان اسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بقسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے حکم ایک مہینے کے روزے کا تمام سال مین دیا ہی آپنے ارشاد فرمایا ہان کہا اسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بقسم آپکے پروردگار کے آیا اللہ تعالیٰ نے حکم اس امر کا آپکو دیا کہ لیوین صدقے کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین ساتھ اس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہی اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے انکے دیکھے ہین قیس نے کہا کہ تھا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اسنے پس فرمایا اس سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہی آپنے فرمایا یہ درخت بلایا اس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ ٹھہرا

سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی جگہہ پر تب پس کہا قیس سے ہرقل نے کہ پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد اُنکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت اُمت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہی وہ گواہ ہونگے دنیا مین اور گواہ ہونگے لوگو نپر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی انا ارسلنٰک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا اور گواہی انکی عالم آخرت مین پس کہا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا اور گواہی اُنکی اُمت کی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا لتکونوا شھداء علی الناس پس کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جنکا تمنے وصف بیان کیا ہی آیا حکم کیا ہی اللہ تعالیٰ نے بندونکو اس امر کا کہ جاوین وہ اُنکی حیات مین اُنکی طرف اور درود بھیجین اُنکی حیات مین اور بعد اُنکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسیٰ مسیح نے بیان کیا ہی جاوینگے آسمانپر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہی اللہ غالب و بزرگ نے کہا ہی سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اُنکے دین مین پس کہا اُس بطریق نے کہ ای بادشاہ جس نبی کا تو نے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹی ہی یہ داڑھی ناپاک تیری ای کُتے روم کے اور وہی نبی عربی مبعوث اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان مین ہین اور وہ ہمارے نبی ہین مگر یہ کہ کفر نے باز رکھا ہی تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی ہی بلکہ کاٹا تمنے ہمارے کلام کو ہمارے دین مین پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الجاذی صاحب معرکہ ہای مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ وہی ہین جنکا حال مین نے یون سُنا ہی کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہو کر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہین قیس نے کہا کہ ہان وہی ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھکو روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ جب سُنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے کلام کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوئے بطارقہ اور مصاحبین بسبب بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگونکے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن لوگوں سے پس کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلوارونسے پس لیلیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہونچے اُنپر دار تلوار کشون کے پس مارے اُنھون نے چودہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوئے بسبب اُسکے کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال میٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سُنا یوقنا رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھون نے اپنے بیٹے سے جو ایکسو جماعت مین تھے کہ قسم ہی خدا کی نہ چھوڑونگا مین اس لعین کو جگہہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگے

بڑھے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ ای بادشاہ یہ بات بہتر نہین ہی بلکہ رائے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اُسکے حال پر ہی پس اگر زندہ رہیگا جوان کل کی صبح تک تو لٹکا لینگے ہم اُسکو شہر کے دروازے پر اُسکی گردن مارینگے ہم سب بدلوگ انکے پس آرام حاصل کرینگے اس امت دل رویونکے اسواسطے کہ انکے دلونپر وہ ارہی جو بیان نہین ہو سکتا ہی بسبب مارڈالنے اس جوان کے اُنکے بدران اور پیرانکا علاوہ برین پہنچیگی خبر عرب کو پس بڑی سستی مین ڈالینگے ہملوگ انکو اس معاملہ سے اور نہین چاہا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات ضرار بن الازور کی اسوقت مین اور کہا تھا یوقنا نے کہ جب گذریگی رات ٹوٹ جائیگا غصہ قوم کا اُنسے راوی نے بیان کیا ہی کہ بہتر جانا بادشاہ نے یوقنا کی راے کو اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے بیٹے سے کہ لو تم دونون اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکو پس لیا یوقنا اور اُنکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو اور لائے وہ دونون اُنکو اپنے گھر مین برہنہ کیا اُنکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوارونکو کہ نہین کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف اور مہربانی اللہ کے اُنکے حال پر پس ٹانکے لگائے یوقنا اور اُنکے بیٹے نے اُنکے زخمونپر اور ڈالا اُنمین دوا کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا انکو پس کھولا ضرار نے اپنی آنکھونکو اور نہین جانتے تھے کہ یوقنا نے بُرائی اور بلا ڈالی ہی رومیونپر بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہو گئے ہین پس کہا ضرار نے اُنسے کہ اگر تم دونون کافر ہو پس تحقیق اللہ تعالی نے فرمانبردار کیا ہی تمکو میرے واسطے تا اینکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو پہنچ دیتی تھی میری بدنکو اور اگر تم دونون مسلمان ہو پس خوشحالی اور مبارکی ہو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالی جمع کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے تحا زمین کہ بلند ہوتی تھی اُنسے آواز نالہ اور رونیکی اور دعا کرتی تھین وہ دن رات حالانکہ وہ جانتی تھین میرے انداز اور پیش آنے ایسے معاملات کو اسواسطے کہ مین ایک باقی ماندگان اُنکے دوستون سے ہون اور میری ایک بہن ہی ہمارے لشکر مین تحقیق پوشیدہ ہی حال میرا اُنپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم میری بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم اُنکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر ہو سکتا ہی کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کرویگی میری مان کو اور لکھین گی وہ حال میرا اُنکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھا یا اُنکو اور پڑھے اُنھون نے یہ اشعار

اشعار

الا ایها الشخصان بالله بلغا

آگاہ ہوا ای دو شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونون

ولقیتما ما عشتما الف نعمة

اور ملو تم دونون جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو

ولا ضاع عند الله ما تصنعانه

اور نہین رائگان ہوا نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہی تم دونون نے نیکی سے

بصنعکما بے تلت خیرا ورحمة

بسبب نیکی کرنے تم دونونکے میرے ساتھ پہونچا مین بہتری اور آرام اور مہربانی کو

ومالی وبیت الله موتی وانما

اور وہ خواہش اور آرزو جو مجھکو ہی وہ بیت اللہ مین مرنا میرا ہی اور نہین ہے وہ آرزو

سلامی الی اطلال مکة والحجر

میرے سلام کو بجانب آثار اور تودہ ہاے مکہ اور حجر کو

بعز واقبال یدوم مع النصر

ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال ساتھ مدد اور

فقد خف عنی ما وجدت من الضر

پس تحقیق سبک ہوگئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا مین نے سختی اور بدحالی سے

کذلک فعل الخیر بین الوری یجری

اسیطرح کار نیک درمیان خلائق کے جاری اور یادگار رہتا ہے

ترکت عجوزا فی المهامة والقفر

کہ چھوڑا تھا مین نے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب وگیاہ کے

ضعیفۃ حیل لیس فیہا مجلادۃ
سست اور ضعیف ہین وہ تدبیر کی نہین ہے انمین مضبوطی

علی الشیح القیصوم والعشب والزہر
اور شیح نام گیاہ ہے اور قیصوم نام گیاہ گیاہ تر ہے اور عشب اور زہر کے شگوفہ تر ۱۲

واطعمہا من صید سکنی ارانبا
اور کھلاتا تھا مین انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقیمات فی البر
ساتھ گاو دشتی اور رہنے والے دشت کے

وانی اردت اللہ لا اتنی غیرہ
اور مین نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوائے اُسکے

لعلی انال الفوز فی موقف الحشر
شاید کہ پہونچون رستگاری اور نیکی کو قیامگاہ محشر مین

کذلک اختی جاہدت کل کافر
اسی طرح میری بہن نے جہاد کیا ہر کافر سے

الا یا اخی مالی علی البین من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہین ہے مجھکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اہلہ
جسوقت سفر کرتا ہو آدمی اپنے گھربار کی زمین سے

وفو لا غریب مات فی قبضۃ الکفر
اور کہو تم غریب بیکس مرگیا بیچ اختیار کافرون کے

الا یا حمامات الاراک تحملی
آگاہ ہوا ے کبوتران سبز شور مزہ کے اٹھاؤ اور لیجاؤ یم

الی عسکر الاسلام والسادۃ الغر
طرف لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

الی ناجبات الحادثات التی تجری
اور مصیبتون وقائع کے جو آتی اور جاری ہوتی ہین

وکنت لہا من کنا ارعی خداع حسا
اور تھا مین انکے واسطے خادم اور کارکن جاہتا تھا مین

من الوحش والیربوع والضب والعفر
دشتی ورحوش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمی حماہا ان تقام فلم یزل
اور نگاہ رکھتا مین انکی نگاہ رکھنے کی چیز کو اگر کھڑی

وجاہدت فی جیش الملاعین باسمہم
اور جہاد اور کوشش کیا مین بیچ لشکر ملعونون کے

فمن خاف یوم الحشر ارضی الہہ
جس شخص نے ڈرے گا قیامت کے دن راضی کریگا وہ اپنے پروردگار کو

وما بوحشت فی الطعن فی الکر والفر
اور نہین جدا ہوئین نیزہ بازی مین بیچ حملہ اور دبدبہ کے

الا یا اخی ہذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہو اے میرے بھائی اسی ابی کو بس کون شخص ہے واسطے

فاما ہلاک او رجوع الی الدہر
یہ بین یا ہلاکی ہوتی ہو یا پھرنا ہی جانب موافقت زمانہ کے

صریعہم طراہم بالسیوف مقطع
خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا

رسالۃ صب لا یفیق من السکر
پیام ایسے عاشق کا جو نہین آرام پاتا ہی بیہوشی سے

دقولی ضرار فی القیود مکبل
اور کہو تو ضرار بیچ بیڑیون کے قیدی ہین

معودۃ سکنی الفقار مقیمۃ
عادت رکھنے والی ہین وہ سکونت بیچ آبادگیاہ کے قیام کرنیوالی ہین

واکرمہا جہدی وان منی فقر
اور بزرگداشت کرتا تھا مین بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ لاحق

مع الظبی والغزلان والنبق بعد
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نبق بعد

لہا ناصر فی موقف الشر والضر
تھا مین مددگار انکا جسگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی

وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا
اور راضی کیا مین نے بہترین خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ

وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر
اور قتل کرے گا ابنائے صلیب کا فرون

تقول وقد جاء الفراق بجینہ
کہتی تھیں وہ کہ یہ تحقیق نزدیک آ پہونچی جدائی اپنے وقت

بحسن رجوع قادم منک بالبشر
اچھے پھرنیوالے اچھے آنیوالے تمہارے پاس سے

الا ابلغا عن اخیہا تحیۃ
آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونون اُنکے بھائی کیطرف سے

علی نصرۃ الاسلام والطاہر الذ
اوپر مدد دین اسلام اور پاک سب یا کون

حمائم نجد بلغی قول شائق
اے کبوتر زمین بلند کے پہونچاؤ پیام آرزومند

بعیدا عن الاوطان فی بلد
دور ہین وطن سے بیچ جس

وشوار کے

سلہ نوعی مانند آن در چیزی کہ تمر بن است کہ از آن روغن خوراک [illegible] ۱۲ سکلہ فی اللغۃ [illegible] ۱۲

حمائم نجد اسمعی قول مفرد
ای کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور بیکس کا
بان دموعی کالسحاب دکالمطر
سطور پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند بارانکے اور
حمائم نجد ان اتیت خیامنا
ای کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین
له علة بین الجوانح والصدر
اُسکو بیماری ہے درمیان استخوانہاے پہلو اور سینہ کے
بنی خده خال محته مدامع
اور اُسکے رخسارہ پر ایک تل تھا جسکو بہا دیا آنکھون
فوافاه انباء اللئام علی غدر
پس پہونچ گئے اُسپر لوگ ناکس اوپر بیوفائی کے
الا یا حمامات الحطیم وزمزم
آگاہ ہو اے کبوتر حطیم اور زمزم کے
بقبر غریب لا یزاد من النکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی زبونی

غریب کئیب فی ذلة الاسر
و دور از وطن ایسا کہ نزدیک ہیچ خواری قیدکے
حمائم نجد غردی عند موطنی
ای کبوتر زمین بلند کے خوش آوازی کر اور اچھی بولی بول تو
فقولی کن لك الدهر عسر علی یسر
پس کہہ تو اسیطرح رہیگا زمانہ دشواری کا اوپر
له من عداد العمر عشر وسبعة
واسطے اُسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے
علی نقد اوطان وکسر بلا جبر
اوپر جدائی اور دوری گھرون اور شکستگی کہ نہین جوڑنا
الا فادفانی بارک الله فیکما
آگاہ ہو پس چھپاؤ تم دونون مجھکو وا تمین ہلاکت و تنگی
الا فاخبری امی ودلی علی امری
خبر دے تو میری مان کو اور مطلع کر تو میرے حال پر

وان سالت عنی الاحبة فاخبری
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھسے دوست لوگ
وقولی ضرار قد یحن الی الوکر
اور کہہ تو ضرار نالہ درد ناک کرتاہی بیچ آشیانہ قیدی کے
وقولی لهم ان الاسیر بحرقة
اور کہہ تو اُنسے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے ہے
وواحسرة عند الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
مضی سائرا یبغی الجهاد بعزمها
روانہ ہوا تھا خواہش جہاد مین واسطے نیکو کاری کے
والکتبا هذا الغریب علی قبری
اور لکھدو تم دونون یہ مسافر اور بیکس ہے میری قبر پر
عسی تسمح الایام عنهما بزورة
شاید کہ موافقت کرے زمانہ اُنکو ساتھ ایکبار زیارت

راوی نے بیان کیاہی کہ جب لکھا یوقنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا اُنھون نے خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو بجانب مسلمانون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور اُنھون نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہی کہا اُنھون نے کہ تھا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُس زمین مین تھے جسکا نام ہلاطہ تھا کہ اُسیوقت آئے سعید بن اوس قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایک مرد رومی کو کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ تو تم اُس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتاہی پس پوچھا اُس سے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہی تمھارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کس کی طرف سے ہی اُسنے کہا کہ تمھارے ایک قیدی کی طرف سے ہی جو انطاکیہ مین ہین اور نام اُنکا ضرار بن الازور ہی پس لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سُنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن الجراحؓ کے پاس اور کہا اُنسے کہ یا ابن الامة سُناؤ تم مجھکو شعر میرے بھائی کی پس سُنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اُسکو پس انا للہ پڑھا خولہ نے اور کہا لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ لآخذن ثاره **واقدی** رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہی کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرا یا اُن اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُن پر خالد رضی اللہ عنہ تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اہل حازم اور دندان اور عم اور ارتاج اور سواے اُسکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر لوہے کے پُل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دلمین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل لوہے کے اور کھڑا کیا بادشاہ نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دستق حاکم کیا مین نے تمکو اس سبب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اُسکا پھر سپرد کی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو قسون کے کنیسہ مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دستق اپنے آگے کرو تم اس صلیب کو اور اعتماد کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے اپنے پھر ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قسیسین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لائے جانے مقیدین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ اے بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجھکو اللہ تعالی نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے کہ معلوم کیا اللہ تعالی نے اس امر کو حلم اور بردباری تیری اُٹھاویگی اس بوجھ کو اور حکیم دلیسورقورس نے کہا ہی کہ عقل پایۂ نردبان بزرگ ہی اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلائق کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اُنسے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ کسکے لیے ہی پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پڑجاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر ہی چھوڑ دینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کہ کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہوجاویگا کوئی شخص ہمارا ہی ان بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُنسے ارباب دولت نے کہا کہ اے بادشاہ سچا ہی یہ دستق اپنے قول مین پس کلام کیا اور کہا ایک بطریق نے کہ اے بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بھرا ہی عورتون اور لڑکیون سے اور پیش کر تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اُنکی بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسائش کے اور پھر وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر باعث ضعف اور سستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسون نے آوازونکو ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب[سلہ] العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

سلہ ترجمہ درود کا یہ ہوا کہ جھوٹے ہوئے مشرک یعنی برابر کرنے والے ساتھ اللہ کے اور گمراہ ہوئے وہ گمراہی دور کی ۱۲

بکشرہ انعسرا نا مبینا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الہ اور تھے صحابہ مین ایک مرد فصحاے مین اور اُنکے علما سے جو جانتے تھے کتب
حمیریہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام اُنکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور اُنھون نے جب
دیکھا کنیسہ اور اُسکے کافرونکو اور دیکھا اُنکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلیبا نکی اور سجدہ کرتے ہین تصویرونکو کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کذب حزب الشیطان ولا الہ الا الرحمن الذی لیس لہ عدد محسوب وانہ فرد لا الی شئ منسوبہ
لیس لہ ضد ولا ند ولا ولد ولا حد + اوجد الموجودات + وصور المصنوعات + وخلق المخلوقات + ودبر امر الکائنات + اول لا افتتاح لوجودہ +
واٰخر لا عدام لشہودہ + لا یموت ولا یفنی ولا یتحول ولا یبلی + لا شریک لہ ولا وزیر + ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر
راوی نے بیان کیا ہی کہ جنبش مین آیا کنیسہ اُنکے قول سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے اُنکی طرف پس اشارہ
کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑ دو اُس شخص کو اُسکے حال پر پس جدا ہوے راہب اُن سے پس کہا ہرقل نے
رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر عربی تمھارا کیا نام ہی رفاعہ نے کہا کہ اے بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہی حالانکہ مین تمھاری جنس سے
نہین ہون جو مجھسے تم پوچھو گے پس کہا بطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہی کہ ہماری جنس نہین ہی اور نہ وہ علم و مسائل حکمت سے
آگاہ ہی کہ پوچھین ہم اُس سے بلکہ وہ بدوی ہی کہ نہین جانتا ہی مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے شہرون مین
ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور ہوئی ہی جوش مارا حکمت نے یونانیون سے اور بھر لیا ہی اُسکو سُریانین کے سینون نے پس کہان ہی اہل عرب مین
حکمت اور علوم جو پہونچاوین اور پڑھین اُسکو آپس مین اسواسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون
مین ہی ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارسول اور جرجیس اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو چند سے جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا
اور اُنھین مین بادشاہ تھے طاطاغورس اور اُسنے بنایا تھا رہا و منبج کو اور اطنیس کو اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اُسنے بادشاہ عہد کو
کہ پیدا کیا جاویگا اُسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اُسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک
کیا جاویگا اُسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنی فرعون اور منا فطیش حکیم اور معنی اس لفظ کے دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے اریتوتھا
جس نے بنایا تھا دمنہ کبری اور اُسی کے نام پر اُسکا نام رکھا گیا اور ہین لوگون سے تھا سیطانیوس اور وہی بنانے والا اُس پہلی کتاب کا ہی جسمین
صورتین زمین کی مع اُسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور جانورون کے ہین اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کا حال مع
اُن کی رنگتون کے اور بیان کیا ہی اُسی نے ہر اقلیم کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہی اُسی نے
سب زمین کی نہرون کو اُن کے نامون سے اور اسی طرح بیان کیا ہی اُس نے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور
گھاٹیون اور آبادیون اور اُس کے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین کہا بطریق نے اس
کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے عرب پر تا کہ سنے جبلہ بن الایہم اُس کلام کو اور وہ

اُس مقام مین موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ مین یہ تھا کہ بطریق نے ایک بڑا دیر بنایا تھا اور ہر سال مین
اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذرون اور ہالون اور جانورون اور موم کے اور یہ سبب رہم
بطریق کے تھا پس دی ہرقل نے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہو گیا جبلہ دیر پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام پر اُسکا
نام رکھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا رفاعہ بن زہیر نے قول بطریق کا ہنسے وہ اُسکے کلام سے اور کہا کہ ای
ترک تحقیق تعریف کی تونے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہین ہی اور نہ کوئی اُنمین فاضل اور بزرگ ہی اور نہ کوئی
اُنمین سے ایسے اللہ بزرگ کی توحید کا قائل ہوا ہی جسکا مثل ور مانند نہین ہی اور نہین ہی بزرگی مگر واسطے ولد اسمٰعیل بن خلیل کے
جنکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہی اور اُنمین سے تبابعہ اور اقیال و رجماق اور انسال ہین جو مالک
ہوے زمین کے طول اور عرض مین الحفین سے ملک الصعب ذو مراثد (اسکندر اول) تھے جو مالک ہوے تھے دنیا کے
اور گئے تھے ظلمات مین اور داخل ہوے تھے اُنکی طاعت مین زمین کے لوگ اور پہونچے تھے جاے طلوع اور غروب آفتاب تک
اور ذلیل وخوار کیا تھا اُنھون نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اپنے واسطے اُنکو مددگار اور لشکر اللہ تعالی نے اُنکا نام ذوالقرنین
رکھا اور اُنمین سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اور ذو المنار اور لقمان ابن عاد اور ہدہاد اور عمرو ذو الازعار اور ہزار بن
سکسک اور ہازیل بن عیان تھے اور یہ شخص کلام حکمت کا کرتے تھے اور ہم مین سے سبا بن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے تاج کے
ہم مین تھے پھر والی ہوے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر اور اُنکے تبع ہوے اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک بن حمیر پھر عاد
بن حمیر ہوے پھر ہم مین سے نبی اللہ خنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوے پھر ہم مین سے نفیلہ بن عبد المزان بن حشرم پانسو برس
زندہ رہے اور انھین نے بنایا تھا قلعہاے مضبوط اور نکالا تھا اُنھون نے خزانون کو اور تابع کیا تھا لشکرون کو اور وارث
کیا تھا اللہ تعالی نے اُنکو نبی خنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جسوقت
کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم مین سے پس ہم لوگ رئیس ہین اور تم غلام ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ یہ شخص رفاعہ بن زہیر بن زیاد بن تبلیدہ بن سمرتیر الجرہمی جاننے والے تھے عرب کے نسلون
اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہون کے اور پڑھا تھا اُنھون نے کتب ہود اور صالح اور خنظلہ علیہم السلام کو پس جب کلام کیا
اُنھون نے سامنے فلیطس یعنی ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا تھا ترک نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو کسی سوال
مین پس کہا ترک نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبایع پاک کے پہونچتے ہین دل بجانب ہوا کے خوش اور نرم اس عقل روحانی
کے اور پہونچتی ہین بجانب ترقی یہ مقام ملکوت روشنی اُن صورتون کی جو آنکھون سے پوشیدہ ہین وہ آنکھین جو گھیرنے والی ہین جسد
کی اور پہونچتے ہین بجانب ترقی ایسی ریاضات عقلیہ کے جو صاف ہین پلیدی اور نجاست سے اور بجانب افکار اور خیالات
باطنیہ کے بسبب صاف اور روشن ہو جانے اُن عادات کے جو محیط با فکار ہین صور تہاے جسمانیہ سے پس بحالت حاصل ہے
روشنی اور صفائی اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی رو اُنکو حاصل ہوتی ہی جسمین کوئی نقصان اور نیستی نہین لاحق ہوتی ہی پس امر مخفی

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور لیتی ہی روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہے تیرگی اور ملجاتی ہی تیرگی مین پس رفاعہ بن زہیر رحمہ اللہ نے کہا کہ ای قس نہین صواب کو پہونچا تو اپنے اس کام مین قیس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب علام الغیوب کے درانحالیکہ چھپائی گئی ہی اُن سے راہ پہونچانیوالی اور کیونکر رہائی پاویگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے بدون پاک ہونیکے کفر سے اور کیونکر پاوینگے انکار مشکل بھیدون پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار پردۂ غفلت مین ہین جبکہ پہونچتی ہین خواہشین اپنے پہونچنے کی جگھون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور پھرتی ہین چیزین جنبش دینے والی زیرکی اور دانائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین اذہان بلند اپنی جگھون تک اور جدا ہوتے ہین اشکال اشکال سے بسبب تاثیر خواہشون کے اور اوندھی گرتی ہین اپنی صورتون پر گرانا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ ای تبرک یہ کلام اُن عرب کا ہی کہ گمان نکیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہی اور اُنکی بازارون مین نہین بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ ملوک مین سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا تھا کلام کیا ہی اُسنے اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہمارے فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی تھا اُنکے اشعار ہین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی کہا عبداللہ نے کہ کہا مین نے رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ای چچا کیونکر سمجھا تھا تبرک تمھارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے کہا کہ ای میرے بیٹے نہین دیکھا مین نے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو یوقنا سے پس کہا یوقنا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پائدار رہتا ہی مگر اُس حال مین کہ کلام کرین وہ ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانون سے کیفیت اپنے مناظرے کی تبرک سے تو لکھا اُسکو اکثر لوگون نے واقدی علیہ الرحمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ بن زہیر کے ایک بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسطنطنیہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ تبرک کے مناظرہ مین متوجہ ہوے تھے بیٹے اُنکے عامود درانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرائش اور تکلفات اور تصویرون اور صلبان کے اور تماثیل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسیوقت فریب کیا اُنکے ساتھ شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دہی صلبان اور تصویرونکے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب دیکھا اُنکی طرف اُنکے باپ رفاعہ نے رو دئے اور کہا کہ سختی ہو تجھ پر آیا کافر ہو گیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھ پر دور کیا گیا تو درواجے رحمان سے سختی ہو تجھ پر آیا کفر کیا تو نے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے ای راندے گئے قدرت کے ای دور کیے گئے حضوری کے ای سختی ہو تجھ پر کیونکر ناسپاسی کی تو نے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی کہ نہ غمگین ہونگا مین تجھ پر تیری جدائی سے دنیا مین کہ چھوڑتا دنیا کا

[illegible]

لصہ دنیا مین قیام کرنے کو اور اختیار کیا اُنھون نے حقیقۃ معقول و جلبت عن المثل حقیقت [illegible]

مضرور ہوا اور ہوگا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ ملیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان کے گھر کی طرف
اور اُٹھایا جائیگا تو ان راہبون اور قسون کے ساتھ اور ہوگا تو چھوٹے طبقے آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اُسکے گھر مین ہمیں ازواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونیوالی
ہی افسوس ہوگا مجھپر تیری ندامت کا تیرے کامون سے جبکہ ٹھہرے گا تو سامنے ذات بزرگ اور مالک کے ای بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا
اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای بیٹے میرے تحقیق زیان کار ہوئی اُمید میری تجھ سے باب مین
ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہوا دل تیرا دوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ اُن سے شفاعت طلب کرینگے پھر
پڑھے اُنھون نے اشعار پند ونصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُنسے کہا کہ تحقیق ای باپ ٹوٹ گیا ہی پردہ
اور بند کیا گیا ہی دروازہ راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اُنکے نہلانے کا اور مقصود یہ ہے
اور گرد ہوے قس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین اُنکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا اُنکو اور دیا بادشاہ نے
ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کر دیا اُنکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم الغسانی مین پس کہا بطریق نے
صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ پھرو تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے
ساتھی نے کیا ہی درانحالیکہ حاصل کروگے تم نعمتہاے دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہی ہمکو اس امر سے
صحت اور حقیت ہمارے دین اور پائداری ہماری یقین نے اور ہم لوگ اُن لوگون مین نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے
جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہی ہمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ ابن زہیر نے
کہ اللہ تعالے اُس امر کو خوب جانتا ہی کہ ہم مین اور تم مین سے کون راندا گیا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تمسے اور تم اُنکے دشمن
اور اُنپر جھوٹی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور
جوانمرد بندے ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے اُنکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تمنے اُنکی اور بدل ڈالا تمنے اُنکی شریعت کو اور نہین سمجھے تم اُس
چیز کو جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو مسیح پر بسبب کہنے اپنے امر خلاف
واقع کے اُنپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہی والکافرون ہم الظالمون پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای
شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور دانا ہی اپنے بندون کے حال سے اور کلام بہت ہی اور نہین دوست رکھتے ہین ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو خبر
پہونچی ہی کہ تمھارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہی حالانکہ پہونچا ہی اُنکے پاس ہمارا مال اور خزانہ اسقدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہی پس کس چیز نے باز رکھا ہی اُنکو اس
امر سے کہ وہ ساتھ تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہی اُنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کہ اُنکے دارالامارۃ کا حال کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہی ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کون ہین رفاعہ نے
کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور تمکین ہو
ہرقل نے کہا کہ تخت اُنکا کیسا ہی رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہی ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ خزانہ
اُنکا اعتماد رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہی ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہی رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دلیران موحدین اور شہسواران
مسلمین ہین آیا نہین جانا اور سُنا تونے ای بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہوگئے تم خزانہ سلاطین
روم کے اور ذلیل وخوار کیا تمنے بطارقہ اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ تم لوگ آرایش اور تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسیواسطے جب
اُنھون نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کیطرف پکارنے والے مالک اندازے ہر چیز نے الذین ان مکنا ہم فی الارض
اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانون کو قید خانہ مین
بیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کیطرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور سامنے
ہر خیمہ کے کنبے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ کنبے کبھی
کے نہین دھونکتے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے اُنکی خوبی ساخت کا رہتے تھے ساتھ اُنکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی
ہرقل نے اپنے تمام لشکر مین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانیکا کہ اُسیوقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا
بادشاہ کے دربانون نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی کہا اُنھون نے کہ آگئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہوگئے اُسکے راوی
نے بیان کیا ہی کہ اس کلام کے سُننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لیلیا عرب نے دونون برجونکو
حالانکہ اُسمین تین تین سو مرد لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ ای بادشاہ جو اُن تین سو کا پیشرو ہی اُسی نے سپرد کیا دونون برجونکو
مسلمانونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا کام اللہ غالب اور بزرگ کا مسلمانون کے ساتھ یہ تھا کہ دربان برجونکا
کہ ہر روز اپنے لشکر مین جاتا تھا پل تک اور تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگونکو جو دونون برجون مین تھے حفاظت اور نگہبانی کی پس گیا تھا
وہ ایک دن وہان موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگونکو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون مین خیال اور ہوشیاری نہ تھی پس مارا
اُسنے ہر ایک کے اُنمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُنکے پیشرو کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے از روے احتیاط اور خوف کے
ستم بادشاہ سے پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور در آیا کینہ اُن لوگونکے دلون مین
پس جب آئے ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لیلیا ان لوگون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو
اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازے کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم
کیا اُسنے اپنے ہمراہیونکو مسلح اور آمادہ ہونیکا واسطے لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے مسلمان
جانب ارض انطاکیہ کے کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلب روم کے شہر مین اور ابھی پہونچ گئے

تم اُنکے لشکر پر پس تمھاری کیا رائے ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے امین الامتہ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی واعدوا لھم
ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون به عدو الله وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان
ہو جاوین وہ اور ظاہر کرین زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اُسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے ہو او
بلند کرین وہ اپنے نشانون کو اور ظاہر کرین اپنے ہتھیارونکو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سبکے پہلے بنایا ایک
نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہین منجملہ اُن دس کے جنسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی رشاد
فرمائی تھی و ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا اُنکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع
بن حمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے اُنکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اُنکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسر
بن مسروق کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار یمن سے اور بھیجا اُنکو پیچھے رافع بن حمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک
بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے اُنکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا اُنکو پیچھے مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا
خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا اُنکو بجانب ایلیے اور ر
ہوے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور بہ جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبی
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اُن باقیماندہ مین عمرو ابن معدیکرب الزبیدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبدالرحمن بن
ابو بکر الصدیق اور عبداللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابوسفیان صخر بن حرب اور راشد بن سع
اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبداللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابولبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس
اور عابد بن علیہ اور رافع بن عنجدہ اور عبداللہ بن قرحا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمر
اور مسعود بن عون او رمثل اُن رئیسون کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے اُنکے وہ عورتین تھین جنکے یگانے قید مین تھے اور ان مین خولہ بنت ا
اور عفیرہ بنت غفار اور مرزعہ بنت عملوق الحمیرۃ اور ام ابان بنت عتبہ تھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ان سب عورتون مین خولہ بنت
الازور سے زیادہ کوئی غمناک و رنجیدہ و غمگین نہ تھا اور اُنھون نے اپنے بھائی کے قید کے باب مین اشعار کہے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوا
بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہے پس اُسی حال مین کہ رومی اپنے پڑاؤ اور خیمون مین تھے کہ دفعتاً واقع ہوا شور عرب کے آنے
پس سوار ہوے رومی اپنے گھوڑونپر اور آراستہ کیا اُنھون نے اپنی صفون کو پس جو سبکے پہلے دکھائی دیے اور بلند ہوے جھنڈے سعید بن زید بن عمرو
نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے اُنکے رافع بن حمیرۃ الطائی پھر بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اُنکے خالد بن الولید پھر بعد ا
بن الجراح مع اپنے لشکر کے پیچھے پس اُترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانون کے لشکر

اُترے وہ گرد اُنکے چھوڑا اُسنے اپنے لشکر کی حفاظت کیواسطے اپنے بڑے مصاحب بطارس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا
پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ قسین مین اور بلایا کیا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا اُنکے بیچ مین بحالت خطبہ پڑھنے کے
اور کہا اے اہل دین نصرانیہ اور بنی معمودیہ کے تحقیق نزدیک ہوا وہ امر جو بیان کیا تھا مین نے تمسے درباب زوال تمہارے ملک اور جانے
تمہاری عزت اور بزرگی کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مین نے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تمنے
میرے مار ڈالنے کا اور یہ قوم تحقیق در آئے ہین تمہارے ملک اور تمہارے تاج بزرگی کے گھر مین پس لڑو تم اُنسے واسطے اپنے گھر بار
اور مال اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بد دلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی ہین سُستی اور کاہلی پس تحقیق بہت کوشش کی مین نے
تمہارے واسطے اور تلف کیا مین نے مال اور خزانہ اور لوگونکو تمہارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور یاری کی بخت نیکنے
اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بد دلی کروگے تم اور پھروگے اپنی جگھون پر اور نہ قصد کروگے واسطے اپنے ملک کے
اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار تمپر اور پہونچیگی ذیت تمکو کہان ہین باپ تمہارے اور گذرے
ہوے کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس نہ تھے اور سکونت کی اُنکے گھرون مین عرب فرمایہ نے پس اُنکے کنیسونکی
مسجدین بنائین اُنھون نے اور ویران کردیا اور کھود ڈالا اُنکے دیرون کو اور ذلیل و خوار کردیا تمہارے بادشاہون کو اور لونڈی
اور غلام بنایا تمہاری عورتون اور لڑکون کو مالک ہوگئے وہ تمہارے پناہ کی جگھون کے اور غالب ہوگئے وہ تمہارے قلعون اور
شہرون پر اور بتحقیق گذرا جو گذرا پس اب سر نو سے احتیاط کرو تم کام مین اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوے ہین بیشتر تمہارے اپنے
ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھر بار کی غیرت پر اور میری دانائی کا نتیجہ تمہارے واسطے یہ تھا کہ مصالحہ کرلو تم اپنے اور اُن عرب کے
بیچ مین انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تمہاری تاریکی جہل نے نہین قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا اور سُنا
تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صمادوت کی قبر پہ جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھو دیا عالم اعلی کے
چڑھنے کی سیڑھی کو پس تحقیق کھو دیا اُسنے مرتبہ قُرب اور نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی
اور دولت ہے ذہنون کی اور دُور رکھنے والی ہے جانون کو پلیدی سے اور روشنی عقلون کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہین ہے وہ
ہمیشہ بیمار اور بد حال رہتا ہے جو کوئی انجام کار سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا پہچانے گا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانے گا وہ عمل
نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہو جاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور وہ شخص کہ آراستہ اور پاک ہو جاویگی عقل اُسکی صاف اور
روشن ہو جاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اُسنے کہ اے عظیم روم نہین ہے لڑائی اُس قوم کی مگر بسبب
ہونے اُنکے خلیفہ عمر رض کے مدینۂ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجکو تو بھیجون مین ایک شخص کو قوم غسان سے کہ جاکر ناگہان
مار ڈالے اُنکو پس جب سُنینگے یہ لوگ حال اُنکے مارے جانیکا پیٹھ پھیرینگے ہمسے اور ہوگا یہ امر سبب اُنکے ہٹجانے اور نکلجانے
ملکون شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہین اُنکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ خواہش اور آرزو ہے کہ نہین صحیح ہے اُمید اُسکی
اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اور اندازہ کیے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین مگر یہ

ایک بات ہی کہ خوش کرتی ہی دلونکو سننے کے وقت پس کرتو جسرا مرکا تو نے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے
جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور بیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی مین پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو فریب کو پس پہلے
تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمرؓ کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال اور اس سے زیادہ ملک تجکو پس
چلا واثق بن مسافر بجانب مدینۂ طیبہ کے اور پہنچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُسقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرمہ کے تاکہ دریافت کرین وہ خبر
مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے مین وہ متنصر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے
باغ ابی الدحاج انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ٹھہرے باہر مدینۂ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوے
اُس درخت سے اور سو رہے ابی الدحاج کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا متنصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور
نکالا دیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تھا چھومتا ہوا نگرانی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ
کرتا تھا وہ مثل ابر رعد مند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لایعقلی کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمرؓ کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے
دونون قدم حضرت عمرؓ کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمرؓ پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس
اُترا متنصر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُنسے یا عمر عدلتَ وامنتَ ثم ونمتَ یابی واللہ من الکائنات متحفظہ والسباع
المحروسہ والملائکہ مکتنفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس متنصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوگیا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسمون کے کنیسے مین اور قسم طلب کی اُنسے اُسی امر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین
وہ مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلیبان اور پڑھنے لگے قسیس اور رہبان
اور بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی
آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن
عمر کو اور یہ ابو عمرو بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے
بیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہ ہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دلہاے مسلمین کے
اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز
کہ سنتے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایھا الناس لی شئی ھذہ المہلۃ فناھیوا
للحملۃ فھذہ طیور الارواح قد عولت علی فراق اقفاص الاشباح وقد اعترافت الی بارئھا واجابت

صوت منادینا وہما ہو مخاطبنا بصوت اشارتہا من نطق عبارتہا ہذا التوقف من بذل انفسکم وقد اشتریہا مو لیکم فاخلدتم الی الحیوۃ الفانیۃ لا انفس لہواتیۃ وہذہ اوقاتکم بالنصر مویدۃ وہمتکم عن طلب زینۃ الدنیا متجیدۃ والموعظ الصادقۃ بکلام الحق مقیدۃ اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ وہذہ طوالع سعودنا الاقبال طالعۃ وشجراما لنا بالتائید یانعۃ فللہ درہم قد زہرت نجوم المحبۃ فی افلاک ارادتہم وتبلج فجر الغسق فی سماء شوقہم واشرقت شموس المعرفۃ من مشارق عشقہم فہاموا بالجملۃ وحققوا قصد ہوا ہم النفوس الی رضاء الملک وسابقوا الی احدہم بعضا لم یرفقوا فنودوا من صفاء سرائرہم من المؤمنین رجال صدقوا

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہے کہ کہا صابر بن اوس نے کہ مین موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی مین انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون سے بہادر رومیون کا بسطورس بن رمند تھا اور گویا وہ برج لوہے کا تھا پس جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اُسنے لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو دامس ابو الہول غلام بنی طریف کے جنھون نے قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ آجکے دن گھوڑے پر سوار تھے پس ہوا حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونون کے بیچ مین لڑکھڑایا اور ٹھوکر لی دامس کے گھوڑے نے پس گر پڑے دامس اُسکی پشت سے پس جھکا اُنکی طرف بسطورس اور گرفتار کر لیا اُنکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اُنکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سپرد کیا اپنے بعض ہمراہیون کے پھر واپس آیا بسطورس اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوارکاری اور حالت اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین اور پہچانتا تھا اُنکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے ہین جنھون نے فتح کیا ہو ہمارے شہرونکو اور مالک ہوگئے ہین ہمارے قلعون کے اور مار ڈالا ہو ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہو ہمارے حامیونکو پس بڑھا ہر شخص لشکر انطاکیہ کا دراُنحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھتے تھے پس بھیڑ کی لوگون نے اور ٹوٹ گئین رسیان خیمون کی اور منجملہ اُن خیمونکے جنکی رسیان ٹوٹ گئی تھین خیمہ بسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اُسکے تخت پر پس نیچے سے فراشون کے ڈر گیا اس امر سے کہ اگر بسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ پایا اُنھون نے کسیکو جو اعانت کرے اُنکی خیمے کے بلند کرنے مین اسواسطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطورس اور اُسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی تجویز فراشون کی جو تین آدمی تھے دامس کے کھولدینے پر بند سے اور کہا اُنھون نے دامس سے کھولدینگے تمکو تمھاری قید سے اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اُٹھانے مین پھیر دینگے ہم تمکو بیاس قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق آویگا ہم درخواست کرینگے اُس سے تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا دامس نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہے پس کھولدیا فراشون نے اُنکو قید سے پس جب پایا دامس نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان زور آئے وہ فراشون پر اور لیا ایک کو داہنے ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور ڈرآیا تیسرا فراش بسبب اُن دونوکے

پس غالب ہوگئے وامس اُسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا وامس نے فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد
کیا تیسرے کا پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اُسمین بسطورس کے کپڑے تھے
پس پہن لیا اُنھون نے اُن کپڑون کو اور سوار ہوئے وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد
کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے سامنے حازم بن نعیوث الغسانی کے اور بیشیر و کیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ ٹھہرا تھا
مع اپنے بیٹے ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
برابر ہوتی رہی لڑائی بسطورس اور ضحاک بن حسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے حملہ اور پھرنے پھرانے سے
پس نہ قدرت باقی کسی نے اُنمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوے وہ دونون اور پھر ا بسطورس بطلب اپنے خیمے کے تا اینکہ آرام حاصل
کرے اُسمین اُس مشقت اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا
وامس کو پس جانا اُسنے کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے
دین کی کہ نہین ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابو الہدل کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر
متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے کہ وہ اُنکے ہمجنس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا وامس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا
اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے برسبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے
اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد نعیوث کو پس جدا کر دیا اُسکے سر کو اُس کے
دھڑ سے راوی نے بیان کیا ہی یہ گھبرا گئے متنصرہ وامس کے کامون سے اور روکا اور باز رکھا اللہ تعالیٰ نے غسانکے ہاتھون کو
وامس سے پس بحالت خوف اور دہشت قوم غسان کے چھوڑ دی اور ڈھیلی کر دی وامس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب کیا مسلمانو نکے
لشکر کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے وامس آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا اُنکو پس
جب بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد نعیوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ
طرف بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ ای عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی ہمکو حملہ کرنا
ان عرب پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے
اپنے بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنیکا مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ نے کہ تمھارے پیچھے
کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ تیری کمک کو فلیطانوس حاکم رومۃ الکبریٰ کا آیا ہی اور اس شہر کا نام فلیطانوس کے دادا کے نام پر
رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبریٰ مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکھا گیا تھا اور بنائی
گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے پر
ایک بنا تھی جسکے سر پر گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بلند کرتا تھا وہ مرد ایک

تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے پس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی میں پس معلوم کرتا تھا وہ اُس چیز کو جو واقع
ہوتی تھی اُس اقلیم میں جو خاص اُس سے متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن ساتوں سے پس معلوم کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ
کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم میں بسبب علوم اپنے اگلے حکیموں کے اور اُن مکانوں کے بیچ میں ایک گنبد ہشت پہل تانبے
کے ستر ذراع بلند تھا جس پر سونے کا کام تھا اور اُسکو ایک دیوار گھیرے تھی بھرا تھا اُس دیوار کو اُس قبہ پر بڑا قسان اُسکا جس کے
سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہے بلکہ وہ پتھر سیاہ تھا پیوند کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس ہوتا تھا موسم اعتدال
اور بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین میں سنتے تھے لوگ قسان سے آواز ڈرانیوالی کو کہ قریب تھا کہ عقلیں جاتی رہیں اُس آواز کے صدمہ
سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھیں اُس تینوں کی طرف زراز پرچڑیاں جو چونچوں اور پاؤں میں زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھیں ڈھیریاں
اُس زیتون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی تھیں تا اینکہ برابر ہوجاتا تھا وہ قسان عظیم جو بھرا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے
تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن کو اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو سال سے دوسرے سال تک اور تھا اندر اُس مکان بلند کے ایک
مقفل گھر کہ نہیں کھولا گیا تھا وہ جیسے کہ شہر رومۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد ہی
ہرقل کے ضرورت ہوئی تھی اُسکو مال کی تاکہ کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا
اُس سے علماؤں نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور بہ بار رکھنے والا تھا کہ ای بادشاہ اس گھر میں جبسے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات سو
سال گذرے ہیں ایک سو ستر برس پیشتر ظہور مسیح عیسےٰ سے اور نہیں تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت
کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کیا جاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو اُن لوگوں نے جو
تجھسے پیشتر تھے حکما اور بادشاہوں سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانوں کو تیرے دادا مسونے اور باقی رہا وہ
اپنے ملک در سلطنت میں تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اُس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی بقطانیہ میں تیرے باپ نے
تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسیطرح سو برس سے تو اس ملک میں حاکم ہے
پس نہ دور کر تو اُس حکمت اور طلسموں کو جسکو اُن لوگوں نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے کا پس جب
کھولا اُس گھر کو نہ پایا اُس گھر میں کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمیں تصویریں بنی تھیں پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر میں صورت
بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک شام کی ہے اور اخیر میں صورت ہرقل کی ہے اور گویا وہ دیکھتا ہے ایک تختی میں
جو اُسکے سامنے ہے اور اُس میں بزبان یونانی یہ مضمون لکھا ہے کہ اے ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہے بہت پڑھنا علم اسواسطے کہ
جب بار بار ہوگا گذرنا اچھی اور باریک باتوں کا کانوں میں اور سینگے کان اُن باتوں کو تو ہوگا یہ امر سخت کرنیوالا واسطے قوت علم کے
اور بڑا حکم کرنے والا واسطے دست اندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکلتے اور باہر لائے گئے ہیں عقل سے اور اندازہ کرتا ہیں
ہوتا ہی مگر بسبب کثرت محنت اور کوشش کے علم میں اور ظاہر کی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہے اور پایان کار دیکھنا جگہ اور
محل علم کا ہے اور علم جگہ عقل کی ہے اور عقل پوری کرنے والی صورتوں علم کی ہے اور تحقیق ہمنے دیکھا ہے حکمت اور اسرار پوشیدہ میں

یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا جسوقت چھاجائیگا صفحۂ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ[1] سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ تاریکی نادانستگی کو جو تاریک کرنیوالی حس اور ادراک کی ہی اور بلادینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف واسطے توحید خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دینون اور مالک کو اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم اور پہاڑ پس جب بلند ہوگی باکی اُنکے نور کی ہر موٹی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے بعد اُنکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل انکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص اُنکے دین اور شریعت کو سختی ہوگی شام پر جب در آویگی وہ سختی اُسپر ایک مرد سیاہ دور کرنے والے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا اور دیدہ حلیہ اُس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگا صورت اُنکی عدالت کرنا صفت انکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر اُنکا ہوگا آرایش دیویگی انکو گدڑی اُنکی اور تلوار انکی درہ اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہوجائینگے اکاسرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور وقت اس معاملہ کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی نعمت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جو اُس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے بہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوئے ہین چراغ حکمت کے اُسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہی اُسنے حق کی اور پہچانا ہی اُسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اُسنے باطل سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا فلیطانوس نے اُس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اُسکو تعجب اور کہا اُسنے عطاؤس سے جو مہتمم اُس مکان کا تھا کہ اے پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ نہین قریب ہی امر کلام کرون مین اُس حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اُس ادراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ روشنی عقل کے اور بتحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اُسکی عزت کے گر پڑے اور کھود ڈالا گیا قبہ اُسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اس زمین سے بجانب استنبول یعنے قسطنطنیہ کے اور اسی حال سے آگاہی اور خبر دی ہی مہراس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اُسنے اسلاروس یعنے جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض اُسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران[2] کے پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک اُس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی خیمے والے آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم اور ارادے صاحب اُس نور کے اور بلادینگے وہ لوگون کو اللہ تعالیٰ کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانیکے اور کھینچینگے انکو اپنی طرف ساتھ پہاڑون نیکی اور نرمی کے اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر سختی ہوگی زمین ایلیا پر دبدبہ اُنکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ حائل ہیبت کے اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنیوالے اُسکے سلاطین کے ہونگے عدل ترازو اُنکا ہوگا اور مرقع لباس اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین اوندھی ہوجائینگی صلیب اور ویران ہوجاوینگی تصویرین اور گھر ترسایان کے اور ناپدید ہوجائینگی جگہین قربانی کی اور خوار و ذلیل ہونگے لوگ مار معمودیہ کے پس نہ نجات ہوگی اُنکے حملہ اور دبدبہ سے مگر ساتھ پیروی کرنی شریعت

[1] تہامہ نام شہرست در اراضی مکہ معظمہ ۱۲ [2] فاران نام کوہی ست در حوالی مکہ معظمہ ۱۲

اُنکے مالک اور سردار سکے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال مہتمم مکانات اباسوفیا سے پوشیدہ کیا اُسنے حال کو اپنے دل مین اور کہا کہ ضرور ہی مجکو دیکھنا عرب کا اور رجانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور تحقیق پہونچا ہی مجکو خط بطریق اسطواس کا جو قائم اور پائدار رکھنے والا ہی شریعت مسیح کا اور اُسنے بلایا ہی مجکو بجانب مدد دہی دین کے پس اگر توقف کرونگا مین اور پیچھے رہونگا مین ناامید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر روم سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تھی اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ پر اپنے بیٹے اسفیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمۃ سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ سونے اور چاندی اور موتیون کے اور نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح راحات کے ارض بلبوس سے اور وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ باسوفیا کے اور وہ ایکدن عید صلیب کا تھا اور ایکدن شعائین کا تھا اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اُترا باب دادرس پر یعنی اس لفظ کے باب فارس مین ہیں ہا جب حاکم ہوگئے عرب ثقیل جانا اُنھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس مین پس اُنھون دروازہ کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے بادشاہ کے اور خوش ہوئے رومی اور شگون نیک جانا اُنھون نے واسطے مردم کے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوئے مسلمان وقت سُننے آوازون رومیون کے اور اُسیوقت جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آئے اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک روم اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اَللّٰھم شتت شملھم وفرق کلمتھم ودمر جیوشھم و زلزل اقدامھم واجعل کلمتنا العلیا وکلمتھم السفلی وانصرنا کنصرک لنبیک یوم الاحزاب اللھم ردکیدھم فی نحورھم وانصرنا علیھم اور آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر کے تو خوفناک ہوئے مسلمان مگر اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار قوم سلطے وغیرہ سے تھے اور کہا اُنسے کہ ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتحقیق کہ رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریاے شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت وتاراج کرو شہرہاے واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانونکی اور نہ لائے جاوین لوگ تمہارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوئے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُسکے مالونکو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا اُنھون نے باب جبلہ پر اُسکے حاکم عنان بن جرہم الغسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایکہزار جانور بار گیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور یکجا کیا تھا اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب ہرقل کے پس جب وہ مصاحب شہر جبلہ تک پہنچا تو شہر کیا اُسنے وہ غلہ منتصرو کو اور واپس گیا پس جا پڑے اُسپر معاذ بن جبل اور وہ غلہ

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کرین اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لیلیا اُس غلہ کو معاذ
بن جبل نے اور پھرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچرون اور غلہ کے پس بلند ہوا شور مسلمانون کا
ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس غائب رہے
جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لے لینا مسلمانون کا اُس رسد کو جسپر اُسکو اپنے لشکر کے واسطے
اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اس قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ تعالے مدد اور یاری جسکو
وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو ساختگی اور آمادگی کا اور سوار ہوا
ہرقل اور آئے اُسکی طرف قلیطانوس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم قلعہ اسکبابرس اور حاکم طرسوس اور مصیصہ اور انطاکیہ اور
وراس اور ... اور ... قبیلہ ماریہ اور فاغنہ اور مارحہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ آئے یوقنا اور انکی لیکن
مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہر بادشاہ ساتھ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے
ہمراہیون کے اور قصد کیا اُنھون نے جہاد اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے پس ارادہ کیا قلیطانوس بادشاہ رومہ نے نزدیکی اور تقرب
حاصل کرنے کا ہرقل سے بسبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس جھکا وہ اپنی کوہ زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے
کہ اے بادشاہ نہین چھوڑا ہی مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت مین دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضاجوئی مسیح
کے اور یہ حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے ہین وہ سب لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون
مین آج کے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین دون مین اپنے دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے
دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی جگہ اور نہ بہا تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہی مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے
سوا دوسرے کو اس کام کے واسطے کہ نہین پہونچا ہی حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلہ کو نکلے
قلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے واسطے باقی رہا ہی ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہی اُنھون نے ہمارے
کام کو اور ذلیل و خوار کیا ہی اُنھون نے ہمارے بزرگان دین کو اور جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہی اور بادشاہ
اور بازاری آپس مین برابر ہین آیا نہین جانا تو نے اے بادشاہ اس بات کو کہ جو شخص دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے
کھینچیگا اُسکو قصد خواہش ہاے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی اُسکی آرائش کے پس جب وہ ایسا کرے گا
اور آویگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پر پس بادر کھیگا یہ امر طلب آخرت سے اور جو شخص دوڑے گا
بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہش ہاے جسمانی کے ترقی اور بلندی حاصل کریگا
وہ طرف گھر دائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جائیگا قدیم ازلی میلان تمھارے دلونکا جو چھپے ہوے پردہ ہاے
غفلت سے ہین بجانب طلب ان چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب کریگا ضعیف ترین گروہ کو
پس دور کر دینگے وہ تمکو تمھارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہی یہ امر مگر بسبب ہمیشہ رہنے تمھارے کے بجانب

خواہشون کھینچنے والی کے طرف نغار ہلاکی کے اسواسطے کہ تمنے ظلم کیا انبلاءِ حق کے اور ظلم تمنے رعیت پر بیچ لینے اُنکے مالون اور تباہ
کرنے انکی جانون کے اور کثرت زنا اور تبعیت بیہودگیون کے پس اسی سبب سے نہ مدد دیے گئے تم اور رہوا احاطہ جبرائیکا تمپر پس
کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطانوس پر کہ ای سردار نہ بار ڈال تو بادشاہ کے دل پر محنت اور مشقت کا
اسقدر کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہی کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین سُنا اُسنے قول ناصح کا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت مین سامنے بادشاہ کے اور بڑا معلوم ہوا
اسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس نے معاملے کو رات تک پس گذری تھوڑی
رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے مین اور جیتے تھے اُسکے جینے مین اور کہا
کیا پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ذلیل کیا مجکو حاجب ہرقل کا اور حقیر کرکے مجکو ذلیل کیا ہی میرے مرتبے کو بادشاہون کے بیچ مین اور تم لوگ
جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکے گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہی اور تحقیق کہا ہی اسلیس
حکیم نے کہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک اُسکے اور
نہ زیادہ کر تو اپنے نفس کو بمقابلہ بڑائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبے بادشاہون کا اور نہ کر تو کوئی نیکی ساتھ
غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ پہنچیگی وہ تجھپر برائی کو اُسکی طرف کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک بڑے مرتبے والون کے
اور عیب جانا ہی نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ دھمت کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منفعت کو
اور وہ چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آگے مین ہم دوسو فرسخ بلکہ زیادہ اس سے طرف اپنے گھر کے
کہ بھلا یا ہمکو ہمارے قصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے این پس تحقیق نور عقل کا جو پائدار کیا گیا ہی ساتھ جوہر ادراک
کے باز رکھتا ہی مجکو تبعیت جہل تاریک کرنے والی حواس سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس امر سے اسواسطے کہ بزرگی کی جگہ بڑی ہی
اور مقام اُسکا بزرگ ہی اور ذلت دشواری گران اور ناگوار ہی اور صاحب ذلت کا حقیر ہی اور تحقیق مین نے قصد اور میل کیا ہی اس امر
کا کہ جاؤن مین ان عرب کی طرف اور مدد دون مین اُنکے دین کو پس تحقیق در آیا ہی میرے دل مین یہ امر کہ دین اُنکا صحیح اور درست
اور شریعت اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کی گئی ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بیخوف ہو جاویگا وہ اپنی
جائے بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ کیونکر پاک ورد
ہین کریگا تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسے قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہی اور
نہین حکمت ہی کہ بلند کرے اُنکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنھین کے نزدیک ہی اور اُنھین کے دلو نمین اُسکا
گھر ہی اسواسطے کہ نور اُنکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکے ایمان کا بہ برکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے گئے
ہین ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکی حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلون کو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی
شریعت کے اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلیٰ علیین کے پس نہ بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن

گر سنے والے تاریکی کا ہی اور مرجانا انتہائے زندگانی ہی پس جب سُنا اُنھون نے کلام اُسکا کہا کہ اے بادشاہ نہین بیعت کی ہی ہمنے تیری
اس غرض سے کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو کہ جسکا انجام اور نہایت کار ذلت اور غلبہ ہی پس اگر تلاش کرتا ہی تو ایسی راہ کو جو پہونچاویگی بیجا
بقا کے اور دور کریگی بدبختی کو پس سزاوار ہی بیعت کرنا امر حق اور درست کا اور یہ لوگ تیرے تابع ہین اور تیرے سامنے ہین پس کہا
فلیطانوس نے اُنسے کہ نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہی مین نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہی مین نے اُسکو اپنی ذات کے
واسطے اور وہ امر حق ہی اور اگر نہ موافقت کروگے تم میرے اس امر پر چلا جاؤنگا مین تنہا اسواسطے کہ مین نے جان لیا ہی اس امر کو کہ وہی راہ
سلامتی اور بہتری کی دنیا اور آخرت مین ہی پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کلام پر پس کہا اُنھون نے کہ ہان فلیطانوس نے
کہا ہی پس ہوشیار ہو جاؤ تم پس جب ہوگی رات سوار ہونگے ہم سب اس طرح کہ گویا گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب
کرتے ہین لشکر عرب کو قوم نے کہا کہ ہم کرینگے اور متفرق اور جدا ہوگئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال و اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا
اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان کیا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانیکا بجانب لشکر عرب کے آگے یوقنا بھیجے
ہوئے ہرقل بادشاہ کے پس جب ادا کیا اُنھون نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونیکا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے اُنھون نے
کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب کا ہون فلیطانوس نے کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہی تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب سب پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت
اپنے قلعے اور محصور ہونیکی اور نہین آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجکو خبر پہونچی تھی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہی دین عرب کیطرف
پس کہا اُس سے یوقنا نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اُسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے
یوقنا نے کہا کہ اے بادشاہ مین پھرا تھا اُنکے دین کیطرف جبکہ اُنکی خصلت کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر ہوگیا تھا مجکو امر پوشیدہ اُنکا اور دیکھا تھا
مین نے اُنکو کہ نہین بیعت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل در کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور نہین سوتے ہین وہ رات کو بسبب
مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور سلوک اور غمخواری
کرتے ہین وہ لوگ ساتھ اُنکے محتاج ہین انکے سردار اُنکے لباس عام یان رہتے ہین اور بزرگ دکمتر اُنکے نزدیک امر حق مین برابر ہین پس
کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اس امر سے کہ مقیم
رہو تم اُنکے بیچ مین یوقنا نے کہا کہ باز رکھا مجکو اس امر سے محبت میرے سردین اور صحبت میری قوم نے اسواسطے کہ مین نے نہ چاہی جدائی اُنکی
فلیطانوس نے کہا کہ بتحقیق نفوس پاک اور عقلین احتیاط کرنیوالی جسوقت دیکھتے ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش خالص نجات اور
رہائی کے بڑی زندگانی سے تا اینکہ ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے
اور تحقیق در آیا اور مضبوط ہوگیا تھا اُنکے دلمین قول فلیطانوس کا اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی
وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام اُسکا گواہی دیتا ہی ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذرانا یوقنا نے بحالت
بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی رات کی پھر کرلیا سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے فلیطانوس کے پاس جو
پایا اُسکو بہیئت سواری کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُسنے فلیطانوس نے کہ اے یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس پر دے۔

ڈھانپ لیا ہی گمراہونکی تبعیت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اُس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اُسکو اور باطل گھیر لیتا ہی
اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنانے کہ اے بادشاہ کیا معنی اِس کلام کے ہین جو تو نے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ
اگر دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم
عوض کو اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تم نے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور ہوجاتی ہی وہ اپنے صاحب کو
طرف عذاب کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنانے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال
فلیطانوس کا اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانونکی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانون کو کہ
باساز و سامان ہوگئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس سے اور آگے کیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور چلے وہ
سبکے سب در انحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب نزدیک ہوئے
مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی تھے اُنکے یگانون سے پس کہا یوقنانے کہ اے بادشاہ قصد
کیا ہی تو نے اس امر کا کہ آپڑے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا نہین قسم ہی ذات بزرگ کی نہین جاتا ہون مین اُنکی طرف مگر
اس غرض سے کہ داخل ہون مین اُنکے دین مین اور ہوجاؤن مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ آنکھ
نیست اور معدوم ہونیکے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہماری اُسکام پر جسکا ہمنے
قصد کیا ہی پس کہا یوقنانے کہ اے بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجھکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُس سے یوقنانے سارا
سب حال اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیون کے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے
اور مین نہین دیکھتا ہون تمھارے ساتھ مگر چند لوگونکو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنانے کہ اے بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دو سو مرد
اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیونکے لشکر سے کر سکتے ہین یہ امر مناسب دیکھتا ہون کہ
تو مع اپنی قوم کے پھر جا اپنی جگھ پر اور نہ جلدی کر تو اور بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس آویگا وہ شخص انکے
اُس راہ سے جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہوویگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا مین شہر مین اور
چھوڑ دونگا مین قید سے دو سو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیارونسے اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا اور
حملہ کرنا تو مع اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہوجانا اُسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تو نے جہاد کیا اُسپر
اور جست کرونگا مین اور یگانے میرے اور دو سو صحابی اندر شہر کے پس مالک ہوجاینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا ہی تُو
اس امر کو پھر جاوے تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ ہے رومیون سے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص کو جسپر تو
اعتماد رکھتا ہی اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو اس حال مین کہ میری نیت ہو دنیا کی حکومت مین اور جبکہ گذر جائیگا
یہ معاملہ اور مدد دونگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مر جاؤنگا پس کون شخص
جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کرے گا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنانے کہ جان تو اس امر کو کہ عرب کے

ف ذکر کیفیت فلیطانوس کا [illegible]

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین ذمہ داری ہین اور مین آگاہ کرونگا اُنکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیوینگے وہ ابو عبیدہؓ
بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور سا اُنکے ہمراہی اسی گفتگو مین تھے ساتھ کے بردے مین
کہ اُسیوقت قصد کیا ایک مرد پیر نے اُنکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مرد پیر دیکھا اُنکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمیری تھے صحابی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس سلام کیا اُنھون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کیطرف اور اُنھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اُنسے حال حاکم رمہ اور بات چیت کا اپنی قوم سے اور اُسکے قصد اور
ارادے کا اور خوشخبری دی ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہوجائیگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور
ہوجاوینگے رومی اُس سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے دیکھا تھا
شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اُنپر اور ارشاد فرماتے ہین یا اباعبیدۃ البشری برضوان
اللہ ورحمتہ غدا تفتح المدینۃ صلحا علی یدیک ان صاحبتہ مۃ الکبری قد جری من امرہ مع یوقنا کذا وکذا ادھم بالقرب
من جیشک فتنفذ الیھم بایجاز الامر راوی نے بیان کیا ہی کہ بیدار ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور بیان کیا اُنھون نے اپنے
خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمیری کو جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھرانے
لگا بدن اُنکا اور کہا اُنھون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہی دین پایدار اور وہ راہ راست ہی پھر معاودت کی اُنھون نے اور گھوے وہ گرد لشکر
بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی پس اسی حال مین کہ یوقنا جُدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیون کے فلیطانوس سے
اور مضبوط کیا تھا اُنھون نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی کہ اُسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے اُنکے اور شعلین اُسکی سامنے
تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اُسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زہیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے
اُنکے قتل پر اُس رات مین پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے کہا اُنھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہی بادشاہ نے اُنکے ساتھ حاجب نے
کہا کہ میل کیا ہی اُسنے اُنکے قتل کا اور ڈالیگا کل اُنکے سرونکو بجانب مسلمانون کے پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال اندھیرا ہوگیا دن اُنکی
آنکھون مین اور کہا اُنھون نے کہ ای حاجب کبیر تو جانتا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونیوالی ہی ہمارے اور عرب کے بیچ مین پس جب
مار ڈالوگے تم ان لوگون کو اور پھینکوگے اُنکے سرونکو عرب کی طرف پس نہ پاوینگے وہ ہم مین سے کسیکو مگر یہ کہ مار ڈالینگے وہ اُسکو پس
ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھیر تو بادشاہ کو اُنکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو اُنکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کس چیز پر
بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور اُنکے معاملہ کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس
تنہا اور بات چیت کی اُسکے ساتھ اُنکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو اُنکو دمستق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے
پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اُنکو کہ تمھین مہتمم ہو اُنکی حفاظت کے پس لیا اُنکو یوقنا نے اور لیگئے اُنکو اپنے خیمے مین
دشوار گذرا اُنپر نکالن اُنکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اُنکے سبب سے مالک ہوجانے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے نزدیک

رہا کر دیا اُنکو قید سے اور دے دیے اُنکو ہتھیار اور بیان کیا اُنسے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانیکے باب مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرنیکے اُسکی راہ مین اور نہین رکھا اور چھوڑا یوقنا نے اُنکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا اُنکو اپنے یگانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس اُنمین سے ایک کو بھیجدیا

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قید خانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل تھا اور ہرقل نے لیلیا تھا اُنکو اور ڈالدیا تھا اُنکو اپنے قید خانہ مین اور نہین جانا تھا یوقنا نے کہ بعد اُسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قید خانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن ریوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا اُسمین بادشاہ نے اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اُترا ہی آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اُسکا اُتر گیا اُسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہی کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سویرے سے اور تحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی سختی اور لایا اللہ تعالیٰ مذہب اہل اتفاق کو اور گویا اُس شخص نے پھونکا اُسکے لشکر مین پس روشن کر دیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور یکجا کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور اُن چیزون کو جسپر وہ اعتماد رکھتا تھا اور ڈالدیا تھا اس سبکو کشتیون مین قبل اُترنے مسلمانونکے اُسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اس بات مین وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتونکو بجانب کشتیونکے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بُلایا اُسنے اپنے گھر والونکو اور آگاہ کیا اُنکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اُن کو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو کل میری جگہ پہ ٹھہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر وفریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور گاڈیکی بھونگا مین پیچھے اُنکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والونکے بعد اُسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور پٹکہ اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اُسیوقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملاقی ہوے تھے اُنسے یوقنا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ نہین نکلا ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے بایں امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہی نہین ساکن ہوتا ہی اُسمین پس روانہ کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تھی حضرت رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اِس حال سے اور حکم کیا اُسکے اُدھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کہ کیا اچھا اور بزرگ ہی یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجھکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانونکا اور آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کافرونکا اور گرد اُنکے فلیطانوس کا اور سوار ہوے یوقنا اور اُنکے ساتھ اُسکے عزیز اور یگانے اور وہ دو سو صحابی رسول مقبول تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیماً کثیراً مباہا گا فیہ اور

وہ چھپائے ہوے تھے اپنے تئین تیغ ہتھیار رنگے ایک جدا گانہ جماعت مین سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا
خالدبن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور بعیت کی انکی سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن ہبیرہ نے اور
حملہ کیا بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذوالکلاع الحمیری
نے اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے
عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے
بسبب کثرت کے بعض کو پس ہلگئی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیزون یگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون نے
پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور
جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے وا ثارات ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور مسلمان ہمراہی اُسکے
نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ زبیر الحمیری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اور کہتے تھے احملوا یا اہل القرآن تفضلوا و علموا ان
الجنۃ قد زخرفت قصورہا واشرفت حورہا و سرح ولدانہا وتجلی دیانہا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب یلکم یرغب فی تزویج
الحور ویجعل بذل نفسہ المہر لو بد عروسًا فی الجنان من یحب ان یقوم مع الولدان من یرغب فیہا قال اللہ یان متکئین علی رفرف
خضر وعبقری حسان ایکم یوافو بعقۃ من شہر ہذا حیین پس اسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون ور چکھاتے تھے اُنکو
شراب تباہی کی کہ دفعۃً ملاقی ہوے وہ ایک سوار سے جو توڑتا اور پریشان کرتا تھا لشکرون کو اور وہ چلا کر کہتا تھا وا ثارات ضرار پس
بتامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھین پس کہا اُنسے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری اے بیٹی ازور کی مین قسم ہے
خدا کی تمھارا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا اُنپر اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ ہو تم مجھسے
اسواسطے کہ مار ڈالنا ان کافرونکا بہتر اور بزرگ ہے بات چیت سے اے بیٹی میری ماں کی ملاؤ تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزہ کو میرے
نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم اللہ تعالیٰ کی راہ مین پس اگر مریگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے دن
نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی
بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اسپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اُسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوے اسواسطے
کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو کہ بھڑکا یا ہے اُسنے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیونکے اور قابض
ہوگئے باپس پہاڑ پر وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے
پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور میل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُن مین کہ نہین مارے
گئے تھے رومی اُسقدر مگر اجنادین اور یرموک مین اور مارے گئے متنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا مسلمانون
نے جبلہ بن الایہم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُنکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے بیان کیا ہے کہ
بھاگ گئے وہ دونوان اور بھرے لوگ اُسکی قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ ان متنصرہ کے

جوجبلہ اور اُسکے بیٹے کے ساتھ بھاگے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفظہ بن عصمہ اور عروہ بن واثق اور مرہف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سواے اُنکے اور لوگ تھے اور اُغنین کی نسل سے افریخ ہین اور لے لیا مسلمانون نے خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامان کو جسکی شمار اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوے اور ستر ہزار مارے گئے اور بھاگے رومی اور متنصرہ پس بعض اُنمین سے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب قسطنطین پسر ہرقل کے اور بعض اُنمین کے جا لگے کنارے دریا کی طرف پس جب رکھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی یکجا کیا مال اسباب قیدی سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو سجدہ شکر ادا کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور بشارت دی بعض مسلمانون نے بعض کو آئے ضرار بن الازور و ساتھی اُنکے اور یوقنا اور یگانے اُنکے پس سلام کیا مسلمانون نے اُنپر اور خوش ہوے اُنکی رہائی پر اُنکے دشمنونکے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس اور ہمراہی اُسکے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ کو پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدا کی یہ وہی قوم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے راوی نے بیان کیا ہے کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُسپر اسلام کو اور انکار کیا اُسنے اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے بجانب مضبوطی انطاکیہ اور اُن لوگونکے جو اُسمین تھے پس یہ دعا مانگی اُنھون نے اللّٰھم اجعل لنا الیھم سبیلا وافتح لنا فتحا مبینا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ انطاکیہ مین بادشاہ کیطرف سے ایک حاکم تھا جسکا نام صلب بن قطس تھا اور وہ جاہل اپنی قوم مین تھا پس ارادہ کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس یکجا ہوے رئیس لوگ اُسکو بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جا تو بجانب ان عرب کے اور مصالحہ کر تو ہمارے اُنکے بیچ مین جسقدر بنے تجھسے ہو سکے پس نکلا بطریق طرف ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی پس قبول کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار اُسکی اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمھارا مضبوط اور باز رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور ٹیلون والا ہے اُسنے کہا ہان ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ کون شخص قسم دے گا اُسکو پس کھا یوقنا نے اپنا ہاتھ بطریق کے ہاتھ پر پس کہا اُسے کہ کہہ تو واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت کرون مین مجبر شماسہ اور دیر کے لوگ اور مخالفت کرونمین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرون مین اونٹ کو مار معمودیہ مین اور نجس کرون مین اُسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالون مین ہر سامنے آنیوالیکو ورنہ پھاڑ ڈالونمین کپڑے مریم کے اور سر بند اُسکا بناؤن مین ورنہ ذبح کرون مین قسون کو اور رنگون اُسکے خون سے دلھن کے کپڑے کو ورنہ رکھونمین بیچ مین زعفران کو اور تکذیب کرونمین مضمون انجیل کی

ورنہ جلوون مین مسیح کو ایسا مردہ کہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ورنہ جالون مین مریم کو زنا کرنیوالی ورنہ رکھون مین ذبح مین خون حیض یہودیہ کو ورنہ بجاوون مین قندیلون کنیسہ ماسرجس کو ورنہ بیاہ کرون مین ساتھ یہودیہ حائضہ کے یہانتک کہ نہ پاک ہو نہین کبھی ورنہ دعوؤن مین اپنے کبڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھود ڈالون مین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون عیدون اور جماعت کو ورنہ عبادت کرون نہین لاہوت کی اور انکار کرون مین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عید شعانین مین ورنہ روزہ رکھون مین رمضان کا بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھون مین یہود کے کپڑو نمین اور کھون مین عیسیٰ بنانیوالے چمڑون کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کرو نمین تمھارے اور تمھارے ہمراہیون کے ساتھ اور دل قبول ہوا داخل ہونا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ مین اور اُنکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ نے اُنکے واسطے بنایا تھا اور دائین جانب اُنکے خالد بن الولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورۂ فتح کو اُنکے سامنے اور برابر چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ باب لخان تک پس اُترے وہان اور بنایا اُسکی جگہہ پر ایک مسجد کو کہ ابتک دیکھی اور پہچانی جاتی ہی اور سولی پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس لیا وہانکے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اُسکو میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک و صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزون کے پس نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اُسمین ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا ہمکو ابوعبیدہ بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا اُنھون نے ایک خط فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ عامر بن الجراح

سلام علیك فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو علی ما رزقنا من الفتح والغنیمة والنصر اعلمك یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین کرسی النصرانیة ومدینة الطاغیة العظمی انطاکیة وقتلت والیھا وکسرت عساکرھم ونصرنا اللہ علیھم وھرب ھرقل سفی بحر مراکبہ وانی لما قمت بھا لطیبھا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقھم حسن ھواھا وان یغلب حب الدنیا علی قلوبھم فیقطعھم ذالك عن طاعة ربھم وانی معول علی المسیر الی حلب انا منتظر امرك فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فعلت ان امرتنی بالمقام اقمت واعلم یا امیر المومنین ان العرب لطغام قد نظروا الی نساء الروم وبناتھم فدعتھم انفسھم الی التزویج فمنعتھم من ذالك اذا خشی علیھم الفتنة الا من عصمة اللہ وشرح صدرہ فعجل امرك وسلام علیك وعلی المسلمین ورحمة اللہ پھر لپیٹا خط اُنھون نے اور مہر کی اُسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کے ساتھ منظوری کی زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین پہونچاونگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا ابوعبیدہؓ بن الجراح نے کہ اے زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمھارا ارادہ جانے کا ہی تو پوچھو تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلدی گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے اُنکے سر پر اور بوسہ لیا سر کا پس باز رکھا اُنکو اس کام عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہین مالک تھے وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ

مہربرو۔ گار ہے اور مین قصد کرنے والا ہون داناگی کا بجانب حلب کے اور مین منتظر تمھارے حکم کا ہون پس اگر حکم کروگے تم مجھکو کہ جاؤن مین انتہا در دروبون تک تو کرونگا مین اسکام کو اور اگر حکم دوگے تم مجھ

اورایک گھوڑا اور ایک توشہ دان اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین جمع کرتے تھے
اُس مین سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر کھانیکے اور دیدیتے تھے اپنے گھروالون کو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غرباے مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو
بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ ای میرے مالک
اجازت دو تم مجھکو اس امر کی کہ ہوئین قاصد مسلمانون کا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید
نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کے اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے تو مین اس حال مین
ناکس اور بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین اُمید رکھتا ہون بسبب تمھارے
آزاد کرنیکے اس امر کی کہ حرام کرے مجھپر میرا پروردگار آتش کو پس خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اونٹنی پر جو دی تھی اُنکو
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شترہاے مین سے اور وہ تیز رو اونٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب کرتے تھے راہ نزدیک کو
زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے مہینے مین پانچ دن
اور دیکھا مین نے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب دروازے
بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہی پس تبعیت کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُن کا
حال کیا ہی اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے
پس جواب دیا اُسنے مجھکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجھکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان اُس
مرد نے کہا اللہ اکبر ای زید تمھارے پیچھے کیا خبرین ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہی پس کیا کام کیا امیر المومنین عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام کا اور
نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج ادا کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین زید بن وہب نے
بیان کیا ہی کہ اُترا مین اونٹنی سے اور باندھدیا مین نے اُسکو ساتھ برچھی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹھہرا مین
سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پا پیادہ اور پیچھے اُن کے غلام برقا چلاتے تھے
اُن کے اونٹ کو اور بتحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطوانیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُن کا اُسی پر تھا اور ہودج سواری
کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور داہنی جانب اُن کے حضرت علی رضی اور بائین جانب حضرت عباس رضی تھے اور پیچھے
اُن کے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت عمر نے کہا وعلیک السلام تم کون ہو
اور کہانسے آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمرنے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوشخبری ہی تمھارے پاس کہا مین نے یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہ رض کا ہے خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اُنپر انطاکیہ کو پس جب سُنا حضرت عمر رض نے ذکر انطاکیہ اور اُسکی فتح کا گر پڑے وہ واسطے اللہ کے بحالت سجدے کے درانحالیکہ رگڑتے تھے اپنے مُنھ کو مٹی مین پھر اُٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہوگیا تھا مُنھ اُنکا اور داڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد والشکر علی نعمتک البالغۃ پھر کہا اُنھون نے لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سُپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ جس چیز سے ہی رونا تمھارا حضرت عمر رض نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ رض نے ساتھ مسلمانوں کے تحقیق نفس بڑا حکم کرنیوالا ہی بُرائی کا پھر دیا حضرت علی رض کو پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمر رض کو بعد اُسکے کہ سکون ہوا اُنکو رونے سے زیادہ ہوئی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوے وہ میری طرف اور کہا کہ اے زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالی کا پس کہا مین نے یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین پھر بیٹھے حضرت عمر زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ واشکرہ علی ما وھب من نصر المسلمین وجعل العاقبۃ للمتقین ولم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقسم بانطاکیۃ لطیبہا فان اللہ عزوجل لم یحرم الطیبات علی المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما یعملون علیم فکان یجب علیک ان تریح المسلمین من تعبہم وتدعہم یرغدون فی ماطعمہم ویریحوا الابدان بما قد نصبت فی قتال من کفر باللہ واما قولک انک منتظر امری الذی امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاہد وانا غائب وقد یری الشاہد ما لا یری الغائب وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت ان دخولک الی الدروب بالمسلمین صواب فابعث الیہم السرایا وارحل معہم الی بلادھم وضیق علیہم المسالک وابعث السرایا من یدل بہم علی الطریق ممن تثق بہ من المتنصرۃ وان طلبوا منک الصلح فصالحہم واوف بما تقدم واما قولک ان العرب اُبصرت نساء الروم وبناتہم فرغبت فی التزویج فمن احب ذالک فدعہ ان لم یکن لہ اھل بالحجاز ومن اراد ان یشتری الاماء فدعہ فلذلک امنون لفروجہم والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُنسے روانہ ہو تم اُسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب مین پس لیا زید بن وہب نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ ہوے اُنکی طرف حضرت عمر اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش یک نرم پر اے زید تا اینکہ توشہ دین تم کو عمر اپنے کھانے سے پھر حضرت عمر رض نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور منگالا اُنھون نے زید کے واسطے

ساع خرمے اور ایک صراع ستو کا اور کہا اُنسے کہ لو تم اُسکو اور معذور جانو عمرؓ کو اسواسطے کہ اسی قدر اُن کے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا
حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا پس رو دئے زید اور کہا کہ یا امیر المؤمنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لو تم میرے سر کا حالانکہ تم سردار
مسلمانون کے اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالی نے اربعین کو پس
رو دئے عمرؓ اور کہا اُمید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشیگا اللہ عمرؓ کو بسبب تمھاری گواہی دینے کیواسطے عمرؓ کے زید بن وہب نے بیان
کیا ہی کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے
اللّٰھم احمل علیہا واطول لہ البعید وسہل لہ القریب انک علی کل شیء قدیر پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے
کہ اللہ تعالی نہین رد کرتا تھا حضرت عمرؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپٹی جاتی تھی پیچھے قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین
تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اُنھون نے انطاکیہ سے اور اُترے تھے وہ حازم
مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے اُنمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا دائین جانب لشکر سے اور پوچھا
مین نے اُن سے کہ کیا سبب اس شور کا ہی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سُرور اُس چیز کے ہی جو فتح کیا
اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہائے دریاے فرات
کے اور تاخت کی تھی اُنھون نے لینے گردہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور نابلس پر اور لیلیا تھا اُنھون نے مال اور
غنائم کو وہان کے اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر پر اور اقرار کہ پھیر دیوین خالد بن الولید اُن کے
مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اُنکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اُن مقامات کو از روے
صلح کے اور واقع ہوئی فتح منبج اور براعہ اور نابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ
اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اُسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے مالون کو ڈیڑھ
لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاس کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی اور
غلام اور گروہ کے بجانب شہر ہاے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل پر نجم بن مفرج
القہری کو اور نام اس پل کا اُنھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی اور نابلس پر مادر ابن عون
الحمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور اُنھین کے نام پر اُسکا نام رکھا اور پھرے تھے خالد بن الولید مع مالون کے
روز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین بجانب خیمہ ابو عبیدہؓ بن الجراح
کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے
اونٹ کو اور آیا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے اُنپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور دیدیا مین نے
ابو عبیدہؓ بن الجراح کو خط امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مین نے اُن کو حضرت عمرؓ کے کلام سے
پس توڑا اور کھولا اُنھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین پھر اعادہ کیا مسلمانون پر اُس کے پڑھنے کا پس آئے

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے بتحقیق امیرالمومنین نے چھوڑ دیا ہے
معاملہ داخل ہونے ان پہاڑون کے درون میں مجھپر اور کہا ہے اُنھون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے اور مین پوشیدہ اور دور
ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری رائے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس
چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا انکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے
اس شام کا اللہ تعالیٰ نے تمکو مالک کردیا اور باہر کردیا تمھارے دشمنونکو اُس سے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کردیا تمکو اللہ تعالیٰ نے
انکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا ہمسے اللہ اور اُسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امر مین آیا داخل
ہوگے تم ان درون میں بجانب اپنے دشمنونکے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہے آیا بددلی لاحق ہوئی ہے تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہے بعد خوشی
کے یا اکتفا کیا ہے تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر بُرائیان اور نیکیان تمھاری بہت نہین تمپر کوئی گناہ اور بُرائی
پس خواہش اللہ غالب و بزرگ کی تو ہے پس خواہش کرو تم اُسکی طرف اور سوال کرو تم اُس سے اس امر کا کہ اعانت کرے
وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہے تمھارے واسطے دُنیا اور اُس چیز سے جو دنیا مین ہے پس سب کے پہلے جواب دیا انکو میسرہ بن مسروق
العبسی نے اور کہا کہ اے سردار ہم نہین چپ رہے بسبب کسی نقصان کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے صبری کے کہ چھپا لیا
ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین دیکھتے تھے بعض کو اور جان تو تم اے سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہے اور نہ کوئی کام
سواے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اُس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہے اور ہم تمھارے سامنے ہین پس
جس کام کا تم حکم کروگے ہم اُسکو کرینگے پس تمھارا حکم دینا ہے اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ اور واسطے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہے آیا نہین ہے یہ امر کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم مجکو جہان
کہین چاہو کہ پاؤگے تم فرمانبرداری کرنیوالا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے گروہ مسلمانونکے جس کسی کی کوئی رائے ہو اور موجود
ہو اُسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اُسکو اور ظاہر کرے اُس امر کو جو اُسکی رائے ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہے خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب و تلاش قوم سے سستی اور عاجزی ہے ہمپر اور
سرزنش ہے ہمارے دین پر اور طلب و تلاش کرنا دشمنونکا مال غنیمت اور تائید ہے اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون اے مرد امین
وہ یہ ہے کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درے کیطرف ان درونسے پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا اور ٹھنڈی
ہونگی اُسکے سبب سے آنکھین مسلمانونکی پس دُعاے خیر دی انکو ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب
دیکھتا ہون کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے ابن مسروق العبسی کے اور روانہ کرون مین انکو اور اُنکے ساتھ یمن کے لوگ ہون اسواسطے کہ سب پہلے
انھین نے جلدی کی ہے اس راے مین اور منظور کیا اور مشورہ دیا ہے اُنھون نے اُسکا پس وہ آوین درون میں اور غارت اور تاخت کرین وہ اُن
مقامون پر جو نزدیک ہین دشمن کے شہرونسے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ انکی حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق

ف ذکر مشورہ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا مسلمانون سے اور بھیجنا انکا میسرہ بن مسروق کو جانب درون پہاڑون کے ۱۲

اُسکے خالد بن الولید نے کہا کہ پہونچے تم اچھی رائے کو رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ نے ایک پورے نیزہ کو اور بنایا اُسکے
سر پر ایک نشانکو مثل نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اُسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
جنبش دی نشانکو اپنے ہاتھ مین اور سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ اے میسرہ تھے تم پہلے مشورہ دینے والے مسلمانو نپر
ساتھ روانگی کے بجانب شہر روم اور در آنے درونکے اُنکی طرف پس لو تم نشانکو اور ہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم اُسمین کہ
ہو اُس فتح مین نام اور ذکر تمھارا دنیا مین اور ذخیرہ اندوختہ عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ کے گروہ مین اور وہانکے دلیرونسے
تین ہزار مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو قبائل یمن کے تھے وہ کندہ اور کہلان اور طی اور نبہان اور سنبس اور آرفراد اور بذحج اور ذبیان اور احمس
اور خولان اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے تھے اور اسمین رئیس اور بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا اُنھون نے اپنے پورے ہتھیار ونکو اور
ظاہر کیا تھا اُنھون نے اپنے اس لباس کو جو قبائل یمن مین رہتا ہے پر چادر ین لودھی اور عمامی عدنی تھے اور کمربند جسمین بند چمڑے کے تھے اور جو غلام تھے
پس پہنا اُنھون نے سرخ رنگ کپڑیکو اور اُنکے سر و نپر زرد عمامے تھے حمائل کیئے تھے وہ تلوار ونکو اور اُنکے ہاتھ مین حربے اور تازیانے چمکنے والے تھے
اور ہر غلام اُنمین کہتا تھا اپنے دلمین کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دامس ابو الہول کو مقدم اور سردار
غلامونپر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ اے ابو الہول ہو تم آگے اُن غلامونکے کہ وہ تحت اطاعت تمھارے ہین
اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور مخالفت نکرو تم اُنکی جسمین وہ تمکو مشورہ دیوین اسواسطے کہ وہ اچھے ہین مشورہ دینے مین وہ بزرگ
ہین اور وہ راستی پر ہین کام مین دامس نے کہا کہ مجکو رغبت اور اطاعت یہ منظور ہی اور کیسو ہوسے ابو الہول اور ساتھ اُنکے غلام تھے اور قبول کیا گروہ
عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ کو لیکن کچھ لوگ قوم طی نے ناپسند کیا روانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض اُن لوگون نے
بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے نشانکو واسطے ایکمرد کے قوم عبس سے اور چھوڑ دیا اُنھون نے رئیسون اور بادشاہون یمن کو
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا اُنھون نے اُنکو اور کہا کہ اے آل طی کے تم تعریف کیئے گئے ہو نزدیک
مسلمانونکے اور لڑنا تمھارا نہین ہی مگر مسلمانون کیطرف سے پس نہ آوے تمھارے دلو نمین بڑائی اور بزرگی کہ ہلاک ہو تم اسکے سبب سے اور جانو
تم اس امر کو کہ نہین مدد اور غلبہ ہوتا ہی بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہین عاجز اور مغلوب ہوتے ہین دشمنان خدا اگر ساتھ
مدد ہی اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا پرہیزگار اور ڈرنیوالا ہم مین کا ہی
قسم ہی خدا کی کہ میسرہ مقدم ہین تمسے از روے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار اسلام اور صحبت رسول علیہ اکرم الصلوٰۃ والسلام کے
پس جب ہو رہی قوم طی وقت سننے اس کلام کے اور جلدی کی اُنھون نے قبول کرنے مین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس
جب پورے اور آمادہ ہوے وہ سب چلنے پر آگے میسرہ ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار مین نہین جانتا ہون راہ کو
اور اس ملک مین ناواقف ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہون اور کہان کو متوجہ ہون اور زمین ہلاک کرنیوالی ہی اُس
شخص کو جو نہین جانتا ہی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہی تمکو اپنے خط مین اس امر کا کہ مقرر کر دو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ راہبرونکو
ضرور ہی ہمکو راہبر سے کہ راہ بتاوے اور کر دیوے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم اُسپر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یاد دلایا تمنے مجکو وہ امر جو مین

بھولا تھا اور ضرور ہی تمکو راہبر پس سامنے کیا اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر جگہ کے معاہدین کو جو داخل ذمہ تھے اور جانتے تھے بھلائی اور بُرائی
کو اُنکو اور خیر خواہی اُنکی واسطے مسلمانونکے پس اختیار کیا میسرہ نے اُنمین سے چار شخص کو اور ذمہ داری کی اُنکے واسطے مزدوری کی اور دور کر دیا اُنسے
جزیہ کو اور مشورہ کیا اُنسے کہ کس رستے مین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا طلب اور تلاش دشمن کے پس سبھون نے مشورہ دیا اُنکو بڑے دریکا
شہر قورص سے اور کہا ہر ایک نے کہ ای سردار یہ شہر مثل اُن شہرونکے نہین ہین جنکو تمنے فتح کیا ہی اور وہ شہر بہت بڑے پتھرون والا
اور سخت جاڑے والا ہی اور راہین تنگ اور گھاٹیان اور غار اور جنگل ہین پس کہا اہل ہین نے راہبر سے کہ چل تو آگے ہمارے پس تحقیق
تو دیکھیگا جسے کارہاے عجب انگیز کو پس اُسیوقت جنبش دی میسرہ بن مسروق نے نشانکو اپنے ہاتھ مین اور چلے وہ نشان لیکر آگے اپنی
قوم کے بعد اسکے کہ سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور قرآن مجید
پڑھنے کے عطا ابن جعد انفسانی نے بیان کیا ہی چلے ہم درانحالیکہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے آگے تھا
تا اینکہ آئے ہم بقعہ جندراس تک پھر چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا ہمنے نہر ساجور کو اور متوجہ ہوے ہم طرف قورص کے پس اُترے ہم وہان
اور رات گذاری ہمنے پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوے بجانب روم کے اور برابر چلتے تھے ہم بیچ راہون گھیرنیوالی دشوار گذار اور درختون
باہم درآئے ہوے اور پانیون بہتے ہوے اور تنگ گئے سینے ہمارے کہ نہین تھی اُسمین سوار کی جگہ پھر نکلی پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ اگر بُرا ہوا
ہمپر معاملہ اِن جنگلونکا تو ڈرتا ہون مین مسلمانونپر اس امر سے کہ فتحیاب ہو جائے اُنپر دشمن اُنکا اور چلے راہبر لوگ آگے مسلمانونکے
اور لیگئے وہ مسلمانونکو اونچے لانبے پہاڑون پر پس دشوار گذرا مسلمانونکے گھوڑون پر چڑھنا پہاڑون کا پس نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ
کہ پاپیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور کھینچا اُسکو اپنے پیچھے سے عبدالرحمن ابن عبید نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق
کے اُنکے سفر مین اور تحقیق درآئے اور پہاڑا تھا اُنھون نے ہمارے ساتھ درونکو پس دیکھا مین نے اونچے اور موٹے پہاڑون
اور باہم درآئے ہوے درختونکو اور میرے پاس موزے تھے مین کے چمڑے سے پس جب اُترا مین گھوڑے سے پہن لیا مین نے اُس کو
اور روانہ ہوا پس قسم ہی خدا کی تھوڑے سے عرصہ مین تلے اُسکے اُڑ گئے اور باقی رہے پانون میرے درانحالیکہ بہاتے تھے وہ خون
کو دشواری راہ اور اُسکی شدت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے ساتھ اور ہم اُنکے پیچھے تھے تین دن تک اور نہین
تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے تھے ہم اُسدن مگر راہبر کہتا تھا مسلمانونکو کہ ہوشیار ہو اور احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے اسواسطے کہ اگر لیوے گا
دشمن تمپر جگہ گذرنیوالی کو تو ہلاک ہو جاؤ گے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک بلندی کشادہ کی طرف اور تھا داخل ہونا ہمارا
درونمین آغاز گرمی مین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکالڈالا تھا اُسنے اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس
جب نکلے ہم زمین کی طرف پھرا ہر مرد مسلمانون سے درانحالیکہ پہنا تھا اُسنے اُس لباس کو جو پہنتا تھا وہ جاڑون مین اور
طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی وہ ہمارے داہنے اور بائین جانب سے اور دامس ابو الہول داخل
ہوے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اُنپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا اُنھون نے مگر خفتان اور دو چادرون اوڑھنی کو پس جب
داخل ہوے وہ زمین بلند پر پس کیا اُنکو شدت جاڑے نے اور پہونچی اُنکو سردی اور نہین تھی اُنکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے

انکو واسطے گرم ہوینگے پس کہا اُنھون نے کہ بُرا کرے اللہ کافرون بے حقتنہ بریلہ کا ہرگاہ اسقدر سردی اُنکے شہرمین گرمی کے موسم مین ہی
پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہی کہ مارڈالے انکو اللہ تعالی اس برف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ پس دیکھا
اُنکی طرف ایکمرد نے مسلمانون سے پس کہا اُسنے کہ ای ابو الہول کیا ہوا ہی تمکو کہ رونگٹے تمھارے بدن کے کھڑے ہوتے ہین داس نے کہا
کہ لاحق ہوئی ہی مجھکو سردی مسلمانون نے کہا کیا سبب ہی کہ نہین گرملتے ہو تم داس نے کہا کہ سواے اسکے جو پہنے ہون میرے پاس اور کچھ
نہین ہی اور یہ مجھکو نہین گرماتا ہی پس آگاہ کیا اُسمرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے پس دیا میسرہ نے داس کو ایک پوستین جو وہ پہنے
ہوئے تھے پس جب پہنا اُسکو ابو الہول نے اور گرم ہوا بدن اُنکا کہا اُنھون نے کہ ای میسرہ پہناوے اللہ تعالی تمکو ایک قطیفہ قطیفہا بہشت سے
پس کہا اُنسے میسرہ بن مسروق نے کہ یا ابو الہول بخل کیا تمنے مجھپر ساتھ حلل کے حالانکہ حلہ اچھا ہوتا ہی قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگونکو ساتھ لیکر
اور نشان قدم پر چلتے تھے اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہرہاے روم مین تا اینکہ پہونچے زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختون والی مین پس حکم کیا
میسرہ نے لشکر کو اُترنے کا اور سبب یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسیکو رومیونسے اپنی راہ مین پس اُترے لوگ اُس مقام مین تا اینکہ پورا ہوا لشکر پس جب
پورے اور یکجا ہوے لوگ کوچ کیا انکو لیکر میسرہ بن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسیکو راہ
مین اسواسطے کہ رومیون نے اختیار کیا تھا احتیاط اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو رومیونسے
پس جب ہوا پانچوان دن اور ہم چلے جاتے تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوئی مسلمانونکو ایک سیاہی بیچ شگاف جڑ پہاڑ کے پس جلدی کی گروہ مسلمانون نے
بجانب سیاہی کے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے دیکھا کہ ایک گانون ہی دیہات رومیونسے پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی لوگونسے نہین ہی
اُسمین کوئی مگر یہ کہ سُنی مسلمانون نے بانگ مرغونکی اور آواز بکریونکی اور نہین تھا کوئی اُسمین دُور کرنے والا اور نہ مانع تھا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال
جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے ہوشیار ہو جاؤ اور احتیاط کرو تم سواسطے کہ مین گمان کرتا ہون
کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو پس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا اُنھون نے جو کچھ اُسمین تھا
غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مینے ابو الہول کو کہ وہ اُٹھاے ہوے تھے اپنے کاندھے پر تین کمل اور دو چادرونکو
پس کہا مین نے اُنسے کہ یا ابو الہول یہ کیا تمھارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ ای سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے ہی پس کہا مینے اُنسے آیا نہ کفایت
کریگا تمکو پس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے نے کہ مین اُسکو کبھی نہ بھولونگا ای بیٹے عامر کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ لیلیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گانون مین غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا اینکہ پہونچایا ہمکو راہبر نے
ایک مرج مین جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام ڈرانیوالا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہنچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانونکے
اُسمین داہنے اور بائین کو پس اُترے میسرہ اُس مقام مین اور مشورہ کرتے تھے اپنے دلمین پھر جانیکا بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سبب اُسکا
یہ تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا انکو اس امر کا کہ نہ دور ہون وہ اُنسے اور نہ ناگہان در آوین کسی شہر مین اور ہوشیار اور
احتیاط کرنیوالے رہین پس وہ اس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوے اور لوگ بیدڑ رہتے تھے ایسے دشمن سے کہ در آوے اور ہجوم کرے
اُنپر کہ دفعۃً آئے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے اپنے پیچھے سے وہ مثل چوپائے کے تا اینکہ

سلہ قطیفہ یعنی
چادر چھیدار ۱۲ منہ
ذکر وارد ہونے میسرہ
بن مسروق کے
ہمراہیوں اپنے کا گانون
کو اور وارد ہونا فوج
اسلام کا مرج القبائل
مین ۱۲ عـہ
حاصل جمع جل یعنی
ہر دو بانی ۱۲

ٹھہرایا اُسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اُنسے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیو نپر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا کبھی پس جلدی گیا مین اُسکی طرف اپس وہی شخص تھا مین نے اُسکو پکڑا پس بلایا میسرہ بن مسروق نے ایکمرد کو معاہدین سے جو اُنکے ساتھ تھے جسکا یا دہ معاہدی کہا میسرہ نے کہ سوال کرتو اس گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی درآنحالیکہ سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ سختی ہو تجھپر یہ گبر کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ درآیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطنیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا اُسکے پاس کے بھاگے ہوے رومی اور سوا اُنکے اورون نے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہوگئی از روے صلح کے اور مارا گیا حاکم اُسکا سولی پر پس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیک یا ارض سوریۃ الی یوم القیامۃ پھر یکجا کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہوبین وہ ہماری تلاش کو بجانب درون کے پھر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے درون کے پس کہا میسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اور اُنکے بیچ مین دو فرسخ ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا میسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے درآنحالیکہ نہین پھیرتے تھے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُنسے ایک مرد نے قوم سہم سے جسکا نام عبداللہ بن حذافہ سہمی تھا اور وہ دلیران اور بہادران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین اور اُٹھاتے تھے وہ سوا اُسکے اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس اُنھون نے میسرہ سے کہا کہ کیا ہوا ہی مجکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو ای سردار سر جھکائے ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایکہزار رومی سے پس کہا میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبداللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بے صبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر کو کہ مبتلاے بلا و مصیبت ہو وین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی درو نمین پس ملامت اور سرزنش کرینگے مجھپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو جرواہے ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا کرتے ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذرنے مین اسواسطے کہ ہمنے بیچڈالا ہی اپنی جانونکو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین اور جو شخص جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اُس چیز کی جو پہونچیگی اُسکی طرف کافرون سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور بھڑین اُنسے اپنی اسجگہ پر یا چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہو دے یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی جگہ سے تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین بعد عموریہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر کی لڑائی کا

پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤ گے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا تمھارے واسطے بیشِ از ینکہ آوے تم پر دشمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے
اس گبر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے پس حکم کیا میسرہ نے اُسکے قتل کا پس لوگ اس حال مین تھے کہ دفعۃً بلند ہوے اور دکھائی دیے
نشان اور صلیبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانون سے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس روشن کیا اُنھون
نے اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوے
مسلمان نماز سے کھڑے ہوے انھین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھون نے ایھا الناس ھذا الیوم له مابعده
لان رائیکم ھذا اول ایة دخلت الد روب واعلموا ان جیش اخوانکم متطاول بفعلکم واعلموا ان الدنیا دار جمر والاخرة دار مستقر و
اسمعوا ما قال نبینا صلے اللہ علیہ والہ وسلم الجنة تحت ظلال السیوف فلا تنظروا الی قلتکم وکثرة اعدائکم فقال عز وجل کم
من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ اے میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر بجانب اُنکے
ٹھہرنے کے پس بتحقیق ہم اُمید رکھتے ہین مدد اور غلبہ کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس خوش ہوے میسرہ اُن کے کلام سے اور اُسیوقت
وہ سوار ہوے اور اُن کے سوار ہونے سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوے غلام عرب سے اور ٹھہرے وہ نیچے نشان ابو الہول
کے اور اکثر مجتمع ہوے مسلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واسطے اپنے دشمنون کے
اور طلب مدد کی اُنھون نے اللہ تعالیٰ سے جو بہترین مدد کرنے والونکا ہی اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے
بطور وصیت کے ایھا الناس انی اوصیکم بتقوی اللہ وحده لا شریک له وکونوا کقوم اشرف علیھم الموت فلم یجدوا منه محیصا ولا لھم
الجنة بعدا فیرھا وانظروا الی ما اعد اللہ لھم فیھا فاحبوا السرعة لدخول الیھا وھذه الجنة امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام
پھر آراستہ کیا میسرہ نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب و ر دونون بازو مین پس مقرر کیا اُنھون میمنہ پر عبد اللہ بن حذافہ السہمی کو اور
میسرہ پر سعد بن سعید الحنفی کو اور آگے غلامونکو اور وہ ایکہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھونمین حربے اور تلوارین تھین
اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابو الہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابو الہول پر پس نہین سُنا گیا ابو الہول
سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھا اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا لشکر رومیون کا اور بڑھایا اُنھون نے
اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھا اور آگے اُنکے صلیبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا اور اچھے سامان سے
تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین اور تھا وہ متنصرہ
عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانون کے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم ہمیشہ پھیرتا ہی اور رد کرتا ہی
آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہو گئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے ان درون اور بلند پہاڑون
مین ہماری طرف کو نہین لائی ہین تمکو مگر موتین تمھاری اور یہ تیس ہزار باگین اُن لوگون سے ہین جنھون نے قسم کھائی
ہر صلیب کی پاس امر پر کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم کہ باقی رکھین ہم تمکو پس منظور کرو

تم قید ہوجانے کو تاکہ لیجادین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمھارے بارہین جس حکم کا وہ ارادہ کرے پس نکلے بجانب
اُس قنصرہ کے ابوالہول دامس اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہی تو اپنے کلام مین کہ ظالم کو
ہمیشہ روکتا ہی ظلم اُسکا اور یہ تیر الکھنا کہ ڈالین ہلوگ اپنے ہاتھون کو تمھاری طرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس اُسوقت مین تو ہی ظالم ہی
بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے آزمانیکے اپنی طرف سے اور مین ایک غلام ہون غلامان عرب سے کہ
میرے واسطے رہنے والون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہی پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالدون مین تجکو زمین پر بحالت بیہوشی کے
تیرے خون مین پھر دامس نے آگے کیا نیزے کو اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرادیا اُسکو گھوڑے سے بحالت مردگی
کے پس جب وہ گرا مردہ ہوکر خوش ہوئے ابوالہول اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھون نے
اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر پھر گرادیا اُنھون نے ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیون
نے بجانب ابوالہول کے کہ مارڈالا ہی اُنھون نے اُنکے ساتھی کو اور خشمناک ہوئے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص
گبران روم سے پس نہین چھوڑا دامس ابوالہول نے اُسکو کہ نزدیک آدے وہ تا اینکہ نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مارڈالا اُسکو پس ڈرا یار ومیونکو
ابوالہول کے کام نے اور دیکھا اُنھون نے ابوالہول کو اور کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہی غلامان عرب سے کہ کی ہی اُسنے ہمارے ساتھ
وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ساتھ اُنکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی رومی نے دامس کے مقابلے مین
نکلنے کی پس اُسیوقت حملہ کیا اُنپر ابوالہول نے ساتھ نشان کے اور تھے وہ پاپیادہ پس مارڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور
پھرے وہ پس اُسیوقت سرزنش کی بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانونپر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا دامس
کے کام سے پس اُسی حال مین کہ دامس پھرتے تھے دونون صفونکے بیچ اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے اور ڈکارتے تھے وہ
مثل شیر کے کہ دفعۃً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون سے جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے دامس پر
ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانونکو
الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور ملگئی قوم میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہی واسطے اللہ تعالی کے بھی نیکوکاری
غلامونکی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑادیا اُنھون نے دامس ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھون نے دامس کو بجانب
لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ وضربنا مثل الحریق فی اللہ تقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر جاری رہی
اُنمین لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہین جدا ہوا بعض اُنمین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمان مین گرم اور تیز ہوئی
لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور بےطلبی مسلمان یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور
خواری کے اور جدا ہوئے دونون لشکر بماندگی سخت اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی
اور وہ عامر بن طفیل اور دوراشد بن زہیر اور مالک بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن قارب اور مشعر بن حسان اور مفرج
بن وہم اور نبہا بن مرہ اور عدی بن شہاب تھے اور مارے گئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبداللہ بن صاعد اور

جریر بن صالح اور عید بن باہر اور نعمان بن بجیر اور زید بن ارقم اور ضراوہ بن حاتم اور رواحہ بن سہیل اور مثل ان رئیسون کے اور
پکڑلیے گئے رومیونسے نوسو آدمی اور مارے گئے اُنمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے
دامس کو پس نہ دیکھا اُنکو اپنے بیچ مین پس بڑا رنج کیا مسلمانون نے اُنپر اور بے آرام ہوے لوگ بسبب اُنکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا اُنکو
مقتولون مین پس نہین دیکھا اُنکو پس زشت جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابو الہول مارے گئے پس
بتحقیق مبتلا ے رنج و مصیبت کیے گئے مسلمان اُنکے سبب سے اور اللہ تعالی سے شکایت کرتے ہین ہم اُس چیز کی جو پہونچی ہمکو
گم ہونے ابو الہول دامس اور پکڑ جانے مسلمانونسے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے
واسطے خبر ابو الہول دامس اور اُنکے ہمراہی مسلمانونکی جو گرفتار ہو گئے ہین پس نہین جواب دیا اُنکو کسی نے اس امر مین راوی نے
بیان کیا ہو کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانونپر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا اینکہ ایک مرد مسلمان پر دس اور ایک سو رومی تک
جمع ہوتے تھے پس مار ڈالتے تھے اُسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق کی جماعت چار ہزار عرب اور غلامون کے اور رومی
تیس ہزار تھے پس بتحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالی کی راہ مین جیسا کہ چاہیے تھا اور میسرہ بن مسروق
پکارتے تھے اُس درمیان مین اور کہتے تھے ایھا الناس اذکرو الاخرة واعلموا انھا اقرب الی احدکم من رجوعہ الی اھلہ
فاستقبلوا الاخرة استقبال الوالدة لولدھا ولا تدبروا عنھا وتولوا لما تولی الطعم من فزع الاسد فان اصاب القوم منا
خشیت ان یکون ذلک وھنا ائمنا وجرأة منھم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے احطموا اجفون سیوفکم واقبضوا علی
ثمالھا بایمانکم فذلک طریق النجاة زید بن وہب نے کہا ہو کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جبکہ سنا اُسنے کلام اپنے
سردار کا مگر یہ کہ ڈالدیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اس لڑائی کا ساتھ دو نامونکے وقعة مرج القبائل و دوسرا نام وقعة
الحطمة بسبب اُسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ لڑے مسلمان
تلوارون سے یہانتک کہ جانا اُنھون نے کہ وہ نہ لوٹینگے اور مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب و بزرگ پر اور رومی چلاتے تھے
اپنے کلمۂ کفر سے اور باین ہمہ وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اپنا اور غلام لوگ سخت کی
لڑائی لڑتے تھے اور مسلمان کا شعار اُسد بن النصر النصر اور غلام کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہو کہ
قسم ہو خدا کی لاحق ہوا مجھکو مسلمانونپر اندوہ اور ہم پڑے رنج اور سختی مین تھے کہ دفعةً سُنی مین نے واسطے رومیون کے ایک آواز
ڈرانیوالی پس متوجہ ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس بتامل نظر دیکھا مین نے اُس غبار کو تو دفعةً دور اور پراگندہ ہو گیا وہ غبار اور ہوا وہ
غبار پیچھے لشکر رومیون کے پس کہا مین نے کہ یہ کوئی لشکر ہو کہ اُنکی طرف آیا ہو پس چھوڑ دی مین نے باگ اپنے گھوڑے کی اور در آیا مین
غبار مین تاکہ دریافت کرون مین کہ وہ کیا ہو اور تھے وہ رومی بھی لڑائی مین ساتھ ایک گروہ مسلمانون سے اور مسلمان اُنکے بیچ لشکر مین
تھے اور شور اُنکا بلند اور سنا مین نے ایک کہنے والیکو کہ وہ کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مین نے کہ یہ آوازین فرشتونکی
ہین یا مین نے آواز کی تو وہ آواز دامس ابو الہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے نیچے اپنی سپر کے اور گرد اُنکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ

اپنی جانون کے بدل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہین سستی کرتے تھے وہ مسلمانونکی لڑائی مین اور ابو الہول جہاد اور کوشش کرتے
تھے اُنپر تنہا اور باز رکھتے تھے اپنے ساتھیون سے جب حملہ کرتا تھا مسلمانونپر کوئی گروہ مارتے تھے ابو الہول ایک وار تلوار کا اُنمین اور آزمایش کرتے تھے
اُنپر اور سُنا مین نے اُنکو کہ شعار رجز کے پڑھتے تھے پس پکارا مین نے کہ ای دامس تمھارے پیچھے کیا ہوا اور تم کہان تھے کہ تحقیق رنج اُٹھاگئین ہوئے
ہین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمھارے سبب سے پس کہا اُنھون نے کہ ای بھائی نہین تھا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار
ہوگیا اور ناامید ہوگیا تھا مین اپنی جانسے یہانتک کہ چھڑایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہین ہی
عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کے اور اُنھون نے رنگین کردیا تھا نشان کو کفار کے
خون سے پس پکارا مین نے اُنکو کہ ای سردار خوشخبری ہو تمکو اُنھون نے کہا کیا خوشخبری ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر آیا آئی ہی ہمکو مدد اور
کمک تمھارے ساتھیون کے پاس سے پس کہا مین نے کہ نہین ولیکن آئی ہی ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس سے اور تحقیق رہائی پائی دامس ابو الہول نے اور اُنکے ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین
کہ مین بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسیوقت آئے ابو الہول اور ساتھی اُنکے اور وہ گویا ور آئے اور تیر سے تھے خون کے
دریا مین عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جُدا ہوے دونون لشکر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے
یا دو کم پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوائے اُنکے کہ مار ڈالا تھا ابو الہول اور اُنکے ساتھیون نے اُس لشکر سے
جنھون نے گھیر لیا تھا اُنکو پس ابو الہول کیطرف میسرہ بن مسروق آئے اور قصد کیا اُنھون نے پاپیادہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے تاکہ سلام کرین
ابو الہول پر پس قسم دلائی اُنکو ابو الہول نے اس امر کی کہ نکرین وہ ایسا اور آئے میسرہ اُنکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اُسکے
ہاتھ کا اور کہا کہ ای دامس کیونکر تھا حال تمھارا دامس نے کہا کہ ای سردار جانو تم اس کو کہ رومیون نے مجھکو گرفتار کیا تھا اور ڈرا سکے
تھے ہمکو بیڑیون اور ایسا ہی کیا تھا اُنھون نے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور ناامید ہوگئے تھے ہم اپنی جانون سے پس جب چھپا یا رات نے
سوگیا مین پس دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین کہ لا باس علیک یا دامس اعلم ان
منزلتی عند اللہ عظیما پھر کھینچا آپنے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیونکو پس کھل گئین وہ اور طوقونکو پس دور ہوگئے وہ ایسا ہی کیا آپنے میرے ہمراہیون
کے ساتھ اور فرمایا البشر وابتصل للہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہوگئے آپ ہمسے پس لیا ہمنے اپنی تلوار کو اور کھینچ لیا ہمنے اُنکو قوم کے
بیچ سے اور حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اُنپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال اور بیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر و نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بطریق قوم سے کہ جسکا نام جارس تھا
جب دیکھا اُس چیز کو جو در آئی تھی اُنکے ساتھیون پر بلایا کیا اُسنے اُنکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی تحقیق زیانکار ہوا بادشاہ اور تم اُسکی حمایت
کرنیوالے ہو اور اگر نہ لڑوگے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو پیشتر اُسکے اور آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمھارے حال سے
پس قسم کھائی آپسمین قوم نے اس امر کی کہ شکست اُٹھائینگے وہ کبھی یا مارڈالے جاوینگے پس جب عہد لیلیا اُسنے حکم کیا آگ کے روشن
کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑون اور جابجا سے خوف پراوہ پھیکر بلایا اُسنے تمام اُن شہر کے لوگونکو اور رومی آتے تھے ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل

پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس نہین گذرے تھے اس امر کو دو دن تا اینکہ آئے رومی اور مسلمانون نے نہین پروا کی اُنکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف
کی پڑھی یسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلے اُن لوگونکے ہین جنھون نے نماز خوف پڑھی تھی اندر سورون کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا
تھا روم مین وہ نشان یسرہ بن مسروق کا تھا جب فارغ ہوے یسرہ اپنی نماز سے کھڑے ہوے وہ لوگونمین بحالت خطبہ خوانی کے اور
کہا ایھا الناس احبس والمنازل بکم فان الصبر عند نزول المصائب وھذہ رحمۃ من اللہ انا حلق فی صدور الاعداء وقد
داہمنا جیش عظیم و نحن لا نقاتلھم الا بنصر اللہ وان الامیر ابا عبیدۃ کان قد امرنی ان لا ابعد بکم و بیننا و بین الجیش سبعۃ
ایام و ما کان ظن الامیر انا ملاقی فی مثل ھذا الجیش العرمرم پس کہا اُسنے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ ای یسرہ
کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب ملنے اللہ تعالی کے سخت پیاسے
سے طرف ایکبار پینے پانی کے پس کہا یسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا ہی مین نے اس کلام سے مگر تمھارے مشورہ کو اور مین مناسب دیکھتا ہون
اس امر کو روانہ کرون مین کسی کو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُسنے سعید بن زید نے کہ ہان یہی امر ہی
جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بُلایا یسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے ہر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب
سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر انکو کہ گروہ دشمن کے آملے ہین ہم مین قلعون
اور زمینون اور سب اُنکے شہر والے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا معاہد نے
لباس رومیون کا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور کوشش کی
اُسنے اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور اُترے ہوے تھے ابو عبیدہؓ بن الجراح
حلب مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمہ کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے
مثل بوم ہی خنجر کے بسبب اُسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس حال
مین جانا انھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہی پس منگایا اُسکے واسطے کھانے اور پانی کو پس کھایا اور پیا اُسنے
پس جب راحت پائی اُسنے کہا انھون نے اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا ہی ای بھائی ذمی آیا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین
خدا کی قسم ای سردار ولیکن روانہ کیا اُنپر دشمن نے ہر قلعہ اور شہر سے لوگونکو اور گھیر لیا اُنکو لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا
اُنکو اُس حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کے میانون کو اور گرفتار ہو جانا ابو الہول کا
اور کھلجانا اُنکے اور اُن کے ساتھیون کی قید کا اور ہونا اُن کا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح
وقت سننے حال کے معاہد سے اور اُٹھ کھڑے ہوے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ وہ خالد بن الولید کے خیمے مین آ گئے
پس پایا اُنکو اُس حال مین کہ درست کرتے اور دیکھتے اور بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا انھون نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اُٹھ
کھڑے ہوے وہ واسطے اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہی ای سردار پس لیلیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے
ہاتھ اُنکا اور لے گئے اُنکو قیامگاہ کی طرف اور کہا معاہدی سے اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تو نے دیکھا ہی پس کھڑا ہوا معاہدی اور

بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اَللّٰہ سبحانہ
امن نا بنصرہ ولم نجد لنا فلہ الحمد علی ذلک وقد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایھا الذین امنوا اصبروا و
صابروا و رابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون بعد اُسکے فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ مع الصابرین اور مین نے تحقیق
قید کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ مین اور نہ بخل کرونگا مین ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب اور بزرگ اور اُسکے رسول پر پس شاید کہ دیوے
میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ مین پھر جلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا اپنی
زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو
رکاب مین اور بلایا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانون مین اور متوجہ ہوے وہ بحالت جلدی
کے دوڑتے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہؐ کے پس اگر نہ باز رکھتے اُنکو ابو عبیدہؓ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے
سب پس منتخب کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنمین سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے اُنکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کے واقدی نے
سلسلۂ راویون سے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد ہی بیسرہ بن مسروق العبسی کے کہا اُنھون نے اللّٰھم اجعل لنا الیھم سبیلا
واطولنا البعید ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور دوڑ آئے وہ دوڑ مین اور حال بیسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ
تھا کہ گھیر لیا تھا اُنکو رومیون نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہین جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیون کی
بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قتل اُنمین واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی تھی اُسنے موت واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ
ہوے خالد بن الولید تا کہ ملجاوین وہ بیسرہ سے سجدہ طولانی کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے اللھم انی اسالک
بمن قرنت اسمک باسمہ وعرفت فضلہ لانبیائک ورسلک الا طویت لھم البعید وسھلت علیھم الصعب لشدید فرجتھم
باصحابنا یا الہ العالمین راوی نے بیان کیا ہی کہ بیسرہ اور ہمراہی اُنکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے اُنکے واسطے یا کسی مدد کے
کہ اُترے اُنپر عبد اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان اور اُنھون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہم سے روایت
کی ہی کہا سلیمان نے کہ تھا مین ساتھ بیسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی مین اور اُسدن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا تلوار و نکے میانون کو
اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانون کے اور ہم صبح کو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسائش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک
دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہین اور اُسکی دونون کہنیون پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے
سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اوپر اُسکے صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک عمود لوہے کا تھا گویا اونٹ کا
ہاتھ پس گرڈادیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بلایا اُسنے بجانب نکلنے کیواسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان مین اور یہ بطریق اُن
بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیون کے ساتھ بھیجا تھا پس گرادیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بلاتا تھا ہمکو واسطے لڑائی کے
اور تولا ابن کرتا تھا اپنے کلام مین بیسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ گبر ملعون کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بیان
کرتا ہے اور بلاتا ہے واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلین میرے مقابلہ کو بہادر اور دلیر لوگ تمہارے پس کہا بیسرہ بن مسروق نے

اُنکے تم کو اپنے تم سے اور شناسا کردیا تو نے اُنکی بزرگی اپنے پیغمبرون اور رسولون کو کہ لپیٹے تو اُنکے لیے راہ کو اور آسان کرے اُنپر سخت راہ کو اور ملادے تو ہمکو ہمارے ساتھیون مین اے معبود عالم کے ١٢

فصل۔ ذکر لڑائی عبداللہ بن حذافہ کا ایک بطریق سے بمقام مرج القبائل کے اور مار ڈالنا اُنکا بطریق کو اور گرفتار ہو جانا عبداللہ بن حذافہ کا ۱۲

ای گروہ مسلمانونکے کون شخص جائیگا بجانب لڑائی کے اور کفایت کریگا اُسکی بدی کو اور دور کریگا اُسکی بدی کو پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے رومیونکے پہنے تھے پس جب نکلے مرد مسلمان بطریق کیطرف جانا اُسنے کہ وہ بعض متنصرہ عرب سے ہین اور منظور کیا ہی اسلام کو اور مسلمان ہوگئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائی کے پس کلام کرتا تھا گبر اُسنے رومی زبانمین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو نہ سمجھتے ہین پس جب دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اس کلام کو جو وہ کہتا ہی حملہ کیا اُنپر بحالت درشتی کے اور مارا اُنپر ایک وار عمود کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا پس اپنے پیچھے کو پھرے نخعی اور دیا گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑے کے سر پر پس گر پڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پانونکے بھل اور قصد کیا اس امر کا کہ دراوین وہ گبر پر ساتھ وار تلوار کے پس مہربانی کی میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ ای میرے بھائی نخعی پھر و تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو بجانب ہلاکی کے پس فوراً پھرے نخعی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا اُنکا گبر نے بہ ارادے مارنیکے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا پس جب قصد کیا گبر نے اُنکے مارنیکا دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ السہمی اور چلا کر ڈانٹا گبر کو پس متحیر ہوگیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے اور سلامت رہے نخعی اور داخل ہوئے وہ مسلمانونکے لشکر مین اور حملہ کیا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُنپر لڑائی کے میدان مین اور سخت ہوا ن دونونکے بیچ مین گردو اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اُنکی گبر مین بسبب کثرت اُسکے ہتھیارونکے اور گبر جب مارتا تھا عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سُست کردیا اُسکو بوجھ لوہے اور گرانی اُسکے بارنے اور بڑھ گئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور بلاقی ہوئے وہ دونون وارون سے کہ جلدی کی اُسپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اُسکی ڈاڑھی کے نیچے اور طلب کیا اُسنے سینے کو اور لگی اُسکی بنی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک پس اُڑگیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے نے نکلجانے کا اُسکے نیچے سے اور پھر جانیکا اُسکے ساتھیونکی طرف پس دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ پس لیلیا اُسکو اور اُترے وہ جانب کافر کے اور لیلیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانونکے پس دشوار گذرا یہ امر رومیونپر عبداللہ بن حذافہ نے بیانکیا ہی غمگین کیا رومیون کو مارے جانے اُنکے بطریق نے اُس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ اُنمین نکلا دوسرا بطریق اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مار ڈالا گیا اور ضرور ہی مجھکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کی طرف جسنے مار ڈالا ہی بطریق کو پس گرفتار کرونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اُس سے کہ یہی مارنیوالا تیرے بطریق کا ہی پس کر تو اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول کی جگہ گرنے پر حالانکہ لیلیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے پس رویا بطریق بنظر مہربانی کے اُسکے واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہی اُسکو اُسکا بدلا لینا اور چلتا تھا وہ یہانتک کہ نزدیک ہوا مسلمانونکے لشکر کے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ ای گروہ مسلمانونکے قریب ہی کہ اللہ غالب و بزرگ ہلاک کریگا تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنیکے ہمپر اور بوجہ تمہارے کامونکے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلے کو مار ڈالنیوالا اُس بطریق کا تاکہ لون مین اُس سے عوض کو اور مجھپر لازم ہی یہ امر کہ نہ باقی رکھونمین کسی کو بعد اُسکے ساتھیون سے پس جب سُنا عبداللہ بن حذافہ

سہمی نے کلام اُسکا قصد کیا اُنھون نے نکلنے کا اُسکی طرف پس منع کیا اُنکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب مہربانی کے اُنکے حال پر اسواسطے کہ اُنھون نے ماندگی اور مشقت اُٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے اس امر کا کہ نکلین وہ اُسکی طرف اور نگاہ رکھین وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ ای سردار ہر گاہ بُلاتا ہی مجھکو میرا نام لیکر اور پھر جاؤن مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان نامضبوطی کرنیوالا میسرہ بن مسروق نے کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون تمپر بسبب تمھاری مشقت اُٹھانیکے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر مشقت اُٹھانے سے دنیا مین اور نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ لڑینگے نکلیگا اُسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر عبداللہ بن حذافہ اور اُنکی سواری مین گھوڑا بطریق کا تھا جسکو اُنھون نے مار ڈالا تھا اور نہین بدلا تھا اُنھون نے سامان اپنی لڑائی سے کسی چیز کو اور اُنکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اُسنے کہ عبداللہ بن حذافہ یہی قاتل ہین اُسکے ساتھی کے پس نہین مہلت دی اُسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گردا دا دین تا اینکہ جست کی اُسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا اُنپر گویا وہ پہاڑ تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور چنگل مارا اُنپر اور کھینچا اُنکو اپنی طرف اور جدا کر لیا اُنکو زین سے اور گرفتار کر لیا اور رلایا اُنکو اپنی قوم کے پاس اور سپرد کیا اُنکے اور بُلایا کچھ لوگون کو اپنی قوم سے اور کہا اُسنے کہ مضبوط کرو تم اُنکو ساتھ لوہے کے اور لیجاؤ تم اُنکو طرف قسطنطنیہ کے اور ٹھہراؤ اُنکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اُسکو کہ یہی قاتل فلیص بن جریج کے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھر اوہ بطریق اپنی لڑائی کی جگہ مین اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر اوہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اُسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ بن مسروق نے اپنے دل سے کہ ای بیٹے مسروق کے آیا نہین شرماتے تم اللہ تعالیٰ سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانون کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھو اُنکو حالانکہ گرفتار ہو گئے عبداللہ بن حذافہ اور نکلے ہین اس ملعون کیطرف تین شخص مسلمانون سے اور تم پھرتے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمھارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے بروز حساب اور پرسش کے پھر بُلایا اُنھون نے سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اُنکو وہ نشان جو بنایا تھا اُنکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور کہا سعید سے کہ لیے رہو تم اس نشان کو تا کہ جاؤن مین طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالیگا وہ مجھکو پس اجر میرا اللہ غالب اور بزرگ پر ہی اور اگر مار ڈالونگا مین اُسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن حذافہ کے پس لیلیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر ڈکارنیوالے تھے پس گردا وادیا اُنھون نے بطریق پر اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور حملہ کیا اُنھون نے بطریق پر اور بطریق نے حملہ کیا اُنپر اور گردا وے دیے دونون نے دیر تک اور بڑھ گیا اور دشوار ہو گیا کام اُن دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونون نیچے گرد کے اور ہر گروہ لشکر کا گردن اُٹھائے ہوے دیکھتا تھا اُن دونون ساتھیون کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

مدد کی تا اینکہ ظاہر ہوے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونیکے آپس مین نزدیک تھے پس کہا گبر نے
یسرہ بن مسروق سے کہ اے مسلم قسم ہی تمکو تمھارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجھکو کہ یہ کیا نشان ہی جو نکلا ہی ہمارے لشکر کے پیچھے سے پس
نہین التفات کیا یسرہ بن مسروق نے اُسکے کلام پر اور کہا اُنھون نے وما ذالک علی اللہ بعزیز پس کہا گبر نے کہ قسم ہی مجھکو میرے
دین کی کہ نہین کہا ہی مین نے تُسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوے یسرہ بن مسروق لبسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر پر کہ
لاوے اللہ تعالی مسلمانون پر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اُس امر کے جو بطریق نے اُنسے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے اُنپر اور
ٹھہرایا اپنے ہاتھ کو اُنپر تا کہ جدا کر لیوے اُنکو جگہ سے کہ دفعۃً ظاہر ہوا نشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید مخزومی کے ہاتھ مین پس جب
دیکھا اُسکی طرف مسلمانون نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب بزرگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا یسرہ بن مسروق
سے اور متوجہ ہوا وہ درانحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانون کا ہی پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور قصد کیا اُنھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکے زین سے پس نہین پائی اُنھون نے کوئی راہ اس امر کی اسواسطے کہ وہ جکڑا ہوا
تھا رسے مین پس کھینچے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا گبر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک
ہوا ہی اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہی پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادہ
مارنے یسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور
پھرے یسرہ اپنے زین کیطرف اور پھرا بطریق بجانب اپنے ساتھیون کے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور سخت نالہ کرتا تھا بسبب
پہونچنے رنج اور درد کے پس ملے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لادا اُسکو اپنی گردنون پر اور لائے اُسکے خیمہ مین اور داغ دیا اُنھون نے
اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوے یسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُنسے یسرہ بن
مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر رومیون سے اور حال گرفتار ہو جانے عبد اللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور
کہا کہ گرفتار ہو گئے مثل عبد اللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہی خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُنسے خالد یا چھڑا دینگے عبد اللہ بن حذافہ کو اگر چاہا
اللہ تعالی نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیون کے
لشکر سے اور وہ لباس بال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد
بن الولید کے پس باز رکھا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد رکھتا ہی واسطے
اطاعت کے اور کسنے جب سے کہ دیکھا ہی اس لشکر کو جو آیا ہی تمھاری طرف کو جانا ہی اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہی اُسکو تمھارے مقابلے
اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہی کہ آیا منظور ہی تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمھارے قیدی کو اور دیوین ہم تمکو اُسقدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم
ہمارے شہرون اور ہماری لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتون کے فیصلے پر اور مقدمہ قیدی کا
پس اگر چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روی سختی اور ناپسندیدگی کے پس کہا
اُس مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب دیکھو تم اس امر کو توقف کرو تم لڑائی مین آج کے

سلامتی یسرہ بن مسروق ۱۲

دن اور رات بس کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کرین ہم رات مین آپسمین اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ کے درد سے اور آویگا تمھارے
پاس پس منظور کریگا اُس چیز کو جو تم چاہوگے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمھاری اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی
قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنیوالون نے اپنے ہتھیارون کو اور اُترے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمون کے دروازونپر اور زیادتی کرنے کا
اُسکے روشن کرنے مین پس ایساہی کیا قوم نے اور رکھولدالا اُنھون نے اپنے بوجھا در اسباب کو اور چھوڑدیا خیمون کو اُن کی حالت پر
اور آگ شعلہ زن تھی خیمون کے دروازونپر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُن کا نہ تھا
پس جب دوسرا دن ہوا سوار ہوے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص رومیون
مین سے پس نہ دیکھا اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیونکو
غصے سے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکلجانے پر اپنے ہاتھونسے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس
باز رکھا اُنکو میسرہ بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر دشوار گزار اور دور مین مسافت مین اور بہتر یہ ہے کہ پھر چلو تم
بجانب لشکر مسلمانون کے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھرا لشکر مسلمانون کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ
غمگین تھے عبداللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہونچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنسے اور خوش ہوے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امیر لاتہ پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن
الجراح نے اُنسے اور مرحبا کہا اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گزرا تھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی
اور نہین مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر پچاس آدمی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبداللہ
بن حذافہ کا دشوار گزرا اُنپر یہ امر اور کہا اللّٰھم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ کو مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب دروب اور سرگشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے
پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال
مسلمانون اور اُنکے غالب ہونیکے اُنکے دشمنون پر مگر اندوہ ناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے پس کہا
اُنھون نے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی بیعت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے
میرے پاس عبداللہ بن حذافہ کو اور بھیجونگا مین اُسکی طرف لشکرون اور فوجون کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط
بنام ہرقل کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ
علی نبیہ ورسولہ محمد علیہ السلام ھذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ھذا فابعث الی
بالاسیر الذی فی اسرک وھو عبد اللہ بن حذافہ فان فعلت ذالک رجوت لک الھدایۃ وان ابیت بعثت
الیک رجالا لا تلہیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُس کو

تیری طرف ایسے لوگونکو کہ نہین باز رکھتی ہے اُنکو کوئی سوداگری نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے یاد کرنے سے اور سلام ہو اُسپر جسنے متابعت کی راہ راست کی ١٢

ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور حکم کیا اُنکو اُسکے روانہ کرنیکا بجانب ہرقل بادشاہ روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے پاس بلایا اُنھون نے ایک مرد کو معاہدین سے اور ذمہ دار ہوے اُسکے واسطے اجرت کے اور دیا اُسکو خط اور روانہ ہوا
معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اُسکے حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی عربکا ہے
پس کہا ہرقل نے کہ نگہداشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبداللہ بن حذافہ کو اپنے پاس عبداللہ بن حذافہ نے
بیان کیا ہے کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب ٹھہرا مین سامنے
اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو مین نے کہا مین ایک مرد ہون قبیلہ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھرانے
سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ اُنکے نبی عم سے ہون اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ تبعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دون مین
تمہارے ساتھ بیٹی ایک بطوق کی اپنے بطارقہ سے اور کردون مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مین نے کہ مین نہین چھوڑنیوالا اور
جدا ہونیوالا ہون دین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے دین کو
تاکہ دون مین تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک جامہ وان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے دین مین
مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہے خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ دیدیوے
تو مجھکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہے کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے ہرآئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بُری طرح سے پس
کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نکرونگا پس کر تو جس امر کا کرنیوالا ہے پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ کرو تم
صلیب کے واسطے اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نہ کرونگا پس کہا اُسنے کہ کھالو تم گوشت سوئر کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس
کہا مین نے کہ قسم ہے خدا کی مین وہ نہین ہون کہ یہ کام کرون اُسنے کہا کہ پیلو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے
کہ قسم ہے خدا کی مین ایسا کبھی نکرونگا پس کہا اُسنے قسم ہے اپنے دین کی ہرآئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو
پھر کہا اُسنے اپنے غلامون سے کہ بند کرو تم انکو ایک گھر مین اور کرو انکے نزدیک گوشت سوئر کا اور شراب اسواسطے کہ جب تنگی مین
انکو بھوکھ ہوگی تو کھاوینگے اس گوشت کو اور جب پیاسے ہونگے پیوینگے وہ شراب کو راوی نے بیان کیا ہے کہ وہی امر کیا غلامون
نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کر دیا اُنھون نے عبداللہ بن حذافہ کو ایک گھر مین اور اُنکے ساتھ گوشت خنزیر اور شراب تھی اور
بند کر لیا اُنھون نے دروازہ کو اور چھوڑ دیا انکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل مر گیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ سے
بسبب رنج کے جو در آیا تھا اُسکے دل پر جدائی زمین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہے یہ امر کہ وہ مسلمان مرا اور جس نے یہ معاملہ
عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجاے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب
ہوا جو تھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مرد بزرگ ہے اپنی قوم مین کہ نہین اختیار کریگا ذلت کو
اور جو کچھ ہم کرینگے اس قیدی کے ساتھ مسلمان بھی وہی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اور پڑ جاویگا اُنکے ہاتھون مین پس دوبارہ بلایا اُسنے
عبداللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ اپنے حال پر ہے بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے

کھانے سے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ بخوف نافرمانی خدا اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالی نے ہمکو اُس چیز سے اور حرام کیا
اُسکو پھر علاوہ برین وہ حلال ہوگیا پھر بعد تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا مین نے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانون کا نہون **راوی** نے
بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبداللہ بن حذافہ کو بہت مال اور
کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو
ساتھ عبداللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے درون تک اور پھر آئے وہ اُنکے ہمراہی سے اور پہونچے عبداللہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینۂ طیبہ مین پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس اور دیکھا حضرت عمرؓ نے اُنکو تو سجدۂ شکر کیا واسطے اللہ تعالی کے اور مبارکباد و سلامتی کی دی عبداللہ کو اور دیا عبداللہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمرؓ نے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینۂ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے
اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المومنین تحقیق اللہ تعالی نے دیا ہی تمکو پس
تو تم اُسکو برکت دے اللہ تعالی تمکو اُسمین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے یکجا ہونیکا اپنے پاس جمع ہوے وہ تا اینکہ بھر گئی
مسجد لوگون سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایھا الناس ان کلب الروم قد وجہ الی بھذا اللولؤ
ھدیۃ وقد جعلنی المسلمون منہا فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالی تمکو اُسمین ای سردار مسلمانونکے پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون
والاصلاب من اولاد المہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ لعمر بمطالبتھم یوم القیامۃ پھر بیچڈالا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح
حلب مین بانتظار اسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے
روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفر طاعت اور رقامیہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام مین ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعون
اور شہرونکو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ
کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہؓ نے
بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مینے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین دہات کے گھرونسے اور اُسمین خوشے
انگور کے لٹکتے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مین نے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مین نے اُسکو پس سردی کی اور لاحق ہوا سخت جاڑا
مجکو پس کہا مین نے بُرا کرے اللہ تعالی ان بے ختنہ بُریدہ کافرون کا شہر اُنکا سرد ہی اور اُنکے انگور سرد ہین اور پانی اُنکا سرد ہی اور ہم ڈرتے
ہین ہلاک ہو جانے کو بسبب سردی اُنکے شہرونکے پس سُنا ایک مرد نے انصاری ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرفکو
بارادے نزدیکی حاصل کرنیکے مجھسے بنے کلام سے تاکہ باقی رکھونین یا ورنہ مار ڈالونمین اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای برادر عربی اگر یہان کے

اُنمین تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پیلو تم پانی یہان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مٹھور پر جسمین پانی تھا پس پیا مین نے اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین در انحالیکہ جھکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور سنا عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے یہ حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے اُنکو اُس عبارت سے اما بعد جس شرب فحد علیه واقیموا حدود اللہ تعالی کما امر ولا تخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بُلایا اُنھون نے سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیونکو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سبکے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگئین کہا اُنھون نے مجکو کہا مین نے قسم ہی خدا کی پھر آئینہ مار ڈالونگا مین اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پہانتک کہ پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے کا پس پیٹھ پھیری اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پیچھا کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے لے کر تجھپر سواسطے کہ تو نے راہ بتلائی مجکو اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہی سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا احتیاط کرو تم اُسکے مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہی پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا کہ اس نے کہ کھاؤ تم اُسکو اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کردے گا تمکو پس کھایا مین نے اُسکو اور پایا مین نے اُس مین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مین نے اُس سے کہ بُرا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزون سے ابتدا حال مین میسر ہوتے کہ مار کھا جاؤن مین تازیانون سے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر یہانتک کہ اُترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر قسطنطین بسر ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو بھاگے تھے اُسکے باپکے لشکر سے اور تمام سوریون اور بطارقون نے اور پورا ہوا تھا لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بُلایا اُسنے ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر کی کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس یہانتک کہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول سے آخر لشکر کو تا اینکہ گزرا وہ ایک قوم یمن پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین در انحالیکہ سُنتا تھا وہ اُنکی باتونکو پس جب ارادہ کیا اُسنے اُٹھنے اور کھڑے ہونیکا لڑکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کو کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پر پس جب سنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور مار ڈالا اُسکو اور غل واقع ہوا لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور ڈالنیوالیکو پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا حال ہی پس بیان کیا لوگون نے اُسنے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا اے لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے کہ نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس ہم پر بھیجے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطیکہ دل لوگونکا اللہ تعالی کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر کہا بار دیا عمرو بن العاص نے اپنے

لشکر مین کہ جو شخص پاوے کسی غریب یا جاسوس کو پس لاوے اُسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہی جب دیر کی جاسوس کی خبر
نے قسطنطین پر جانا اُسنے کہ وہ مار ڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین
اور دیکھا اُسنے مسلمانونکے لشکر کو اور نگاہ کی اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور
بلند ہوا مین مسلمانونکے لشکر سے اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور کرگس پیر اور بزرگ ہین کہ چاہتے
اور دیکھتے ہین وہ موت کو بجاے مال غنیمت کے اور سمجھتے ہین زندگی کو تاوان پس جب ~~فلب~~ سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی
مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قربان کی ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت ارادے سے
پس یا پہونچونگا مین مطلب کو یا مر جاؤنگا مین بحالت صبر کے پھر بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور اراحیہ اور ہدیہ کو اور اختیار کیا اُنمین سے
دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سُرخ سونیکی تھی اور سپرد کیا اُس نشانکو
ایک بطریق کے جسکا نام سکان ذکر تھا اور وہ افسر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ تحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجکو ان لوگونپر پس روانہ ہو تو
اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسیوقت روانہ ہوا وہ پھر
قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دمشق کے نام نام اُسکا حرسہ تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم
کیا اُسکو ملجانیکا پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا
کے بیٹے نسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ ہم نخل گانون مین تھے کہ
دفعتہ قریب اور بلند ہوا ہمپر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا
ہمنے اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم مین کا
لڑیگا دو رومیو ںسے پس ہم اُسی حال اور خوشی مین تھے کہ دفعتہ ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے
پس کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من اراد اللہ تعالی والیوم الآخر فلا یرتاع من کثرۃ العدو ولا من تزائد المدد وقال
الجہاد ادنی اجراما ای اجر اعلی ممن تقیل فی صفوف الکفار ویکون حیا ابدا ایرتع فی مروج الجنۃ وینال من اللہ سابغ النعمۃ
قال اللہ عزوجل ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ولو ان الجاسوس
الذی قتلتموہ لم تعجلوا علیہ لکان قد اخبرنا بمسیرۃ ہذہ الجیوش وکثرتہا الینا ولکذا قد اخذنا علی الغفلۃ بالاحوط و
لکن امر اللہ عزوجل لا یغلب پھر بلایا عمرو بن العاص نے اپنے پاس امیرونکو اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق مناسب دیکھتا ہون مین
اس امر کو کہ کہلا بھیجون مین امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کی اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہی اور کہا
اُنھون نے کہ ای لوگو کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے جسمین ہم واقع ہوئے ہین شاید کہ
وہ ہماری مدد اور یاری کرین جیسا کہ مدد دی اُنھون نے ہمکو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور وہ قنسرین سے حاضر ہین اور امر
اللہ غالب اور بزرگ ہی کہا ربیعہ بن عامر نے کہ ای عمرو ملاقی ہوا ہے عمرو تم ہمکو لیکر دشمن سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب و بزرگ پر اسواسطے

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہی کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہم کو
باقی کافرون پر **راوی نے بیان** کیا ہی کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا اُنھون نے
کہ قسم ہی خدا کی سچ کہا تمنے پھر حکم کیا اُنھون نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند کیا
اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر و نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اُنکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون
اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے اور سکنا ے اُس زمین نے آباد یہ لینے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سننے آوازِ
مسلمانونکے اور گویا زمین ہلنے والی اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگونکے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانونکے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اُسکی
آنکھ مین اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھ گئی ہی
تعداد اُنکی اور زیادہ ہوئی مدد اُنکی اور نہین شک ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہی اُنکو ساتھ فرشتونکے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا ان
عرب کے حال کا اور نہین ہی یہ لشکر زیادہ ان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی تھا وہ اُنسے یرموک مین دس لاکھ سے اور تحقیق مدد
حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر اُنکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اسنے ایک بڑے
مرتبے والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیسار یہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اُس سے کہ سوار ہو کر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت
کر تو اور کہہ تو اُنسے کہ بادشاہ چاہتا ہی تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط دل کا
ہو اور ہووے وہ شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سوار ہوا سبز
استر پر اور لی اُسنے اپنے ہاتھ مین ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا اینکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ
سُنتے تھے مسلمان کلام اسکا اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ رحیم قسطنطین پسر ہرقل کی
طرف سے اور وہ چاہتا ہی تمسے صلح کرنیکو اور نہین خواہش رکھتا ہی تمھاری لڑائیکی اسواسطے کہ وہ عالم ہی اپنے دین کا اور وہ دانا ہی
اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہی خونریزی اور تباہ کرنے صورتونکو پس نہ ظلم اور نہ زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم مغلوب کیا جاتا ہی
اور مظلوم مدد دیا جاتا ہی اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہی کہ نہ لڑو تم مگر اُس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہی کہ
بھیجو تم اُسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور ہووے وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا اُس قس نے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام اُسکا کہا اُنھون نے کہ اے لوگو تحقیق سُنا تمنے جو کچھ کہا اُس ختنہ نابریدہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا
بجانب رضامندی اور پسندیدگی اللہ تعالیٰ اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اُس چیز کو جو سگ آدمی بیان کریگا پس کہا
بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد لوگون مین مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی
رنگ کی اور دونون آنکھین اُنکی سُرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے عمرو مین اُسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو
بن العاص نے کہ اے بلال تحقیق شکستہ حال کر دیا ہی تمکو تمھارے رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے علاوہ برین تم جنس حبش سے ہو
اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام بزرگ اور فصیح اور مسجع اور مقفیٰ ہین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی اے عمرو

فصل ذکر آنا قیس ایلچی کا اور مسلمانون کا واسطے مقابلہ کے دشمن سے ۱۲

کہ چھوڑ دو تم مجکو کہ جاؤن مین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم
اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام
کی بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤگے تم مجکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ
مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے
والے ڈرتے تھے اور اُسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور
توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قس نے زشت
اور زبون جانا اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانون کی آنکھو مین مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہی پس جب بُلایا ہمنے
اُنکو کہ آپسمین بات چیت کرین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلامون مین سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونیکے
اُنکی آنکھو مین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ وہ کلام
کرے جو ارادہ رکھتا ہی پس کہا اس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور نہین ہون
عاجز تمھارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تا کہ آگاہ کرون مین بادشاہ کو تمھارے حال سے پھر واپس گیا
وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلام سے تاکہ وہ بات چیت
کرین تجھسے اور نہین یہ امر مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوئے ہین ہم اُنکی آنکھو مین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت بھاری ڈیل
ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اُسمین خوف بلال کی صفت سے پس کہا قسطنطین نے
پھر جا تو اُنکی طرف اور کہہ تو اُسسے کہ بھیجا تھا نصرانیہ بادشاہ کے بیٹے نے تمھارے پاس بارادہ طلب بعض تمھارے سردارونکے جس سے
وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامو نسے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تم سے
کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر کے مالک اور تمھارے سردار سے بات چیت
کرین پس پھرے بلال در انحالیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرجبیل
بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُسکے پاس مین جاتا ہون پس کہا اُسنے شرجبیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبد اللہ ہر گاہ
کہ تم خود جاؤگے پس کس شخص پر چھوڑوگے تم اس تمام گروہ مسلمانونکو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہی اپنے بندونپر اور وہ بڑا
مہربانی کرنیوالا ہی اپنی خلقت پر مگر لو تم نشان کو اور بطور میرے خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالیٰ
مالک اور خلیفہ ہی تمپر پس ٹھہرے شرجبیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے
اور وہ زرہ کے اوپر جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ یمنی تھا کہ پھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بطور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا
اُسکی چوٹی کو کمر مین اُنکی پٹکا دوال کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور رکاب مین لگایا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکہ
ٹھہرے وہ سامنے اُس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُس سے عمرو بن العاص نے

ذکر فصاحت اور جانا عمرو بن العاص کا پاس قسطنطین پسر ہرقل کے اور بات چیت کرنا اُن کا قسطنطین سے ۱۲

اگر کس چیز سے تو ہنستا ہی اے برادر نصرانیہ نے اُنسے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اُٹھانے اور لینے سے ان ہتھیار ونکو کیا کام کروگے
تم اُنسے اور کیا ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیار ونکا لباس اہل عرب کا ہی اور وہی بچھونا اُن کا
اور اوڑھنا اُنکا ہی اور نہین لیا مین نے ہتھیار ونکو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤن مین
تمھارے نزدیک لڑائی مین پس ہوینگے ہتھیار جاے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا مین اُسکے سبب سے اپنی جان کو
کہا ترجمان نے اُنسے کہ ہم لوگ اہل بیوفائی اور مکر سے نہین ہین تم دل کو مطمئن رکھو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سُنا اُسنے
مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ اے بادشاہ سردار عرب کے تیرے پاس آئے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے ہین پس ہنسا بادشاہ قس
کے کلام سے اور کہا اُس سے کہ کہہ تو اُسنے کہ آوین وہ میرے پاس اور داخل ہون جیسے کہ ہین وہ اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے
ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور ٹھہرایا بطارقہ اور ندیمہ کو داہنے بائین اور
حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُسنے کہ اے برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہی تمکو پس سوار ہوے
عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قیساریہ کا تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ ٹھہرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر
پا پیادہ ہوے وہ اور چلے بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پڑی آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھون نے ساتھ دعاے عرب کے
پس نزدیک بلایا اُنکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُنسے اور کہا کہ مرحبا اے سردار اپنی قوم کے حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے کا
پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک ہی تیرے فرش سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی
زمین کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب اُسمین برابر ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح کیا ہی
اللہ تعالی نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزہ کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا
قسطنطین سے کہ کہہ تو جو چاہتا ہی اے عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجھکو منظور ہی پس کہا اُسنے قسطنطین پسر ہرقل نے تمھارا نام
کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام عمرو ہی مین عرب بزرگ و ارباب بیت الحرم سے ہون جسکی قوم تعظیم کرتے ہین قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو
عرب بزرگ سے اے عمرو اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمھارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہی اور
ہم تم نسبت مین ملتے ہوے ہین پس جو لوگ کہ نسب مین متصل ہین نہین چاہیئے اُنکو کہ خونریزی کرین بعض اُن مین سے بعض کی عمرو
بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملے ہین ہمارے باپ دادونسے اور بڑا نسب ہمارا دین اسلام کا ہی اور جب بھائی بھائی کے ساتھ
ہو اور وہ دونون جدا ہون دین مین پس حلال ہی بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور منقطع ہوگیا نسب اُن دونونکے بیچ مین اور جو تونے کہا کہ
تیرا نسب ہمسے ملتا ہی پس کیونکر ہمارا تمھارا نسب ایک ہو سکتا ہی حالانکہ ہم قریش بزرگ سے ہین اور تم لوگ روم سے اُسنے کہا کہ اے
عمرو آیا نہین ہین باپ ہمارے آدمؑ پھر نوحؑ پھر ابراہیمؑ اور عرب نسل اسمعیلؑ سے ہین اور روم نسل عیص بن اسحاقؑ سے ہین اور وہ دونون اولاد
ابراہیمؑ کی ہین اور نہین دوست رکھتا ہی بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم کرے اُسپر اُس تقسیم مین جو بانٹ دی ہی اُسکے
اگلے باپون نے اُنکے بیچ مین عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے اس کلام مین کہ عیص بیٹے اسحاقؑ کے ہین اور اسمعیلؑ چچا عیص کے ہین اور ہم ایک

باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارے نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور اگرچہ نوح نے تقسیم کردیا تھا زمین کو اپنی اولاد مین لیکن اُنھون نے تقسیم کیا تھا
اُسکو بحالت درگزر کرینکے اُنسے جبکہ خشمناک ہوے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہین راضی تھی اس تقسیم پر مدت
تک اور غالب ہوگئے بعض اُنکے بعض پر اور یہ زمین جسمین تم ہو تمھاری نہین ہے بلکہ عمالقہ کی ہے جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے
تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو
گرد اُسکے ہے یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب اولاد سام سے ہین اور وہ قحطان اور طسم اور جدیس اور عملاق اور
ابو العمالیق جہان کہین تھے شہرونمین اور یہ ہی جبابرہ ہین جو شام مین تھے پس یہ عرب خالص ہین اور دی تھی نوح نے حام کو زمین
عرب و سواحل کی اور اُترے تھے یافث اُس زمین پر جو چین پورب و ترکچم کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالی کی ہے وارث کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
وہ اپنے بندونسے اور نکوئی عاقبت کیواسطے پرہیزگارونکے ہے اور ہم چاہتے ہین کہ پھیر دیوے تو اُس تقسیم کو اور کرے تو اُسکو تقسیم برابری کی پس لیوین
ہم اُس چیز کو جو تمھارے ہاتھونمین ہے شہرون اور محلون مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اُس چیز کو جو ہمارے ہاتھونمین ہے
درخت خاردار اور پتھرون اور ملک خالی نہرون اور آبادی سے پس جب سُنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اُسنے کہ یہ مرد
بزرگ ہین پس کہا اُسنے سچے ہو تم اے عمرو اپنے کلام مین مگر یہ تقسیم تو جاری ہوچکی اور اگر نہ راضی ہوگے تم اُسپر تو ہوگے تم ظلم کرنیوالے ہمپر اور ہم
جانتے ہین اس امر کو کہ نہین برانگیختہ کیا اور اُٹھایا ہے تمکو اس امر پر اور نکالا ہے تمکو تمھارے شہرونسے مگر بڑی کوشش نے پس کہا اُس سے عمرو بن
العاص نے کہ اے بادشاہ جو تو نے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے شہرونسے پس ہان ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسواسطے
کہ ہم کھاتے تھے روٹی چنے اور جو کی پس جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانیکو اور کھایا ہمنے اُسکو پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے یہانتک کہ چھین لینگے
ہم شہرونکو تمھارے ہاتھونسے اور بناوینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اس درخت بلند اور شاخون سبز پتے دار اور اچھے
پھلون والے کے پس اگر باز رکھوگے تم اُس چیز سے جو چکھی ہے ہمنے تمھارے شہرونمین چیزین مزہ دینے والی زندگانی سے پس نہ پیش آوینگے
اور نہ لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہین موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہین تمھاری لڑائی کے تمھارے دوست
رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہین لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پسپا ہوا اور باز
رہا وہ اُنکے جواب سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہین اپنے قول مین قسم ہے حق کنائس
اربعہ اور قربان اور مسیح اور صلبانکی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلے مین استواری اور پائداری نہین ہے عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ پائی
مین نے راہ اُنکی نصیحت کرینکی اور کہا مین نے کہ جان لو اس امر کو اے گروہ روم کے اللہ غالب و بزرگ نے نزدیک کردیا ہے تمپر اُس چیز کو
جسکو تم طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہرونکو داخل ہو تم ہمارے دین مین اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان
محمدا عبدہ ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اُسی پر مرگئے ہین باپ دادے ہمارے عمرو
بن العاص نے کہا کہ اگر یون جانتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے بجا لاتی کہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہین منظور

کرسکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی ادا اے جزیہ پر میری اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے اُنسے جزیہ کیواسطے بیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ یہ کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی اور ڈرانیسے اور بتحقیق ڈرایا مین نے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہی مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حاکم کردی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی اس امر کو کہ مین نے بلایا تمکو ایسے کام کیطرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیسا کہ نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ تم لوگ نزدیک تر ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب کے اور بزرگ کے تمسے اور تمھاری قرابت سے جس حال مین کہ تم ہو حالانکہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب اور بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کیواسطے نسلون کو پشت آدم سے تا اینکہ نکلے وہ اپنے باپ عبداللہ کی پشت سے پس کیا اونسے بہترین لوگونکا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنیکو اور چھوڑا اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالیٰ نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبدالمطلب کو پھر بہترین بنی عبدالمطلب کا ہمارے نبی کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبی اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تمسے ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہی کہ کھڑے ہوے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضاے بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دلمین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسی طرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیون مین کوئی مثل تمھارے ہی کہ جلد جواب دے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے جب سوال کیا گیا جواب دیا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہمراہی میرے ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کرے گا تو جانے گا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہی یہ امر کہ ہووین تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہی خدا کی اور اگر دوست رکھے گا بادشاہ اس امر کو تو لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہو جائیگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر جسبت کیا عمرو بن العاص نے اور چلے لیے گھوڑے کیطرف اور سوار ہوے اور آے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالیٰ کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت نگہبانی کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانون کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑونکی پشتون پر اور صف بستہ ہو گئے واسطے لڑائی کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیر اندازونکو اور آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کیگئی صلیب آگے اُسکے اور پیشقدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے

بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا پس آراستہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو اور ایک صف کی اُنکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکے ساتھ شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ضابر بن حنانۃ اللیثی اُنکے بائین جانب تھے اور ضابر بن حنانہ شہسواران مسلمین مین فرد تھے پس اسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگونکو اس حیثیت سے کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد اور زرہ جوشن پہنے تھا اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونیکی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچدیا اُسنے زمین پر اپنے نیزہ سے میمنہ سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور ٹھہرا وہ بمقابلہ لشکر مسلمانون کے اور گاڑدیا اُسنے اپنے نیزہ کو سامنے اپنے اور لیا کمان کو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑھایا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پڑا تیر اُسپر اور زخمی کیا اُسکو اور چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مارڈالا ایک کو پس جب دیکھا اُسکو اور اُسکے کامونکو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون نے مسلمانونسے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس گبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمانسے کیا ہے پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے کام مین اور پھیریگا مسلمانون سے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا عمامہ پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادے گبر کے پس دیکھا گبر نے ثقفی کو اس حالمین کہ نہین ہے اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس حقیر جانا گبر نے اُنکو اور اُنکے تیر کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پڑا تیر اُسکا ثقفی کے سینہ مین اور در آیا تیر پوستین مین اور کارگر نہوا اور وہ ملعون بڑا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تیر اُسکا اُسمین اور ہو چکیا تھا اُسپر پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا اُسکو بجانب گبر اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اُسکی چھٹائی کے اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس در آیا وہ تیر گبر کے حلق مین اور نکلا اُسکی گردن کے پیچھے سے پس نہ قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوش ہوکر گر پڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے گھوڑیکی طرف اور لیلیا اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھلیا اُنھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچتے ہوے لائے اُسکو جانب مسلمانون کے پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُسنے پس نہین جواب دیا اُنکو ثقفی نے بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ ای بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجکو جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس آئے ثقفی مع ہتھیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا مشرکین نے ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اُنکو اس امر نے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکر مارڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب آسمان کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ کہتے ہین کہ ملائکہ نے مارڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گذرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے بعض بطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اُسکے نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اُسکی گردن مین سونیکی صلیب جڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور یہ

اُسکے پاس ڈھال تلوار بھی پس نکلا وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفون کے بیچ مین اور در خواست کرتا تھا لڑائی کی پس جب دیکھا مسلمانون نے اُسکی طرف متوجہ ہوے وہ درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اسکے گرداوے اور حملے اور سوارکاری کو پس کوئی اُسکے مقابلے کو نہ نکلا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگو کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کے واسطے اور کفایت کردیگا لوگون کے واسطے اُسکی برائی کو اور نذر کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسی وقت حملہ کیا اُس مرد مسلمان نے بطریق کیطرف بحالت مضبوطی کے اور پیشی کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایک ساعت وہ دونون گرداوے دیتے رہے اور شمشیرزنی کرتے رہے تا اینکہ راست ہوے اُن دونون کے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا اور کردیے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک تلوار کا وار پیچھے اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس اپنے پیچھے کو پھرا بطریق اور نہین پہونچا اُسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُسکو حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان سے پس پھرے وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہے تیرے پر جو شخص ہبہ کرتا ہی اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے وہ پھرتا ہی اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کیا نہین کافی ہی تمکو وہ چیز جو دیکھی ہی تمنے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین حکم دیا ہی مجکو اس امر کا کہ ڈالو مین اپنے ہاتھونکو بجانب ہلاکی کے پھر باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھرے وہ طرف لڑائی کے اور دشوار گذرا تھا اُسپر جو اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائی کے کہا اُسنے اُنکے چچا کے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ اور لے لو تم اس خود کو اور رکھ لو اُسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لے لو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالیٰ کے بڑا ہی بھروسہ سے تمھارے لوہے پر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے اللّٰھم اعطہ ما تمنی اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر عمرو بن العاص نے کہا ہذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالیٰ بنفسہ اللھم اعطہ ما تمنی واقدی رح نے بیان کیا ہی کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو بطارقہ سے جسکا نام قیدمون تھا اور وہ شہسواران روم مین سے تھا اور بادشاہ کا مامون تھا اور وہ بڑا بھڑا تھا لشکر فارس در ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام نعیتین یاد رکھتا تھا پس کہا نے قسطنطین سے کہ ضرور ہی مجکو لڑنا ان عرب سے ہواسطے کہ جہاد مجھپر فرض کیا گیا ہی پس نہ قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس قیدمون نے

[illegible]

زرہ اپنی لڑائی کی پہنی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا پس جب دیکھا اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہی وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی
روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے درآنحالیکہ وہ کہتے تھے لا اله الا الله محمد رسول الله پس جب ٹھہرا وہ میدان مین پیش آیا وہ
درانحالیکہ تو تلاپن کرتا تھا اپنی زبان مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والے کو پس متوجہ ہوے شہسواران عرب درآنحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی
جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالے
کا ثواب بہتر ہی تمہارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہی پس نہ نکلے کوئی شخص درآنحالیکہ طالب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا
نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہی اور
تحقیق سُنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت هجرته الی الله و رسوله فهجرته الی الله و رسوله و
من کانت هجرته الی الدنیا یصیبها او امرأة یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلا تھا ایک جوان
اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درآنحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے کہتی تھی کہ ای بھائی
کوشش کرو تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہرہاے فراخ حال کے اور کھائین ہم اچھی چیزین شام کی بسبب
اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتون کے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین واسطے
رضامندی اللہ تعالی اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور تحقیق سُنا ہی
مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشهداء احياء عند ربهم يرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر رزق
پاتے ہین حالانکہ وہ مر گئے ہین اُسنے کہا کہ سُنا ہی مین نے صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے
سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان الله تعالی يجعل ارواحهم في حواصل طيور خضر من طيور الجنة
فتاكل تلك الطيور من ثمار الجنة وتشرب من انهارها فتغدوا وا ارواحهم في حواصل الطيور فهو الرزق الذي جعل الله
پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد ازینکہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن
مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ یکجائی ہماری تمہاری نزدیک حوض مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کے
اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا اگر ہون کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کمیت تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ
مارا اُسکے پس درآئی نوک نیزہ کی بطریق کی زرہ مین پس نہ قادر ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے پس تلوار ماری بطریق نے
جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ
رحمت کرے اللہ تعالی اُسپر اور کیا گرداگرد قید مون نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلہ
ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے درآنحالیکہ خشم کرتے تھے وہ

نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ ای نفس بد تو کشائش اور سیر کرتا ہی مسلمانون کے قتل پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ میل کیا ہی
اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ ای عبداللہ گاڑدو تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑدیا اُسکو شرجیل بن حسنہ نے
پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور در آیا پتھر مین گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبہ کا اور نکلے وہ
بجانب بھڑنے قیدیون کے اور مسلمان دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبہ کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا
وہ اُنکے لباس سے اُس ملعون کی آواز مثل رعد بلند تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرجیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ
رکھنے کے اور شب بیداری کے پس جب برابر ہوا بطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت
کی دونون نے دو وار تلوارونسے اور پہلا وار شرجیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُنکی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی
تلوار اپنے پڑنے کی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدیون کی شرجیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پا پیادہ ہو گئے وہ دونون
گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہی کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حال مین کہ وہ دونون لڑ رہے تھے
کہ دفعۃً نازل ہوا پانی مانند موہنون مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرنے تھے دلدل اور مٹی مین او سولے
اُسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرجیل بن حسنہ پر پس مارا اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور ڈالدیا
اُنکو پیٹھ کے بل پھر ور آیا وہ اُنکے سینہ پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنیکا پس پکارا اور کہا شرجیل بن حسنہ نے یا غیاث المستغیثین
پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی سواری مین اصیل
گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کی جگہ کا اور شرجیل بن حسنہ نے گمان کیا تھا نسبت کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا وہ سوار مگر
واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرجیل بن حسنہ پر پس جب نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پا پیادہ ہو گیا
وہ اپنے گھوڑے سے اور حملہ کیا طرف بطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیر سے شرجیل بن حسنہ کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ ای بندۂ خدا اُٹھ کھڑے ہو
تم پس بتحقیق آئی تمکو مدد فریادرس فریاد کرنیوالیکے پاس سے پس دیکھتے تھے شرجیل بن حسنہ اُسکی طرف در آنحالیکہ وہ تعجب کرنیوالے تھے
اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو اُسکو ڈھاٹا باندھے تھا اور نکال لیا اُسنے اپنی تلوار کو اور مارا بطریق پر ایک وار پس
کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرجیل بن حسنہ سے کہ ای بندۂ خدا لیلو تم اُسکے اسباب کو پس کہا اُس سے شرجیل بن حسنہ نے کہ قسم ہی خدا
کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہی اُسنے
کہا مین وہ بدبخت راندہ گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعوی کیا تھا مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
جھوٹ باندھا تھا مین نے اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اُترتی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ
ای میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہی ہر چیز پر اور جو شخص توبہ کرتا ہی اور باز رہتا ہی گناہ سے اور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی
توبہ کو قبول کرتا ہی بخش دیتا ہی اُسکے گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا ہی التوبۃ تمحو ما قبلھا آیا نہین جانا تو نے

ای بیٹے خویلد کے اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا اپنے نبیؐ اور رسولؐ پر اس آیت کو ورحمتی وسعت کل شیٔ اُمید کی ہر شخص نے یہانتک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فساکتبہا للذین یتقون ویوتون الزکوٰۃ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوٰۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت والذین ہم بآیتنا یومنون کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہی اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین پس چاہا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کردیوے وہ یہود اور نصاریٰ کو کہ یہ امر خاص اُمت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے ہی اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منہ نہین ہی کہ رجوع کرون مین بجانب اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شرحبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجکو کہ چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا ہی مجھکو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر اُس بدخواہ اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے کہ چلا وہ اور رجوع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اُنھون نے کہ ای عبداللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہی کہ تحقیق اُسنے نیک کام تمھارے ساتھ کیا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو سواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہوئے عمامہ سے پس کہا مین نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ کے پس کہا اُسنے کہ مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا مین اُسکو بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کیا تھا اور واقع ہوئی تھی اُس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُسنے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو جنھون نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُسنے ایک قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان تھا پس ہمسائگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بٹھایا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا اُس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد کلبی کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کردیا اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اُس مال کو لیکن واجب ہی دولتمند و نپر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر بزرگون کے اخلاق سے ہی پھر دور کردیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے کلام سے پس جب سُنا اُسنے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنپر مین نے تلوار کو تیز کیا تھا

پس کون شخص کارفرما ہوے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخو اور سنگدل ہین اور ڈرا وہ حضرت عمرؓ سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھین کے اُسکو شام مین اور مار ڈالینگے اُسکو پس ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین کے لشکر کو کہ نکلا ہی وہ بجانب لڑائی مسلمانونکے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالون مین اس لشکر کو کسی رنج مین اور دھوڈالون مین اُسکے سبب کسیقدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالیٰ اور مسلمانونکے پس جب دیکھا اُسنے شرجبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہی مجکو اس حالمین اور نکلا اُنکی طرف اور چھڑایا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکرگزاری کی اُنھون نے اُسکے کام کی اور بشارت دی اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ اے عمرو بن العاص مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھین گے وہ مجکو پس مار ڈالینگے وہ میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اُسکو اور بیڈر ہو جا تو اپنی ذات پر دنیا و آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی جو تو نے کیا ہی اور اُسمین گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اُسکو بجانب عمرؓ بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر تو اُنسے توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے اُسکے سبب سے گزرے ہوے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس خط کو لیا طلیحہ نے اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ مین اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو کعبہ مین پکڑے ہوے تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ غالب اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹنے اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کرونگا تجھے پس کیونکر اور کیا کام کرونگا مین کل کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے مقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا اے امیر المومنین عکاشہ ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھو پر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میری اُس گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہی مین نے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اُسکے مطلب کو خوش ہوے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی ہو تجکو اسواسطے کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کے پس ٹھہرا حضرت عمرؓ کے ساتھ چندروز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب ملک فارس کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی

کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرحبیل بن حسنہ نے
اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھرے وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا تھا
لوگونکو لڑائی سے اور مسلمانونکو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثرون کے پاس خیمہ وخرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے
طرف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارونکی آڑ مین اور ہوا رحمت اللہ سے مسلمانون کے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی اور
سستی قسطنطین کے دلمین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس[5] مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون
سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ رومیون کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یرموک نے نہین ثابت قدمی
کی اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے منھ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آنے سے
اور تحقیق مالک ہوگئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس حال کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور
دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہوجاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب اور موافق تر ہی یہانکے مقام سے پس منظور کیا
اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر اوسی نے بیان کیا ہی کہ یہ سب اللہ غالب اور بزرگ
کی مہربانی تھی ہمارے حال پر جب جو تھا دن ہوا دور ہوا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون
سے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کرجانے سے
پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال مین بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور
عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من[ع] عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدة عامر بن الجراح
سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واشکرہ علی ما منحنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معھم علی نخل واسر شرحبیل بن حسنة وکان الذی
اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحة بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجھتہ بکتابی الی امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انھزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین
اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور
شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانون سے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما[ع] بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامة المسلمین
فاذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریة وانا فی اثر الکتاب معول بالمسیر الی صور وعکة وطرابلس والسلام پھر سیر کیا خط جابر بن سعید کو اور
حکم کیا اُنکو پھر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبد اللہ یوقنا رحمہ اللہ
اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے

قصد کرنے والا ہون مدد وانکی کا بجانب صور اور عکہ اور طرابلس کے اور سلامتی ہو تم سب پر ۱۲

جانے کو قبل تمہارے بجانب ساحل کے پس بر کہ پہونچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبداللہ اگر تم ایسا
کوئی کام کروگے کہ وہ نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالیٰ سے پس بتحقیق پاؤگے تم اُسکو اللہ تعالیٰ کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوے یوقنا اور لیا
اُنھون نے اپنے ہمراہیون کو اور بُلا یا تھا اُنھون نے اپنے ساتھ اُن شخصون کو جو اُنکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب وہ سردار حلب کے تھے
اور اُن سبھون نے رجوع کیا تھا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور
تھے مسلمانون کے لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوے تو زیادہ تین ہزار سے سواے ہمراہیون یوقنا کے **واقدیؒ** نے
بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب شکست اُٹھا کر گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اُسنے اُسمین کہلا بھیجا اُسکے پاس
اہل طرابلس نے کہ روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی کمک کو کہ وہ حاصل کرین فتح مسلمانون پر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے
پاس تین ہزار سوار بطارقہ یا سامان کو اور مشیر و اُنکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بطلب طرابلس کے مع اپنے ساتھیون کے پس نزدیک
ہوا طرابلس سے اُترا وہ ایک چراگاہ مین تاکہ دانہ چارا دیوے اپنے گھوڑونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگون کو مسلح ہونیکا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرایش
کو واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اُسی حال مین تھے کہ اُسیوقت پہونچے اور بلند ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے رومیون پر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس
حاکم رومۃ الکبری اور اُنکے ہمراہی تھے اور ارادہ اور میل کیا تھا اُنھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنیکا اُس مقام مین پس بلند ہوے
یہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اُسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا اُنھون نے اُس لباس سے کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرفاس
نے سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اُنسے سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور پوچھا
کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب اُن عرب کے اور طلب کفایت کی ہمنے اُنکی بُرائی سے اور گمان
کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ فرومایہ ہین کہ نہین دین ہی اُنکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کیطرف ہم لوگ اور
اصحاب قنسرین اور حلب اور اعزاز عم اور تاج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکے
بازو کے سایہ مین پس جب سُنا جرفاس نے یہ حال قوم سے اُنس حاصل کیا اُسنے اور مرحبا کہی اُنکو اور کہا اُسنے کہ اُترو تم ہمارے پاس
تاکہ آرام حاصل کرو ایک ساعت مشقت سے کہ بیشک تم رات دن چلے اور ڈر رہے ہین دل تمھارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان
جاتے ہو اُسنے کہا بھیجا ہی ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو
اسواسطے کہ وہ سردار عرب کا جنکا نام ابو عبیدہؓ کہا جاتا ہی چھوڑا ہی ہمنے اُنکو بیچ ارادے آنے کے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز
نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنے کو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہو گئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ بے پروا کرے وہ اپنے
لوگونکو کسی چیز سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیونکے نزدیک ایک ساعت اور پیش کیا رومیون نے
اُنکے واسطے اپنی زادراہ کو پس کھایا اُنھون نے پھر چھوڑا رومیون کو اور سوار ہوے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اُسکے ساتھیون نے
سوار ہونیکا بسبب اُنکے سوار ہونے کے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہ تو اپنے ساتھیون مین اور پہنا تو اُنکو اچھا لباس اور آراستہ کر
اُنکو اسواسطے کہ یہ کام ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمھارے دشمنون کے دلون مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین داخل ہوے تھے

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا اُنھون نے مکر اور فریب کو اور حال یہ گزرا کہ لیا تھا اُنھون نے اپنے ارادہ کو وادی بن احمر کیطرف
کہ مسلمانونکی صلح مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع اُنکے اعمام کے کہ چلاتے
تھے وہ اپنے اونٹونکو اور وہ دو سَو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اُنپر یوقنا نے اور لے لیا اور مشکین باندھ لین اُنکی اور اُنکو
لے کر پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اُسنے یوقنا نے اُس حال مین کہ یکجا کیا تھا اُنکو اپنے پاس پوشیدگی
مین کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ مین پھر گیا ہون دین اسلام سے اور نہین کیا ہی مین نے تمھارے ساتھ اس امر کو مگر اسواسطے کہ سُنین
رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور لے لیا مین نے اُنکو پس مطمئن ہوے مسلمان یوقنا کے کلام
سے اور کہا اُنھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا
تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگون کو کہ چلاتے تھے جانورون کو اور نہین مطمئن ہوا تھا جرفاس ورساتھی اُسکے
یوقنا پر مگر جبکہ دیکھا تھا اُنھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عرب سے اور اونٹون اور بکریونکو پس جب سوار ہوے یوقنا اور ہمراہی
اُنکے دیکھا اُنھون نے رومیون کو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھون نے راہ طرابلس اور عرفہ کو اور چھپ رہے
وہ رات کو قوم کی راہ مین اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اس سامان کو جو اُسکے ساتھ سلاح خانہ مین تھا اپنے ساتھیون پر
ٹھہرا وہ یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی اور رکھا یا گھوڑون نے اپنے دانہ چارے کو پھر برابر ہوے وہ راہ پر پس جب برابر ہوے وہ
گارے کی جگہ مین آپڑے اُنپر یوقنا اور ساتھی اُنکے اور فلیطانوس اور ہمراہی اُنکے اور گھیر لیا اُنکو اور نہ مہلت دی اُنکو لڑنے کی
اور لے لیا اُنکو از روے غلبہ اور پکڑ لینے کے ہاتھ مین اور پھیل گئے گروہ اُسمین تا کہ نہ نکلجاوے کوئی شخص رومیون سے پس جب
آئے رومی اُنکے قبضے اور نیچے مضبوطی اُنکے قید کے ارادہ کیا اُنھون نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا حارث
نے کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالیٰ کا
نیک اور بہتر ہی اور صبح کرو تم ہمکو دشمن کے شہرون مین پس تحقیق تم نہ پہونچو گے کسی شہر مین شہرہاے کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا
اللہ تعالیٰ تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی راے دی تمنے راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیون کو کہ مضبوط
باندھین وہ قیدیان جرفاس اور اُسکے ساتھیونکو اور پوشیدہ کر کے بٹھایا یوقنا نے اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون سے
ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور کہا اُنسے کہ جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنایا یوقنا کے ہمراہیون نے
لباس اُن اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا اُنھون نے اور روانہ ہوے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین
نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تھا خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار
سوار ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دار الامارہ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے
کمک کے آراستہ ہونیوالے تھے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کی اُنھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہی پس نہین
باز رکھا اُنکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُسمین سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس

حکم دیا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کر لیا یوقنا کے ہمراہیون نے اُنپر اور کہا اُنھون نے کہ ای اہل طرابلس کے تحقیق اللہ پاک
نے مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینونپر اور تحقیق تھے ہملوگ کہ ہاتھ پیر مارتے
تھے شب کوری اور تاریک کرنیوالی مین سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور گردانتے تھے ہم
واسطے اللہ تعالیٰ کے زوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے اُس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے اُنکے
سبب سے اور ملا دیا ہمکو اُنکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی اُمّی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہی اور بشارت
دی ہی اُنکی مسیح بن مریم نے اور بتحقیق دین اسلام حق ہی اور قول اہل اسلام کا سچا ہی امر کرتے ہین وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین
امور زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ کلام حق کرتے ہین اور تبعیت کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ
غالب اور بزرگ کی اور پاکی اُسکی بیان کرتے ہین زن ہمنشین اور اولاد سے اور کوشش جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین
اپنے مال اور جانون سے اور یہ وہ دین ہی کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے اپنے انبیا اور رسولونکو پس یا پھرو تم بجانب دین اسلام کے
یا ارادہ کرو جزیہ کو ورنہ بھیجدونگا مین تمکو غلام بناکر واسطے عرب کے اور میرے پاس یہی ہی والسلام راوی نے بیان کیا کہ جب سُنا قوم
نے قول یوقنا کا جانا اُنھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اُنپر اور ہے لیا اُنھون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ مین پس کہا اُن لوگون نے
کہ ای سردار ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہی پس بعض اُنمین سے مسلمان ہو گئے اور بعض راضی ہوے ادا ے جزیہ پر اور
بھرے یوقنا اور کہلا بھیجا اُنھون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرنے والونکے پاس پس آئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیون کے پس عرض کیا
یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے پس حکم دیا یوقنا نے اُنکے مار ڈالنے کا اور لکھا خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتھ جنکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے
سردار کے خوشخبری پہونچانے والے ساتھ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور روانہ ہوے
وہ ساتھ خط کے تا اینکہ پہونچے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت
خوش ہوے اور کہا اُنھون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا نہین اجازت دی تھی مین نے تمکو اور تمھارے بنی اعمام کو جانیکی بجانب
وادی بن الاحمر کے اُنھون نے کہا ہان ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا پس کسنے پہونچایا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا کہ پہونچایا یا مجھکو حکم
خدا نے اور حال یہ گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کر لیا ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور
کہا اُنھون نے اللّٰھم بثبتہ وایدہ بنصرک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص جب کھلگیا پانی جابیہ سے تو اُترے
دو قیساریہ کے دروازونپر یوقنا رحمہ اللہ کا حال اور قصہ یہ ہی کہ جب مالک کیا اُنکو اللہ پاک اور برتر نے طرابلس کا اور حاوی ہو گئے وہ اُسپر
اور مضبوط کر لیا اُسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چھوڑا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو دروازونپر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکلجائے
شہر سے اور آئی اُنھین مقام گھاٹ مین بہت سی کشتیان پس لے لیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی اسباب
سفر دریا سے بحالت پوشیدگی کے اہل شہر سے تا کہ نجانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھون نے واقدی کہتے

بیان کیا ہی کہ پھر امین بعد چند ایام کے بہت کشتیان قریب پچاس کے لیکر پس چھوڑا اُنکو یوقنا نے یہانتک کہ اترین اکثر اُنین طرف شہر کے اور حکم کیا یوقنا نے اُنکی نسبت پس لائی گیئن وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے اُنکے حال کو اور کہا کہ تم کہانسے آئے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرۂ افریطش بن لاؤن سے آئے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہی اُنھون نے کہا کہ ہمارے ساتھ لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین پسر ہرقل کے پس ظاہر کی یوقنا نے اُنکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو اور خلعت دیا اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اُسکی خدمت مین پھر حکم کیا اُنکو مہمان خانے مین لیجانیکا اور نگہبان مقرر کیا اُنپر لوگونکو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا اُن لوگون کے پاس جو کشتیون مین تھے پس اُتارا اُنکو ساتھ رئیسونکے اور لایا گیا اُنکے واسطے کھانا رنگارنگ اور بہت قسمونکا پس کھایا اُنھون نے پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ہمراہی مین ساتھ توشے اور دانے چارے اور سامان ہتھیارون کے بجانب ملک قسطنطین کے ولیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنے کو میرے واسطے تین دن تک پس کہا اُنھون نے ای بطریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر یوقنا رحمہ اللہ اُنسے درخواست کرتے رہے تاآنکہ منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور اقرار یوقنا سے ٹھہرنیکا کیا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ کرو تم اپنا کام رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور میل کرون مین بجانب تمھاری بات چیت کے اور اُتارو تم بادبانون اور مستولون کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر مین تاآنکہ روان کرون مین اپنے حاجات اور کامون کو پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور ملا دیا اُنھون نے کشتیون کو شہر پناہ کی دیوار سے اور اُترا ہر شخص جو کشتیون مین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا اُنکے جو نگہبانی کرتے تھے اُسکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب درست ہوگئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے اُن سب پر پس جب رات ہوئی سپرد کیا طرابلس کو بنی عم حارث بن سلیم اور فلیطالونس کے اور بھر اکشتیون مین اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اُسپر اس حال مین کہ وہ کشتیون کے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چھپ جانے آفتاب کے کہ اُسی وقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ ایکہزار سوار لشکر زحف کے پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا شہر کو اُنکے اور بیان کیا ماجرا اور وہ حال جسپر قصد اور میل کیا تھا اُنھون نے پس کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ امداد اور تائید کریگا تمھاری پھر یوقنا سوار ہوے اُسی رات مین اور روانہ ہوے وہ ہمراہی اُنکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بڑا دشتق بیشیر و لشکر قسطنطین کا جسکا نام ارمویل بن قسطہ تھا اور اُسکے ساتھ چارہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ پہونچ گئے تھے وہ صور کے مینا پر پس حکم کیا نرسنگھونکا پس بجائے گئے وہ اور حکم کیا نشانونکا پس ظاہر کیے گئے وہ اور ٹھہرا دشتق اُسکے باب البحر پر اور چڑھ گئے شہر پناہ پر عوام الناس شہر کے پس بھیجا دشتق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے اُنکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ یہ لوگ اہل قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاون کے ہین کہ متوجہ ہوے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگون کے اور دانہ چارہ اور غلات کے قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوے اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا اُنکو دشتق نے اُترنیکا پس اُترے

(ذکر ارادہ قیساریہ ... یوقنا کا کشتیون ... صور مین)

مع اپنے ساتھیون اور اُن لوگون کے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کیواسطے پس بنایا اور تیار کیا دمشتق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا اور بچھایا دسترخوان مختلف الالوان کو اور دیا اُنکے سردارونکو خلعت اور بزرگداشت کی اُنکی اور یوقنا راہ دیکھتے تھے رات کی اور اُسکی تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیون کے اور وہ سب جو اُترے تھے یوقنا کے ساتھ نو سَو۹۰۰ تھے اور چھوڑا تھا اُنھون نے باقی لوگونکو اور کہا تھا بیشتر اُترنے کشتی سے اگر نہ پورا ہووے قوم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدرت پاوین ہم اُنپر پس جدا ہو تم اپنی کشتیونسے اور روانہ کرو تم کسی کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم اُنکو سرگذشت سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین سنا مین نے زیادہ تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئے یوقنا اور نو سَو۹۰۰ ہمراہی اُنکے شہر صور مین اور کھایا اُنھون نے کھانا دمشتق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگونکو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی مین ایک مرد بنی عم یوقنا سے جسکے دل پر گمراہی حاکم ہو گئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اُسکے جسم کے ملک کو اور سبقت کیا تھا اُسکے واسطے بدبختی نے اُسکے بنانیوالے کیطرف سے کہا اُسنے کہ ای دمشتق مین بنی عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اور بٹھایا تو نے اُنکو اپنے دسترخوان پر اور اُس سے نزدیک کیا تو نے اُنکو پس نہ میل کر تو اُنکی طرف اور نہ فریب مین آ تو اُنکی بات پر اور قریب تر ظاہر ہوگی تجکو وہ چیز جسکا اُنھون نے ارادہ کیا ہی اور جان تو اِس امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالین گے وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے حال یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھون نے مکر و فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دمشتق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی ہین بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہی بطریق جرفاس بن صلیبا مصاحب بادشاہ اور اُسکے ساتھیون کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا دمشتق نے یہ حال اُس مرد سے نہین چھوٹا جانا اُسنے کسی چیز کو سوائے اُسکے کہ سوار ہوا ساتھ اپنے ہمراہیون کے اور قابض ہو گیا یوقنا اور اُنکے نو سَو۹۰۰ ہمراہیو نپر اور بلند ہوئین آوازین اور بہت ہوا شور پس سُنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیون پر تھے اور جانا اُنھون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیونکے ہی پس بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس حال سے اور ڈرے وہ جانون پر دشمن سے کہ آوے وہ اُنکی طرف کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا اُنکو دمشتق ارمویل بن قسطہ نے نگاہبان مقرر کیا اُنپر ایکہزار سوار کو اور کہا اُسنے کہ لیجاؤ تم اُنکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے وہ اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو منظور اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوے وہ لوگ درانحالیکہ سرزنش کرتے تھے وہ یوقنا پر اور کہتے تھے اُسنے کہ کیا چیز دیکھی تمنے عرب کے دین مین تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی اور چھوڑ دیا تمنے اپنے اور اپنے باپونکے دین کو تحقیق راندا تمکو مسیح نے اپنے دروازیسے اور دور کر دیا تمکو اپنی درگاہ سے اور چھپایا تمکو اپنے پردیسے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قصد کیا اُنھون نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازیسے اور چلے اور بھاگے گانون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھون نے کہ ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے عرب تم پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے تھے عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بھیجا تھا یزید بن سفیان[۲] کو ساتھ دو ہزار سوار کے بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سُنا دمشتق نے یہ حال بند کر لیا اُسنے شہر کے دروازونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگون کو چڑھ جانیکا شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازونپر اور ٹھہرے وہ برجونمین اور کھڑا اور بلند کیا اُنھون نے ڈھیلوا سیون لو عرادا[illegible]

اور حکم کیا دمشتق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ بیجاوین اُنکو صور کے قصر مین اور مضبوطی سے قید کرین اُنکو تاکہ پوری ہووے اُسپر اُنکے ہاتھون سے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون نے آگ کو شہرپناہ کی دیوار پر پیتے تھے شراب اور ناچتے تھے باجونکی آوازون پر تمام رات واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرا دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اُسپر دمشتق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس سبک اور خفیف جانا انکو اور اُمید کی اُسنے اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ضرور ہی مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور ناچیز پھر پہنایا دمشتق نے اپنے لوگونکو اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے باسیل بن منجائیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ باسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا اُنھون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درانحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق یہ ہوا کہ قافلہ قریش کا آیا تھا اور اونٹ زبیر بنت خویلد رضی کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلے مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور دیکھا اس نے ابر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور پتھر سجدہ کرتے تھے اُنکا لیکن جب ظاہر ہوا اُسکو یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی یہی صفت اُن نبی کی ہی جو مبعوث ہونگے تہامہ سے پھر دیکھا اُسنے کہ قافلہ اُترا ہی اور اُترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نزدیک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل اُسکی اور جھک پڑین شاخین اُسکی اور پختہ ہوگئے پھل اُسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرینوالا بھی دیکھتا اور اُمید رکھتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے تیار کیا اُسنے قریش کیواسطے کھانے کو اور بلایا اُنکو واسطے کھانے کے پس داخل ہوے وہ لوگ دیر مین اور باقی رہی سید الموجودات اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹونکے درانحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر تھا کہ وہ اپنے حال پر ہی اور سایہ کرتا ہی اُنپر آفتاب سے باقی ہی ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے بر سبیل سرزنش کے ای گروہ قریش کے آیا باقی ہی کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو پیچھے رہے ہین واسطے نگہبانی قافلہ اور چرانے اپنے اونٹون کے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہی لوگون نے کہا محمد بن عبداللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا نے کہا آیا مان باپ اُنکے مرگئے ہین لوگون نے کہا کہ ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہی اُنکے دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا بحیرا نے کہ ای قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم اُنکی اسواسطے کہ بتحقیق قسم ہی خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی دنیا مین بزرگی تمھاری اُنھون نے کہا کہ کہان سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوے تھے مجپر میدان سے نہین باقی تھا کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ منھ کے بھل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باقی رہا باسیل متحیر اپنے معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسے بحیرا نے اور جانا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہی مگر کلام حق اور راست پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوے یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دمشتق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے اپنے قسم ہی خدا کی کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہی اور یہ وہی دین ہی جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہی اور شاید کہ اللہ تعالیٰ

فصل ذکر احوال قصہ راہب و قصہ دریافتن باسیل برادر زادہ دمشتق صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیرا راہب کے دیر مین

بخشدیوی مجکو جبکہ چھوڑ دینین اس دین استوار کے لوگونکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب اور بزرگ کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا دمشق واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اوسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا تھا اُسنے اور باقی رہے تھے عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درآنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو کہ انجام کار کیا ہوتا ہی اُنکے اور سردار مسلمانون کے بیچ مین دیکھا باسیل بن منجائیل نے شہر اور اوسکے خالی ہونے کو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگونکے اُس چیز مین جو نازل ہوئی تھی اُنپر اور شہر صور خالی ہی آدمیونسے جمع کیا اُنھون نے اپنی راے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس رات کو پھر متوجہ ہوے یوقنا کیطرف اور کہا اُسنے کہ اے بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کے دین کو جو بیشتر تمھارے تھے اور پھر سے تم بجانب دین ان عرب کے اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی ہی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی حالانکہ رومی اور سلاطین اُنکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ اے باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی تمکو پس پہچانا تمنے اُسکو اور پکار کرتا تھا مجھ سے غیب کا پکارنیوالا کہ بتحقیق اللہ تعالی نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی تمکو اور ہمکو اور چھوڑایا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگونسے اور آسان کیا اُسنے ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھو سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُنکا اور راست اور درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی اے یوقنا تحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمھاری زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے اور اللہ تعالی نے اور اُسی کیواسطے تعریف اور شکر ہی دور کر دیا تھا پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مین نے ان عرب کے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور دیکھا تھا مین نے اُنکی پہچان سے یہ امر کہ نہین چلتے تھے وہ زمین پر مگر یہ کہ درخت اُنکے ساتھ چلتے تھے پھر دیکھا تھا مین نے ابر کو اُنکے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہو گئے تھے پھل سکے اور خبر دی تھی مجکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایک جماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جب تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بیتے دار ہوئین تھین شاخین اُسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تھے پھل اُسکے تعجب کیا تھا مین نے اس امر سے اور سُنا تھا مین نے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ قسم ہی خدا کی یہ وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی ہی پس پاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو جو تبعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اونپر اور تصدیق کریگا اُنکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطینیہ کے اور در آئے دریا مین واسطے تجارت کے شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جبتک چاہا اللہ تعالی نے پھر واپس آیا مین قیساریہ مین اور دیکھا مین نے رومیونکو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مین نے اُنکے حال کو پس کہا گیا مجھ سے کہ بتحقیق ظاہر ہوئے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے اور ہجرت کی اُنھون نے

بجانب مدینہ کے جسکو تیغ نے بنایا تھا اور بتحقیق غالب ہوے ہین وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہی اُنکو اور اُنکی مدد کی ہی اللہ تعالیٰ نے قوم پر
پس برابر مین پوچھتا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا اینکہ بُلایا اللہ تعالیٰ نے اونکو
اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی اور سردار ہوے
اُنکے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک اور
انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوے اُنکے بعد یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھون نے ہمارے شہرونکو
اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہونکو اور شکست دی ہمارے لشکرونکو اور مین باینہمہ اُمید رکھتا تھا اُنکے آنیکی اس ساحل کیطرف تا اینکہ لا یا
اللہ تعالیٰ اُنکو پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ کس امر کا تمنے ارادہ کیا ہی پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہی مین نے قسم ہی خدا کی اس امر کا کہ
چھوڑ دونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور تبعیت کرونگا مین تمھاری اسواسطے کہ حق ظاہر ہی پھر کھولدیا باسیل نے یوقنا اور
اُنکے ساتھیون کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ کنجیان شہر کی میرے پاس ہین اور
لشکر سب شہر کے باہر ہی اور مشغول ہی عرب کی لڑائی مین اور نہین ہی شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم پس اُٹھو تم اللہ تعالیٰ کا نام
لیکر پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اے باسیل بتحقیق ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے تمکو بجانب دین اسلام کے
اور چلایا اُسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تمپر اب اور ہمپر یہ کہ قوی ہوجاوین ہم اپنی جانو پر اور
بھیجین ہم کسی کو اُن لوگون کیطرف جو کشتیو نمین ہین تا کہ اُتر آوین وہ ہمارے پاس پس ہوجاوین ہم اور وہ ایک قوت اور جماعت
باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھون نے باب البحر کو اور تھے اُس دروازے پر
ایک مرد بنی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے اُنسے حال کو اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور جا پہونچے وہ
دونون بجانب کشتیونکے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اُترے وہ کشتیون
سے بدون پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر پناہ کے اندر سے اور اندھا کر دیا اللہ تعالیٰ نے ظالمین کی آنکھونکو پس جب
قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری راے کے موافق نہین
ہی اور مین چاہتا ہون تمسے ایسے شخص کو کہ بہہ کرے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور چھپاوے اپنے کام کو اور نکلے
وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانون کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس سے آگاہ کرے اُنکو ہماری حال
پس ہوجاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سُنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر اُنکو پس کہا ایک مرد نے قوم سے
کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کر لیا باسیل نے اُس مرد کے پیچھے شہر کے دروازے کو پس پہونچا وہ مرد
یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اُنسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُس چیز سے جسپر عزم کیا تھا اُن دونون نے پس سجدۂ
شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اُسی وقت بجانب مسلمانون کے ایک خط کو تا کہ ہوشیار ہوجاوین اپنی جانو پر واسطے ناگہان
در آنے کے قوم پر ایسا ہی کیا اُنھون نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچگئی ہی خبر مسلمانونکو کہا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے

کو چڑھ جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ ان لوگون سے جو اُسپر ہین کہا باسیل نے انسے یہ
میری رائے نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کر دیوے اُنکو بجانب
اسلام کے و لیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تاکہ نہ اُترے پھر کوئی شخص اُنمین سے
یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی رائے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگون کو شہر پناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا یوقنا
نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمۂ توحید کو سُنا اُسنے
جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُنکے ہمراہیان نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا اُنھون نے
شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر اور ٹھہرے وہ حیرت مین پس
جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سُنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو
کہ مسلمان ٹھہرے اور راست ہوئے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے **واقدیؒ** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ سُنا دشمن نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُنکے چھوٹ گئے قید سے اور انھین لوگون نے
یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانون کے لشکر مین اور وہ آمادہ
ہوئے ہین حملہ کرنے کو پس نہ باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال و اولاد اور گھر بار پر شہر کے اندر اور شہر
قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کیطرف سے پس پھیرا اُنھون نے پیٹھونکو اور میل
کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سبھونکو اور مالک ہو گئے وہ خیمون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالیٰ نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانون کے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوئے یزید بن ابی سفیان
اور ہمراہی مسلمان اُنکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیونکے مالونکو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے لفون لفون
یعنی امان امان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے پس اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو
کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے اور اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمھارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ
اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین کرین تمھارے ساتھ اور تمپر و لیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا کرتے ہین
اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور بتحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی و لیکن لے لیوینگے جزیہ
اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا
پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر انمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر
صور لے لیا گیا اور داخل ہو گئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کر سکتا ہی عرب کی پس نگاہ رکھا اُسنے
فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اُنکو رات مین اور چلا وہ بارادہ
ملجانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا اہل قیساریہ نے اُس کام کو جو

قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ
کے سپرد کردینے پر پس مضبوط ہوئی صلح اُنکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اُس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و
اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اُس لشکر کے جو اُسکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا اُن لوگون نے
اس امر کو اور لکھدی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور
لین اُنھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اُسکے اُٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اُنپر جزیہ کو
آیندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے
بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اُسپر جسکا نام باسیل بن عون ابن مسلمہ تھا اور وہ مرد بڈھے مسن صالح تھے حاضر ہوے
تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی اُن کے حنین
کے دن اور بھائی اُنکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا اُنکو مالک ابن عون النضیری نے پس بھیجا اُنکو عمرو بن العاص
نے بجانب صور کے اور اُنکے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا
عمرو بن العاص نے اُنکو عدالت کرنے کا اُن لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ
اور ظاہر مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ
درہم اور اُس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوے وہ قیساریہ
مین بدھ کے دن عشرۂ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سن اونیس عین ہجرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا **واقدی**
رحمہ اللہ کے بیان کیا ہے کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رینہ وعکہ اور یافا اور عسقلان اور غزوہ اور تابلس اور تبریہ مین
پس داخل ہوے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے مسلمانان سے اور اسیطرح اہل جبلہ
اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کردیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا ببرکت رسول اللہ کے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ من اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار
وھذا ما انتہی الینا من فتوح الشام علے التمام والکمال ونعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان

فہرست مضامین فتوح المصر

بعون خلاق کون و مکان و فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

فتوح المصر

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوئی

الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعلنا من المسلمین فی نصر الانصار و المهاجرین علی اعداء الدین و فضلنا علی امم السابقین بان اُمّتنا بخاتم النبیین والصلوۃ والسلام علی رسوله حبیبه محمد سید المرسلین و شفیع المذنبین و آله الذین هم سفینة النجاة عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین و اصحابه الذین یبذلوا جهدهم فی ترویج احکام الشرع المبین اما بعد مخفی نہ رہے کہ یہ فاقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مهدی حسین النقوی المداری السید نپوری ابن منشی محمد حسین صانه الله عن کل شین خدمت ارباب صدق و صفا مین التماس کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ و علم لغات و محاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمہ مع فتوح المصر مطبوعہ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گذارش کیا کہ اگر ترجمہ اسکا عربی سے بہ زبان اُردو ہوجاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اُسکے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اٹھاوے نظر بر آن جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بہ زبان اُردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح المصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز و روش ترجمہ فتوح الشام کے لکھا جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اسکو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہے کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقعی کم استعداد ہے اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہے۔ ولا آن اشرع فی البیان راجیاً برحمة الله المنان وعلیه التکلان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحییٰ بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور بزرگ نے سواحل شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبرہ الامیر ان اللہ عز وجل علا فتح علینا ما کان بقی من الساحل ففتحنا قیساریۃ صلحاً وصرب منہا قسطنطین بن الملک الہرقل باموالہ وذخائرہ وتربیۃ فی مراکب ما فی البحر ونحن بقیساریۃ منتظر امرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح سور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھون پر اور لکھا اُس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالیٰ کا اُنکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ پر اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اُس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضہ کے پس پہونچے وہ دونون خط اُنکے پاس اُس حالت مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے حلب سے بارادۂ طبریہ کے اور ملے اُنکو خط راہ مین جبکہ اُترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا اُنھون نے خطون کو روشن ہو گیا چہرہ انکا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اُسیوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضہ کے درانحالیکہ بشارت دیتے تھے اُنکو اُس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے ہاتھون پر اور لکھا اُسمین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ مین اور میرے پاس ایک گھوڑا رشتی رومی تھا کہ فخر کرتا تھا مین اُسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تارون کی بنی ہوئی تھی اور

حضرت عمرؓ نکلے تھے مدینہ منورہ سے بارادہ خودکے پس جب بغور دیکھا مین نے اُنکو پہچانا مین نے اُنکو اور اپنی اونٹنی کو چار زانو بٹھاکر باندھ دیا
مین نے اُسکو اور جلدی سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین
پہچانا مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین عرفجہ بن مازن ہون پس کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین بھی تمکو اچھی
پیروی ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بتحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہی ہم مردون پر کسواسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبائش
سوائے عورتون کے اور کسی کو نہین ہی اور یہ تمھارے پاس ہی اُسکو تصدق کردو تم فقرائے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہی کہ داخل ہوا تھا مین
ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بنا گیا تھا خرمے کے پوست سے
اور نہین تھی درمیان بدن مبارک اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان بن گیا تھا بسبب اُسکے آپکی جلد نرم اور نازک مین پس رویا مین
یہ حال دیکھکر تب آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ کس چیز نے رولایا تمکو مین نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون امر کو
کہ آپ بزرگ ہین نزدیک اللہ کے کسریٰ اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہوکر اس حالت
مین ہین پس فرمایا آپنے کہ اے عمرؓ آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عرفجہ نے بیان کیا ہی
کہ دیا مین نے خط حضرت عمرؓ کو پس اُنھون نے اُسکو لیکر پڑھا اُسکو پس جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہوکر حمد اور شکر اللہ کا
بجالائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور
جب صبح ہوئی برا جانا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے یعنی وہ کپڑا ریشمی پہنے ہوے
پس دے دیا مین نے وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے اُنکو کہ اُسکو بیچکر تصدق کردین فقرائے مدینہ طیبہ پر اور نکلا
مین بارادہ جانے کے حضرت عمرؓ کے پاس پس جب آیا مین اُنکے پاس سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
مجکو اور دیکھکر ہنسے اور کہا کہ اے بیٹے مازن کے وہ ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مین نے
اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمرؓ نے یہ آیہ
تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اُسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین اور منگایا اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور
لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ امیر المومنین الی ابی عبیدۃ
عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین مما وعد نابہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کنوز قیصر سیفتح علینا کنوز کسریٰ ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان بادیۃ الاعراب قد استندوا الی الدنیا وزینتہا وتمسکوا بنیل
غرودھا ونسوا الجنۃ وقصورھا ونزلوا فی قیاد البلاد بالحرو اکلوا الحلوا وخبزوا الحنطۃ والحلم ذلک عن الاخرۃ حتی تھاونوا بالصلوۃ
ونسوا المفروضات فجر الیہم عنان الہمم واغلظ علیہم ولا تکن لہم حاملا فیطمعوا فیک ومن خل بشیء مما افترضہ اللہ علیہ

ناتموفیه حدود الله عزوجل واعلموا انك راع وكل راع مسئول عن رعیته وكونوا من الذین ذكرهم الله عزوجل فی كتابه العزیز اذ
یقول الذین ان مكناهم فی الارض اقاموا الصلوٰة وآتوا الزكوٰة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور وقد قال فیك رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم ابو عبیدة امین هذه الامة فاعط الامانة حقها ومن ترك صلوٰة فاضربه علیها ولقد كان رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم یحدثنا ونحدثه فاذا حضرت الصلوٰة فكانه لم یعرفنا ولم نعرفه اشتغالا بعظمة الله تعالی وعنه صلی الله علیه وآله وسلم قال ان
الله تعالی یقول ان بیوتی فی الارض المساجد وان زوارها عمارها فطوبی لعبد تطهر فی بیته ثم زارنی فحق علی المزور ان یكرم
زائره وقال صلی الله علیه وآله وسلم اتقوا الله واعلموا ان الله عزوجل فترض جمیع المفروضات علی من فی الارض الا الصلوٰة فان الله
عزوجل فترضها علی اهل السماء فاذا قرأت كتابی هذا فأمر عمرو بن العاص ان یتوجه الی مصر بعسكره وابعث معه
عامر بن ربیعة العامری ومشائخ من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لیعتضد بهم عند مشورته وابعث
من تعتمد علیه الی ارض ربیعة ودیار الحارث بن صالح والله اسأل ان یكون لكم عونا ومعینا والسلام علیك ورحمة
الله وبركاته علی جمیع المسلمین راوی نے بیان کیا ہی کہ پیٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو اور مُہر کرکے عرفجہ بن مازن کے
حوالے کیا اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بعد اُسکے کہ حکم کیا اُنکو واسطے دینے زاد راہ کے بیت المال سے عرفجہ نے بیان کیا کہ لیا مین نے
خط کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا مین تمار کی راہ سے پس ملی مجکو نزدیک ایار لخم کے ایک قوم اہل
وادی القریٰ سے پس پوچھا مین نے اُنسے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا اُنھون نے کہا کہ ٹھہرے ہین وہ غباغب مین باراد
روانگی طبریہ کے پس چلا اور گذرا مین ابار لخم سے بطلب غور براد رحولان کے اور قصد کیا مین نے طبریہ کا پس ملاقی ہوا مین
بعد چند دن کے ابو عبیدہ بن الجراح سے اردن مین اور سامنے آکر سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے
مجکو پھر دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کھولکر پڑھا اُسکو باواز خفی اور جب پڑھ چکے
سب مسلمانون کو جمع کیا اور پڑھا اُنکے سامنے خط کو باواز بلند پس جب فارغ ہوے اُسکے پڑھنے سے کہا کہ اے گروہ
مسلمانون کے جب مجکو معلوم ہوگا کہ چھوڑا ہی کسی شخص نے نماز کو یا چھوڑا ہی اُسنے اُس چیز کو جسکو فرض کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اُسپر
تو دُرّے لگاؤنگا مین اُسکے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچنے خط سے آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے
طرابلس سے پس اُنکو بھی پڑھکر سُنا دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط امیر المومنین رض کا پھر روانہ کیا اُس خط کو پاس عمرو
بن العاص کے اور وہ اُسدن قیساریہ مین تھے پس جب پہونچا اُنکو خط کھول کر پڑھا اُنھون نے اُسکو اور جب مطلع ہوئے
وہ اُس امر سے جو اُسمین لکھا تھا حکم روانگی کا بجانب مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوے
واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہی کہ جب پہونچا خط امیر المومنین عمر رض بن الخطاب کا عمرو بن العاص کے
پاس بحکم روانگی مصر کے احتیاط کی اُنھون نے اپنی جان پر اور آمادہ بروانگی ہوکر چلے وہ مع اپنے لشکر کے اور ہمراہ اُسکے

یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعہ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی اور عبداللہ یوقنا بھی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے اُنکے ہمراہ تھے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر پناہون کے بلکہ اپنے دائین جانب چھوڑ دیا اُنھون نے جنگل اور قلعجات رفح اور عریش اور عداد اور بکارہ اور قرمہ کو جو مصر کی راہ مین تھے اور روانہ ہوئے وہ بچھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جب دور نکلگئے یوقنا تا اینکہ پہونچے وہ اس موضع مین جسکو مادغوبر اور عقبہ ابلا کہتے تھے میل کیا اُنھون نے بطلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنایس اور دیرزجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اُس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذمون کا تھا اور حکیم تاذمون وہ شخص ہی جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہوگئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کردیا تھا اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مرجاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عطماوس تھا اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچگیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کریگا ایک بنی عربی کو زمین تہامہ سے جو بلاوینگے لوگون کو بجانب قرار وحدانیت اللہ تعالیٰ اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہوجائینگے اصحاب اُنکے شہرون کے پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عطماوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا حظیرہ تانبے کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس حظیرے پر کئی تصویرین خود دار اور رکھے تھے منھ اُن تصویرون کے بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا ادرت ھذہ الاشخاص وجوھھا ما الی الحجاز فقد ذھب ملک العرب **راوی** نے بیان کیا ہی اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن تصویرون سے اور پھر گئے منھ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت و ملک کے زوال کا پس پھرا وہ اپنے سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کرکے جمع کیا قسیسون اور راہبون اور اکابر

قبطہ کو اور کہا اُنسے کہ اے لوگو دین نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہی جو مبعوث ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور ڈرانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے اصحاب سے مالک ہو جائیگا شہرونکا اور ذلیل کریگا بندون کو اور مقہور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہو جائیگا میرے پایۂ تخت تک پس فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے احکام مین پیروی ظلم سے پس بتحقیق ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور حیرا گاہ اُسکی زبان کاری ہی اور رد و تم حق لینے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمھارا تمھارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دُنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمھارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمھارے ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دنیا حاصل کی ہی ان لوگون سے جو تمھارے قبل تھے اسیطرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمھارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو اُن امور مین جو تمھارے اور تمھارے پیدا کرنے والے کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمھارے واسطے فتح کی تمھارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تمسے لڑنیکا ارادہ کرینگے اور اگر تابع ہوگے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہوگی تمھارے لیے ہلاکی تمھاری واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے حمید بن طویل سے اور اُنھون نے ابن اسحاق راوی غیر ذات رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینہ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے قبیلۂ اوس اور خزرج نے لکھے آپنے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپنے بشمول اُن خطوط کے ایک خط بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر و الاسکندریۃ اما بعد فان اللہ تعالی ارسلنی رسولہ و انزل علی قرانا مبینا و امرنی بالاعذار و الانذار و مقاتلۃ الکفار حتی یدینوا الناس بدینی و یدخلوا فی ملتی و قد دعوتک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالی فان فعلت سعدت و ان ابیت شقیت و السلام پھر لپیٹا آپنے خط کو اور ثبت کی اسپر مُہر اپنی پھر پہن لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اُسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمدؐ اور دوسری مین لفظ رسول اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہو سکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر ثمرہ بن عوف نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی انگوٹھی مین نگ تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجھ کو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انگوٹھی پہنے تھے اُنھون نے کہا کہ داہنے ہاتھ مین ابن عباس نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے داہنے ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ داہنا ہاتھ زیادہ مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے اور پہن لی آپ نے انگوٹھی داہنے ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپ نے بائین ہاتھ مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ

اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم پہنتے تھے انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھاپا آپ نے خط کو اپنی مہر سے فرمایا کہ اے لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالی کے ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن ابی بلتعہ القریشی اور کہا اُنھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ تم مین حاطب نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مین نے اپنے اہل وعیال کو اور سوار ہو کر اپنی اونٹنی پر چلا مین مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمۂ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مین نے در لانا اپنی اونٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال کے کہ اُسی وقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھ سے اور کہا کہ ای شخص تو کہانسے آیا ہی اور کہان کا ارادہ رکھتا ہی پس کہا مین نے کہ ای شخص سوال نکر تو مجھ سے اُس چیز سے جس سے پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنے والا راہ کا ہون پس کہا سوار نے کہ تو خوف نکر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہی بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جاتے ہین محمد عبد اللہ کیواسطے لینے اپنے عوض کے اور حلف کی ہی ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان در آوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھکو خدائیتعالی ان لوگون پر تو جہاد کرتا مین اُنین اگرچہ یہ مکر ہوتا کسواسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ پس مین اُس سوار سے باتین کر رہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوئے اور سختی اور ترشروئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہی تم پر تم اصحاب محمدؐ سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جاتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور چاہتا ہون مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد یثرب کا رکھتا ہون اور تحقیق خواہش کی ہی مین نے تم دونون کی صحبت کی تا کہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مین نے بھی اُس راہ مین سُنا ہی معتمد شخص سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہی ایک ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور میرے گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہی حاطب نے بیان کیا ہی کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھ سے نزدیک تھا جسکو وادی الاراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو جو بڑا مضبوط دل تم مین کا اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تا کہ گھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو مار ڈالین اُسکو پس کہا پس اسپ سوار نے مجھ سے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون کو بجالت سواری کے اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور نکل گیا مین اُسکو اُسکے دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ میرا نام سیلاب بن عاصم الہمدانی ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہی داخل ہونے کی شہر یثرب مین مگر وہ شخص جو بڑا

مضبوط اور قوی دل ہو سیلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی مین نے کہا اس سبب سے کہ وہان سردار روے زمین اور جوانمردون
عرب کے ہین مثل عمرؓ اور علیؓ اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مین نے کہا کہ دکھا تو
مجکو پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو
اور کہا مین نے کہ اے سیلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مین نے اِس شعر کو ؎ سیوف حداد یا لوی بن غالب ٭ حداد و لکن این
بالسیف ضارب ٭ اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا کہ اسے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی
ہی اور نہین پائی ہی عرب نے کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اِس تلوار کے لیکن واجب ہی مجھپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے
نزدیکی کو بسبب ایک کسی حیلے کے کہ آگاہ کرون مین تجکو اُس سے تاکہ قتل کرے تو بسبب اُسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تمکو دین اری
عرب کی کہ ایسا ہی کرو تم مین نے کہا جسوقت ہووے تو لڑائی کی جگھہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی اُسکے قتل کو
پس جنبش دے تو اِس تلوار کو تاکہ چمکنے لگے باڑھ اسکی اور مار تو اسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور
کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب نے اُسکو اور کہا کہ اے سیلاب دیکھتا ہی تو اِس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے
کہ یہ ہے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی پس متوجہ ہوا سیلاب درانحالیکہ بتامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے
تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسیوقت سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے بدن سے اور مردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب
اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے اُسکو ایک درخت مین تاکہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑا مین نے
اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا مین بجانب اُن دونون ساتھیون سیلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا انھون نے مجکو آیا میرے
نزدیک ایک شخص اُن دونون کا اور کہا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے اور سیلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت
ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہوجانے ننگ و عار کے آگاہ ہو تم دونون کہ تحقیق پایا ہی ہمنے دو شخصون کو صحاب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور دونون سوتے ہین اور بھیجا ہی مجکو تمھارے ساتھی یعنی سیلاب نے تمھارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے
ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اُن دونون پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کسواسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اُن دونون نے کہ کیا اچھی رائے ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مین نے
اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سیلاب سے اور لیا مین نے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اوسکے اور
کہا مین نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبداللات مین نے اُس سے کہا کہ ہوجا تو پاپیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان
دراوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے دل کو پھر مین اپنے داہنے بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو
مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک وہ لوگ ہین وہ قوم ہین جنھون نے میل کیا ہی بجانب دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس
بتامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل بیخود اور حیران کے پس ماری مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت غفلت کے اور جدا کیا مین نے
سر اُسکا جدا کرکے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مردہ ہوکر اور پھرا مین تیسرے شخص کیطرف پس جب اُسنے اکیلا دیکھا مجکو یقین کیا

اُسنے ساتھ بُرائی کے اور سامنے آیا میرے پس مارکوٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور صدمہ پہونچایا اُسنے مجکو اور مین نے اُسکو مگر یہ کہ خدا تعالے نے اعانت کی میری اور غالب کردیا مجکو اُسپر پس مارڈالا مین نے اُسکو اور لیا مین نے دونون اونٹون اور گھوڑے کو اور چھوڑا مین نے کل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا بڑا دوست تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اونٹ پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین تا اینکہ پہونچا مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیون نے مجکو متوجہ ہوے بجانب میرے اور کہا مجھ سے کہ کہانسے آیا ہی مین نے کہا کہ بطور ایلچی کے آیا ہون تمھارے حاکم کے پاس اُنھون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی مین نے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس جب سُنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجکو ہر طرف سے اور چلے مجکو ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجکو بادشاہ کے محل تک اور مجھ کو دروازے پر ٹھہرا کر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے پس حکم کیا اُسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا مین سامنے اُسکے تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت کے نگینے اُسکی دیوارون مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اُسکے اور متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے ساتھ دعاے اسلام کے پس کہا ایک حاجب[1] نے اُسکے حجّاب سے کہ اے برادر عربی کہان ہی خط تمھارے سردار کا پس دیا مین نے خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے مجھ سے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی[2] عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے وزیر کو کہ جسکا نام باکلین تھا اور کہا اُس سے کہ پڑھکر سنا تو مجکو پس پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو مین نے تجکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے اور نکالا اُسمین سے ایک جامہ نگارین کو جسمین تصویر اور تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے اخیر مین تعریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے نبی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسطور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطب رض سے کہ اے برادر عربی بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ تعریف کرو تم مجھ سے اپنے سردار کی حاطب نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے مبارک ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطب نے بیان کیا کہ کھڑا ہوا مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے اُن[2] صاحبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیم قسیم معتدل القامة بعید الهامة بین کتفیہ شامة وهی علامة کالقمر اذا بزغ صاحب خشوع و دیانة وصفة وصیانة صادق اللہجة واضح البہجة اشم العرنین واضح الجبین سہل الخدین دقیق الشفتین براق الثنایا بعینیہ دعج وبحاجبیہ زجج و باسنانہ فلج انف غیر ذی عوج وصدر یترجرج و بطن کطی الثوب لتن لحیة ولسان فصیح و نسبہ صحیح صلے اللہ علیہ وآلہ حسنہ وجمالہ

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہا اُسنے کہ سچے ہو تم اے عربی اُس امر مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُن کا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اُسی حالت مین کہ حاطب

تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دستر خوان اور لایا گیا کھانا حاطب رضی کہتے ہین کہ حکم کیا مجھکو بادشاہ نے آگے آنے کا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے ہنسا بادشاہ اور کہا اُسنے کہ اے برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تم پر حلال اور جو حرام ہی اور حکم کیا ہی مین نے کہ لایا جاوے تمھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ اے بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین کھاتے ہین کسواسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہی ہم سے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا پس اُسی وقت حکم کیا بادشاہ نے رکھنے کھانیکا میرے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا مین پس پوچھا مجھ سے بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ کدو کو پس جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے نزدیک کر دیتے تھے اور ایکبار تشریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے اوپر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین کدو کو کسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہی اُسنے کہا کہ آیا قبول کرلیتے ہین آپ ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور فرماتے تھے آپ لو دعیت الی کراع لاجبته ولو اهدی الی ذراع لقبلته بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتے ہین آپ صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہی مین نے آپکو کہ فرماتے تھے لو سلم الناس لتهد من غیر جوع اور بہ تحقیق دیکھا ہی مین نے آپکو جسوقت کہ آتا ہی آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے تو نہین کھاتے ہین آپ اُسکو جبتک کہ آپ کے اصحاب رضی نہین کھاتے ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین آپ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ داہنی آنکھ مین تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص چاہے سرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور سُرمہ آپکا سنگ اثمد کا ہی اور دیکھتے ہین آپ آئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے یہ چند چیزین آئینہ اور سُرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکھا مین نے آپکو کہ زینت اور آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سواے زینت اور آراستگی کے واسطے اپنی اہل کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس حالت مین کہ دیکھا تھا آپ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے مان اور باپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھ کر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات خدا کے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی اپنے بندے کے

واسطے جسوقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کہ زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت
سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہی آپکے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہی
لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپ کے پاس کوئی تخت ہی جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا قبہ جسمین بیٹھا
کرتے ہین آپ مین نے کہا ہان ایک تخت ہی کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہی مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور چمڑے کا
جسمین قریب چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین
مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جسکے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور
ایال اور دم اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہی مین نے آپ کے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرتجع ہی پس جب سُنا
مقوقس نے کلام حاطب رضؓ کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا
نام مامون تھا اور زین پوش اور لگام سے درست کرکے آپ کے واسطے نامزد کیا اور ایک حما جسکا نام عقیر تھا اور استر موسوم
بہ دلدل اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جنکا نام
ماریہ تھا اور ایک غلام موسوم بہ محبوب اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر مین
بنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس عبارت سے بسمک اللھم من المقوقس
الی محمد اما بعد فقد بلغنی کتابک وقرأتہ وفہمت ما فیہ وانت تقول ان اللہ تعالی ارسلک رسولا وفضلک تفضیلا
وانزل علیک قرآنا مبینا وقد کشفنا یا محمد فی علمنا عن خبرک فوجدناک اقرب داع الی اللہ واصدق من تکلم
بالصدق ولولا انی ملکت ملکا عظیما لکنت اول من سار الیک ولا نعلم انک خاتم الانبیاء وسید المرسلین وامام
المتقین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الی یوم الدین حاطب نے بیان کیا ہی کہ دیا بادشاہ نے خط مجکو مع ہدیے کے
اور بوسہ دیا درمیان میری دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی تمکو اے حاطب اسی طرح بوسہ دینا تم
درمیان دونون آنکھون محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُسنے ایک گروہ کو اپنے
ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے
تا اینکہ داخل ہوا مین عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوے بارادے
مدینہ طیبہ کے پس پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ منورہ
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بٹھا کر اپنی اونٹنی کو
باندھ دیا مین نے اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھکر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپکو اور اُن لوگون کو جو سامنے آپ کے
تھے اصحاب سے اور رکھا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے ان اشعار کو

أنعم صباحا يا وسيلة أمة
ساتھ ناز و نعمت کے صبح کرین آپ
ہر روز اے وسیلہ امت کے

أطوي المهامه كالنجيب المتعف
لپٹنے والا تھا مین بیابان کو مثل کوشش
کرنے والے سخت کے

فقرا كتابك حين فك ختامه
پس پڑھا اُسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا
اور جدا کیا اُسنے اسکی مُہر کو

ماذا يريبك من كتاب مشرف
کس چیز نے تازہ کیا تجکو اس خط بزرگ سے

قالوا وهمت فقال لست بواهم
کہا اُنھون نے کہ غلط سمجھا ہی تو پس کہا
اُسنے کہ نہین ہون مین غلط سمجھنے والا

خط يلوح لناظر متوقف
خط روشن اور چمکنے والا ہی واسطے دیکھنے والے
امید رکھنے والے کے

ترجو النجاة غداة يوم الموقف
امید رکھتی ہی اُمت نجات کی کل دن
قیامت کو

حتى رأيت بمصر صاحب ملكها
تا اینکہ دیکھا مین نے مصر مین وہان کے
سردار کو

فاظل يرعد كاهتزاز المرهف
پس ہوگیا وہ در آنحالیکہ کانپتا تھا مثل
جنبش تلوار تنک اور باریک کے

قال اسكتوا يا ويلكم وتيقنوا
کہا اُسنے کہ چپ ہو تم برا ہو تمہارا اور سچ جانو تم

لكن قرأت بيان خط الاحرف
لیکن پڑھا اور پایا مین نے آپکے خط
لکھے ہوے کو

هذا الكتاب كتابه لك جامعا
یہ خط اُسکا ہی آپ کے نام در آن حالیکہ
جامع ہی آپکے فضائل کا

إني مضيت إلى الذي أرسلتني
تحقیق گیا مین اُسکی طرف جہان کو
بھیجا تھا آپ نے مجکو

فبدا الي بمثل قول المنصف
پس آغاز کلام کیا اُسنے میرے ساتھ
مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے

قال لبطارقة الذين تحملوا
کہا اُن افسرون نے جو کیجا تھے

هذا الكتاب لا من مصحف
کہ یہ خط ہی روشن مجمع خط اور کتابون سے

في كل سطر من كتاب محمد
بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے

يا خير مبعوث بفضلك نكتفي
اے بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے
اکتفا کرتے ہین ہم

پھر دیا مین نے خط مقوقس کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پڑھو تم اسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؑ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو اُنکی دنیا مین پس تحقیق پہچانا اُن لوگون نے امر راست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپ نے لانے ہدیہ کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپ نے فرمایا کہ ہر ذی روح خاص ہی میرے واسطے پس خاص کیا آپ نے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر اُنکا آزادی اور پیدا ہوئے اُنسے ایک بیٹے جنکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک خواہ کم ہی سے پھر وفات پائی پس جب وفات پائی اُنھون نے گہن لگا سورج مین پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہین ہی مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیمؑ کے آپ نے فرمایا کہ نہین گہن لگتا ہی چاند اور سورج مین بسبب وفات کسی شخص کے اسواسطے کہ یہ نشانیان ہین اللہ تعالیٰ کی نشانیون سے پس جب گہن لگے ان دنون مین رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپنے اُس سیاہ رنگ لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کردیا آپ نے اپنے اصحاب کرام کو صلے اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب جدا ہوے عمرو بن العاص ساحل شام سے تو چلے وہ بارادے مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع مین جسکو برنج کہتے تھے جدا ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا اُنھون نے عمرو بن العاص سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو کہ ناگہان آؤ تم زمین مصر مین مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اُنکو ہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اُسکے بسبیل غفلت کے اور مین یہ چاہتا ہون کہ متعلحدہ اور

اکیلا ہوکر تمھارے پیشتر جاؤن شاید کہ پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی مین نے اور ملکیت حاصل کرون مین اُسکی تمھارے واسطے ساتھ فریب اور مکر کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہو اور جاؤ تم توفیق دے اللہ تعالی تمکو اور اعانت اور حفاظت کرے تمھاری پس چلے یوقنا مع اپنے لشکر کے رفح سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوے وہ عریش اور واردہ اور بلقارہ سے اور یہ تینون مقام شہرپناہ مضبوط اور آباد تھے اور رہنے والے یہان کے ایک قوم عرب متفرقہ سے تھے جو خراج گذار مقوقس بن اعیل کے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی نے بیان کیا ہی کہ یوقنا دن رات چلے جاتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ قرمہ مین اور وہان ایک حاکم مقوقس کیطرف سے تھا جسکا نام دنیدان تھا اور قرمہ کنارے دریاے تنیس کے بسمت مشرق اُسکے واقع تھا پس جب آئے اسپر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اُنھون نے بڑے خیمونکو کھڑے ہوے پس جب قریب ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہانکا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز اُنکو وہان پہونچتے تھے پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور بھاگا وہان سے قسطنطین بن ہرقل پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے نکاح کیا تھا مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال و اسباب اور لونڈیون کے آراستہ کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے تاکہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ فاقوس تک خبر پہونچی اُسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اُترے ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہوگئے ہین وہان کے شہرون اور قلعجات کے اور بادشاہ وہانکا قسطنطین پسر ہرقل مع لونڈیون اور اہل و عیال اور خزانے کے کشتیون مین سوار ہوکر بارادۂ قسطنطنیہ کے روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اُسکو یہ خبر پھرے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام شیلاوش تھا مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قرمہ کے اور حکم کیا اُسکو وہانکی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے ایک مرد قبطی سے جو داخل اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اُس سے کہ کیا حال تھا تمھارا جسوقت پہونچی تھی تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعون کے اور مار ڈالا اُنھون نے وہان کے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا اور شکست دی وہان کے بادشاہونکو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے قاصدون کو بطرف اُن شہرون کے جو قریب ہین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس ڈر کے کہ نہ اُترنے اور داخل ہونے دین وہ کسی رومی اور نہ کسی اور کو ملک ناے بلاد شام سے زمین مصر اور شہر ہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اُنکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا قبطیون کے دلون مین اور سست اور ڈھیلے ہوجائینگے وہ بسبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوے یوقنا بجانب زمین مصر کے اور پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ وہانکے اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی

تمھارے آنیکا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین اور عرب لوگ مالک ہو گئے ہین ہمارے شہرون کے
اور پراگندہ کردیا ہی اُنھون نے تمام بادشاہون کو نکالدیا اُنکو اُنکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی اُنکے
ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ مصر کے اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اُسکی نعمتون
سے اُن لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اُسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب ہی
اُنھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اُسکو اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اُسکے باپ نے اُسکو مع مال اور
اسباب اور نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ کیا ہی تاکہ بھیجے اُسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجکو نہین ہی راوی
کہتا ہی کہ جب سُنا یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہو گیا دل اُنکا اور مضبوط ہو گیا ارادہ اُنکا بسبب اُس چیز کے جو سُنی اُنھون نے اور تجویز کیا
ایک فریب کو اپنے دلمین اور روانہ ہوے وہ اُس حالت مین کہ کھل گئے تھے اُنکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچتے
تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین اور لوگ وہانکے پوچھتے تھے حال اُنکا اور سبب اُنکے آنیکا تو کہتے تھے وہ اُنسے حال بنا اور جواب دیتے تھے
بمقتضائے حیلہ کے اور تھے یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اُسکے مواقعات سے صاحب تدبیر
اور مکر اور فریب تھے پس جب اُن قلعجات کو طے کر کے فرمہ مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور
بسبب اُنکے آنیکے اور والی فرمہ کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہو کر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال اُنکا یوقنا نے
حاجب سے کہا کہ ای سردار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تاکہ اُسکو لیکر روانہ
ہون مین کشتیون مین اور جالمون مین بادشاہ سے قسطنطینہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام اُنکا اور دیکھا بجانب حشمت
اور دبدبے اور کثرت اُنکے لشکر کے سچا جانا اُنکو اور در آیا اور چل گیا اُسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اُسکے باپ نے
آراستہ کر کے مع مال اور اسباب وغیرہ کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اُسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی
اُسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیساریہ سے بجانب قسطنطینہ کے آیا تمکو اُسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اُسکے
پاس سے اُس حال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اُسنے مجکو لے آنے اپنی زوجہ کا تاکہ اُسکو لیکر روانہ
ہون مین براہ دریا کے اور جالمون اُس سے قسطنطینہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے
لشکر کے تا اینکہ جاؤن مین پاس ملکہ ارمانوسہ کے آگاہ کرون اُسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی اُسنے وہان کے حاکم کو دربارۂ یوقنا
کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اُسکی تعظیم کے بعدۂ بیان کیا اُسنے حال
یوقنا اور اُنکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لا تو اُسکو میرے پاس پس سوار ہوا مثیل اطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا اُنکو سوار ہو کر چلنے کا
پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے
پس پاپیادہ ہو گئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور جا کر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے
پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے آنیکا پس جب گئے یوقنا سامنے اُسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے واسطے ایک کرسی لانیکا

پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور ٹھہرے حجاب سامنے ملکہ کے اور نوکر چاکر دائین بائین تب
کلام کیا ملکہ نے بلا واسطہ کسی مترجم کے اور تھی زبان قبطہ کی غیر مشابہ زبان روم سے ولیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر
زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوے اُنھون نے کہا
کہ ایک مہینہ گذرا ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا مین اُس سے اُسوقت کہ
بھیجا اُسنے مجکو ملکہ کی خدمت مین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونیکا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم
ہوا مجکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا بارادہ قسطنطینہ کے اور اُسنے بیان کی تھی مجھ سے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت
ہی مجھ کو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا بھاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جانو تم ای یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے
لشکر کے اور مدد طلب کی اُسنے اُن لوگون پر ہر بندہ صلیب رہنے والے شہر ہاے نصرانیہ سے اور بھیجا اُسنے ماہان ارمنی کو چھ لاکھ
سوار سے سواے عرب متنصرہ کے بجانب یرموک کے پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اُن لوگون نے میرے
باپ کے سردارون اور ماہان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ اپنے اہل و عیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جالون مین اپنے باپ سے
دور ہون مین قسطنطینہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل و عیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی مجکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے
پاس کہ تجکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جالون مین اُس سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا سر جھکا لیا
اُسنے پھر سر اُٹھاکر کہا کہ مجکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہی اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو اس حال سے
پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانیکا پس زمین چوم کر باہر آئے یوقنا اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ
کھڑے کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوقنا کے خیمون کو پس اُترے یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملکہ کی طرف سے
اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کے لیے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ پہونچی ہی مجکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن
پہونچے جاسوس ارمانوسہ کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص
بجانب مصر اور گفتگو یوقنا کی اور جدا ہونا اُنکا عمرو بن العاص کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو
یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا ہی اور وہ داخل ہوا ہی عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اُسنے طرابلس و صور کو
مکر سے پس جب سُنی ارمانوسہ نے یہ بات اپنے جاسوسون سے در آیا خوف اُسکے دل مین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہنا اُنکا سچ ہی
اور بیشک یوقنا ارادہ فریب کا رکھتے ہین پس بلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوسونکی اور حکم کیا
اُسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتھیارون اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ
رومی اور مصاحب اُسکے پس قبضہ کر لو تم ان سب پر اور جب مالک اور قابض ہو جائینگے ہم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہو جائینگے ساتھی
اُنکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بھیجا اُسنے اپنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ ای بطریق کبیر
ملکہ ارمانوسہ بلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تمسے اس مقدمے مین جو کہلا بھیجیگی اپنے باپ کے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جا تو

اُسکے پاس اور کہہ اُس سے کہ بہ خوشی منظور ہی ابھی مین سوار ہوتا ہون مع اپنے مصاحبون کے اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر جمع کیا
یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اُنسے کہ اے اولاد میرے چچا کی آگاہ ہو تم اِس امر سے کہ اُس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہی میرے پاس
ایک شخص کو اور بُلایا ہی مجکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے پاس مگر یہ کہ جان لیا ہی اُسنے ہمارے کام اور ارادے کو اور
جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جائینگے ہم اُنکے ہاتھون مین تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ضرب المثل اُن مسلمانون کے واسطے
جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مدد دہی اُس دین مین
کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین قریب ہی یہ بات کہ اُمید بہتری کی رکھین ہم اِس دُنیا سے فریب دہندہ سے جسکا حال
یہ ہی کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی دوستی کو ساتھ کسی کے کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج کے اور تحقیق دیکھا
ہی اُن چیزونکو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی رہی وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی
کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنے کے اپنے پروردگار کو اور مٹا ڈالو تم اُن چیزونکو جو گذر گئی ہین تمھارے کفر سے راوی نے بیان کیا ہی
کہ جب سُنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھلگئین آنکھین اُنکی اور قوی ہو گیا ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے
اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون اور سامان لڑائی کو اور بھروسا کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے
پروردگار پر راوی کہتا ہی کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے انکی اور اُنکے
ساتھیون کے آنیکی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن یوقنا اُسکے پاس نہین آئے پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین بھیجا اُسنے
ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برانگیختہ کرتا تھا اُنکو آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا یوقنا نے کہ پھر جاؤ اور کہہ ملکہ سے کہ نہین جاری
ہی عادت بادشاہونکی اس بات مین کہ برانگیختہ کرین اور بُلاوین وہ ایلچیون کو مگر واسطے کسی نئے کام کے اور دن کو تو مین اُسکے
پاس تھا پس کیا چاہتی ہی وہ مجھ سے آدھی رات کو پس پھر گیا خادم بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس
اُسی وقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی اپنے جاسوسونکی اور ثابت ہوئی اُسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادہ بگاڑ دینے کے
تیر اور گرفتار کرنے اور قابض ہو جانے کے اُسکے باپ اور اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسی وقت مع اپنے لشکر کے اور
گھیر لیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسی وقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس
یوقنا کے اور کہا کہ ای بطریق کبیر کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمھاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیح اور اُس چیز پر جسپر تھے
باپ دادا تمھارے اور چھوڑ دیا تمنے مسیح اور اُنکی مان کو اور آئے تم اِس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرنے ہو ہم پر مگر یہ کہ مسیح برہم
ہوئے تمپر اور مسلط کیا ہمکو تمپر پس نہ باقی رکھین گے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیح بندے اللہ کے ہین نہین طاقت
اور قدرت رکھتے ہین وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالی کے اسواسطے کہ وہ بندۂ محکوم اور مکلف ہین اور تحقیق گویا کیا تھا
اُنکو اللہ نے اس کلام سے گہوارے مین اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ
وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّاo اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوٰۃ کا اور رجوع ہوجاتا ہی وہ خدا نہین ہے اور نہین ہی وہ مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اسد تعالیٰ کی نہین مثال ہی کسی مخلوق سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور بولس نے گمراہ کیا ہی اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پر غیر حق کو اور رہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی جسپر قبل اُس کے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہم کو اللہ تعالےٰ نے بجانب اُس دین حق کے اور آگاہ ہوے ہم اس بات سے کہ عیسیٰ مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اُسکے اور نبی اُسکے اور رسول اُسکے بجانب خلق کے ہین اور اسیطرح پر قول اسد تعالیٰ کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم بھی کہتے تھے کہ ابراہیم و اسحاق یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہم کو اسد تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور بھی فرمایا ہی اسد تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اور اب ہم آئے ہین تاکہ جہاد کرین تمپر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ راوی کہتا ہی کہ جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصون کو جو آئے ہین بارادے تمھارے قتل اور مالک ہوجانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی غلام بنانے تمھاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُسکے ساتھیون پر اور شور کرکے گھیر لیا اُن کو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُن کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُنکے چار ہزار سوار تھے اور مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمائش مین جسکی اُنکو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُن کے ساتھیون سے شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے درانحالیکہ خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُنکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہو کہ جب خبردی تھی جاسوسون نے ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسیوقت ایک خط بنام اپنے باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا اُنکی لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کے سلام کرکے دیا وہ خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بُلایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہوگیا اس اسطرح پر پس بتاؤ مشورہ کیا ہی اُن سبھون نے کہا کہ اے بادشاہ کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اُنسے کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنمین سے حاکم بجاۃ اور حاکم برابر کے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے جو اسکندریہ مین ہی تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب اپنے نائب کے جو صعید الاعلیٰ پر ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جسوقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو بیٹھ آاور جا پڑ تو ان عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جسطرح پر سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہو گئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے کہا کہ اے لوگ دین نصرانیہ اور بنی ماءمعودیہ کے جانو تم اس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی بطرف سیاست کے اور جو شخص غالب ہوگیا اپنی عقل پر غالب ہوگیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہوگیا وہ مکروہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھ سے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا تھا اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد خیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اوسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہو سکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور جانو تم سب اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہوگا اپنی عقل پر مالک ہوگا وہ اپنے کام کا اور جو شخص نہ پہونچے گا اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب عقل کے اور حکیم مامیوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی کسواسطے کہ حکمت بزرگی خاتون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ کسی خواہش نفسانی کے لیکن مجھ کو لائق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبی نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا در انحالیکہ بلاتے تھے وہ مجکو بجانب اپنے دین کے
پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے
اور تحقیق سُنی ہی مین نے یہ بات کہ جب وہ مبعوث ہوے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُسنے اور
قبول کیا تھا اُنکی دعوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے اور قبول
کیا تھا اُسنے اُنکے بُلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہر دار بکری نے بات کی اور کہا اُنسے کہ
یا رسولؐ اللہ مجکو آپ نہ کھائین کہ مین زہر دار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے سوسمار نے اور پتھر نے
اور سجدہ کیا اُنکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور در آئے اور داخل ہوے تھے
پانی کی موج پر اور پہلے اُنھین کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام
اور احکام دین کی اور وہ یہی لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو پس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے
اور کلام اُنکا سچا ہی ایمان اُنکا لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا سامنے اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکالدیا ہی
رومیون کو اُنکے ملک سے اور مالک ہوگئے ہین اُنکے شہرون اور قلعون کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف بارادہ کرنے اس کام کے
جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو نہین ہین وہ لوگ مگر یہ کہ
حکم کرتے ہین اچھے کامون کا اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو جنکا حکم اُنکو ہی اور
نہین ہی اُنکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور بیشک گمراہ کیا ہی تم کو بولس نے اور
بھکایا ہی تم کو بسبب کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ
ایسے نام کے جو نہین لائق ہی اور یکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالی نے
تمپر تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال و راندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع ہو تم
بولس کے کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین جسکو اُتارا تھا اُسنے تمھارے نبی پر اور کیونکر لائق
ہی عیسیٰؑ بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالی نے تمھاری طرف بھیجا اور ہرگز نہین لائق ہی
یہ امر کہ بولس تمسے یہ کہے کہ مسیحؑ نے مجھ سے خواب مین کہا ہی کہ حلال کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سور کا اور وہ
حکم کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنیکا پس اطاعت کی تمنے اسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حاشا کہ مسیحؑ اسطرح
کرتے ہون یا بات بھی کی ہو بولس سے اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین
تھا کوئی حکماے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کہا ہی حکیم دمویا
نے اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر تراحیم کو اور گردانا تھا اُسکو مثل واسطے استون آیندہ کے اسوقت سے آخر
زمانے تک اور بنایا تھا اُسنے تصویرون کو حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطرین زبان

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ الْوَعِیْدَ سَلَّا عَمَّا یُرِیْدُ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ مِمَّا بَیْنَ یَدَیْہِ صَادَ مَا بَیْنَ یَدَیْہِ اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ کُنْتَ تَطْلُبُ الْجَزِیْلَ فَلَا تَنَمْ وَلَا تَقِلْ اور چوتھی سطر یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ مَا تُحَاذِرُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اُس کے کرین گے اور یہ کلام ایک فریضہ ہی فرایض مذہب محمدیہ سے پس جھکا لیا قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر برہم ہوکر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ عہد لے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور بھر لیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجراے ہرقل کی وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُس کے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے پس اسی سبب سے عہد لے لیا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُسنے پھر متوجہ ہوا مقوقس بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھدے تو میری بیٹی کو ایک خط اس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے ساتھ اور اُنکو امان دیوے اور روانہ کرا اُنکو میری طرف کو تاکہ آرام پاوین دل اُنکے اور خلعت دون مین اُنکو اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے جو ہمارے ملک کا قصد کرے گا اور نہین تھا قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے سامنے پس جب سُنا ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو لیجا لے خط کا پاس یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لے کر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھولکر پڑھا اُسکو یوقنا نے پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور کہ اُس سے کہ بہتر ہے اگر مشورہ کرلین ہم اپنے دلون سے خط کے مطلب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا بجانب اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالیٰ نے پردۂ غفلت اُس بادشاہ کے دل سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا راے تم لوگون کی ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم سواے تمھارے قول کے اور کسی کی بات نہین سنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہمکو منظور ہے یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجھکو تا کہ راے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُن کے ارادے کے پس جب رات ہوئی اور خوش

ہوگیا تھا دل انکا اور بے ڈر ہوگئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھرجانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے تو کھڑے
ہوے یوقنا واسطے اداے اُس نماز کے جو فوت ہوگئی تھی اُنسے بس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعتہً آیا
اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُسکو کھڑے ہوے اپنے پاس مختصر کیا
اُنھون نے اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا یوقنا نے اور پہچانا اُنکو
تو وہ عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُس وقت کہ آئے تھے بطور ایلچی کے
ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا چیز ہے اے مرد
بزرگ اُنھون نے کہا کہ اے یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہی مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری
اور لوٹ جاؤن مین اُنکے پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہی تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے بیچ
مین تین کوس یا کم اس سے فاصلہ ہی پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ اے
عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار
عمرو بن العاص کے حالت جلدی مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب
اور باربرداری اور غنائم وغیرہ کو جو اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگھبان چھوڑا ان سب پر ربیعۃ العامری کو
بجمعیت ایکہزار سوار کے اور خود روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے
ساتھیون کے اور آفتاب نہین طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور
تہلیل کے اور آپڑے قوم پر اور گرد ہوگئے قبطیون کے اور رکھا اُنمین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا
اُنھون نے قبطیون سے پس کچھ زیادہ ایک ہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے بحالت
بھاگنے کے بارادہ مصر کے اور مالک ہوگئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہوگئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر اور
لے لیا تمام مال و لونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کر کے مبارکباد دی اُنکو بسبب
اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آپہنچے
عمرو بن ربیعۃ العامری بھی مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مالک ہوگئے مسلمان
ملکہ ارمانوسہ اور اُسکے مال اسباب و لونڈی غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا عمرو بن العاص نے اکابر صحابہ
کو اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب آگر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ اے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جانو تم اس بات کو کہ بیشک اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
راوی کہتا ہی کہ وہ اکابر اصحاب جو جمع ہوے تھے عمرو بن العاص کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم
بن سعید الطائی اور قعقاع بن عمرو التیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگون نے کہ اِس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہی **عمرو بن العاص** نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور
خوشی دی تھی اللہ تعالیٰ نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے واسطے
تحفہ جات اور ہم زیادہ مستحق ہین معاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہی
کہ بھیجون مین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لے لیا ہی اور
ہم ایسی قوم ہین کہ تبعیت کرتے ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ ادحموا عزیز قوم ذل وغنی قوم افتقر
پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے رائے **عمرو بن العاص** کی اور کہا کہ بہتر ہی جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا عمرو بن العاص
نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیس رضؓ بن سعید کے **راوی** کہتا ہی
کہ یہ حال تو سردار **عمرو بن العاص** کا تھا لیکن قبطی لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین اور آئے بادشاہ کے پاس
بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتولین اور اسیر ہونے اور قید ہو جانے اُسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا
بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال
مین تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ آنے اُسکی بیٹی کے مع مال و اسباب وغیرہ کے پس خوش ہوا وہ اور دور
ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ
کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس رضؓ بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ کے بزرگداشت اور تعظیم کی اسنے
اُنکی اور اکابر دولت اور حجاب آئے تھے اُسکے پاس واسطے مبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے پس اُسوقت متوجہ ہوا جانب قیس رضؓ
کے اور سوال کیا اُسنے چند چیزونکا تاکہ سُنین ارباب دولت اُسکے اور نرم ہو جائین دل اُنکے اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے
تھے قیس کے لباس سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا قیس اُسنے پوچھا کہ تم لوگ اصحاب
محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنھون نے جہاد کیا تھا سامنے اُنکے قیس رضؓ نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ بیان کرو تم
مجھسے حال اپنے سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کہ کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس رضؓ نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ اُس گھوڑے پر
جو سُرخ اور سپید تھا اور پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پاؤن اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا تھا آپکے پاس جسکا
نام مرتجل تھا اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہی مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور ارادہ کیا بادشاہ
نے اس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس رضؓ پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک نچلے کمینے کے تھا قیس رضؓ نے کہا کہ
بیشک اللہ نے بزرگی دی ہی اونٹ کو جبکہ کہا اُس سے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اونٹنی کو سنگھاے بزرگ سے
اور خاص کیا اُسکو عرب کے لیے سواے اورون کے اور آپ اُسپر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو مبارک پیدا کیا کہ قناعت
کرتا ہی وہ اسقدر پر کہ پاتا ہی اور صبر کرتا ہی کوشش وز اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہی پانی پر اور ذکر کیا ہی ہمارے پروردگار نے اپنی
کتاب مین وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اور فرمایا ہی اللہ نے وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اور یہی

لڑائی جو آپ دشمنان دین کے ساتھ لڑے وہ لڑائی دین کی تھی بس تھے آپکے ساتھ ایکسو اونٹ آبکش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر مقداد بن اسود الکندری اور دوسرے پر مصعب بن عمرو التمیمی اور ٹھہرے ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور باسامانی اُن لوگون کے پس بھگادیا اللہ تعالی نے اُن لوگون کو بسبب برکت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا آیا حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اُس حمار پر سوار ہوتے تھے جسکو تو نے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور پیچھے بٹھلاتے تھے اُسپر آپ اپنے یار کو جنکا نام معاذ بن جبل ہی اور تھا اُس حمار پر ایک چارجامہ پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپ کے عادات سے یہ امر تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے موزون مین اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور فرماتے تھے آپ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ اور آپکے پاس ایک قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم تھین اور آستین راہ گریبان کی نہ تھی ہدیہ بھیجا تھا آپکے واسطے دیر دونے اور ایک حلّہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس اونٹون کے اور ایک ہی بار آپ نے اُسکو پہنا تھا اور ایک جبہ شام کا بطور ہدیے کے آیا تھا آپکے واسطے پس سیا آپ نے اُسکو تا اینکہ پھٹ گیا وہ اور دو موزے تھے آپ نے اُنکو یہانتک پہنا کہ وہ دونون پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا کہ اُسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے وقت کلام کرنے کے اور جب کلام کرتے تھے آپ ساتھ کسی کلمے کے تو تین بار اُسکو فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اُنپر اور جب بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوئے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اُٹھنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات آپکی عادات ہو گئے ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے انھین کلمات سے میری زیارت کی ہی اور جان تو اے بادشاہ کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ اسی مین انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہین پس خوشی اور کشایش ہو اُسکو جسنے بیعت کی آپکی اور بیشک اُمت آنکی وہی امت ہی جسکا وصف انجیل مین ہی پس بول اُٹھا ایک قس کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ کہ جو اُمت اللہ کے نزدیک افضل ہی وہ اُمت ہم مین پس برہم ہوا بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک اللہ کے آیا بسبب حرام کھانے کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رعیت پر ظلم کرنے سے اور خواہش کرنے بجانب دنیاے دینہ کے اور کہان ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا اُنپر اسکندر پس دیکھا اُن کو کہ نہ کوئی اُنمین حاکم ہی نہ کوئی قاضی ہی اور نہ کوئی امیر ہی ساتھ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہی کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور نہ کوئی مبتلاے محتاجگی ہی جو رسوا کرے اُسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہی نہ ایک دوسرے کی نفی کرتا ہے اور نہ ضد کرتا ہی بلکہ آپسمین محبت اور دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اس امر سے جو دیکھا اور پوچھا اُنکے عقلمندون سے حال اُنکا پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ ہم لوگون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر یہ لکھا تھا یا ابن آدم الهاك الملك حتی کانك خلل من عملك فاعجلك اجلك فصرت الی التراب محتاجا واعلك لاحبابك بخلوتهما قل مت اما صها العافة فاما غير صالحه فنفعت حسنة لا ينفعك ندعمك

وتمنیت ان یکون لك الی الدنیا مرجع لترجع عن الذی الهالك و قلع فلم ترجع فطوبی للکیس اما قل لذی لیس بوان ولا غافل فزود الی ما لیس لك عنه مصیر قبل بکارك علی التقصیر و بادر الی الخیر قبل الفوت و اغتنم حیاتك قبل الموت فکانك یا لحی قد هلك وفارق کل ما املك پس عبرت حاصل کی ہمنے اے بادشاہ ان نصیحتون کامل اور پہونچنے والی پر اور رہنا ہمنے اُسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھارے مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور قبرین تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت اجر ہو بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے اسکندر نے پوچھا کہ کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیر فنگے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین کوئی چور نہین ہی اسکندر نے کہا کہ کیا ہی مجکو نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم اُنھون نے کہا اسواسطے کہ نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر اور غریب اُنھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہی سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون نے اسکندر کے لیے دو بڑے پرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کسی کو جانتا ہی ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہی اور ایک مرد عادل کا ہی اور یہ دونون ہی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے لیکن عادل خوش ہی اور ظالم شرمسار اور حیران ہی پہونچے گا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہیگا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اس چیز سے جو تو دیکھتا ہی تو قبل خبردار ہونے کے کہ تو بھی ان دونون کاسہ سرون کے ہی مالک ہوا تو اے بادشاہ پیشانیون کا اور جاری ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالی نے زمین پر اور علم کیا تجکو استعمال عقل اور فرض کا پس یاد کر تو اپنی جائے بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا جسوقت کہ روح تیری قبض کیجاویگی اور پچھاڑیگی تجکو زمین پس چھوڑدے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر اُسکی منہیات سے اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اے بادشاہ اس چیز کو جو کیا تھا شیطان نے تیرے باپ آدم کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر کیا تھا اُنکے لیے خرخراہٹ عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیس نے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہی تو کہ وہ لوگ کون تھے مقوقس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم مومن تھے قوم موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے اور بیشک خبر دی ہی اللہ تعالی نے قرآن مجید مین انھین لوگون کی اس عبارت مین ومن قوم موسی امة یهدون بالحق وبه یعدلون اور دیکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھرے آپ تو گذرے اُنپر اور آگاہ کیا ہمکو اُنکے اس حال سے پس عرض کیا ہمنے کہ یا رسول اللہ تم ایمان لائے ہین ساتھ نبی کے آپ نے فرمایا ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالی نے اس بات کا کہ آگاہ کرے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ فضل مین

قوم موسیٰ سے تو کہا اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ اے برادر عربی لوٹ جاؤ تم اپنے ساتھیونکی طرف اور آگاہ کرو اُنکو ہر چیز سے جو سُنا تمنے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو قرار پائے ہمارے اور تمہارے بیچ مین قیس نے کہا کہ جان تو اے بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہی ہمکو مقابلہ کرنا تمسے اور نہ نجات دیگی کوئی چیز ہمسے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا مین اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تمنے اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس باتکو منظور نہ کرینگے اسواسطے کہ دل اُنکے سخت ہوگئے ہین بسبب کھانے حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ مقوقس بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند رمضان کا یکسو اور علیحدہ ہوتا تھا وہ اپنی رعیت سے بطلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر اپنے ارباب دولت سے اور نہین جانتا تھا کوئی اُسکے پاس سواے اُن لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے اور پانی پلاتے تھے اُسکو اور خدمت پر مقرر تھے پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا وہ اور بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس رضی بن سعید سے آخر ماہ شعبان مین واقع ہوئی تھی پس رخصت ہوے قیس رضی بادشاہ کے پاس سے بجانب **عمرو بن العاص** کے اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کی گفتگو سے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ آیا مہینہ رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت مین جسکو مقرر کیا تھا رمضان کے مہینے مین اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا لڑنا اُسکو عرب سے اور بیٹھا بیٹا اُسکا ارسطولیس تخت پر اسواسطے کہ ولیعہد اسکا وہی تھا **راوی** نے بیان کیا ہے کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سُنی تھی اُسنے گفتگو اپنے باپ کی ساتھ قیس رضی بن سعید کے جانتا تھا اُسنے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہے اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہے کہ سپرد کردیگا ملک اپنا اُنکو پس اُسوقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور روساے قبطیونکو اور کہا اُنسے کہ جانو تم اس بات کو کہ مالک ہوئے تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہے سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات خطر خیز ہے کہ سُنا ہے مینے کلام اُسکا اور وہ جو گفتگو کی اُسنے پس جانا مینے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہے اس امر سے اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار مین ہے اور تو ہی ولیعہد اسکا اور حاکم ہے بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے اور ہمارے اور رعیت کے حق مین بعد اُسکے رخصت ہوئے وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس اُس شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایکہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس بات پر کہ پلاوے زہر اُسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اس بات کو اور زہر پانی مین ملا کر پلا دیا اُسکو پس اُسیوقت مرگیا وہ پھر آیا ارسطولیس کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اُسکے حکم کیا اُسکے خادمون کو دفن کرنیکا اُسکے لباس شاہی مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگون کو بھی جنھون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی عادت کے جبکہ باپ اُسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مرگیا **راوی** کہتا ہے کہ یہ حال ارسطولیس اور امرا مرکا تھا جسکو

اُسنے اپنے باپ کے ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس بن سعید اُنکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کے ارادے اور گفتگو
سے تو قصد کیا اُنھون نے لڑائی اور محاصرہ مصر کا بشرط نہ جواب دینے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانون کے اسلام لانے یا جزیہ
دینے سے پس کوچ کیا اُنھون نے مع تمام لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو مشہور یہ قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا اُنھون نے
قاصدون کو بجانب دیہاتی لوگون کے اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نہ کرو اور ہماری طرف سے
تمکو امان ہی اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی پر جو بھیجو گے ہمارے پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس بات کو اور کوچ
کیا **عمرو بن العاص** نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچکر اُترے وہ مقام حجر الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش مین آیا شہر بسبب
اُترنے عرب کے وہانکے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش اُنمین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے دوکانونکو اور چلے گئے بہت
لوگ درونمین اور قیام کیا ہر درے والے نے اپنے درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر واسطے بچانے مال و اسباب در بڑے کے
باہون کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے **عمرو بن العاص** رض مع اپنے لشکر کے مقام حجر الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے
خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور خورش جانورونکی دیہات سے اور مضبوط
ہو گیا ٹھہرنا **عمرو بن العاص** کا مصر مین پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ
خبر پس قصد کیا **عمرو بن العاص** نے بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ
لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا تھا پس متوجہ ہوئے **عمرو بن العاص** اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ اے دروان تو ایسا شخص ہی کہ جانتا
ہی زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے دروان نے کہا کہ اے مولا میرے
مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف تمھارے کہنے کے نکرونگا **راوی** نے بیان کیا ہی کہ **عمرو بن العاص**
چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام دروان کے ہاتھ کہ اُسیوقت ایک شخص قبطی کنارے خندق پر کھڑا
ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یا معاشر العرب ان ولی عھد الملک ولد لاارسطولیس یرید منکم ان تبعثوا الیہ رجلا من
عندکم لیخاطبہ بما فی نفسہ لعل اللہ تعالی ان یصلح الامر بینکم وبینہ پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے **عمرو بن العاص** کے پاس اور آگاہ
کیا اُنکو اس بات سے پس کہا **عمرو بن العاص** نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ بن جعفر طیار اور اکابر
صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُنکے نزدیک موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور اپنے سوا اور کسی کو نہین دیکھتا ہون جو جاوے
بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا ہون کہ دیکھون اُنکے حاکم کو اور بات چیت کرون اُس سے جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور
معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادے کو شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر سبھون نے کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ
تعالی تمھارے ارادے کو اور کشادہ کرے تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھی تمسے کوئی بات سوائے خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے
حال مین ساتھ ایسی چیزونکے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہی تمھاری
اور مسلمانون کے واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تم کو اللہ تعالی پس ... بُلایا

عمرو بن العاص رضؓ نے شرجلیل رضؓ بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا انکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی انکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین اس چیز کو جو اسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبرین وہانکی شرجیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑے کو یار جہائے شام سے اور نیچے اسکے ایک جبہ بنا ہوا بالونکا تھا اور لٹکا لیا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام انکا دروان آگے آگے تھا بار اوے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا درون سے پس پایا ہر درے پر سوارون اور پیدلون کو پس دروان نے آگے بڑھکر گفتگو کی انکی زبان مین اور کہا کہ اے قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمھارے پس کشادہ کرو تم اسکے لیے راہ کو ان لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اسنے مالک درون کو کھولنے راہ کا انکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی شخص انکو آنے سے پس کشادہ کر دیا ان لوگون نے عمرو بن العاص اور انکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا انھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے لباس اور زرہون اور جوشنون اور بنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین انکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر مصر نے جو کچھ ممکن ہوا انکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی انکے واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گھوڑے سے اترنیکا سو اتر پڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو انکی گردن سے پس کہا انھون نے کہ نجاؤنگا مین بغیر اپنی تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمھارا اس بات کو کہ نکلوالے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہمنے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور ہمنے تمھاری خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اسنے کہا کہ چھوڑ دو تم انکو آوین وہ جسطرح سے چاہین پس اسوقت داخل ہوئے عمرو بن العاص اور غلام انکا دروان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اسحالت مین کہ وہ بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور حجاب نے اسکے اور غلام اسکے دائین بائین کھڑے تھے اور ہاتھ انکے تلوارون کے قبضون پر تھے اور وہ قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور انکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے اور انکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے پس جب دیکھا عمرو بن العاص رضؓ نے ان چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت فما اوتیتم من شیء فمتاع الحیوة الدنیا وما عند اللہ خیر و ابقی للذین امنوا وعلی ربھم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید بن السلام نے جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا اور پانچسو برس تک

ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُس سے نہیں باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعوی کیا اُسنے
جو دعوی کیا اور بنایا اُسنے اِس محل کو اسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ہلاک کیا فرعون کو
اُنکے ہاتھوں پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت اُنکی اور ہوا
اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا انکو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی امت اُنکی کئی فرقوں پر اور دعوی کیا اُن لوگوں نے جو دعوی
کیا جھوٹ باتوں سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیس اور بنایا اُسنے اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا
جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر اُسکے
مین تھے اور سب سے بڑا انمین حکیم فریالنس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ پڑھا ہی مین نے بہت
کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ غالب اور بزرگ آخر زمانے مین مبعوث کریگا
ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور
مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین جسکا ذکر مین نے تمسے کیا
فریالنس حکیم نے کہا کہ جو کچھ پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہی کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور یہ بات ہوئی ہی اور پیچھے
کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریالنس نے کہ اے بادشاہ مین
چاہتا ہون کہ ایک تصویر بنا کر رکھون مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اُسمین بزور حکمت کے ایک راہ اور رکھون مین
اُسکے منھ کو قریب اور طرف تیری کنیسہ دیرابلیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے بادشاہ کے اور نام اُسکا دیرابلیس
رکھا گیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور منھ
اُسکا قریب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیریگی ہر تصویر اپنے منھ کو
اپنے مقابل کی طرف سے اور جب مبعوث ہونگے وہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منھ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو
اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن قوم کا ہوگا جو تبعیت اُن نبی کی کرینگی اور دشمنی کے سبب سے قیام اُنکی شریع کا ہوگا
پس انعام دیا اُنکو بادشاہ نے اور شروع کیا اُنھون نے بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پھیر لیا ہر تصویر نے اپنے منھ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منھ کے بل اور اب بجاے
اس کنیسے کے جامع مسجد ہی اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھیر گیا منھ اُسکا اُسکی جانب مقابل کی طرف سے اور ہمیشہ قائم رہی
وہ اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سُنا لوگون نے اُس تصویر سے ایک بڑی آواز دہشتناک کو پھر
گر پڑی وہ اپنے منھ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور ہل گئے دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان
قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اِس مرد کے مگر اسیسبب سے کہ بٹے کا مرے اور بیشک یہی شخص لکھو دیگا جڑ ہماری
دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کیا ہی کہ جسوقت داخل ہوے عمرو بن العاص بادشاہ کے یہان اور

دیکھا بجانب اُنکی حشمت اور ارباب دولت کے حسین وہ لوگ تھے زینت ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے کہ آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا زنگارنگ نگینون سے تمام محل اُنکا پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا لولا[۱] ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتہم سقفا من فضۃ ومعارج علیہا یظھرون ولبیوتہم ابوابا وسررا علیہا یتکؤن وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والاخرۃ عند ربک للمتقین ۝ پھر کہا اُنھون نے کہ اُٹھائے جاؤگے تم ننگے بدن ننگے پاؤن پھر پڑھی یہ آیت کما[۲] بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین قسم ہی خدا کی ہر آئینہ پوچھے جاؤگے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال ور فنا کا ہی اور آخرت گھر بقا کا ہی آیا نہین سُنا تھا اُس چیز کو جسپر تھے تمھارے نبی عیسیٰ علیہ السلام پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالونکا تھا اور بچھونا اُنکا بیٹھ کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور سنا ہی ہمنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسیٰ کے یا عیسیٰ[۳] نح علی نفسک فی الفلوات وعاتبہا فی الخلوات وسادع الی الصلوۃ واستعمل الحسنات وتجنب السیات وانک علی نفسک بکاء من ودع الاھل والاولاد واضحی وحیدا فی البلاد وکن یقظانا اذا نامت العیون خوفا من امر لابد ان یکون پس جبکہ عیسیٰ جو روح اللہ اور اُسکے کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے گہوارے مین بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسیٰ نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت کا اور بیشک اللہ غالب اور بزرگ پاک ہی شرکت سے اور تنہا ہی ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہی ساتھ الوہیت کے اور کیا بزرگ ہی وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہی ما اتخذ اللہ من ولد ولا یشرک فی حکمہ احدا پاک ہی اللہ تعالیٰ دوستون اور اولاد سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہی نہ کوئی اُسکا بیٹا ہی نہ کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ کوئی وزیر ہی نہ اُسکے پہلے ہونے کی ابتدا ہی اور نہ اُسکے پچھلے ہونے کی انتہا ہی کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہی لیکن وہ ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول کے موجود ہی نہ اُسکے جسم ہی جو مس کیا جاے اور نہ جوہر ہی جو حس کیا جاے کوئی شخص اُسکی تعریف ساتھ حرکت اور سکون اور نفع اور نقصان کے نہین کرتا ہی بعد اُسکے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف ان[۴] کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاہم وعدہم عدا وکلہم اتیہ یوم القیمۃ فردا ۝ پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس بادشاہ نے کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیحؑ نے گہوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاصؓ نے کہا ہان بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسیٰ علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اورون نے بھی کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ سوائے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریج اور ساتھی اخدود نے کلام کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریج نام ایک شخص تھا ایک دن وہ

اپنے صومعے مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی مان اُسکی اور بلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ اے پروردگار مین نماز پڑھتا ہون اور
مان بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا دن ہوا پھر آئی مان
اُسکی اور اُسدن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے نہ موت دے اُسکو تا اینکہ
دیکھے وہ چہرہا ے منحوس کو راوی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور اس زمانے مین بنی اسرائیل مین
ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حسن کا شہرہ شالون مین زبان زد تھا اُسنے لوگون سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اس شخص کی
آزمایش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریج کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکے سامنے مگر اُسنے کچھ التفات نہ کیا وہ ایک چرواہے کے
پاس آئی جو جریج کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کی ہو کر حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے
کہ یہ لڑکا جریج کا ہی پس آئے وہ لوگ جریج کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے صومعے سے مارتے ہوئے جریج نے کہا کہ تم لوگون کا
کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ تو نے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی ہی کہ اُسکے ایک لڑکا تجھ سے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس
لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریج نے کہا کہ ٹھہراؤ اُسکو تا اینکہ نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرایا لوگون نے
اُسکو تب جریج نے نماز پڑھکر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا لڑکے کے سامنے آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا
کہ اے لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا میرا باپ ہی تب بنی اسرائیل نے جریج کی بہت تعظیم کی اور مبارک
جانا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین اُسنے کہا نہین بلکہ مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاص رضی نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک
لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت رو دار اُدھر ہو کر نکلا لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ میرے لڑکے
کو تو مثل اُسکے کر دے پس چھوڑ دین لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور کہا کہ اے میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ
پینے مین مشغول ہوا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بعد روایت حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اُس وقت دیکھتا ہون
بجانب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درانحالیکہ آپ بیان فرماتے ہین کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی انگلی کو
دہن مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ پھر عمرو بن العاص نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی
طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تو نے اور وہ لڑکی کہتی تھی
حسبی اللہ ونعم الوکیل یہ حال دیکھ لڑکے کی مان نے کہا کہ اے اللہ تو میرے لڑکے کو مثل اسکے نہ کرنا تب لڑکے نے اپنی
مان کی چھاتیان چھوڑ دین اور کہا کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک
خوبصورت مرد پس دعا مانگی مین نے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ اے اللہ مجکو تو مثل اُسکے نہ کرنا بعد اُسکے
نکلی ایک لڑکی اس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا کی تو نے مین نے دعا کی کہ اے اللہ میرے
بیٹے کو مثل اُسکے نہ کرنا پس کہا تو نے کہ اے اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا مین نے

کہا کہ اے اللہ مجکو مثل اُسکے نہ کرنا اور اس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور نہ چوری مین نے کہا کہ اے اللہ مجکو مثل اُسکے کرنا انتہی تب ارسطولیس
نے کہا کہ اے برادر عربی آیا اللہ تعالی نے تمہارے نبی کو سوائے زبان عربی کے ساتھ اور زبان کے کبھی گویا کیا تھا عمرو بن العاص رض
نے کہا نہین اور خبر دی ہی اللہ تعالے نے اپنی کتاب بزرگ مین اسطرح سے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين
لهم فيضل الله من يشاء ويهدي من يشاء ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالی نے کوئی اور نبی عربی سوائے تمہارے نبی صلعم کے
عمرو بن العاص رض نے کہا ہان ہود اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوۃ والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص
سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم ستارون اور اُنکی تاثیر کے بارے مین اور وہ وزیر حکیم اور نام اُسکا قبطلس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین
اور وہ راہب دیر عدس کا تھا پس جب ارسطولیس تخت پر بیٹھا تھا بجاے مقوقس کے طلب کیا تھا اُسکو دیر سے اور
مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے والا علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاص نے کہا کہ ستارون کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہی
اور نہ کوئی حکم ہی اسواسطے کہ وہ محکوم ہین اُنسے خدمت لیجاتی ہی کوئی حکم اور اختیار اُنکو نہ اپنے اور نہ غیر کے امور مین ہی ولیکن
ضرور ہی ہمکو شناخت اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہی ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا
ہی اور بتحقیق خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ مین والقمر قدرناه منازل حتى عاد كالعرجون القديم
اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور
دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا
ساتھ قطع اور تاثیرات کے پس نکلگیا وہ ہماری ملت سے اور معنی قطع اور تاثیر کے یہ ہین کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھ
تاثیر کے تو ضرور پانی برسے گا پس ہوگی گرانی اور ارزانی اور یہ علم ایسا ہی کہ نہین خاص کیا اُسکے ساتھ اللہ تعالی نے کسی کو
اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق وانعکاس کا ہوگا پس صاحب
اس ستارے کو انعکاس پہونچے گا اور یہ بات ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی اور اسی واسطے فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے من صدق كاهنا او منجما فقد كفر بما جاء به ابو القاسم صلعم اور بھی فرمایا ہی اذا انشاءت شامية يعنی
سحابة فتلك غديقة اور اسی طرح پر برق بھی ہی جسوقت چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین هذا برق خلب یعنی پانی نہ برسے اور اسواسطے
فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ وآلہ وسلم نے اصبح من الناس مومن وكافر فمن قال برحمة الله مطرنا فهو مومن بالله كافر
بالكواكب ومن قال بالكواكب لفلاني مطرنا فهو كافر بالله مومن بالكواكب بعد اُسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت ان الله عنده
علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض
تموت ان الله عليم خبير پس جب سُنا قبطلس وزیر نے کلام عمرو بن العاص کا اور دیکھا اُنکی فصاحت بیانی کو کہا اُسنے

زبان قبطی مین بادشاہ سے کہا اے بادشاہ بتحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور مضبوط ہی دل کا اور میری دانست مین یہی شخص بہتر عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ کرلیوین ہم اُسپر تو بھاگ جائینگے ساتھی اُسکے اور چلے جائینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے راوی کہتا ہی کہ دروان غلام عمرو بن العاص کا سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہم کو کہ غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اس حالت مین کہ جب ہمنے خود بُلایا ہو پس اُسی وقت دروان نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا ہی مجکو جو مین تمکو وحشتناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا پس جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام دروان کا جان لیا اُنھون نے مطلب اُسکے مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا اُنھون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ نے کہ اے برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان آکر اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے بادشاہون سے مگر یہ کہ پھر وہ ساتھ زیانکاری کے اور نوبت اور بجاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے اُنکو بلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس نہ ڈراؤ تم لوگ ہم کو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہی ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب بزرگ مین اور فرمایا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون اور ہم بلاتے ہین تم کو بجانب اس بات کے کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے تو غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ درانحالیکہ تم ذلیل ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو حکم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا اُسنے کہ اے برادر عربی جانو تم اس بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس کے اور اب وہ خلوتخانہ مین ہی جو مقرر کیا ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذرے گا مہینا رمضان کا اور بادشاہ نکلے گا تو کام کریگا وہ اپنی راے سے لیکن اے برادر عربی میرے گمان مین تمھارے ساتھیون مین کوئی شخص مثل تمھارے تیز زبان اور مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بہ نسبت اپنے ساتھیون کے اور بعض اُنمین ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو اے بادشاہ اُسنے تو جانے کہ قیاس میرا اُن پر نہین ہوسکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ بات محالات سے ہی کہ تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان اے بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہی تو بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اُنمین سے تا کہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس کام کو پھر اس نے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جسوقت منظور ہوا ہم کو کہ اس شخص کو قید کرین تو قید کرنا دس شخصون کا بہتر ہی پھر عمرو بن العاص

سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ لے آوے اُنکو اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ وہ لوگ قاصد کے بلانے سے نہ آوینگے
پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی کرو پس اُٹھ کھڑے ہوے عمرو بن العاص
اور نکل کر جلدی سے سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اُس حالت مین کہ اُنکو اپنے بچنے کا یقین نہ تھا اور چلے اور غلام اُنکا
دروان آگے آگے تھا تا اینکہ نکل کر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا بادشاہ نے
اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آئے گا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین قتل کرونگا راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو دروان نے اس بات سے جو سُنی تھی اُس نے
وزیر سے کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی مین نہ پھرونگا ایسی بات
کی طرف قسم ہی خدا کی اے دروان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی اور روانہ ہوے
وہ تا اینکہ پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے اُنکی ملاقات کے
اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ اے سردار بتحقیق پڑے ہوے گمان سبھون کے بہ نسبت تمھارے
اسلیے کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف سے کہ کیونکر ارادہ
کیا تھا اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا دروان کا اُنکو اُس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتے وہ اگر نہ ذمہ دار
ہوتے بادشاہ سے وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیون سے پس متعجب ہوے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالیٰ کا اُنکی
سلامتی اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور کاٹی اُنھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی عمرو بن العاص
نے مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوے حکم کیا مسلمانون کو درستی سامان اور ہتھیارون اور سوار ہونے کا لڑائی پر کہ اسیوقت
ایلچی ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ اے گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی تمھارے
ایلچی کا مع اُسکے دس ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات کی اُنھون نے سامنے آکر کہا کہ اے
شخص بیشک غدر اور ہلاک کرتا ہی اُسکو جو غدر کرتا ہی اور باغی پر گھومتے ہین دائرے ہزیمت کے بُرا ہو تیرا طلب کیا تیرے
مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اُسکے پاس چاہا اُسنے مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا بُرا ہو تیرا کون شخص بچا سکتا ہی تجکو
جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا ولیکن ہم ایسا نہ کرینگے سواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین وعدے کو اور نہین توڑتے
ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے پاس اور کہہ اُس سے کہ سُنا مین نے جو کلام کیا اُسنے اپنے وزیر سے دربارہ میرے
قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالیٰ نے اُسکے مکر سے اور اب کبھی مین اُسکے پاس نجاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا
ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس بن مقوقس بادشاہ مصر کے اور بعد اس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور
چاہتے تھے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی اُسکی جسنے نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب
ارسطولیس کے اور بیان کیا اُس سے مقولہ عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان گئے وہ اس رائے کو جسکا بیان کیا تھا وزیر نے

اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ کہان سے جانتا ہے یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہو وزیر نے کہا کہ گمان
کرتا ہون مین کہ شخص ساتھ اُنکے تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہم سے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا
راے ہے تیری ان عرب کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون پر پس کوئی شخص مکر اور فریب سے
اُن تک نہ پہونچے گا وزیر نے کہا کہ معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر کہ قوم کے واسطے ایک ایسا دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی
اور وہ دن جمعے کا ہی جسطرح کہ تعظیم کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری راے یہ ہی کہ گاڑا بٹھلاؤن اُن کے واسطے قریب
جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی نماز کو نکلے گاڑا اُنپر اور رکھے تلوار اُن کو اُنمین پس نہ بچے گا کوئی شخص ان مین کا
پس بہتر جانا بادشاہ نے اُس کی راے کو اور توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تاکہ بٹھلائے اُنکے واسطے گاڑے کو
جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب رہائی پائی سردار عمرو بن العاص نے بادشاہ
قبطیون کے ہاتھ سے اُس دن تو دوسرے دن اُسکے بلایا اُنھون نے عبداللہ یوقنا کو اور کہا اُنسے کہ اے عبداللہ جانو تم
اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے پاس نہ کھانا
رہا ہی نہ دانہ چارہ جو ہم کو اور ہمارے جانورون کو کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے بجانب دیہات کے
اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین یوقنا نے
کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُسدن وہ چار ہزار سوار سے تھے اور
ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بطرف جوف کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ جاسوس قبط کے اور سُن لیا اُنھون نے اُس مشورے
کو جو مسلمانون نے آپس مین کیا تھا درباب اپنے جانے کے بجانب جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ
بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن
جمعے کے اور جب ہوا دن پنجشنبے کا بُلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو جسکا نام ماسیوس اور وہ کل لشکر کا سردار
تھا پس چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کر کے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ
لینے جانورون اور خچرونکے جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑونکا بھی ہو تاکہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا
کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جانورات کو اور گاڑے مین بٹھلائے لوگون کو پیچھے جبل مقطم
کے اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کرنا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب مشغول ہون وہ لوگ نماز مین آگاہ
کرین وہ لوگ تم کو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمھارے ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان اُنکو
دیکھ کر شبہ مین نہ پڑین تمھاری نسبت جبکہ نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو
مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل مقطم کے اور چھپ رہا وہان اور بند و بست کیا اُسنے اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ

نے اور مقرر کیا نگاہبانون کو بجانب فارسودان کے راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا
بادشاہ قبط ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور بٹھلایا اُسنے گاڑے کو ناحیہ حراسے ٹیلہ نور تک اور اب وہان مسجد موسیٰ
ہی اور باقی رہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام مجر الحصا کے نصف لیل سے کم مسافت تھی اور
رات گذرانی قوم نے گاڑے مین اور مسلمانون کو کچھ اس امر کی خبر نتھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب
بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چارجامے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور تلے
اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے
بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی
مسلمانون کے موذنون نے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑہا
اور بیان کین اُسمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہی اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر
مین یہ آیت یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۝ تؤمنون باللہ و رسولہ وتجاھدون فی
سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ پھر بیان کین بزرگیان جہاد اور ماہ رمضان کی
راوی نے بسلسلۂ راویون کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے
جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد
کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اُسپر ہم لوگون نے کہا کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے اُنھون نے
کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ
مقوقس اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اُس
خلوت خانے مین ہی جو بنایا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلے گا
وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجین گے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھین گے ہم کہ وہ کیا
جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمرو بن العاص کی کہ اُسی وقت
آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی پس عمرو بن العاص نے اجازت
دی اُنکو اور چکر کھا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے سواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے
پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور
یہ پیغام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جانتے ہو
تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھے گا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندوبست
کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہے گا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر نہوتا بادشاہ اس حالتمین

اور وہ امر جو معلوم ہے ہمکو اُسکے یقین سے نسبت اقرار نبوت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور نہ مہلت
دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا راوی کہتا ہے کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس نے قاصد کو مگر اس وقت
غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہو جائین دل مسلمانون کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالی اُس کام کو جو ہونے والا تھا پس بعد
چلے جانے قاصد کے اذان کہی مؤذن نے اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے
اور ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے
اور مسلمانون نے حکم کیا تھا غلامون کو اس بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ
ناگہان آپڑین وہ حالت نماز مین شداد کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ
کوئی پیدل پس درست کیا ہمنے صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا
جس سے ہم ڈرتے پس جب پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت پڑھکر
عمرو بن العاص نے رکوع کیا اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اُسی وقت ظاہر ہوئے
اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب ہی لوگ تھے جنکو گاڑے مین چھپایا تھا دشمن خدا ارسطولیس
نے اور وہ ہم عدد ہمراہیان یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا اُنھون نے
کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور اسی
طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب ہوے ہمسے بہ طرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ ہم نماز مین تھے
اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جبکہ ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالی کے اور تلوار برابر کاٹتی تھی
مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف مین اور اُس
صف پر جو اُنکے قریب تھے اور اُنمین قوم مین اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القرے اور طائف اور وادی نخلہ کے تھے
اور عباد بن مصعب نے بیان کیا ہے کہ شہید ہوے لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور ہمنے بھی پڑائی کا یقین کیا
اسلیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے منہ پھیرا ہو کہ دفعتہً آئے عبداللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے مع رسد کے پس
دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چمکتی ہین پس پہچان جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینکدیا اُس چیز کو
جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی تمیم مین اور کہا قسم ہے اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی ہمارے
آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے اور خرچ کریگا وہ اپنی جانب کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ کیا جاویگا
اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ کہ گھیر لیا اُنکو اور
تنگ پکڑا اور رکھا تلوار کو اُنمین اور احتیاط کرو تم لوگ اس بات کی کہ رہائی پاوے اُنمین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور اُنکے
ساتھیون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس جب دیکھا قبطیون نے تا گہان در آتے مسلمانون کو اُٹھا لیا اُنھون نے تلوار کو

نمازیون سے اور متوجہ ہوئے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ فارغ ہوئے عمرو بن العاص نماز
سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور بہت سخت حملہ کیا اُنھون نے
دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو اور حائل ہو گئے اُنکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا اُنہین تلوار کو پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین
نجات پائی اُنمین سے کسی نے گویا وہ چڑیان تھین کہ صیاد کے جال مین پھنسی تھین پس چھوڑا اُن سب کو مردہ زمین پر اور
کسی مخبر نے بھی نجات نہین پائی اور مارا گیا اسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم ہو چکی مبارکباد
دی بعض مسلمانون نے بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھون نے اللہ تعالیٰ کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون کو
فتح سے اور تعریف کی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور اُنکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو مع
اُس رسد کے جو بار کر لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدونکی چار سو چھتیس شمار کی گئی خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے
شہادت پر پس خاص لوگ انمین سے یہ ہین حمزہ[1] بن سالم[2] الیشکری اور ربیعہ[3] بن صابر السہمی اور مسیب[4] بن خویلد الیشکری اور نسیب[5] بن
غالب الیشکری اور نصر[6] الیشکری اور سائق[7] بن مزید العجلی و مزید[8] بن سعید الیشکری اور خزام بن عمرو العجلی و رقیش[9] بن ماجد التنوخی اور طلحہ
بن ثابت المخزومی اور نصر بن[11] الاخیل مولی عیاض بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناة[12] اسلمی
چچازاد بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل[13] بن سعید بن عازم النخعی اور مقدام[14] بن ساریۃ النجیبی اور سعید[15] بن مرشد الحضر
اور رفاعہ[16] بن مسروق الکلبی اور جعفر[17] بن وانیہ جو اپنی مان کی ابنیت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ
تھے اور عروہ[18] بن شامل الثقفی اور معمر[19] بن طاعن الزبیدی العامری اور عائش[20] بن سمرۃ العامری اور رافع[21] بن سہیل العامری اور
عبداللہ[22] بن قاہر الکلابی اور مالک[23] بن نقیط العامری اور بکرم[24] بن غالب العامری اور معمر[25] بن خلیفہ الداری اور ماجد[26] بن مرۃ النخ
اور دہمان[27] ابن عوض بن مسلم العجلی و طارق[28] بن معلن السلمی اور لبانہ[29] بن طاغن العبسی اور ہیاج[30] بن عمرو التیمی و رساہم[31] بن مفر
التیمی اور احوص[32] بن یربوع التیمی اور یاسر[33] بن مفرح النبہانی اور ہلال[34] بن خویلد الغطفانی اور ہجام[35] بن عتبۃ الغطفانی اور طود
بن حبیب الکلبی کل ساٹھ آدمی نیز رگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے
ساتھ جماعت مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب جحر الحصا کے اور قبرین اُنکی اس جگہ مشہور ہین اور رہینگی
دن قیامت تک راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی پس سخت
گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ کیا اس
امر مین اُن لوگون نے کہا کہ اے بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے
ہمیشہ رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن لوگون
نہین ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی بادشاہون زمین سے اور سُنا ہی ہمنے اس بات کو کہ دارنیوس بن اردلیس
ہرمز بن کتیبجان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیئے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لیکر

لڑائی اس قوم کے اور شروع کر تو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نہ نا امید ہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور یہ قس اور راہب اور شماسہ اور مطران تیرے واسطے دعا سے مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھولکر کھانا دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کئے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے اور لڑائی کے عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اُن کے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکھا ارسطولیس نے خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے کمک کے محمد بن اسحاق بسلسلہ راویون کے عبدالرحمن بن صبیب سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب ہوا کام مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہمنے مقدرات سے ناگہان درآئے دشمن سے اُنپر تو لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبة للمتقين من عمرو بن العاص بن وائل السهمى الى امير المومنين عمر بن الخطاب سلام عليك فانى احمد الله الذى لا اله الا هو واصلى على نبيه اما بعد فانى وصلت الى مصر سالما وجرى لنا على بلد بلبيس مع ابنة الملك المقوقس كذا وكذا ونصرت عليهم ودخلت منها الى مصر ونزلت بحجر الحصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحت اهل القرى والاطراف وهى ارض يقال لها الجوف ليعينونا ويميرونا بالزاد والعلوفة ويجيئوا النا من خيرات بلادهم ما عودنا شيئا من المؤنة والعلوفة فبعثنا يوقنا وبنى عمه وجنده الى تلك القرى ليشتروا النا منهم طعاما وسرت انا رسولا بنفسه الى ملك القبط ارسطوليس بن المقوقس فكلمنى وحاوبته وهم بالقبض على فنجانى الله تعالى وكمن لنا كمينا واشغلنا برسول الى منه مكرا وخديعة فلما كان يوم الجمعة واصطففنا للصلوة واخذنا فى صلاتنا وركعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخيل البينا ونحن فى السجود وبذلوا فينا القبط السيوف ونحن مقبلون على ربنا فى صلاتنا فقتلوا منا اربع مائة وستة وثلاثين رجلا وما فينا من الوى عن صلاته وان الله عز وجل ليمن بالفضل منه فى تلك الساعة بيوقنا وجنده فاقبلوا علينا والسيوف تعمل فينا فصاح يوقنا فى جنده وحمل على القبط واحاط بهم فرفعوا السيف عنا واشتغلوا بيوقنا فبذل فيهم السيف فقتل القبط جميعا فلم ينج منهم احد من سيفه وسيوف جنده وقتل مقدم القوم ماسيين وهو ابن عم الملك ارسطوليس وغنمنا الله تعالى خيلهم وسلاحهم واسلابهم وما كان معهم من مال ودواب

دبغال ونحن کالان یا امیرالمؤمنین فی بحو تیلاطم امواجه من کثرۃ الله وقانجد تایا میرالمؤمنین وادرکنا بعسکو من المسلمین لیعیننا علی قتال المشرکین والسلام علیك وعلی جمیع المسلمین ورحمة الله وبرکاته اور لپیٹا خط کو اور مہر کرکے سپرد کیا عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پس سوار ہوے عبداللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تا اینکہ وارد ہوے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازہ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز پڑھی پھر متوجہ ہوے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبداللہ نے روایت کی ہو کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجکو کہا کہ عبداللہ ہین مین نے کہا ہان یا امیرالمومنینؓ فرمایا شاباش ہو تم کو پس بوسہ دیا مین نے اُنکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو اے عبداللہ مین نے کہا کہ یا امیرالمومنین مصر سے آپ کے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو لے بیٹے قرط کے بعد اُسکے کھولکر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا من ترك الحزم وراء ظهرہ تباعدت عنه تبعات الخطا قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابط اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہے حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہوجاتی ہین بعد اُسکے لکھا اُسی وقت ایک خط بنام سردار لشکر مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابوعبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اسمین ماجرا عمرو بن العاص کا اور حکم کیا اُنکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابوعبیدہ بن الجراح کے عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا اُنھون نے مجکو بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس عبارت سے بسم الله الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیك فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه وقد وصلنی کتابك وقرأته وعلمت ماجری علیکم من عدوکم وغدرہ لکم فذلك لما سبق فی الکتاب وکان یجب علیك یا ابن العاص ان لا تطمئن الی عدوك ولا تستمع له کلاما وما اعرفك یا ابن العاص الا حسن الرای والتدبیر ولکن لیقضی الله امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرك ولا تغترن فی مصالح المسلمین واعلم ان کل راع مسئول عن رعیته فدبر امرك ولا تامن عدوك واستعمل الحزم فیما استعملك الله

ولا ثبت الا على حق ولاكتب جزاوالله يعيننا واياك على طاعته وقد نفذت الى امين الامة ابى عبيدة عامر بن الجراح ليسير
اليك جيشا والسلام عليك وعلى من معك من المسلمين ورحمة الله وبركاته اور خط لپیٹ کر کے مہر کی اُس پر اور حوالے
کیا عبد اللہ بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا عبد اللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا در انحالیکہ
کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دن کے اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے
اور سلام کرکے دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کا پس کھولکر پڑھا آہستہ اُسکو اور خوش ہوے پھر
پڑھا اُس کو باواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے اس لیے کہ اُسمین کمک
کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے راوی کہتا ہے
کہ جب اوپر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے دن جمعہ کے اور پھر ادائرہ
برائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے لشکر کے اور نہین نجات
پائی اُن مین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اُسنے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا لونگا مین اُسکا
مسلمانون سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظما بطارقہ کو کنیسہ حلقہ مین جو قصر
شمع مین تھا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اُسپر بعد اُسکے کھڑا ہوا وہ
بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ اے لوگو دین نصرانیہ اور بنی مار معمودیہ کے خوب جانو تم اس بات کو کہ ملک تمھارا عقیم اور
شہر تمھارا عظیم ہے اور وہ شہر فراعنہ کا ہے اور دار السلطنت تھا واسطے اُن بادشاہون کے جو قبل تمھارے تھے آل حمیر سے مثل
نسبغان اور بسبیق اور حلجان کے جو بنانے والا ان اہرام کا ہے اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور نعمان بن عاد اور شدید
بن عاد اور ذو القرنین جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک اُن سب کا اُنسے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پھرا بطرف غیر کے
ملک سبا اور بلاد یمن اور حضر موت اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آبا و اجداد تمھارے
اسطلیس اور سلیوس اور ریان بن ولید جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اسکے دوسرا ولید اور قیطیس تھا جسکی کنیت
فرعون تھی کہ ہلاک کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اُسکے طیاوس بعد اُسکے داد امیر ارداعیل بعد اسکے
باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی کسی زمین کا مگر یہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طمع مین
اُمید کی ہے ہم مین اور آئے ہین ہمارے یہان بارادے مالک ہو جانے ہمارے شہرون کے اور نکال دینے ہمارے کے ہمارے
ملک سے جسطرح کہ طمع کی اُنھون نے ملک شام مین اور لے لیا اُسکو قیاصرہ کے ہاتھون سے اور مار ڈالا اُنکے بہادرون کو اور
لوٹ لیا اُنکے مالون کو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتون اور لڑکون کو پس اگر تم بھی باز رہو گے اُنکی لڑائی سے تو اُمید کرینگے وہ تم
مین اور قتل کرینگے تمھارے بہادرون کو لوٹ لینگے مال تمھارا اور لونڈی اور غلام بناوینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور
سکونت اختیار کرینگے تمھارے مکانون اور ملکون مین اور تمھارے معبدگاہون کو اپنی مسجد بناوینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے

حکم کیا ہی مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلے گا وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ دیکھ لیگا وہ امر جو ہوگا تمہارے اور ان
عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر متفق ہی رائے تم لوگون کی اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ آیا نہین ہین ہم
لوگ غلام اس دولت کے ہو واسطے کہ اس دولت نے اپنا مطیع کیا ہی ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اُسکی ہمپر ہمیشہ
ہین اور اب ہم اوینگے اُسکے سبب اپنی محبت کے اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین یا مر جاوین ہم سب ایک ہی تلوار
پر پس شکر ادا کیا بادشاہ نے اُنکی باتون پر اور خلعت دیئے اُنکو اور کہا کہ نکلو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمون کو باہر شہر کے اور طبول دو
لڑائی کو قوم سے تا اُنکو بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاۃ کے پاس سے پس اُن سبھون نے کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ کہتا ہی بعد اُسکے
نکلے وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمون کے نکالنے اور نصب کرنیکا قریب ٹیلہ نو اور صعد بیس
ایسا ہی کیا اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اُسیدن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ ایلچی جنکو بھیجا تھا
ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان حاکم نوبہ اور
بجاۃ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک کریگا پس دشوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر اور کھڑا
کیا قبطیون نے اپنے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نے نکل نکلکر خیمے نصب کیے
ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوئے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگاہبان مقرر
کیے اپنے واسطے بسبب خوف کر اور یونانی قوم کے تاکہ نہ پورا ہو اُنپر کوئی امر کہ جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ ناگہان
آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت
مسلمانون کے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے اور
نور چمکتا تھا اُنکے لشکر پر اور آوازین اُنکی بلند تھین ساتھ تہلیل و تکبیر اور درود اوپر بشیر و نذیر کے رات اور دن باری باری
راوی کہتا ہی کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانون کے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا عبیدہ
عامر بن الجراح کو پس کھولکر پڑھا اُنھون نے اُسکو اور مطلع ہوئے اُسکے مضمون سے اور اُسی وقت آئے ابو عبیدہ خالد بن الولید
کے پاس اور کہا کہ اے ابا سلیمان کیا رائے ہی تمہاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہی حکم کیا ہی اُنھون نے مجکو بھیجے لشکر
کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تم کو بھیجنے کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم
عمرو بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور پیاس
لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین بڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اُنکی ہلاکت کو خالد نے کہا کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا قصد
کیا ہی تمنے ابو عبیدہؓ نے کہا کہ بھیجون گا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ تمہارا ہی پس بھیجو تم چار
شخصون کو مسلمانون سے کہ وہ برابر چار ہزار سوار کے ہون ابو عبیدہؓ نے کہا کہ وہ کون چار شخص ہین خالد نے
کہا کہ ایک اُنمین کا مین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن یاسر الکندی

اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سنی ابوعبیدہ نے خالد سے یہ بات روشن ہوگیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کرو تم جو تمھاری رائے ہو کہ بیشک رائے تمھاری مبارک ہی پس بُلایا ان لوگون کو خالد نے اور مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہی ہم کو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالد نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن اور ہوئی رات اور نماز پڑھی ابوعبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس اُس حالت مین کہ درست کیا تھا اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمہ کے دروازے پر پس سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف خیمہ ابوعبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب پہونچے تو نکلے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کر کے رخصت کیا چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو جو راہ بتاتا تھا اُنکو شونک اور وادی موسیٰ کی پس روانہ ہوے وہ بارادۂ مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُسوقت وہان گھوڑے اور اونٹ زیادہ ایک ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد اور اُن کے رفیقون نے اُنکی طرف جلد جاکر سلام کیا پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالد نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤگے اُنھون نے کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طے اور مراد اس سے ہین بھیجا ہی ہمکو امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب نے بطرف مصر کے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف کے واسطے کمک عمروؓ بن العاص کے پس خوش ہوے خالد ان کے آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور اُنکے رفیقون کے خوش ہوے اور سب ایک ساتھ ہو کر روانہ ہوے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُسنے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس تعریف کی عرب نے خالدؓ کی اور مبارک جانا اُنکو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویون کے نصر بن ثابت سے بیان کیا ہی کہا نصرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جسکو بھیجا تھا امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُنکے ساتھیون سے قریب عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ بارادۂ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے مصر کے بیچ مین راستہ دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے دفعتہً سنی ہمنے ایک آہٹ دور سے پس توقف کیا ہم نے واسطے سننے اُس آہٹ کے نصرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ سوار تھا مین اپنی اونٹنی پر پس اُترا مین اُسکی پشت سے زمین پر اور اُسکو اپنے ساتھی کے حوالہ کر کے پیادہ چلا مین بجانب اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین کہ وہ ایک بڑا لشکر ہی گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے

قوم کو تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تاکہ ثابت ہو جاوی
مجکو کام اُنکا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سُنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے
اللہ ہمارے دشمنون کو اے قوم کہ پہونچے اوپر ہمارے ہم سختی اور کوشش کو جسدن سے کہ نکلے ہم مدین سے اور نہین پایا ہم نے
کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہم سے پس اُترو تم لوگ تاکہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے اور دانہ چارہ دیوین
اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اس واسطے کہ بیشک ماندے ہو گئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے پس کہا ایک مرد نے
اُن مین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین رنج پہونچا یا ہم نے اپنی جانون پر مگر واسطے آرام اور حصول
مال کے بادشاہ ارسطوبیس سے لیکن جب قصد کیا تم نے آرام کا پس اُترو تم اور سو رہو رات بھر اور صبح کے
وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جسکو غویر کہتے تھے اور متوجہ ہوئے وہ واسطے جمع کرنے گھاس وغیرہ
کے تاکہ مہیا کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹون کو واسطے چرنے
کے نصر بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُنکی خبر سے کہ وہ عرب
متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ کیا مین نے
خالد کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سُنی مین نے اُنکی باتون سے پس خوش ہوے خالد اور تعریف و شکر
اللہ تعالی کا بجالائے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خالدؓ ابن الولید
کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہماری رائے یہ ہی کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا این کہ سو رہین وہ لوگ اور آرام
لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُنپر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اُنپر پس نہ نجات
پاویگا اُنمین سے کوئی خالد نے اُنکی رائے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہی جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آئے
بشار بن عوف اور رفاعہ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون
اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا
اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُنپر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُن کے
اور تاکید کی بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُنمین
کا کوئی تاکہ پہونچے وہ بجانب ارسطوبیس کے اور آگاہ کرے اُسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے
وہ مسلمانون سے راوی کہتا ہی کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ بجھ گئی آگ قوم
کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آہٹ اُنکی پس جان گئے مسلمان یہ حال اُنکا اور پوشیدہ
نکل کر چلے اُنکی طرف مثل قطار جانور کے تا اینکہ پہونچے اُن کے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت اُن مین
نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُن پر آکر گھیر لیا اُن کو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی

سپاہی کو اور رکھا تلواروں کو اُنمین پس جھپٹی قوم اپنے سونے کی جگھوں سے اُس حالت مین کہ سُستی نیند کی تھی آنکھوں
مین بھری تھی اور حیران ہو گئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا اپنی تلواروں
کو اور مارتا تھا بعض اُنمین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور لیثار بن عوف اور
خالد بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیوں سے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُنمین سے بارادے
جان بچانے کے تو قبضہ کر لیتے اور گرفتار کر لیتے اور رسی مین باندھ لیتے تھے اُسکو نضر بن ثابت کہتے ہین
کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اُنمین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور ہمین نے مقتولون
کا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالد نے اکابر قوم پر
اور مار ڈالا سب قیدیون کو بعد اُس کے متوجہ ہوئے خالد بطرف اُن اکابر کے جنپر قبضہ کر لیا تھا اور کہا
اُنسے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمھارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین
چچا زاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالد نے کہا کہ کہانتک جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم
شام مین تھے پس جب مالک ہوئے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد و خزانے کے
قسطنطینیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون
مین سوار ہو کر روانہ ہوئے جزائر مین تو ارادہ کیا ہم نے سرزمین مدین کا تمھارے خوف سے اور وہان پہونچکر
لکھا ہم نے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تا کہ ہو وین ہم اُسکے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت
چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب
اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُسکو دوست رکھتے ہین ہم کہ ہو وین تمھارے ساتھیون اور لشکر سے اور
زندگی گذرانین ہم زیر سائے تمھارے پس جب پہونچے اُسکے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُسنے
ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوئے تھے ہم
بارادہ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہم پر اور حکم کیا تمھاری تلوارون نے ہم مین پس ہنسے خالد بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ من حفر
لاخیہ المومن بیرا القاہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی
نضر کہتے ہین کہ پھر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال و اثاثہ
و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے ان خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالد نے
اُن خلعتون کو لیکر رفاعہ رض بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوئے ہم بارادہ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو
سامنے ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر قس تھا اور وہ دیر راہبونکی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اسکا اور اُسکے گرد
اُترے ہم پس لوگ وہان کے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہم نے کہا کہ ہم لوگ ہمراہیان

بادشاہ ہرقل کے قوم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم بارادۂ مدد دہی ارسطولیس
تمھارے حاکم کے ہواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا اپنے یہان تاکہ مدد
دین ہم اُسکو ان عرب محمدیون پر تب وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے بطرک نے جو شام
کے قسون سے بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا لوگون مین اسلیے کہ وہ شام کے قسون سے تھا اور
پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کر دیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کے واسطے پس مالک کر دیا تھا
ایہم نے اس قس لوطیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور حمص کو بھاگا یہ قس
لوطیس بجانب طرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس طلب کیا بادشاہ نے اُسکو
اور جب سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس بادشاہ نے اُسکو
خلعت دیا اور ٹھہرایا اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہوگیا بجاے بابیوس کے بسبب کثرت علم
اور دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک وہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب
مصر کے بارادے اُسکے مالک ہوجانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے وہ لوگ وہان
اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہمنے اور آیا مہینہ رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس خلوت کے گھر مین جو اُسنے
اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اُسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اسکا تھا بعد اُسکے پس محتاج ہوا
وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسی وقت بھیجا اُسنے قاصد کو بطرف دیر قس کے اور بلایا وہان
کے بطرک کبیر کو جو موسوم ہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے
اُن کامون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا اُن لوگون نے اُس کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا
اُس قس ملعون لوطیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس رہا وہ وہان تا اینکہ آئے اور اُترے عرب مسلمان گرد
دیر کے نصر بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا اُسنے ہم کو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا
خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جھگڑون مین ملک شام مین اور ہربیس حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو
بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے جبکہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے پس وہ ملعون
تمیز کرتا تھا ہماری جبرونکی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تم لوگ ہو اور تھا وہ
بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین واسطے
کمک تمھارے سردار کے لڑین گے ہم اُسکے دشمنون سے اور تحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس
ساتھ خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور
نہ عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہانکی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر مشابہ ہوسکتا ہی لباس
تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت کی اُنھون نے رومیون کی اُنکے لباس مین
اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے سپیدرو
گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ اپنے
فریب کے تاکہ بلا ڈالو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور مالک ہوجاؤ اُسکے شہرون کے جیسا کہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ
اور چھین لیا تمنے ملک اُنکا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمھارے
بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو
اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ قبضہ کرلیویگا وہ
پھر عامر بن ہبیار نے روایت کی ہی کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہی کچھ خبر نہین ہی اور یہ تیرا خیال
خام ہی آیا نہین جانتا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہی لوٹ لیا اور صبح کی ہمنے بعد
عزت کے ذلت مین اور بعد توانگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہم نے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات کہ آوین ہم
اُسکے پاس اور رہوین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس خلعتون کو
اور خوش کیا ہمارے دلون کو عامر کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان کے زبان روم
کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہی جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہم نے کہ ہم لوگ سواے
اپنی زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہی میرے دین کی کہ تم قوم غسان سے نہین
ہو اور اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا ہم نے
کہ بُرا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جنکو تو کہتا ہی تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر ہوتے ہم دن کو بلکہ
چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کر تو مسیح سے اس بات پر کہ اُنکی اُمت کو تو نے اصحاب
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہی پھر چھوڑا اُسنے ہم کو اور نہین کلام کیا ہم سے پس کہا اُس سے
راہبان دیر نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم اُنمین سے ہوتی جنکا تو نے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو دن کی
روشنی مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی تجکو کہ مین بڑا پہچاننے والا اُنکا ہون اور یہ قوم
اصحاب محمد سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اُنسے اور نہ نکالو تم کھانا وغیرہ اُنکے واسطے اور قریب مین بھیجونگا
بادشاہ کو خبر اُنکی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ لوگ اُن سے عامر بن
ہبیار نے بیان کیا ہی کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالیٰ سے ہمارے ساتھ یہ امر کہ جب سنا راہبون نے بولیس
سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگر اچھی طرح سے پہچان لیا ہی قس نے اُنکو پس مفرور ہی ہم کو یہ امر کہ

صلح کرلیوین ہم اپنے واسطے اُسنے پس ہونگے ہم امن مین اُنکے فریب سے اپنے دیر مین پس کہا ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین جانتے ہین ہم یہ امر کہ کس کے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار کے واسطے تو ڈرتے ہین ہم اِس قس لعین سے اِس امر کو کہ آگاہ کردیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مارڈالے گا وہ ہم کو اور یہ ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہی اور ہر روز کفر کرتا ہی ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعاقبہ ہین پس اگر قصد کیا ہی تم نے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو اپنے لیے اُسنے امان کو پس قید کرلو تم اِس ملعون کو اور سپرد کردو تم اُسکو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح اُنکے واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہی اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ ہمارا حال نہ جانے گا پس اچھی جانی اُن لوگون نے راے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کرلینے پر اُس حال مین کہ وہ نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اُسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے عرب کے پاس اور کہا کہ قسم ہی تم کو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمدی ہو یا نہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تحقیق ہمنے قبضہ کرلیا ہی قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے اور صلح کرین ہم تم سے اور لیوین ہم اپنے لیے تم سے عہد اور امان کو سو اسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تم نے ہماری صلح کا پس نہین ہین ہم اُن لوگون سے جو چھپا دین اپنے حال کو تم سے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک جھوٹ بہت بُری چیز ہے خصوصًا اسلام نے باز رکھا ہی ہم کو اُسکے استعمال اور تبعیت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اِس حالت مین مباح ہی اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہ سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہی امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اُشتر نخعی سے یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب و بزرگ نے سواے اُسکے پھر عرض کیا امیر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈالدیا مجکو مسیح نے تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے دین کے ساتھ پس ماری خالد نے گردن اُسکی عامر بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ اپنے دیر سے پس کھایا ہم نے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحابؓ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہی اپنے دین کی
کہ تم وہی ہو جسنے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری میرے نزدیک موجود
ہی پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اُسکے ایک جزدان تھا پس کھولا اُسکو اور نکالی
اُسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت اُنکی
اور لباس اُنکا اور صورت ابوعبیدہؓ اور صورت خالدؓ کی اور تلوار برہنہ اُنکے ہاتھ مین تھی پھر کہا اُسنے خالد سے کہ اے
سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوے تم ملک شام مین اور
فتح کیا تمنے شام کے بعض شہرونکو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اور حاکم کیا سواے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکھا ہی کہ فتح
کرنے والے شہرون کے تمھین ہو گے پس کیا سبب تھا اُسکا خالد نے کہا کہ اے راہب جان تو اس امر کو کہ عمر بن الخطاب امام
اور خلیفہ ہین اور جب جس کام کا حکم وہ ہمکو کرتے ہین تو ہم بجالاتے ہین اُسکو اور حکم اُنکا اطاعت کیا گیا ہی ہم لوگون مین پس
ہرگز نہین پھرتے ہین ہم اُس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہی
یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم[سلہ] پس اطاعت اُنکی ہمپر فرض ہی اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور
اچھے کامون کے اور منع کرتے ہین برُے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اُس چیز کے جو یکجا کیا ہمنے اُنکے واسطے
مالون سے اور ہمیشہ حکم اُنکا تعریف کیا گیا ہی اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی کا اور لباس
اُنکا گدڑی ہی اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالیٰ کے لباس اُنکا تقویٰ ہی اور بنیاد
اُنکی ذکر خدا ہی اور شعار اُنکا عدل ہی رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون اور
مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرونکی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین ہر شخص پر جسنے کفر کیا ساتھ
اللہ تعالیٰ کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین چرب زبانی کرتے ہین خلق مین
راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اُنکی تمھارے نبیؐ کے زمانے مین بھی تھی خالدؓ نے کہا ہان سُنا ہی مین نے سعد بن ابی وقاص کو
کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُسوقت آپکی حضوری
مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے پس جب اذن
دیا آپ نے عمر کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس
کہا عمرؓ نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالیٰ آپکے دندان مبارک کو کس چیز نے ہنسایا آپکو اے رسولؐ اللہ کے آپ نے ارشاد کیا کہ
اے عمر تعجب کیا مینے ان عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمرؓ نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اُن عورتون سے عمرؓ نے کہ اے دشمن اپنی جان کی

[سلہ] اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکومت والون کی تم مین سے ۱۲

ڈرتی ہو تم مجھ سے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسُول سے اُنھون نے کہا ہان تم نہبت درشت اور سخت ہو پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قسم ہے مجکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اے عمر نہ ملے گا تم کو شیطان کسی دن چلتا ہوا راہ مین
مگر یہ کہ چلا جاوے گا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہے کہ جب سُنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ رحمت اور برکت اور
رسالت تمھارے نبی کی بھر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالد رضؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہے تجکو داخل
ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہے گا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالد رضؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین
تجھ سے یہ امر کہ نکال دے تو ہمکو صلیبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب مذبح کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی
کی تھی اور اور صلیبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالد رضؓ نے اُنکو لیکر رفاعہ رضؓ بن قیس اور بشار رضؓ بن عوف کے سپرد کیا پس
لیا مسلمانون نے اُنکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب تنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سوئے رات بھر دیر
مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالد رضؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو وادی القریٰ سے
تاکہ نہ نکلے اُنمین سے کوئی اور جاکر آگاہ کرے بادشاہ کو اُنکے حال سے اور کوچ کیا خالد رضؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون
کے بہ لباس تنصرہ کے اور مضبوط کرلیا زناردن کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے
بارادہ مصر کے اور اُنکے مصر کے بیچ مین وہی دن تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ متوجہ ہوئے خالد بن الولید نصر بن ثابت
کی طرف اور کہا اُنسے کہ اے نصر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ
عرب تنصرہ آئے ہین تیری مدد دہی کیواسطے پس جلد گئے نصر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے
نصر کہتے ہین کہ جب قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی
عرب تنصرہ کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو بسبب آنے عرب تنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ
لیا لوگون نے نصر کو اور لے گئے اُنکو ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب
داخل ہوے نصر بادشاہ کے پاس ڈانٹا اُنکو حجاب نے واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے
نصر کہتے ہین کہ قسم ہے اللہ کی نہین التفات کیا مینے بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مینے یہ کہ سجدہ نکرون لیکن ڈرا مین اس
امر سے کہ نفرت کرینگے دل قوم کے مجھ سے اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہوچکی تھی کہ جو شخص
ہوگا اصحاب محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہے ساتھ اللہ کے پس کہا مینے
اپنے دلمین کہ نیت کرتا ہون مین واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کیواسطے اور سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ انما الاعمال بالنیات و لکل امرء ما نوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مینے اپنے
سر کو سجدے سے کہا مجھ سے بادشاہ کے وزیر نے کہ اے برادر عربی پہونچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل
مقطم کے ہین راوی کہتا ہے کہ جب سُنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجاب اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار ہے

قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلامون نے گھوڑون کو اُنکے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشون جڑاو کے ساتھ نگینون جواہرات اور رنگامون جڑاؤ کی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بند بنے ہوے ساتھ موتیون کے اور سوار ہوا اُنکے ساتھ ارسلاؤس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے درانحالیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ تقدیر کو یہ تو حال نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالدؓ بن الولید کا پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے جبل مقطم تک ابن اسحاق نے بسلسلہ راویون کے نعیم بنؓ مرہ سے روایت کی ہے کہا نعیم نے کہ تھا مین منجملہ اُن لوگون کے جنکو عمر بنؓ الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی القریٰ اور وادی نخلہ سے اور خالد بن الولید دوست رکھتے تھے مجکو سواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاصؓ بن وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا اُنکے واسطے مالون کے بصریٰ کی بازار تک پس جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسطالیس کے اُنکے استقبال کیواسطے نکلے ہین ڈرے وہ اس امر پر کہ تشویش مین پڑینگے دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھین گے مسلمان اُنکی طرف اور ڈرے عمرو بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سُستی مین پڑینگے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھ سے کہ اے ابن مرہ مین چاہتا ہون تمسے ایک بات کہنا پس سمجھو تم اُسکو مجھ سے مین نے کہا کہ اے ابا سلیمان وہ کیا بات ہے اُنھون نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے جب دیکھین گے ہمکو کہ آئے ہین ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلیبان ہمارے سرون پر ہین اور قبطی لوگ سوار ہوے ہین ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش مین پڑینگے دل اُنکے ہمارے حال سے ولیکن مین چاہتا ہون تمسے اس امر کو کہ اُترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اُسکو اپنے غلام کے اور چھپ رہو تم اس پتھر کی آڑ مین پس جب دور چلے جاوین ہم لوگ تمسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانون کا اور جاؤ تم عمرو بن العاص کے پاس اور بیان کرو اُنسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہے ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہوجاوے دل اُنکا اور باسامان رہین وہ اپنے کام مین اسواسطے کہ وہ سولے تھا رے اور کسی پر مطمئن نہونگے کہ پہچانتے ہین وہ تمکو اور کہو تم میری طرف سے اُنکو سلام اور یہ بات کہ باسامان رہین وہ اور لشکر اُنکا اپنے کام مین پس جب سُنین وہ تکبیر ہماری قبطیون کے لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مین نے خالد سے کہ بخوشی منظور ہے مجھکو پھر اُترا مین اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مینے اپنے غلام دارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے اور چھپ رہا مین پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ اور اُن خلعتون کے جنکو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنین رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف نے وہ دونون خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور کھول دیا نشان متنصرہ کو اور بلند کیا صلیبان سونے اور چاندی کی جو دیر سمعان سے لیا تھا اور بدل دیا خالدؓ نے بھی اپنے لباس کو اور

اسی طرح مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے
کہ سامنے ہوا اُنکے لشکر قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسلاؤس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوئے رفاعہؓ بن قیس اور بشار
بن عوف اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا اُسنے کہ پیدل ہوجاؤ اور جھکو تم سامنے اُنکے کہ نہین ہی اس امر سے تمپر پیروی اور بری
عاقبت کی اور قسم کھاؤ مسیحؑ اور سیّدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس
آگاہ ہوجاوین قوم ہمارے حال سے اور کرو تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون کے آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالیٰ پر اپنے کامون مین
پس ویسا ہی کیا قوم مسلمانون نے جو حکم کیا اُنکے سردارون نے اور پیدل ہوے اور جھکے وہ واسطے تعظیم حجاب اور سردار لشکر
ارسلاؤس کے اور رومائین دین اُنکو پس متوجہ ہوئے حجاب اُنکی طرف اور بزرگداشت کی اُنکی اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا پس سوار ہوکر
روانہ ہوئے وہ تا اینکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اُنکو حجاب نے اُترنے کا پس اُترے وہ اپنے گھوڑون پر سے اور ٹھہرے
سراپردہ کے دروازے پر اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اُسنے آنے سرداران لشکر اور اکابر کا پس داخل ہوئے
رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اور نہین داخل ہوا کوئی سوائے اُنکے اور ٹھہرے خالدؓ اور مقدادؓ اور عمارؓ اور مالکؓ اور باقی عرب ہمراہی
رفاعہؓ اور بشارؓ کے دروازے پر پس جب داخل ہوے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف سراپردے مین مبارکباد دی اور جھکے وہ
واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ اُنکی طرف اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے تحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے
ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور ہووین ہم تم ایک ہی
ساتھ اُن عرب محمدیون پر پس اگر تم خیرخواہی کروگے ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے
ہم موافق تمہارے حکم کے اور تقسیم کردینگے ہم تمکو ملک اپنا اور مالک کردینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہؓ نے کہا کہ بشارت ہو تجکو اے
بادشاہ قریب دیکھے گا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس
شکریہ ادا کیا اُنکا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین دین رفاعہؓ بن قیس اور بشارؓ بن عوف کو اور پہنا اُنھون نے اُن دونون
خلعتون کو اُن خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ اُنھیں کو پہنکر وہ بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسی وجہ سے مطمئن ہوگیا تھا دل
بادشاہ کا کہ اُسی نے وہ خلعتین اُنکے واسطے بھیجی تھین اور اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے بسلسلہ
راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آئے خالد بن الولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف
اور وہ لشکر جسکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے اہل وادی القریٰ اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ اُنکا اسطرح
پر جیسا کہ بیان کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف
خلعتین پہنے تھے اور نشان اور صلیبان اُنکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے اُنکی
طرف اور تعجب کرتے تھے اُنکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہی خدا کی اے عمرو یہ لوگ
عرب متنصرہ نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہی اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور ہینے

ف ذکر پہونچنے خالد وغیرہ کا مع اپنے لشکر کے مصر مین اور پہونچنا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا سامنے بادشاہ کے اور خلعت دینا بادشاہ کا اُن کو

ایک ایک کو اُنمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے اُنمین لباس وادی نخلہ اور طائف وادی القریٰ کے شرحبیل بن حسنہ نے
کہا کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے اُن سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہی
اور ظاہر ہوا مجکو عمامہ اور وہ کپڑے اُنکے جو پہنکر طرابلس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہی خدا کی
مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہی اور پہچانا مین نے اُنکو بسبب اُنکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل برج کے ہین عمرو
بن العاص رض نے کہا کہ قریب تر تمکو حال معلوم ہو جاویگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی کہتا ہی کہ گذر گیا دن اور آئی رات
ساتھ تاریکی کے کہ اُسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید بن زید بن نفیل
واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرّہ کے کہ آتے ہین وہ اُنکے لشکر کی طرف جلد
متوجہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرّہ ہون پھر سلام
کیا نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے اُنکو مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کہانسے آئے ہو پس آگاہ کیا نعیم نے اُنکو سرگذشت
سے پس لیگئے مسلمان اُنکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے خیمے مین سلام کیا مینے
اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین نعیم ہون اُنھون نے کہا کہ مرحبا اے نعیم
تمھارے پیچھے کیا حال ہی آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے اے بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم پس بیٹھ گیا مین اُنکے سامنے اور سب
حال اول سے آخر تک بیان کیا مینے اُنسے پس بہت خوش ہوے وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور غلبے کے اور سجدہ
شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائے اور اُسی وقت بُلایا اُنھون نے معاذ بن جبل اور شرحبیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ
اور بیٹھے سامنے اُنکے متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُنکی طرف اور کہا کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم
بن مرّہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھ سے بیان کرتے ہین پھر کہا نعیم سے کہ اے بیٹے میرے بھائی
کے بیان کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھ سے پس نعیم نے ابتدا سے انتہا تک اُنسے بیان کیا پس بہت
خوش ہوے وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے اُمید اس بات کی رکھتے ہین کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے
غلبے کا ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ اے سردار سوار ہو تم اور حکم کرو سواران مسلمین اور لشکر کو سوار
ہونیکا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سنو تم تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہی تو بلند کرو
تم بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے سر پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ اللہ تعالےٰ
کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہی اور معاملہ اُسکا یون ہی کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے
حجاب اور سردارون کو اور کہا اُنسے کہ تنگی مین پڑا ہی سینہ میرا ان عرب کے سبب اور اُنکے قیام سے ہمارے
یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہو گیا ہی کہ حاکم ہو گئے ہین دیہاتون اور زمین والون پر اور
بار رکھا ہی اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچاوین وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیداوار

شہرون سے اور اُنکے گروہ بھی جاتے ہین ریف اور صعید تک اس جانب سے اور اہل توبہ اور بجاۃ کسی نے بھی ہماری
کمک نہین کی اور اُنکے آپسمین فساد اور جھگڑا پڑ گیا ہی سو میری راے تو یہ ہی کہ شروع کرون مین لڑائی کو ان عرب
سے اور مدد اور غلبہ دیوین مسیح جسکو چاہین پس کہا حجاب اور سردارون نے کہ اے بادشاہ کر تو جو چاہتا ہی کہ ہم لوگ کسی
امر مین تیرے خلاف نکرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کردو لشکر کو کہ کل لڑائی
ہوگی اور حکم دو اُنکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہون واسطے لڑائی کے اور آفتاب نکلنے پاوے کہ وہ لوگ
پہاڑ پر پہونچ جاوین کہ شاید دفعتہً دراوین ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حجاب بموجب حکم بادشاہ کے اور نہ
تھی بادشاہ کو آگہی اُس معاملے سے جو پورا ہو چکا تھا قصر شمع مین اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالی کی اپنے مسلمان بندون کے
واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جسکا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور کوئی کام
بدون اُسکے مشورے کے نہین کرتا تھا اور دونون ساتھ ہی سوار ہوتے تھے اور ساتھ ہی اُترتے تھے اور نہین جدا ہوتے تھے
آپس مے بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہو چکا تھا اپنے خلوت کے گھر
مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جسوقت کہ تمام ہوا مہینا پس جب
پورا ہو گیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور آیا وہ
اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف در انحالیکہ پوچھتا تھا اُن لوگون کو جو اُسکی خدمت مین مقرر تھے پس نہ دیکھا
اُنمین سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا ہی نکلنے سے پس نہ پایا اُنمین سے
کسی کو اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولیعہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اُسکا
جاری تھا ملک مین پس نہایت بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُس سے حال اُسکے
باپ اور سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ اُن عرب کے ضعیف دیکھا اور
حکم کیا مجکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کرلون مین اُنسے یا لڑون
مین اُنسے پس جب سُنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا اور چھپایا معاملے کو
اپنے دلمین اور جان گیا اس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہی کہ ارجانوس بھائی مقوقس کا
بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اُنکی پھیلے گی زمین مشرق اور
مغرب تک اور بادشاہ لوگ سُست ہو جائینگے اُنکے صحابہ کے زمانہ مین اور وہ لوگ غالب ہو جائینگے شہرون پر پس
نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دلمین تھا اور ارسطولیس
نے ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع
مین اور یکجا کیا اُسنے اُن لوگون کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُسمین چھوڑا تھا اور اُن لوگون کو جنپر اُسکو

اعتماد تھا اپنے کام اور اپنی حفاظت مین پس داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل
سبب پائداری نبی آدم کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سواے اپنے اور سب مخلوقات
کے اور مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہی بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا
تمھارا اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب وہ ہین کہ ہمیشہ آنیوالا اُنکا وہ تھا جسکا مالک تمھارے مالک سے بڑا تھا اور لشکر اُسکا
تمھارے لشکر سے زیادہ تھا پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہی زمانہ جاتے رہنے اور سست ہوجانے
تمھاری دولت کا مگر اسقدر کہ بھڑین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پائینگے تپر عرب تو مار ڈالین گے وہ تمکو اور لوٹ
لینگے وہ تمھارے مال کو اور لونڈی غلام بناوینگے تمھاری عورات اور لڑکون کو اور رہین گے تمھارے گھرون مین جسطرح
کہ کیا اُنھون نے تمھارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ اے سردار کیا راے ہی اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ راے یہ ہی
کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اپنی جانون پر اور بند کرلو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور نہ اُنکو
اسواسطے کہ اُسکو قوت تمھاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی کے
اور چلا جاویگا اسکندریہ کو اور مین بعد اُسکے صلح کرلونگا اپنے اور تمھارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہوجاوینگے ہم اپنی
جانون اور مالون اور اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کرے گا تبعیت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا اور جو
کوئی اپنے دین پر استقامت کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہے گا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے اُسکے
راوی کہتا ہی کہ جب سُنی اُن لوگون نے یہ بات اُسکی بہتر جانا اسکی راے کو اور سمجھے وہ کہ حق اسی کے ساتھ ہی پھر راوی
نے بیان کیا ہی کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ ایک ہزار سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر شمع اور
اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے اور بند کرلیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا مع اپنے
لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہی کہ آئے بعض غلام ارسطولیس کے
جو واقف ہوگئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سُنا ارسطولیس نے یہ حال یقین کیا
اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکلجانے کا اپنے ہاتھ سے اور حیران رہگیا اپنے کام مین اور قصد کیا اُسنے داخل ہونے قصر کا رات کو
کہ اُسیوقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہی کہ جب سُنی عمرو بن العاص نے
آواز تکبیر کی کہ بلند ہوتی ہی قبطیون کے لشکر مین اور سوار ہوچکے تھے وہ اور سب لشکر اُنکا پس اُسیوقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور
مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اُنمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو نازل
ہوئی اُسپر آپڑنے عرب سے اور ثابت ہوگیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب جو آئے تھے بطور کمک کے لباس تنمر مین اُنھون نے حملہ کیا اُسکے
لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات فریب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہی اور سوار ہوا وہ اُسیوقت اور سوار ہوئے
حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے اور مال اور اسباب کو اور اس سب کو اُن لوگون نے اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوے

ف ذکر حملہ کرنے خالد بن الولید وغیرہ کا قبطیون سے لشکر مین رات کے وقت اور حملہ کرنا عمرو بن العاص کا مع اپنے لشکر کے اور بھاگ جانا بادشاہ ارسطولیس کا مع اپنے لشکر کے بجانب اسکندریہ

اور فتح ہونا شہر مصر کا بطور صلح ارجانوس اور مقوقس کے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور سکنا ای مصر کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین ۱۲

وہ رات کو اور در آئے وہ اور قطع کی مسافت شہر مصر کی تا اینکہ ہوپنچے پہلے پل پر اور اُسپر سے عبور کر کے چلے بجانب مربوط کے
پس چھوڑا مردمان باقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے راوی کہتا ہی کہ پکار
پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ بھاگ گیا نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ سب اور تلوار
کام کرتی تھی اُنمین اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب رضی اپنے نبی کو صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق نے ثقات سے
روایت کی ہی کہ مارے گئے اُس رات مین لشکر قبطیون سے پانچہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس
چیز کو جو اُنمین تھی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک پاس عمرو بن العاص کے اور سلام
کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے رفاعہ رض بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمرو بن العاص
کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُن سبکی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا
اُنکے کامون کا اور بیان کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اُن
سب کا اور مالک ہوجانا اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل دیر اور اُنکے
رہبان کی اور مارا جانا مقوقس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلبان اور زنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور
فریب کے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالیٰ کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانون کو
اور کوچ کیا مقام حجر الحصا سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوے تا اینکہ آئے سفر مین اور مالک ہوئے اُسکے درون کے اور اُترے
خالد اور عمار اور مقداد اور مالک اشتر قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجالوس بن راعیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُسنے عربی زبان
مین کہ اے جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوے تم شہرون کے
اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین نیکوخواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے بھائی
کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری
کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی بُرائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے
دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہوگا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا
اُس سے معاذ بن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری
نیتون اور اچھائی ہمارے کامون اور تبعیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد اور
اقرار کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے
واسطے امان ہی تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین
مین تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہے گا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور بُرائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے
ہم اُس سے جزیہ پر پس جب سُنا ارجالوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سرداروں نے یہ کلام خوش ہوے دل اُنکے اور اُترا

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کُنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالد اور اُنکے ساتھیون نے ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمرو بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگون کو سامنے اُنکے اور بیان کیا اُسنے خالدؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ اے قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے غالب کیا تمپر اور شکست دی اور بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہو اور ہوگئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ اے سردار آیا نہین ہی یہ بات جو سنی ہی ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ معاف کردیتے ہو اُسکو جو تمپر ظلم کرتا ہی اور نیکی کرتے ہو تم اسکے ساتھ جسنے تمسے برائی کی ہو اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین تو بیعت کرلیتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص نے صحابہؓ سے کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرحبیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ اے سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہی اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہوجاؤ گے تم اور شہرون کے بھی اسلیئے کہ بسبب اسکے کہ سُنینگے لوگ اور خبر پہونچے گی شہر والون کو اس کی پس سپرد کردینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور اتفاق کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہؓ نے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار بات وہی ہی جو شرحبیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگ مصر کے تحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب لینے احسان کے تمپر اور معاف کردیا مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سُنا ارجانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہی خدا کی اسی وجہ سے مدد اور غلبہ دیئے گئے تم اور پڑ گئی میرے دل مین اب محبت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدًا عبدہ و رسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہی میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہی میری طرف سے تمکو عوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین راوی نے بیان کیا ہی کہ قصد کیا اور گئے عمرو بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہی وہ آجتک بنام جامع عمرو بن العاص کے اور رکھا گیا عمرو بن العاص نے جو مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قبطیون کے خیمہ سے جو بھاگ گئے تھے اور نکالا اُسمین سے پانچوین حصہ واسطے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا پھر لکھوایا ایک خط بنام خلیفہ عمرو بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ عالم بن سارہ کے اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ اور اخالیکہ

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیرالمومنین عمر بن الخطاب کے پاس اور سلام کرکے دیا خط اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہانسے آئے ہو علم بن ساریہؓ نے کہا کہ مصر سے عمرو بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا کہ یا امیرالمومنین مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو لے علم پھر کھولا خط اور پڑھا اسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اُٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو باآواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود اور بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے لیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ہی مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے علم بن ساریہ امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیرالمومنین رضؓ عمرو بن العاص نے سلام کہا ہی آپکو اور کہا ہی کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ جب دیر کرتی ہی روانی دریاے نیل کی اُن لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اُسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اُسکو دریاے نیل مین پس آجاتا ہی پانی جب سُنی یہ بات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ فاذا وصلک کتابی ھذا فاطلب اعداء اللہ حیث کانوا من البلاد وایاک ان تلین جانبک لھم وانظر فی احوال الرعیۃ واعدل فیھم ما استطعت واطلب العفو من اللہ بالعفو من الناس واجر المسلمین علی قوانینھم وقربھم واجبا فی دوانینھم واحی الرسوم العادلۃ بالعدل فی الرعیۃ فانما ھی ایام تمضی ومدۃ تنقضی فاما ذکر جمیل واما خزی طویل والسلام پھر لکھا دوسرا خط بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک مخلوق لا تملک ضرا ولا نفعا فان کنت تجری بحولک وقوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک وان کنت تجری بحول اللہ وقوتہ فاجر کما کنت تجری والسلام پھر لپیٹا دونون خطونکو اور سپرد کیا علم بن ساریہ کے اور کہا اُنسے کہ سلام کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا اُنسے کہ ڈال دو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اُسکے حکم کیا اُنکو روانگی کا علم بن ساریہ نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوے وہ ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کی ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے دونون خط اُنکو پس کھولکر پڑھا آہستہ اُسکو اور مطلع ہوے اُسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا اُنکو امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب نے و لیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈال دیا اُسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ نا امید ہوگئے تھے لوگ کھیتی سے اُس سال مین پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اُس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل اور چلا دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی موجین تھپیڑ مارتی تھین راوی نے بسلسلۂ راویون کے یحییٰ بن عوف سے روایت کی ہی کہا یحییٰ نے کہ مجکو روایت پہونچی ہی اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاصؓ نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے بڑے کنیسے کے پس پایا اُنھون نے سمین ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو تھین اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپنے کہ یہ صفت ابراہیم علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہی راوی کہتا ہے کہ پس عمرو بن العاصؓ اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت ماکان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین معاذ بن جبلؓ نے کہا کہ جب آیا تھا مین یمن سے سُنا تھا مین نے ابا ہریرہؓ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یلقی ابراھیم اباہ آزر یوم القیمۃ وعلی وجھہ قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراھیم الم اقل لک لا تعص فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول ابراھیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ھذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقول یا ابراھیم انظر ما تحت قدمیک فینظر فاذا ھو بالذیخ ملتطخ فیوخذ بقوائمہ فیلقی فی النار راوی نے بیان کیا ہی کہ اسیوقت حکم کیا عمرو بن العاصؓ نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو بن العاصؓ نے لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب غربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس لشکر کے خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبد اللہ یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادہ دمرٗوط کے پس جب عبور کیا اُنھون نے بجانب غربی کے بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مرد بان ساقی کے اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ ہوئے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ دمرٗوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مرد بان ساقی کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس جب پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمھارے پاس سردار عرب کی جانب سے پس پھر گئے غلام اپنے سردار مرد بان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو اُنکے لانے کا اپنے پاس پس آئے غلام اُنکے پاس اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوئے اُنکو لیکر پاس مرد بان کے پس جب ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تم کو ہمارے پاس لے آئی ہی یوقنا نے کہا کہ مسلمانون کے سردار نے بھیجا ہی مجکو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین مجکو اس امر کا کہ عمل کرے تو اپنے اور اپنے تو ابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کردے تو

یہ شہر اُنکو اور تیرے واسطے امان ہوگی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہوگا کہ اگر منظور ہوگا
تجکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تجھکو مانع نہ ہوگا اور اگر چاہے گا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے
بالے اور قوم کے پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور جس گاؤن کو تو جانا چاہیے گا ہم تجکو پہونچا دینگے والسلام
پس جب سُنا مردبان نے یہ کلام ہنسا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ بیوفائی عادت تمھاری ہی اور
مکر لباس تمھارا ہی اور نہین فلاح پائی اُسنے جسنے پناہ لی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور
مین اُن لوگون سے نہین ہون کہ رسوا کرون بادشاہ کو اور سپرد کردون شہر اُسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہہ مین ہون اور
قریب تر بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا اُسکو تمھارے حال سے اور قریب تر جانو گے تم اس امر کو کہ کس شخص پر
دائرہ لڑائی کا پھرتا ہی اور آخر کون شخص نقصان رسیدہ ہوتا ہی پھر حکم کیا اُسنے اُن لوگون کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اُسنے
یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے اور انکار کی تمنے سیدہ مریمؑ کی اور باہر ہوگئے تم طریقہ
حواریین سے اور داخل ہوے تم ان عرب بھوکے ننگون کے دین مین پس قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجونگا مین تمکو بادشاہ
ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمھارا بسبب تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو قیدخانے مین لیجانے کا
بعد لے لینے اُنکے ہتھیارون کے اور لیگئے لوگ اُنکو ایک گھر مین جو دارالامارۃ مین تھا اور مضبوط کیا اُنکو ساتھ لوہے کے
اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا بانتظار غفلت کے تاکہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے
اُنپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام رنیا تھا بعد اسکے کہ اُتارا اُنکو ایک تاریک گھر مین جو دارالامارۃ مین تھا اور حکم
کیا اُس لونڈی کو اُنکی حفاظت کا اور سپرد کی اُسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کرے اُنکے پاس ساتھ اُس چیز کے جو
سبب بقاے بدن اُنکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجا لائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہی کہ مشغول ہوا دشمن خدا مردبان
کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہوگیا وہ نشہ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا رنیا لونڈی نے مردبان ساقی کو بیہوش
ہے وہ اور غلام اُسکے بے ڈھ ہوگئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کے
پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہی اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈالدیا مہربانی کرنے کو تمھارے ساتھ میرے
دل مین اور مین بہن ماریہ قبطیہ کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کیواسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کردون تم
لوگونکو تو مین تمسے یہ چاہتی ہون کہ تم مجکو اپنے نبی کے مدینے تک پہونچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن کو اور مین نے قصد کیا ہی
اس امر کا کہ چھوڑا دون تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کردون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یوقنا نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے
اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے مگر یہ کہ ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہوجاوے وہ تیرے حال سے پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد
اور ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا رنیا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام
اُسکے بیہوش ہوگئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہی کہ ڈرتا ہے خوف کی جگہ سے پس آگاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا

حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہوگا نکلنا تمھارا سوا ے دروازے شہر سے اور ہوگا نکلنا تمھارا وسط دار الامارۃ سے
باہر شہر کے اُس راہ سے جو نکلی ہی زمین کے نیچے ہو کر طرف مقابر کے ایک قبے تک جو آٹھ کھنبون پر بنا ہی اور دروازہ نکلنے کا قبے کے
نیچے ہی جاتا ہی اُسمین جانیوالا اور نکلتا ہی اُنمین سے نکلنے والا اور دروازہ مثل قبر کے ہی پس جو کوئی دیکھیگا اُسکو گمان کریگا وہ کہ کسی
بادشاہ کی قبر ہے اور جانو تم یہ بات کہ جسنے اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک عورت تھی عاد بن کی مان جسکا نام قمقامات بنت عاد
تھا اور اُسنے یہ مقابر بنائے تھے جسکو تم بصورت مضبوط محلون کے دیکھتے ہو پس کہا یوقنا نے کہ کر تو جو تجکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز
جو نزدیک کرے تجکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچین ہم اپنے لشکر تک اور
آگاہ کرین ہم اُنکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل ہو جاوین وہ شہر مین اس راہ سے اور مالک ہو جاوین شہر کے جبتک کہ مرد مان اور
ہمراہی اور غلام اُسکے بیہوش ہین ریناؔ نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مردمان کے اور قریب ہوئی اور
دیکھا اُسکو اور اُسکے غلامونکو کہ بیہوش ہین وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہ خانے کے تا کہ کھولے
اُسکو کہ ناگاہ پشت دروازے سے ایک آہٹ پائی تہ خانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی درانحالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے
بسلسلہ راویون کے اوس بن ماجد سے روایت کی ہی اور تھے وہ اُن لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے
والے حالات لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا اُنکو عمرو بن العاص
نے بجانب اسکندریہ کے اور جب اُترے ہم دمربوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مردبان ساقی کے
اور یوقنا کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اُنکو مردبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد بانتظار اُنکی واپسی کے
پس دیر کی اُن لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالدؓ نے کہ شہر والون نے
گرفتار کر لیا اُنکو پس رہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے
کہ نہین سوتے تھے وہ رات کو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اُنکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوے تھے اور معاف
کر دیا تھا اُنسے جزیہ کو اور دیتے تھے اُنکو پوری مزدوری تا کہ لاوین وہ اُنکے واسطے خبرین سلاطین اور لشکرونکی پس اُس حال مین
کہ خالد اُس رات کو جسمین یوقنا اور ساتھی اُنکے قید ہو گئے بیچین اور رنج مین تھے بسبب اُنکے دیر کرنے کے اور دل اُنکا اُنسے
طرح طرح باتین کرتا تھا کہ اُسی وقت آئے جاسوس اُنکے پس خبر دی اُنھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مردبان ساقی کا آیا ہی بادشاہ ارسطولیس کے
پاس سے ساتھ خلعتون اور تحفون کے بہ جمعیت پانچ سو سوار کے بارادہ دمربوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمھارے اُترنے کی شہر پر پس ڈرا وہ تمھاری
طرف سے اور اُترا ہی ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہی وہ پا پیادہ تنہا مع دو نوکرون کے اور چلا ہی پوشیدہ بجانب شہر کے اور ہم نہین
جانتے ہین کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہی پس جب سُنا خالدؓ نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اُٹھ کھڑے ہوے وہ اور
ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصونکو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک مقابر کے پہونچے
اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے کہ اُسوقت بیٹا مرباکا

اور دو خادم اُسکے آئے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آئے وہ اُس قبے تک جو وہان تھا اور در آئے اُسمین پس نکلے خالد اور ساتھی
اُنکے اور ہمام اور متفرق ہو گئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُنپر قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو ہٹاتے تھے پس جب ناگہان در
آئے خالد اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مردبان کا بیٹا اور خادم کنپتے تھے خوف سے پس کہا اُسنے خالد نے کہ تمھارا
حال کیا ہی نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کروگے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہدوگے مجھ سے تو تم کو امان ہی اور اگر جھوٹ بولوگے تو
مین پھینکدونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا لڑکے نے کہ مین بیٹا مردبان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ کے پاس تھا
اور بتحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچ سو سوار کو بطور کمک کے واسطے حفاظت اس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین ملے مجکو
جاسوس میرے اور خبر دی اُنھون نے مجکو تمھارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنیکا پھر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین ساتھ
اُن دونون خدمتگارون کے اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہان کچھ مال ہی یا ہتھیار ہین
اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہہ تو مجھ سے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ اے سردار اگر امان دو تم مجکو تو بیان کرون مین تمسے خالد نے
کہا کہ تیرے واسطے امان ہی اگر سچ بولے گا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ اے سردار چاہتا ہون تمسے امان اپنے لیے اور
اپنے باپ اور اُسکے واسطے جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے سب کے واسطے امان ہی لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس
قبے مین ہی دروازہ تہ خانے کا ہی اور تہ خانہ پہونچتا ہی میرے باپ کے دار الامارۃ تک اور دار الامارۃ بیچ شہر مین ہی پس جب سنا خالد نے یہ حال
لڑکے سے روشن ہو گیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور گرفتار کر لیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارونکو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیونکو
اُنکی نگہبانی کا اور متوجہ ہوے خالد اور ہمام واسطے کھولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہ خانہ اور وہ بند
نہ تھا پس داخل کیا خالد نے اُسمین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازہ کو پس دھکا دیا اُسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسوقت متوجہ
ہوے خالد اپنے غلام ہمام کیطرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر تو دیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور لا تو اُنکو میرے
پاس پوشیدہ بغیر شور اور آہٹ کے پس جلد گیا ہمام اور بلایا دیران مسلمین اور بہادران موحدین کو مثل عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان
اور شرحبیل بن حسنہ اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور غطریف اور ظاعن بن زید اور کہلان بن عمرو اور خزعیہ ابن سلم اور معمر بن ساف اور
جابر بن سراقہ اور سعید بن زید اور مثل اُن سرداروں کے اور برابر ہمام بُلاتے تھے لوگون اور دیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد
دیران مسلمین سے اور لٹکا لیا اُنھون نے اپنی تلوارون اور ڈھالونکو اور جلد روانہ ہوے وہ درانحالیکہ چھپایا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا
تھا ساتھ اپنے مشعلین جو اُنکے سامنے روشن تھین مقابر تک اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا کوئی
شخص دیوار شہر پناہ پر تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو خالد نے ٹھہرنے کا
تہ خانے کے دروازے پر اور داخل ہوے خالد اور پسر مردبان اور خدمتگار اُسکے تہ خانے مین تا اینکہ پہونچے وہ دروازہ جو ابی تک پس تھا
پہونچنا اُنکا اس دروازے پاس اس حال مین کہ نیا خواہر ماریہ کی بقصد اُسکے کھولنے کا رکھی تھی پس جب سُنا نیا نے آہٹ کو کہا قفتے
کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنیوالے کو اور کہہ اُس سے کہ کھولدیوے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے

تیرے باپ مرزبان کو پس کہا لڑکے نے کہ کون شخص ہی تو اس دروازے کے پیچھے لونڈی نے کہا اُس حالمین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی لونڈی ریناہون لڑکے نے اُس سے کہا کہ کھولدے تو دروازہ کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہی کہ نہ باقی رہا ہاتھ اُسکا اختیار مین کہ کھولے دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھولدیا اُسنے دروازے کو اور داخل ہوے خالد اور پسر مرزبان اور خدمتگار اور گرفتار کر لیا خالد نے لونڈی کو راوی کہتا ہی کہ داخل ہوے مسلمان تہ خانے مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل ہوے مین سو مرد راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گرفتار کر لیا خالد نے رینا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اُسنے خالد اور مسلمانون سے کہ نہ گرفتار کرو تم مجکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنیوالی تمھارے ساتھیونکی رہائی مین اور کھولتی تھی مین انکے واسطے اس دروازے کو اور چھوڑدیتی مین اُنکو کہ چلے جاتے وہ تمھارے پاس اور پھرتے وہ تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا اینکہ مالک ہو جاے تم اُس شہر کے اور مین رینا خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمھارے نبی کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے اُنکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب سُنا خالد نے یہ کلام اُس سے خوش ہوے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس لیگئی وہ خالد اور اُنکے ہمراہیون کو اُس گھر مین جہان تھا اور اُنکی ساتھی تھے پس داخل ہوے خالدؓ اور اکابر صحابہؓ اُنکے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکی دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور دور کیا اُنسے زنجیرون کو اور نکالا اُنکو اور آئے خالد مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دارالامارہ کے پس پایا مرزبان اور اُنکے ساتھیونکو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا اُنپر خالد نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے بطرف شہر پناہ کے پس قبضہ کر لیا اُنھون نے اُن لوگون پر جو تھے وہان نگہبانون اور پیدل لوگون سے اور آئے شہر کے دروازے پر تو اینٹ ڈو دروازے تھے پس توڑ ڈالا اُنھون نے قفلون کو اور دور کردیا زنجیرونکو اور کھولا دونون دروازونکو اور بھیجا خالد نے ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لے آئے سب لشکر کو پس چلے گئے ہمام بجانب لشکر کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو اور مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے خالد شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی پس بیدار ہوا مرزبان اپنے خواب سے اور ہوش مین آیا وہ نشہ شراب سے پس اُسیوقت حکم کیا خالد بن الولید نے مسلمانونکو بلند کرنے آوازونکا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جب سُنین مرزبان اور اُسکے ہمراہیون نے آوازین مسلمانون کی کہ شہر مین بلند ہوئی ہین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مرزبان اور غلام اُسکے وقت سُننے آواز مسلمانون کے شہر مین ڈرانی الیکہ خوفناک ہو گئی تھین عقلین اُنکی اور دھڑکنے لگے تھے دل اُنکے اور بند ہو گئی تھی زبان مرزبان کی اور ارادہ کیا اُسنے نکلنے کا دارالامارہ سے تا کہ دیکھے وہ کہ حال کیا ہی کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کپنے لگا دل اُسکا اور ہل گئے جوڑ جوڑ اُسکے پس متوجہ ہوے اُسکی طرف خالد اور کہا کہ اے دشمن خدا کے اگر نہ دیکھا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مارڈالتا مین تجکو بُری طرح سے ولیکن لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جسطرح سے تجکو منظور ہو کہ ہم لوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور جب وعدہ کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اُسکو پس اُسیوقت جانا مرزبان ساقی نے یا مر کہ جو مصیبت پہونچی اُسکو وہ بسبب اُسکے بیٹے کے ہی پس نکلا دشمن خدا مع اپنے لڑکے بالے اور مال کے اور بچھڑ رہا اُس سے بیٹا اُسکا اور کہا اُسنے خالد سے کہ اے سردار میرے مجکو یقین اس امر کا ہم

کہ اگر مین اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مار ڈالیگا وہ اور ارسطولیس بادشاہ مجکو اور مین نہین چاہتا ہون کسی کو سواے تمھارے اور مین
گواہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہرگاہ مسلمان ہو گیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے
باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہی وہ آسکین اور عرض کیا خالد رض نے اسلام کو اہل دمربوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ انمین کے پھر آئے خالد
عبداللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ اے عبداللہ بشارت ہو تمکو ساتھ رضامندی اللہ اور اُسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اس چیز کو
جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمپر اس شہر کو
یوقنا نے کہا نہ قسم ہی خدا کی بلکہ ہوتی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اُسکے رسول کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا کہ
برگذاشت کی خالد نے رنیا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور اچھی تعریف کی اُنکی اور مسلمان ہوئین وہ ساتھ اُن
لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا اُنسے خالد نے ہر طرح کی نیکی کا اور شامل کر لیا اُنکو مسلمانونکی عورتون مین اور لکھا خالد رض نے
بجانب عمرو بن العاص کے خط فتح دمربوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تھے اُسوقت تک مصر مین اور لکھا خالد نے یہ بھی کہ مین ارادہ
اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ توقف کیا خالد نے دمربوط مین بضرورت علاج ذوالکلاع الحمیری کے
کہ اُنکو سخت بیماری لاحق ہو گئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالد نے اُنسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر
صحت ذوالکلاع الحمیری کے تھے پس مر گئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے خالد اور مسلمان اُنکے مرنے سے
اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونیکے سوار ہوتے تھے انکی سواری مین بارہ ہزار غلام حبشی جنکو
اُنھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ دیکھا تھا مین نے ذوالکلاع الحمیری کو بعد اس
حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور انکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور
یہ امر اُسوقت تھا جبکہ آئے تھے وہ زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادہ جہاد کے اور جب مر گئے ذوالکلاع الحمیری تو لیگئے اُنکی لاش کو اُنکے
بھتیجے عبدان بن مضاض الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے پہونچانیکا یمن کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن شدید مازنی
روایت کی ہی کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون پر دمربوط کو گذرا معاملہ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالد
نے مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اترے وہ مع ہمرہون کے ایک گانون مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا
مسلمانون نے دمربوط کو پہونچین خبرین اسکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جواسیس سے پس تنگی
مین پڑا سینہ اُسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اُسکے پاس مردبان ساقی مع اپنے مال و لڑکے بالون کے اور آگاہ کیا اُسکو ساتھ
عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اُسنے سب حال ابتداء سے آخر تک اور کیفیت گرفتار کر لینے یوقنا اور اُنکے
ساتھیونکی وقت آنے اُنکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانونکا شہر کو اُسکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا مسلمانونکا شہر مین تہخانے
کی راہ سے درون لڑائی جھگڑے اور کشت خون کے پس جب سُنا یہ حال بادشاہ نے مردبان ساقی سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے قسم
حق مسیح کی ہر آئینہ تنگی کرونگا مین عرب پر ہر تدبیر سے کہ قدرت اُسکی رکھتا ہون اور چھپایا اُسنے اپنے ذہن مین وہ امر جسکے کرنیکا ارادہ رکھتا

راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس مین اور یہ شہر بھرا تھا لوگون سے اور
یہی شہر موسوم بدمر بوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اسمین ایک حکیم تھا حکماے قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور
نام اُسکا بوط اور لوگ مشورہ لیتے تھے اس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اُسکے علم سے اور معتمد جانتے تھے اُسکے قول کو اور کہا
تھا اُسنے شہر والون سے کہ ضرور ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کریگا اللہ تعالیٰ اُنپر نبوت اور رسالت کو اور پھیلیگی
دعوت اُنکی پورب اور پچھم مین پس جب مبعوث ہوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی
اور مالک ہوے خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا اُنھون نے اپنی فوجون کو بجانب شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس
یعنے بوط کو پس لیا حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرادیا ایک کے بازو کو تاکہ نہ اُڑ سکے وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے
کو مع پر و بال اُسکے حال پر تاکہ حاصل رہے اُسکو قوت آنے کی پھر بند کردیا اُسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے
اہل شہر کے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈھونڈھا لوگون نے اُسکو مگر نہ پایا اُسکو تب در آئے وہ اُسکے گھر مین پس دیکھا
اُنھون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور دوسرے کے پر نچے ہین اور تیسری پردار ہی کہ ارادہ اُڑنیکا رکھتی ہی پس کہا
اُنکے غلامون نے کہ اُسنے مثال دی ہی تمہارے واسطے اور کہہ گیا ہی اپنی زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم مین سے کوچ کر جانیکی
شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ حاصل کریگا وہ سلامتی کو مثل اس چڑیا پردار کے جو اُڑ سکتی ہی اور جو شخص ہو باردار بسبب لڑکے بالون کے
پس چلا جاوے آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور باردار اہل و عیال سے پس وہ مثل چڑیا کے ہی
جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہریگا وہ تو ہلاک ہوجائیگا اور نہ طاقت ہوگی اُسکو کوچ کرنیکی پھر باہر نکلے وہ لوگ اُسکے گھر سے در انحالیکہ وہ کہتے
تھے دمر بوط پس پھر گیا نام اُس شہر کا اسلاروس سے طرف دمر بوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اُسکے اسکندریہ کو اور آباد ہوگیا اُسیوقت
سے شہر اسکندریہ اور بہت ہوگئے باشندے اُسکے اب ہم رجوع کرتے ہین بطرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح دمر بوط کی ارسطولیس
بادشاہ کو بدون لڑائی اور کشت خون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ تنگ پکڑونگا مین عرب کو جہانتک مجکو قدرت
ہوگی پھر بھیجا اُسنے بیس کشتیونکو دریا مین اور چنکر بٹھایا اُسنے اُسمین جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار مرد سے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا
بجانب ساحل یافا کے اور کہا کشتیون کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اُتر خشکی مین جبتک کہ نہ بھیجے تو جاسوسون کو کہ لے آوین
تیرے واسطے خبر پڑاو عرب کی پس جہان کہین اُنکے اُترنے کی خبر دین وہ تجکو پس چھوڑدے تو اُنکو رات ہونے تک ورنہ لاوے تو کشتیونکو خشکی
مین رات کو اور اُتر تو اُنکی طرف اور ناگہان جا پڑ تو اُنپر اور کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسی کو اُنمین سے قتل نکر اور لا تو اُنکو میرے
پاس قید کرکے سردار نے کہا کہ بخوشی اطاعت مجکو یہ امر منظور ہی قریب تر ایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہی تونے مجکو پھر کوچ کیا اُنھون نے
اُسی دن اور کھولدیے بادبان کشتیون کے اور چلے وہ دریا مین دن رات پس لگی اُنکو ہوا ساحل شام پر اُس موضع مین جو مشہور ہی یافا تھا
پس گذر گئے وہ ساحل یافا سے کسواسطے کہ نہین دیکھا اُنھون نے وہان کسی پڑاو کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہو ساحل رملہ سے تو وہان
پڑاو عرب کے تھے پس جب ظاہر ہوے اُنکو پڑاو ملادیا اُنھون نے اپنی کشتیونکو خشکی مین اور احتیاط کی اپنی جانون پر تا اینکہ آئی رات ساتھ تاریکی

کے اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اُترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اُنھون نے آگ کیطرف راوی کہتا ہی کہ تھا
وہ پڑاؤ جسکا قصد کیا اُنھون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن اُنکی اُنکا
علاج کرتی تھین اور خبرگیری کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہؓ بن الجراح نے حکم کیا تھا ان لوگون کو اسجگہ مین اُترنے کا اور وہ لوگ
مقیم تھے اُس زمین مین اور بیڈر تھے کسی دشمن سے جو در آوے اُن پر رات کو ہواسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے گزشتہ ہو گئے
تھے پس نہ خبردار ہوے وہ لوگ مگر اُس حال مین کہ قبطی آپڑے اُن پر پس مار ڈالا قبطیون نے بعض کو اُنمین سے جسنے باز رکھا اُنکو اپنی ذات
سے اور گرفتار کر لیا اُنھون نے سب اُن لوگونکو جو پڑاؤ مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُنمین تھین اور لیگئے وہ سب کو کشتیون مین مردون
اور عورتون اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیونکی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا اُنھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو دریا
مین اور چلے وہ بارادۂ اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریہ مین اور
اچھی معلوم ہوئی تھی وہ جگہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے
اردن اور دمشق اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی باعبیدہؓ کو تنگی مین پڑا سینہ انکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ وہ
ضرار کو بہت چاہتے تھے بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنے کے جہاد مین اور سیطرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابوعبیدہ
نے ابوہریرہؓ سے کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تاکہ لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا
ابوہریرہؓ نے کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابوہریرہؓ نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوے ابوہریرہؓ اور چلے اُنکے
ساتھ ایک اور شخص ہم عہد اُنکے قوم بجیلہ سے جسکا نام محارب بن طاعن تھا پس چلے وہ دونون تاانیکہ پہونچے پڑاؤ کی جگہ تک
پس پایا اُنھون نے گھوڑونکو گرے ہوے اور آدمیونکو قتل کیے ہوے اور زخمی پایا کچھ لوگون کو پڑاؤ والون سے اور تھا آنا ابوہریرہؓ
اور اُنکے ہم عہد کا اوپر بیڑی کے صبح کو پس پوچھا اُنھون نے زخمیون سے کہ کسنے مصیبت اور سختی ڈالی تم پر اور ایسا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا
اُنھون نے کہ ہمکو علم نہین ہی اُن قوم کا جو آپڑے ہم پر کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور نہین خبردار ہوے ہم مگر اُسوقت کہ تلوارون نے ہمکو
لیلیا اور لیلیا اُنھون نے گروہ اور اُس چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابوہریرہؓ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم[1] اشہد ان اللہ علی کل شئی قدیر[2]
پھر روانہ ہوے ابوہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے تاانیکہ آکر ٹھہرے وہ کنارہ دریا پر اور نگاہ کی اُنھون نے پس نہ دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا
اُنھون نے پھرنے کا تو دیکھا اُسیوقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہی اور موجین اُسکو اُچھالتی ہین اور اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے
وہ ایک ساعت تاانیکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور ملگیا خشکی مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے
ابوہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے بجانب مرد کے تو وہ سردار قوم دوس لحیان بن عون چچازاد بھائی ابوہریرہؓ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو
ابوہریرہؓ نے پاپیادہ ہوگئے ابوہریرہ اور معانقہ کر کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے میرے چچا کے تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ اے صحابی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتحقیق دشمن ناگہان در آئے ہم پر رات کو اور گرفتار کر لیا اور وہ لیگئے ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر
دریا مین جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بھیجا اللہ غالب اور بزرگ نے ایک تند ہوا کو کشتیون پر پس غرق ہوگئین دو کشتیان ان لوگونکی جو ہمنشین تھے

ف ذکر گرفتار ہونے ضرار وغیرہ مسلمانون کا بدست لشکر اسکندریہ کے ساحل ... پانی پانا انکا خالد بن الولید کے ہاتھون پر ۱۲

[1] ترجمہ نہین ہے طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ بزرگ اور برتر کے

[2] گواہی دیتا ہون مین کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ منہ

قیدیون سے سوائے میرے اور غرق ہوگئے مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہوگئے وہ سب اور نہین نجات پائی دو کشتیون کے
سوارون سے کسی نے سوائے میرے اور آسان کیا اللہ تعالیٰ نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ چاہا اُسنے میری نجات کو پس درآیا اور سوار ہو بیٹھا
مین اُسپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم تا اینکہ پہونچا مین اس جگہ تک پس شکر ہی میرے پروردگار کا ابو ہریرہ نے کہا کہ اے بیٹے چچا کے وہ دشمن
کون تھا اُنھون نے کہا کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سُنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے
حال اسکندریہ کا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا ابو ہریرہؓ نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے معہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو یکجا کرے خیمون اور
مال و متاع اور اسباب کا کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھاوین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور
پھرے ابو ہریرہؓ بحالت جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ کے پاس اور سامنے آئے اُنکے درانحالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا
اُنسے وہ حال کہ جو گذرا تھا بڑا اُوپر اور آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوئے پس استرجاع کی ابو عبیدہؓ نے اور کہا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انا للہ وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ من کلا فات الردیہ قسیم ہی اللہ کی گر پہونچ گئے وہ لوگ سکندریہ تک
تو نہ باقی رکھیگا اُنکو حاکم وہان کا بعد چشم زدن بھی اور مرجائینگے ضرار اور روان ہوگا خون اُنکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسیوقت
ابو عبیدہؓ نے ایک خط عمرو بن العاص کو درانحالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھون
سے اور یہ کہ گرفتار ہوگئی ایک جماعت مسلمانون کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور مہمان اُنکے بسبب بیماری کے اور
بہن اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم اُنکی رہائی مین اور اگر پڑجاوے تمھارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا
شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم اُس سے اپنے قیدیونکا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل ابجلی لڑکیان کے پس لیا
اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ بارادۂ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے ان راہون مین زمانہ
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوئے مصر مین اور آئے
عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھونے پھر دیا اُنکو خط ابو عبیدہ کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور
کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے اور استرجاع
کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو اور لکھا اُسمین حال قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو روانگی پر
بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیونکی رہائی مین راوی کہتا ہی کہ چلا قاصد عمرو بن العاص کا مع اُنکے خط کے پاس خالدؓ کے
پس پایا اُنکو اس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے دمرلوط سے اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ بیان کر چکے ہم پیشتر اُسکے پس آیا
قاصد عمرو بن العاص کا خالدؓ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو خالدؓ نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوئے وہ اُسکے
مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی مین پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہوجانے مسلمین اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلہ راویون کے روایت کی ہی کہ جب پکڑ گئی قوم دوس اور بجیلہ اور ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین
دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا

اور حکم کیا اُسنے انکے حاضر لانیکا پس لائے گئے وہ سامنے اُسکے اور قصد کیا بلوشاہ نے اُنکے مار ڈالنے کا پس کہا اُسکے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو ایہا بادشاہ اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ ہین تیری طرف کو اور ضرور ہی ہمکو اُنسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کر لینگے ہم اُسکا اُن قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر لیوین ہم عرب سے انکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے راے اُن لوگونکی اور روانہ کیا قیدیونکو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر زجاج مشہور تھا اور روانہ کیا اُنکے ہمراہ دو ہزار سوار کو قبطیون سے کہ پہونچاوین اُنکو دیر تک راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسونکو معاہدین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے انکے چلتے تھے اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے اُنکے پاس اور ایک جماعت اُنین کی بہ بیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے بادشاہ کو کہ حکم کیا ہی اُسنے انکے جانیکا بجانب دیر زجاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چلتے تھے وہ خالد رضہ بن الولید کو تاکہ آگاہ کرین اُنکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اُنھون نے خالد کو قیدیون کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہی اُنکو بجانب دیر زجاج کے پس جانا خالد رضہ نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوے وہ اور کہا امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے اس امر کی کہ ہووے رہائی اُنکی میرے ہاتھو پر پھر کہا اُنھون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ اور جلدی کرو شاید کہ ہم پہونچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کے مع قیدیون کے اور یہ امر اسوجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے بہ نسبت اسکندریہ کے اس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا اینکہ قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور ٹھہرے گرد اُسکے سامنے آیا اُنکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بڑھاپے کا جسکا نام سماج تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اُس سے خالد نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہی دُنیا کو اُسنے کہا کہ دُنیا لاغر کرتی ہی بدن کو اور کاٹتی ہی امید کو اور نزدیک کرتی ہی موت کو اور کاٹتی ہی آسائیش کو خالد نے کہا کہ اسکے لوگونکا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ جو شخص پہونچگیا اُسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہی وہ اور جس سے کہ کم ہوگئی کوئی چیز اُسکی تو حسرت ہوتی ہی اُسکو خالد نے کہا کہ کیا ہی اچھائی لوگونکی دنیا مین اسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہی برائی لوگونکی دُنیا مین اُسنے کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المؤمن فلیأخذہا حیث وجدہا خالد نے کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہی تنہائی تجکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُسمین کسی فائدے کو اُسنے کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب تواضع آدمیون کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ مرد دین اسلام اور توحید مین اُسنے کہا مین نہین چاہتا ہون سواے اُسکے اور کسی چیز کو خالد رضہ نے کہا کہ کیا کہتا ہی تو محمد بن عبداللہ کے دین مین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار رسولون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے اور برگزیدہ برگزیدگان اور حجۃ اللہ ہین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین رہتا ہی تو شہر ہاے اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہی دُنیا کی محبت مین اور پڑھے اسنے اشعار اس مضمون کے خالد رضہ نے کہا کہ اے راہب آیا تجکو کچھ حال اُن عرب قیدیونکا معلوم ہی جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہی اُسنے کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اسقف اور پانی پیا اُنھون نے میرے اس کنوئین سے اور پوچھا تھا مین نے اُن دونون سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا اُنھون نے کہ وہ آئے تھے بطور

ایلچی کے ازجانب ملک کیماؤش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ کے پاس اس درخواست سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے پاس ایک مرد کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال اُنکے دین کا اور ارسطولیس نے منظور کیا اس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے دو قیدیونکا اور پھر سے تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس اور پانی پیا اُنھون نے میرے اُس کنوئین سے اور چلے گئے اور اسکے سوا اور کسی بات کی اُنھون نے مجکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالد سے کہ شاید تم اُن مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالد نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایک دن تمھارے نبی کو اُس عالمین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا اور آئے تھے نبی تمھارے ایک قافلہ قریش سے بارادہ شام کے اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا کہ بیٹھے تھے رسول اللہ صلعم اُسکے نیچے اور سرسبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اُسیوقت بعد اسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مرگیا بحیرا آیا مین اس دیر مین اور جانو تم اس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض انکنالس اور نہ ارض عقبلہ اور نہ ارض زیادہ مین کوئی قسّیس اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو اور پوچھا اُسنے مجھ سے حال تمھارے نبی کا اور کہا اُنھون نے کہ تھا اُنکی راہ پر بحیرا کے دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو پس بیان کر تو ہمسے حال اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُنسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبی کے معجزات سے جو مین نے دیکھے تھے اور واقع ہوا میرے اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرا اور مسارد راہب کے بیچ مین جو مجھ سے نزدیک رہتا ہے ایک مناظرہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسی بن مریم نے دی ہے وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جائینگے وہ آسمان پر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا اور نہین سُنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہان قسم ہے اللہ کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنسے اُنکے پروردگار نے اور خبر دی ہے اُسکی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک اور کہا خالدؓ نے کہ سُنا ہے مین نے ابا ذر کو کہتے تھے وہ کہ سُنا ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ لما اسریٰ بی الی المسجد الاقصے وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ہذا قال جبرئیل قال ومن معک قال محمد قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لہما فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس عن یمینہ سود وعن یسارہ سود فاذا انظر عن یمینہ ضحک واذا انظر عن شمالہ بکی ثم قال الرجل یاجبرئیل من ہذا معک قال جبرئیل ہذا احمد قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فقلت یا جبرئیل من ہذا قال ابوک آدم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام وہنانی بما اعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبرئیل فما ہذا الاسود الذی عن یمینہ قال ہم السعداء من اولادہ والاسود الذی عن شمالہ الاشقیاء من اولادہ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذلک یعرج بی من سماء الی سماء الی ان بلغت الی السماء السابعۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ الماویٰ وقد خلتہا ورأیت ما اعد اللہ فیہا من النعیم لاہلہا

۲ جو مہیا کی ہین اللہ تعالی نے اسمین جنتون سے لوگون کے واسطے ۱۲

راوی کہتا ہی کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے خالد اور اُنکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچے ہین اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا انکی طرف اور کہا کہ اے برادر عربی تمھارا نام کیا ہی انھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ اے خالد جانو تم ہن امر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم بہ دیر مسیح اور اسمین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید کر رکھا ہی اُسنے اُسکو مدت سے اور مجھکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا وہ واسطے تجارت کے مصر مین مقوقس بادشاہ کے زمانہ مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے سکندریہ کو پس وہان بھی مال بیچا اور دوسرا مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض برقا کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور باربرداری اُنکی اور چھوڑ دیا مال والون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار کو اور دیکھا اُسپر لباس عرب کا طمع کی اُسمین اور گرفتار کر لیا اُسکو اور اب وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور بتحقیق اُگی ہی گھانس اُنکے آنسوؤن سے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُسنے کہ نہین ہی تمکو میرے ہاتھ سے رہائی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کیطرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین وہ مثل خلال کے اور بطریق نہین باز رہتا ہی انکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُنپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللہ قد بذلت جسمی من اجلک فابذل رحمتک[سلہ] پس جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر تانبے کی جسکے سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینہ پر یہ لکھا ہی ھذا النبی العربی محمد پھر پیتا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کا اُسکے تصویر پر اور کہتا ہی اُنسے کہ تمھارے نبی ہین سوال کرو تم اُنسے اپنے چھٹرانیکا میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللہ تعالیٰ سے بسبب کفر اس بطریق کے راوی کہتا ہی کہ جب سنا خالد نے یہ حال دشوار گذرا اُنپر اور سخت برہم ہوئے پھر منتخب کر لیا انھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیل بن حسنہ اور عامر بن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور قعقاع اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین اور مردونکو جنکے نام پر مجکو آگہی نہین ہوئی اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوئے خالد مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُنکو وہ دیر اور درخت راوی کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُسدن واسطے شکار کے پس جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو دور کرنے کھال اُس جانور کا پس جب دور کیا غلامون نے اُسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانے کا پس روشن کیگئی آگ اور کاٹتا تھا وہ ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھونکر کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تا اینکہ خوب مدہوش ہوا پھر چلایا وہ اپنے غلامون پر اور کہا کہ لاؤ تم اُن محمدی کو پس لیگئے اُن مسلمان کو غلام اُسکے اور در آئی تھی اُنپر خواری اور اُنکی گردنمین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُسنے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو ہمیرے اے مسلم بسبب اپنے محمد کے (صلی اللہ علیہ وسلم) پس قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہ اٹھاؤنگا مین تیرے اوپر سے عذاب کو تا اینکہ پھرے تو میرے دین کیطرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے

[سلہ] ترجمہ اے میرے اللہ بتحقیق دیا اور خرچ کیا مین نے اپنا جسم واسطے تیرے پس زیادہ دے مجھکو اپنی رحمت سے

کہ کرتو جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطے کہ مین خوب جانتا ہون اسامر کو تمام چیزین موقوف خدا کی خواہش اور ارادے پر اور بندے اسکے
اختیار مین ہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی ہی اُسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اُسکی خلق مین
اُسکے علم مین ہی اور علم اُسکا کل اشیا پر محیط ہی اُسکے واسطے اُسکی خلق مین نظر ہی انجام کار پر اُسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی اُسکا
کوئی وزیر نہین ہی پس جب سُنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اُنکی واسطے اللہ تعالیٰ کے بہت برہم ہوا وہ اور لیا
اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر کہ اُسیوقت آئے اور پہونچے خالد اور دس ساتھی اُنکے
اُسپر دراٰنحالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چلّائے خالد بن الولید اور ڈانٹا اُسکو اور کہا کہ باز رہ تو اے دشمن خدا اللہ کے ولی سے
اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وحیانا بالظفر وکفی سیوفنا من رقاب من کفر
اور ناگہان درآئے خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان درآنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ اپنے بیرون کے بل اور نکال لیا
اپنی تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے اُسپر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ پار ہو کر
چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے اور حملہ کیا صحابہ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور اُترے خالد اور ساتھی اُنکے کنوئین پر
بارادہ محاصرہ دیر کے پس آئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے لوگ نہین ہین جو تم سے
لڑین اور تمھارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دے دو ہمکو جو کچھ اس بطریق کا تمھارے پاس ہو
مال اور اسباب وغیرہ سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہو گے اور ہم تعرض نہ کرینگے تم سے اُنھون نے کہا کہ ہم
بخوشی واطاعت یہ امر کرینگے پھر نکالا اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لے لیا خالد نے اُس سب کو
اور آئے وہ طرف قیدی کے اور کھولی زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ مین امیہ بن حاتم طائی ہون قید
ہوا مین آخر زمانہ خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور
خرید ا دوسرا مال اور چلا مین اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض برقا کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہمپر یہ بطریق
اور لوٹ لیا ہمارے مالونکو اور چھوڑ دیا تاجران قافلے کو اور نہین قید کیا کسی کو سوائے میرے اسواسطے کہ نہین سوا میرے کوئی عربی نہ تھا
اور تھا حکم اللہ کا ہونیوالا پس مبارکباد دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ تلافی کے اور بشارت دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی
کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے بارادہ دیر راہب کے اور مال و اسباب بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر
چلتے رہے وہ تا اینکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب دیر کے پہونچے پس دیکھا جب مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیونکے
اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے اُنکے سامنے ہین خوش ہوے مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور
پڑھنے درود کے بشیر ونذیر پر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استقبال کیا اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیونکا اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور
رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب ہلاکی امیر و ہلاک بطریق کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے ماجرا
بطریق کا اور بطریق سُنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسیوقت آوازین گھوڑون اور کھڑکھڑاہٹ لگامونکی اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اور تو آوازین

نالہ مردون کی معلوم ہوتین اور قبطی چلاتے تھے اُنپر پیچھے اور آگے سے اور گفتگو سوارون کی اور چمک نشانون اور صلیبون کی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین روتی تھین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور آگے قیدیون مین اور بھائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے ذلت قید مین اور خولہ روتی تھین اور یہ اشعار بطور بین مصیبت کے پڑھتی تھین اشعار

حلّت المصائب نعم الويل والحرب
بڑھ گئی مصیبتیں بس لے لیا سختی اور لڑائی نے

والعين باكية والدمع منسكب
اور آنکھین روتی ہین اور آنسو جاری ہین

وفارت الارض مما قد رميت به
اور تر ہوگئی زمین بسبب اُسکے جسکے چھوڑ ڈالا ہمنے اُس پر یعنی آنسو

حتى توهمت ان الارض تنقلب
تا اینکہ گمان کیا مینے اس امر کا کہ زمین بدل جائیگی

جارت يد القبط فينا عند غفلتنا
ظلم کیا قبطیون کے ہاتھ نے ہم مین وقت ہماری غفلت کے

واستحكموا القبط لما ذلت العرب
اور مضبوطی کی قبطیون نے اپنے کام مین جبکہ عاجز اور مغلوب ہوئے عرب

لهفى على بطل قد كان عدتنا
رنج اور افسوس میرا ایک شیر پر ہے جو تھا ساز و سامان میرا

فيه العفاف وفيه الدين والادب
تھی اسمین پارسائی اور دینداری اور اسمین فرہنگ ادب ہر چیز کی

قد كان ناصرنا في وقت شدتنا
تھا وہ مدد کرنیوالا ہماری سختی کے وقت مین

اعنى ضرار الذى للحرب ينتدب
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیے جاتے تھے

فيه الحمية والاحسان عادته
تھی اسمین غیرت اور نیکی کرنا عادت اُنکی

فيه التعصب والاحسان والحسب
تھی اسمین سختی اور نیکو کاری اور بزرگی

فلو كان يقدر ان يرقا مواكبه
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہونیکی بیچ سواریون پر

كان الحد وبنا والحرب ملتهب
تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے

او كان خالد فينا حاضرا شفينا
یا موجود ہوتے ہمارے ساتھ خالد تو ہر آئینہ آرام حاصل ہوتی

وزال عنا الذى نشكو ونتعب
اور دور ہوتی ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتے ہین

او كان يسمع صوتى فصار بى عجلا
یا سنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے

مهلا فقد زال عنك البوس والعطب
کہ ٹھہر بتحقیق جاتی رہی اور دور ہوئی تجھسے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہے کہ نہین فارغ ہوئی تھین خولہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالد نے سُنا شعر پڑھنا اور پکارنا اُنکا پس جواب دیا اُنکو خالد نے ان الفاظ سے لبیک لبیک قد جاءك الفرج وذهب عنك البوس والحرج هانا خالد بن الولید اور تکبیر کہی اور حملہ کیا خالد اور مسلمانون نے قبطیون پر اور جھکے اُنپر ساتھ تلوار روشن اور نیزون چمکنے والون کے اور شور کیا عربی گھوڑون نے پس پریشان ہوگئین عقلین قبطیون کی اور کانپنے لگے دل اُنکے اور پکڑ لیا اُنکو لرزے نے اور ٹکڑے ٹکڑے کیا اُنکے سرون کو صحابۂ ابرار کی تلوارون نے پس تھوڑی دیر مین مسلمانون نے سات سو مرد کو قبطیون سے مار ڈالا اور گرفتار کر لیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانون نے گھوڑے اور ہتیار اور کپڑے اُنکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیون نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور مبارکباد دی ضرار کو بسبب اُنکی رہائی کے اور آئے ضرار خالدؓ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا پس مرحبا کہی اُنکو خالدؓ نے اور بزرگداشت کی اُنکی اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالد نے ہر مرد کو مسلمان قیدیون سے ایک گھوڑا قبطیون کے گھوڑون سے اور ہتیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑون پر سوار کر لیا عورتون اور لڑکون کو اور بار کر لیا اسباب کو اور رخصت کیا خالدؓ نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھدی اُنکو ایک سند آوپر واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے ہو اُسکو اور اُس

شخص کو جو رہے اُسکے پاس اُسکے دیر مین اور یہ کہ پہونچینگی اُسکو سب چیزین اسکندریہ سے جبتک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوے خالد رض مع
اپنے لشکر اور قیدیون کے درانحالیکہ وہ بندھے ہوے تھے سامنے اُنکے رسیون مین تا اینکہ پہونچے اسکندریہ مین اور اُترے بہر مع
اپنے لشکر کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے خالد مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی مین پڑا سینہ ارسطولیس بادشاہ کا اس
سبب سے اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکارین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے
باب السدرہ کیطرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور انکے اُترنیکا شہر پر پس کانپنے لگے دل ہا انکے لوگون کے اور
آئے سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ کیا ارادے ہی بیچ ان عرب کے معاملے مین
اُسنے کہا کہ بہت قریب ہی یہ کہ تجویز کرون مین کوئی راے اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہی خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہی انکے
ڈرنے تمھارے دلون مین اور طمع کی ہی اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہی اُنھون نے تمکو اور جان
لیا ہی اُنھون نے یہ امر کہ نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرونکی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کیطرف سے اور اگر لڑتے ہو تو ہوتی ہین
خواہشین تمھاری جدا اور رائین تمھاری غیر متفق لہذا اُن لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا تمھارے دلیرون کو اور
نہین ڈرتے تمسے لڑنے کو اور اب وہ اُترے ہین تمھارے میدان مین اور شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا رکھتے ہین اور نہین ہی کوئی باز
رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجا ہی مین نے بجانب وزیر حجاج کے تو مصالحہ کر لیتا عرب سے بسبب اُنکے
اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے اور تجاوز کیا ہی مینے حد سے اُن دو ہزار کے بارے مین جنکو مین نے قیدیون کیساتھ بھیجا پس اگر ہوتے
وہ لوگ میرے پاس تو لوٹاتا مین اُنکو لیکر عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا اُسکے وزیر نے کہ اے بادشاہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس
کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے باب مین اس شرط پر کہ ہم سپرد کرینگے اُنکے قیدیونکو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب
نہین باقی رہے ہین اس حالپر کہ بیدڑ ہو دین ہمسے اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرفسے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم ابہر اور وہ اُترے
تھے بمقام حجر الحصا کے وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہی تجکو ایلچی کے بھیجنے مین انکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا
تھا اس بارے مین اپنے دلسے کہ اُسیوقت آئے اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی
پچھم کی طرفسے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکا کیا حال ہی اور وہ کہان سے آئی ہی پس سُنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا اُسنے
روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دلمین کہ وہ کشتی حاکم رقا بادشاہ کیماوش کی ہی پس نہین گذرا
تھا تھوڑا عرصہ تا اینکہ لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قس خوبصورت رودار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے
اور سر پر سُرخ عمامہ رکھے ہوے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے آئے انکے
واسطے گھوڑے بادشاہ کے پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کامدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگامین اُنکی سنہری
تھین پس سوار ہوے وہ اور نکلے اُنکی ملاقات کیواسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی
اُنکی اور چلے سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایکدن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ

کے پاس سے اور رات گذرانی انھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوپہرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطولیس بادشاہ کے اور اترے وہ گھوڑون پر سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا اُنکو اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو ثقات سے ہر امر کی کہ ارسطولیس بن مقالیس نے بھیجے تھے بہت اچھے تحفے واسطے کیماوش بادشاہ کے جو حاکم سرزمین برقا کا تھا حدود قرطجانہ تک اور یہ سب جزائر ہین بحر مین اور کیماوش ان سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کر دیا تھا اُسنے اپنے بیٹے افلاعورس کو قرطجانہ کے خزائن پر اور تھا لشکر اُسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے پس جب بھیجا ارسطولیس نے ان دونون باپ بیٹون کیواسطے تحفہ تو بھیجا اُنکو خط بھی جسمین ڈرایا تھا اُنکو جیسے اور خط کا مضمون یہ تھا کہ اے بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنیکا ہی اور نہین دی دنیا نے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اُسکو اور نہین خوش کیا اُسنے کسی کو مگر یہ کہ زیان کار کیا اُسکو پس مغرور وہ ہی جسنے خنگل مارا اُسکے دامن غرور مین اور مطمئن ہوا اُسپر اور نکبخت وہ ہی جسنے پہنا لباس غرور کا اور کام کیا واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہین دیکھا تو نے اے بادشاہ بزرگ فلیطس یعنے ہرقل کو جو حاکم شام اور زمین سمادیہ کا تھا بلاد قسطنطینیہ تک کہ کیونکر جاتا رہا ملک اُسکا اور خالی ہوگئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہوگئے اس سے غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور یہ معاملہ سوقت ہوا کہ جب ڈالا اُسکو دنیا نے اپنے مصائب مین اور تیر اندازی کی اُسپر ساتھ تیرون اپنے رنج رسائی کے بعد اسکے کہ تھی دنیا اسکے چہرے پر شادمان اور چمکنے والی اور ناراستی کی دنیا نے اُسکے ساتھ تا اینکہ روند ڈالا اُسکو دشمنون نے اور اتری اسپر حاجتمندی اور بلا کی بعد ایسی درگاہ کے کہ زندہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی اور بعد ایسے دبدبے کے کہ آراستہ تھین ساتھ اُسکے خوبیون کی خصلتین تحقیق تھی بچھی زمین اُسکے قدمون کے نیچے اور تھے آسمان مطیع اُسکے پس جب دیکھا زمین نے تازہ روئی اور شادمانی اسکی گیاہ ناک ہوئی وہ اور اگائی اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک بے گیاہ ہوگئی وہ ہر آئینہ تھے ارادے اور اوہام لشکر اسکے اور رات دن مددگار اسکے تھے پس کون شخص ہی ایسا کہ دیکھے حکم اُس ذات کا جسنے آراستہ کیا ہر چیزون کو اپنے بندون کے واسطے اور موجود کیا اُسنے ستارونکو واسطے ابتدائی ہیئت کے کہ اگر چاہی وہ تو باندھ دیوے ہوا کو سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب آسمان کو اور اُلفت دیوے آگ پانی مین اور باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور باز رکھے اُن دونون کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو بند کر دیوے وہ جگہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیونکو اور کھول دیوے میان برقون چمکنے والی کے اور اگا دیوے ترگھانس کو دریاؤن پر اور پہنا دیوے رات کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ ہر امر کو کہ نہین یہ شایان دین مین تیرے واسطے مگر بسبب اپنے حکم کے ہر بات پر کہ دنیا کی بازگشت طرف زوال کے ہی اور یہ محمدی لوگ غالب ہوگئے ہین شہرون پر اور ذلیل کیا اُنھون نے اپنی تلوارون کے سبب سے بندونکو اور شکست دی اُنھون نے لشکرون اور فوجونکو اور برپا کیا اُنھون نے اپنے دین کو ساتھ تلوارون تیز کے اور مالک ہوگئے اور لے لیا اُنھون نے شام کو تا مصر اور آیا ہی ایک گروہ انکا میری طرف کو اور مالک ہوگئے ہین وہ بعض ہمارے شہرون کے اور حکومت حاصل کی ہی انھون اور جھگڑتے ہین وہ ہمسے باقی ہمارے ملک مین اور کوشش کرتے ہین ہمارے نکالدینے مین اس ملک سے پس جب فراغت پاوینگے وہ ہمسے تو تمہیں پریشانی ہوگی [illegible] اگر آمادہ ہو تو انکے واسطے ہمت کے پاؤن اور مدد دے تو ہمکو اپنے لوگون سے اور تیرے جیمون سے سرکشی اور ظلم کیا ہی [illegible] کہ ہم تمہارے ہمسایہ ہین اور ہم تیرے لشکر اور تیرے مددگار ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب

پہونچا ہدیہ اور خط بادشاہ کیماوش کے پاس پڑھکر سنایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُسنے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ اس امر مین جو سُنا
تمنے ارسطولیس کے خط مین اور کیا رائے ہی تمہاری پس کہا انھون نے کہ اے بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد طلب کرتے ہین بادشاہون سے اور جو
بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہی وہ بہتر ہی اور جان تو اس امر کو کہ عرب جسوقت مالک ہوجاوینگے ملک قبط کے تو ضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہرون
کی طرف پس بھیج تو قبطیون کیواسطے کمک ہم لوگونکی تاکہ قوت دے وہ کمک انکو انکے دشمنون پر اور ہمیشہ مدد دیوینگے ہمکو پس جب سُنا
ملک کیماوش نے کلام اپنے سردارونکا بہتر جانی اُسنے رائے اُنکی اور خلعت دیا اپنے بھائی اصطفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو
اور حکم کیا اُسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماوش نے اپنے خادم کو پاس بڑے بطرک کے جو عالم اُنکے دین کا اور برپا رکھنے
والا انکی شرع کا اور نام اُسکا اسیطلس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر مین جو مشہور ہو دیر کنانیس تھا اور اس بطرک کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور
تھا وہ شاگرد زیروشا کا اور زیروشا شاگرد مرقش کا اور مرقش شاگرد یحنا کا اور یحنا وطیمی بھائی حواری مسیح عیسیٰ بن مریم کا تھا اور بطرک
اسیطلس نے پڑھا تھا علمونکو اور مطالعہ کیا تھا کتابونکو اور وہ ایمان رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اور اُمید رکھتا تھا آپکے ظہور کی اور سنتا تھا آپکے اخبار کو اور امیدوار تھا آپکے زمانہ بعثت کا پوچھتا تھا آپکی نشانیون اور معجزات کو
پس جب پہونچی اُسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ظاہر ہوئین نشانیان اور معجزات آپکے تو ایمان لایا وہ آپکا اور
قصد رکھتا تھا آپکی حضوری کا پس نہین مدت گذری مگر اندک تا اینکہ پہونچی اُسکو خبر وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پس رویا وہ
آپکی وفات سے اور اختیار کیا گوشہ غمگینی کو اور نہین ظاہر ہوا وہ کسی کیواسطے اپنی قوم سے ایکسال کامل اور اگر نہوتا وہ مشغول عبادت
مین تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ اور بیٹھا جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی طرف تو پوچھتا تھا وہ اُس سے
حال لشکر مسلمانونکا اور یہ کہ وہ کس سرزمین مین ہین اور پوچھتا تھا کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے
کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے پس جب وفات پائی ابوبکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر انکی وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی
بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو بادشاہ کیماوش حاکم
ارض برقا نے بسواری کشتی کے بادشاہ ارسطولیس کے پاس واسطے بشارت دہی آنے کمک کے مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماوش
کے بجمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچے وہ لوگ ارسطولیس کے پس جب حاضر ہوا اسیطلس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا
اُسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور کہا اس سے کہ اے باپ ہمارے مین چاہتا ہون تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان
لوگونکے پاس بطور ایلچی کے میری طرف سے اور دریافت کر تو میرے لیے خبر انکی اور دیکھ تو اس چیز کو جو انکے نزدیک ہی اور اُس چیز کو جسکا وہ
عزم رکھتے ہین اور یہ کہ غرض انکی لڑائی ہی یا صلح پس اگر ہی غرض انکی صلح کرنا تو میرے پاس انکے قیدی ہین اور وہ ایک بڑی جماعت ہین کہ بھیجدیا
ہے مینے انکو بجانب برزجاج کے پس اگر مصالحہ کرین وہ ہمسے تو مین سپرد کرونگا قیدیون کو انکے اور دونگا مین انکو جسقدر چاہین مال سے اور
باندھونگا مین انکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھرین وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کرین ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہی بجا لاؤنگا ولیکن
اے بادشاہ جان تو امر کو کہ پڑھی ہی کتابونمین اور سُنی ہین اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ بعد عیسیٰ کے بھیجیگا انکے بیچ مین ایک نبی

عربی کو زمین تہامہ سے اور پیش کیے اور دکھائے جائینگے اُنکو تمام زمین کے خزانے پس نہ توجہ کرینگے وہ خزانون کیطرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور صحاب رضی اللہ عنہ اُنکے بھی تبعیت کرینگے اُنکی راہ کی اور قائم رکھینگے اُنکی سنت کو اور مین جانتا ہون اے بادشاہ کہ امتحان کرو مین اُنکے حال کا پیشتر اپنے جانیکے اُنکی طرف بادشاہ نے کہا کہ کس چیز سے آزمائش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلامو نمین سے زین پوش باندھے وہ ایک خچر پر تیری سواریون سے اچھے زین پوش اور سامان کے اور گلے مین ڈالے اُسکے حمیلین انواع جواہرات اور یاقوت کی اور چھوڑدے اُسکو مسلمانونکے لشکر کی طرف پس اگر لیوینگے وہ اُسکو تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی اُنکی دنیا کیواسطے ہی اور نہین جانتے ہین وہ آخرت کو اور اگر وہ پھیر دیوینگے اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اُس چیز کے ہین جو اللہ غالب اور بزرگ کے نزدیک ہی پس حکم کیا بادشاہ نے اپنے سائیسونکو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اُسکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پوش سنہری جڑاؤ جواہرات کے اور سنہری لگام لگادین اُسپر اور لٹکادین اُسکے گلے مین حمیلین موتیون کی اور چھوڑ دین اُسکو بجانب لشکر مسلمانونکے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے **راوی** کہتا ہی کہ تھے مسلمانونکی نگہبانی پر اُسدن شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانونکے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرحبیل بن حسنہ نے ہنسے وہ اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین اسکے سبب سے ہماری آزمائش کو اس بات پر کہ ہم لوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہی اللہ کی نہین ہی ہم مین کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونیوالی ہی اور نہین ہی خواہش ہماری مگر اس چیز مین جو باقی اور پائدار ہی پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب و لهو و زینة و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑلی باگ خچر کی اور لائے اُسکو قبطیون کے لشکر کی طرف پھر چھوڑدیا اُسکو **راوی** کہتا ہی کہ جب دیکھا بادشاہ نے اُس حال کو سخت ہو گیا چہرہ اُسکا اور کہا قسم ہی اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور باپ میرا دادا اور آگاہ تھا اُنکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے بطرک سیطلس کو جانیکا مسلمانون کی طرف پس چلا بطرک پاپیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک ہوا اُنسے متوجہ ہوئے شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اُسکو شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اور لیگئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سیطلس مع شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کے مسلمانونکے لشکر مین دیکھتا تھا وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اسنے ایک قوم کو کہ چھوڑدیا ہی اُنھون نے دنیا کو بعض اُنہین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور بعض اُنمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اُنمین آرام و سکون کو اور نور روشن کہ بلند ہو اُنپر پس جب پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد نے داخل ہونیکی پس جب داخل ہوا وہ خالد کے پاس اُنکے خیمے مین پایا اُنکو بیٹھے ہوئے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب و دربان اور سامنے اُنکے ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی تھی پس سلام کیا اُنکو سیطلس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہی پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور اشارہ کیا خالد کیطرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین یہ لوگ مجھکو کہ مین انکا سردار ہون جبتک رہونگا مین حق پر اور تبعیت کرونگا مین عدل کی حکم اور انصاف مین اور ڈرونگا مین اللہ سے نیکی کرنیوالا ہون

مین واسطے نیک کے آئین ہے اور سختی کرنیوالا ہون بدیر جسکے نکلجاؤن مین ان چیزون سے تو نہین سرداری ہی مجکو اُنپر پس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہی
اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہی تمہارے نبی کی مسیح پسر بتول نے اور حق تمہارے ساتھ ہی نہ جدا ہوگا تم سے راوی کہتا ہی کہ حکم کیا
اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجکو اپنے نبی کے حال اور اُنکے حسب نسب سے خالد نے کہا کہ
اللہ غالب اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو
اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر
کہا خالد نے کہ سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپنے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپنے
لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع آدم فی الزلة واخرج من الجنة رای مکتوبا
علی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک وقال آدم
بحرمة ہذا الولد ارحم الوالد قال اللہ عز وجل یا آدم لو شفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے کیا آپکے
نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپکا ساتھ اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپکا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالی نے ان اللہ بالناس لرؤف
رحیم اور فرمایا آپکے حق مین بالمومنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالی نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالی نے
آپکے حق مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب و بزرگ نے بلند کیا ذکر آپکا اور بڑائی کی آپکے فخر کی اور
بزرگ کیا آپکے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے ورفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہا ہے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہی اور فرمایا
اللہ بزرگ نے یا محمد لا اذکر الا وتذکر ولا اعرفنا الا وتعرف ومن سبک فقد سبنی ومن مجدک فقد مجدنی ومن انکر نبوتک
فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان جحدت وخالفوک علیہا اور فرمایا اللہ تعالی نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی
باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہی کہ جب سُنا بطرک نے یہ حال
خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اُسنے قسم ہی اللہ کی بہ تحقیق نجات پائی اُسنے جسنے بیعت کی اُنکی اور زیاںکار ہوا وہ جو جُدا ہوا اُنسے پھر تجدید
کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور بیان کیا اُنسے حال اپنا ابتدا سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق
کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خوش ہوئے خالد اور مسلمان اُسکے اسلام سے اور کہا خالد نے کہ کسواسطے آیا ہی تو ارسطولیس
بادشاہ کے پاس سے پس بیان کیا اُسنے خالد سے کُل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اُسنے سردار برقلہ کے
پاس بطلب کمک کے تمہارے خوف سے اور بھیجا اُسکے واسطے ملک کیماؤش نے اپنے بھائی اصطفانوس کو بہ جمعیت چار ہزار سوار کے
کمک کے اور رہنے سبقت کی اُنپر دریا مین بادشاہ ارسطولیس کیطرف تاکہ خبر دو نہین اُسکو اس حال سے اور بھیجا مجکو ارسطولیس نے
تمہارے پاس بطور ایلچی کے چاہتا ہی وہ صلح کرنا تم سے اور نہین خواہش رکھتا ہی تم سے لڑنے کی اور کہا ہی اُسنے کہ صلح کرو تم اُس سے اس امر پر کہ

دیویگا وہ تمکو کسیقدر اپنے مال سے اور سیر کردیگا تمھاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کرلیا ہی اُسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھی ہمارے پس چھوڑ دیا اللہ تعالی نے اُنکی قید کو اور یکجا کردیا ہمکو اور اُنکو اور غالب کیا ہمکو قبط ہمراہیان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے اُنمین سے سات سو سوار کو اور قید کرلیا ہمنے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالد رضی اللہ عنہ نے سامنے بطرک کے لانیکا اُن قیدیونکو پس سامنے اُسکے لائے گئے وہ پھر عرض کیا اُنپر خالد رضی اللہ عنہ نے اسلام کو پس انکار کی اکثرون نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اُسکو اور نیکی کی ساتھ اُسکے اور جسنے انکار کی اسلام حکم کیا خالد نے اُسکی گردن زدنی کا راوی کہتا ہی کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانون کو اور پھرا وہ بطرف ارسطولیس بادشاہ کے اور کہا کہ جان تو اے بادشاہ کہ یہ وہ قوم ہین کہ نہین مملوک ہوسکتی ہی ہرگز بیدی اُنکی اور وہ ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے ہین پھر آگاہ کیا اُسکو حال اُسکے ساتھیون اور رہائی اُن مسلمان قیدیون سے جنکو بھیجا تھا اُسنے بجانب دیر زجاج کے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال بطرک سے گر پڑی وہ چیز جو اُسکے ہاتھ مین تھی اور یقین ہوگیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اپنی جانون پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے اُن عرب کے پس گویا اُسکو ملک کیا اور شرحاکم برقا کا آگیا ہی تمھارے پاس پس لڑو تم ساتھ دلون مضبوط اور اسرار پاک اور لطیف کے اور مسیح مدد دینگے تمکو راوی کہتا ہی کہ وہ رات کاٹی بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا اُسنے لڑائی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات درانحالیکہ وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریاے خواب مین اور بند ہوئین آنکھین اُسکی دیکھا اُسنے اپنے خواب مین کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سرخ وسفید خوبصورت پہنے کا جوڑا اور اُسکے ساتھ ایک شخص اور ہی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا آنکھین صورت نیک پیدایش نورانی صاحب ہیبت و بزرگی پس کہا اُس مرد سُرخ و سپید نے ارسطولیس سے کہ اے بادشاہ مین مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہون اور یہ جو میرے پہلو مین ہین وہی نبی عربی ہین جنکی بشارت دی تھی مینے قبل اُنکے مبعوث ہونیکے محمد عربی سردار پیغمبرون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے ہین پس جو ایمان لاویگا اُنکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اُنکی نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھریگا اور تحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد دہی اُنکے صحابہ کے اور مقام ہمارا اُس قبہ مین ہی جو برج پر ہی راوی کہتا ہی کہ تھا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازۂ اخضر کے پس اگر ہی تو میری اُمت سے تو ایمان لا تو اُنکا اور اُنکی نبوت کا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بنایا تھا اسکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا اُسنے اُس برج کو تو رکھا تھا اُسپر اُس قبہ کو پس رہتے تھے اُسمین خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُسکا باب الاخضر جیسا کہ تھا وہ اصل برج مین اور خضر رہتے تھے وہان اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہی کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ سے یہ حال تو چلے گئے وہ دونون شخص ایک ہی ساتھ اور جگا بادشاہ اپنی خواب سے درانحالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ نے متوجہ ہوا وہ اپنے امرا اور حجاب اور ارکان دولت کی طرف اور بیان کیا اُسنے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب مین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہین اور نہین ہوسکتے ہین مسیح اُن لوگون سے جو ہین ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی دشمن مسیح کے ہین پس سُن لیا بادشاہ نے اُنکی باتون کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے نقارے اُسکے اور شور کیا قرناؤن نے اور بلند کیے گئے نشان اُسکے اور سوار ہوا لشکر اُسکا اور آراستہ ہوئے وہ صفوف میں پس جب دیکھا مسلمانون نے لشکر قبط کو کہ سوار ہوا ہی وہ اور

صف بندی کی ہی لیا اُنھوں نے اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوے اور آراستہ ہوے صفوں مین اور خالد پھرتے تھے بیچ اُن اور آراستہ کرتے تھے اُنکو اور نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور تھین صفین اُنکی قریب دروازہ اخضر اور دریا کے اور ٹھہرا ارسطولیس بادشاہ اپنی صلیب کے نیچے اور دیکھتا تھا وہ قبے کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس ڈر آیا وہم بادشاہ کے دل مین اُس خواب سے جو اُسنے رات کو دیکھا تھا اور کہا اُسنے کہ قسم ہے اللہ کی جو مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہے وہ سچ ہے اُسمین شک نہین ہے محمد بن اسحاق راوی نے بسلسلہ راویون کے انوص سکاسکی سے روایت کی ہے کہا خوص نے کہ تھا مین خالد بن الولید کے لشکر مین بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب ٹھہرے ہم لڑائی کی جگہ مین اور برابر ہوئین صفین دونون لشکرونکی اور ہمنے عزم کیا تھا حملے کا کہ اُسی وقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑے ڈیل کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے کے کام کی تھی جسمین طرح طرح کے جواہر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر لیے ہتھیارون مین پس جب ٹھہرا وہ درمیان دونون صفون کے پکارا اُسنے ساتھ زبان فصیح عربی کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کسواسطے کہ ہم تمسے لڑنا نہین چاہتے ہین پس تحقیق مالک ہو گئے تم ہمارے ملک سے مصر اور سعید اور اکثر مقامات ریف کے اور باقی رہا ہمارے پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہو گئے تم اکثر اُسکے اور ہم نہ جھگڑا کرینگے تمسے بیچ چیز مین جو لے لی ہے تمنے ہمسے اور ہم تبعیت کرینگے تمھاری باقی ملک مین پس اگر مصالحہ کرو گے تم ہمسے تو مصالحہ کرینگے ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہمپر اور تمپر اور عدل کرو تم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح مین پس اگر انکار کرو گے تم اس امر سے تو پیش آوینگے ہم تمسے ساتھ بھیدون پاکدامنون مضبوط کے اور پھیر دوینگے ہم تمکو تمھاری پشتون کی طرف درانحالیکہ شکست اُٹھانے والے ہو گے تم اور بیچ دامنون اپنی ذلت کے بھاگنے والے ہوئے اسواسطے کہ نہین دشمنی کی کسی نے اس دین کے لوگون سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ اور شکست اُٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ایسی قوم ہین جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قسرا اور رہبان اور انجیل اور تذبیح اور صلبان ہین پس تمھارے پاس اسکا کیا جواب ہے راوی کہتا ہے کہ یہ گفتگو کرنیوالا بادشاہ ارسطولیس پسر مقوقس کا تھا پس نہین فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تا اینکہ نکلے اُسکی طرف شرحبیل رض بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب یا شرحبیل رض نے اور کہا کہ سختی ہے تجپر اظہار بڑائی کا کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے جو پھیریگی تجکو طرف ہلاکی کے اور عذاب مین ڈالیگی تجکو بڑے گھر مین سختی ہو تجپر آیا بڑائی کرتا ہے تو ہمپر ساتھ کفر اور نافرمانی اور عبادت صلبان اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور رستگاری اور خوشنودی خدا اور قبلہ و قرآن اور حج اور احرام اور نماز اور روزہ ہین دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینون کا ہے اور نبی ہمارے مبعوث ہوئے ساتھ معجزات اور بیان اور آیات اور برہان کے ایسے تھے وہ جنپر قرآن اُترا جسنے تبعیت کی اُنکی پہونچا وہ بخشش کو اور جو پھرا اُنکی بحث اور دلیل سے پھر ا وہ ساتھ غضب کے ایسے پاداش دینے والے سے کہ ہے وہ اور نہین ہے مکان اُسکے واسطے اور نہ دہر نہ زمان ہے اُسکے واسطے گواہی دی ہے اُسنے اپنی آیتین ہی اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنے ملک کی غلبہ اُسکا ظاہر ہے اور تدبیر اُسکی استوار ہے اور حکم اُسکا مضبوط ہے عزت اُسکا بلند ہے صفت اُسکی نادر ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اُسکی وفات کیواسطے کوئی حد ٹھہری ہے اور نہ اُسکی بقا کیواسطے کوئی وقت شمار کیا گیا ہے فروتنی کرتی ہین گردنین واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہین قوی لوگ مقابلہ اُسکی قوت کے نہین گھیر سکتا ہے کمال اُسکا اور نہین نسبت ہوتی ہے

بخشش اور عطا اُسکی اور نہین معدوم ہوتی ہی بزرگی اُسکی سختی ہوتیہر کیونکر خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگون کو کفر ساتھ اُسکی معبودیت کے
اور شرک ساتھ اُسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے بیٹے کو اُسکی وحدانیت مین پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت یوم یحشر
اعداء اللہ الی النار فہم یوزعون پھر کہا شرحبیل رضہ بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسے بھی بندے ہین کہ جسوقت قسم دلاوین وہ اُسپر اس امر کی کہ ریزہ
ریزہ کردیوے اللہ اُنکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا اور اشارہ کیا شرحبیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کی طرف پس گر پڑی
وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھلائی دیے گھر اور عمارتین شہر کی راوی کہتا ہی کہ کپنے لگے اعضا بادشاہ کے وقت دیکھنے اس حال کے
بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور اُڑنے لگے دل قبطیونکے اس حال کے دیکھنے سے اور ڈر گئے قبطی
بڑائی اس معاملے سے جو دیکھا اُنھون نے اور متحیر ہوے وہ اور پھرے بجانب اپنے خیمون کے اور نہ ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا اور اسیطرح
پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیمونکی طرف اور گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو اور اہل
عیال اور لونڈیان اپنی اور سوار ہوا کشتیونمین اور روانہ ہوا اُسی رات سے بارادہ جزیرہ اقریطش کے پس جب صبح ہوئی واقع ہوا
شور شہر مین بادشاہ کے بھاگ جانیکا اور اکیجا ہوے رئیس لوگ قبطیونکے بعض اُنمین سے بعض کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ بادشاہ
نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہان سے اور آج ہمارے لیے کوئی ایسا نہین ہی جو مدافعت کرے ہمسے اور تحقیق باز ہے ہین
قوم مسلمان ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونے کو ہماری طرف تو داخل ہوجاتے لیکن وہ ایسی قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی نے رحمت
اور مہربانی کو اُنکے دلون مین پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ اُنکے پاس تاکہ لیوین ہم اپنے لیے اُنسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ
کرلین ہم اُنسے اپنے شہر کیواسطے اور بچاوین ہم اپنے لڑکے بالون کو اُس چیز پر جسپر ہمارے اور اُنکے اتفاق واقع ہو راوی کہتا ہی کہ متفق ہوئی رائے
اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے اور چاہی اُنھون نے حضوری سامنے سردار خالد بن الولید کے اور آئے اُنکے پاس بعد اجازت
کے پس جب ٹھہرے اُنکے سامنے سلام کیا اُنکو جو شخص جانتا تھا زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا اُنکو خالد نے اور پوچھا سبب اُنکے آنیکا
اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی جانتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا
تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلون اور نیتون کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی نے رحمت کو تمھارے دلونمین
اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ نصفت کے اور دیکھو ہماری طرف کو مہربانی کی آنکھ سے اور حکم کرو ہم مین ساتھ
عدالت کے اُن لوگونکے طریقہ پر جو پیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد نے ہان ہم وہ قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی
نے رحمت کو ہمارے دلونمین اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیون ہمارے دین کے اور مدد دیکی ہمکو ہمارے دشمنون پر اور ہم کرینگے تمھارے ساتھ وہ معاملہ
جیسا کہ جاری ہوئی ہین عادتین ہماری ساتھ تمام اُن لوگونکے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر اب ہم چاہین داخل ہونے کو تمھارے شہر مین
بزور تلوار کے تو ایسا کرسکتے ہین اور آسان ہی ہمپر یہ امر ولیکن بہتر آدمیون کا وہ ہی جسنے قدرت پائی اور معاف کردیا اور اب ہم چاہتے ہین
تمسے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے اچھے اور بہتر مالون سے اوپر صلح کے تمھاری جانون اور اہل عیال پر اور بعد اسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف
اسلام اور توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو کوئی تم مین کا قبول کریگا اس امر کو تو ہمارا اسکا حال

اس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر اور انکی شکلین بدلینگی ۱۲ یعنی وہ اس طرح

کہ ہونگے بعض کے نیچے سر اور بعض کے پیر اور بعد سب کو دوزخ میں جلاوینگے ۱۲

یکسان ہوگا اور جو انکار کریگا اسلام سے تو لیوینگے ہم اُس سے جزیہ سال آیندہ سے فی کس تم مین سے اور لڑکے بالغ سے چار دینار اور بیش کرینگے ہم تمپر کچھ
شرطین کہ قبول کروگے تم اُنکو اور وہ شرایط یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے گھرونکو مسلمانون کے گھرونپر اور نہ بلند کرو
تم اپنی آوازون کو مسلمانونپر اور نہ بناؤ تم اسلام مین کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو اُس چیز کو جو پرانی ہوگئی رسومات تمھارے دین اور شریعت سے
اور ملاقات رکھو مسلمانون سے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے اجرا انکی حاجتون کے اور اُس چیز کے جو چاہین وہ بیچ بہتری حال کیواسطے
اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُسکے لوگون کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم مین سے تو حد جاری کرینگے ہم اُسپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے
ہم اُسکو اور باندھو تم زنارون کو اپنی کمرون مین واسطے اظہار اپنے دین اور شناخت اپنی عبادت کے اور نہ جاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت
اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانون کے ساتھ کسی چیز کے اپنے دین اور کفر کی باتون سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسون مین تو نہ بلند کرو تم اپنی
آوازون کو انجیل کے پڑھنے مین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار دشوار ہے ہمپر چھوڑنا اپنے دین اور اُس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے پیشتر سے پس
سنسے خالد انکی باتون سے اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اباءنا اولو کان الشیطان
یدعوھم الی عذاب السعیر پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق منظور کیا ہمنے جو تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو
اپنے ہمراہیون سے تا اینکہ یکجا ہو جاوے وہ مال جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیونکا اور ہمکو نہین معلوم کہ
اُنمین سے صاحب مقدور کون ہے اور ضعیف و غریب کون ہے پس دیکھو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکو تم لوگ یکجا کرنے مال کا مختار
کرسکتے ہو پس حکم مقرر کرو تم اُسکو ان لوگونپر اور اُسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اُسکو اس کام پر ان لوگون نے
کہا کہ اچھا پھر اشارہ کیا اُن لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا ابن شامس اور رئیس اور بہتر دہقان قبطیون مین
پس حاکم مقرر کیا اُسکو اُن لوگونپر بحکم خالد کے اور مقرر کیا خالد رضہ نے ساتھ اُسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون سے جسکا نام قیس بن سعد تھا اور
حکم کیا اُن دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا اُنسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اُسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے اسقدر جسکا وہ متحمل ہو
اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے کہ داخل ہوے وہ
شہر مین اور متوجہ ہوے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا اُسکو
چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالد رضہ کے راوی نے بسلسلہ راویون کے مازن بن شیث سے بیان کیا ہے کہا شیث نے کہ
موجود تھا مین جبکہ داخل ہوے شعیا بن شامس اور قیس بن سعد شہر مین تاکہ تحصیل کرین وہ مال کو اور ایک جا ہوے وہ قصر
مقوقس مین قریب باب الرشید کے اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا ابن شامس نے اپنے غلامونکو واسطے یکجا کرنے تھے وہ مال کو اور مین اُنکے
پاس موجود تھا اور حصے کر دیے تھے اُنھون نے مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار اُنمین کا تھا اُسکا حصہ برابر دس قیراط
کے ہوتا تھا اور اوسط مالدار کا حصہ دو قیراط کہ اُسی وقت آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام لوئیس بن مقوقس تھا
نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کسقدر مال اور نعمتون اور ملک کا مالک ہے اور تھا وہ بڑا بخیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اُس سے رئیس
قوم شعیا بن شامس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ تحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصے سے ایک دینار اُسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز

اُسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مرجاؤن مین اور صدقہ دینا میرا کینے پر بہت اچھا ہی میرے دینے سے عرب کو پس کہا اُسسے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تجھ
جو کچھ لیتے ہین ہم تجھ سے حلال ہی نہ حرام ہی برا ہو تیرا جان تو کہ تحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمہارے شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا
تو اور تیرا مال پہلے لوٹا جاتا پس کہا شعیا ابن شماس نے اُس بطریق سے کہ زیادہ نکار کرے تجکو اللہ تعالیٰ اور لعنت کرے تجہپر سب لوگ سکندریہ
کے جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دُنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اور کشائش کیا تجہپر
اپنی روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہی یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے مجہپر اللہ تعالیٰ کی کوئی بزرگی اور مہربانی نہین ہی
پس برہم ہوے قیس بن سعد اُسکے کلام سے اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکی طرف اور ماری اُسکو ایک لکڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا
ہی تو اے دشمن خدا اور دشمن اُسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہی واسطے اللہ کے ہی واسطے کہ روزی دیتا ہی وہ ہمکو اپنی مہربانی
اور احسان سے اور پوری فراخ کیا اُسنے ہمپر اپنی نعمتونکو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتونکو تو نہ گھیر سکوگے اُسکو شمار مین پھر کہا قیس نے
اللھم انہ جحد نعمتک وکفر بھا فازلھا عنہ[1] راوی کہتا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن اُنکا تا اینکہ آئی خبر کہ املاک اُسکی گر پڑی اور
بکریان اُسکی مرگئین اور باغات اُسکے سوکھ گئے اور سب مال اُسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اللہ اکبر یہ بات اسیطرح کی ہی جو سُنی
تھی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابو ہریرہ رضہ میرے پہلو مین بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل
مین تین شخص تھے ایک کوڑھی جسکا بدن سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے اُنکی پس بھیجا
اُنکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اُس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مس کیا
فرشتے نے اُسکے بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اُسکا اور اچھی کردی جلد اُسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہی تجکو اُسنے کہا
کہ اونٹ پس دی اُسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس اور کہا
کہ کون چیز زیادہ دوست ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھے بال پس مس کیا فرشتے نے اُسکو اور جاتا رہا مرض اُسکا اور اچھا کردیا اُسکے بالون کو پھر کہا کہ
مال کو تو بہت دوست رکھتا ہی اُسنے کہا مادہ گاؤ پس دی اُسکو مادہ گاؤ حاملہ پھر کہا اُس سے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا فرشتہ
کے پاس پس کہا اُس سے کہ کون چیز تجکو بہت پیاری ہی اُسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالیٰ میری بصارت کو تا کہ دیکھون مین اُسکے سبب
لوگونکو پس مس کیا اُسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالیٰ نے بصارت اُسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجکو بہت دوست ہی اُسنے کہا
بکری پس دی فرشتے نے ایک بکری بچے دینی والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعد اُسکے
مل جلگئے وہ تینون آپسمین اور بچے دیے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گاے اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے
بصورت و لباس فقیر کے اور کہا کہ مین اللہ کی راہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون اے شخص بواسطہ اُسکے جسنے دی تجکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال
ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤنمین اُسپر اپنے سفر مین پس کہا اُسنے کہ مجہپر حقوق حقدارون کے بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین تجکو پہچانتا
ہون آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ پلید اور نجس جانتے تھے لوگ تجکو اور محتاج تھا تو پس بخشش کی تجہپر اللہ تعالیٰ نے پس کہا اُسنے کہ نہین وارث ہوا
مین اس مال کا مگر اپنے بزرگون اور باپ دادا سے فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہی تو کردیگا اللہ تعالیٰ تجکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالےٰ نے

[1] تحقیق اُسنے انکار کیا تیری نعمت سے اور ... اسکی ... نعمتون ...

اسکو طرف اُس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اُسنے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا
اُسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا فرشتے نے کہ لے پروردگار میرے اگر یہ جھوٹا ہی تو کردے اسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھر گئے بال طرف اُسی چیز کے
جسپر وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس لباس فقیری سے اور کہا کہ مین مرد غریب اور مسافر ہون قطع کیا ہی مین نے پہاڑ کو اپنے
سفر مین پس نہین ہی اب کوئی چیز میری پہونچانے والی مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھ سے سوال کرتا ہون مین بواسطہ اُسکے جسنے پھیر دیا تجھ پر تیری
بینائی کو اور دیا تجکو مال سوال کرتا ہون مین تجھ سے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤنمین اُسکے سبب سے اپنے سفر کو اُسنے کہا کہ تھا مین اندھا پس
پھیر دی اللہ تعالیٰ نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اُسنے مال پس لے تو جو چیز تجکو منظور ہو قسم ہی خدا کی نہ انکار کرونگا مین تجھ سے آجکے دن
کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ مین لیویگا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہین ہون مین مگر آزمایش کرنیوالا پس بہ تحقیق راضی ہوا
اللہ تجھ سے اور خشمگین ہوا تیرے دونون ساتھیون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوا مال اور نکلے اور آگئے وہ لوگ ساتھ مال کے
پاس خالد رض بن الولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوے وہ شہر مین اور لے لیا اُنکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اسکو جامع مسجد
اور چھوڑا اُنکے واسطے چار کنیسون کو واسطے ادائے رسوم اُنکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط مشعر فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن
العاص کو اور پڑھا اُنھون نے اسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین اباذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے
اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اُنھین ایک مسجد بیچ مین اور وہ مسجد ابتک بنام جامع
عمرو بن العاص مشہور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دنکے آئے لوگ رشید اور توہ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے واسطے صلح
کے اور صلح کی اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُسپر پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی اور
ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مرزوع اور نوفل بن طاعن اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبداللہ اور
قدار بن معمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عدی اور عمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادۃ اور یزید بن خطاب
اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن ضرجان اور ہشام بن سعید اور جبلہ بن الشرید اور مزروع بن ثابت اور یاسر بن الاغر
اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس اور رافع بن اسید اور مرداس
بن طاعن اور ہود بن یحییٰ اور غانم بن الاحوص اور عبداللہ بن جابر اور حازم بن نامر اور حامد بن خرام کو پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیے
چھتیس ۳۶ آدمی تھے اور چار شخص اور تھے جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس مرد تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار
کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی کو اور حکم کیا اُنکو روانگی بجانب دمیاط کے راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم دمیاط
کا ہامرگ ماموں مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار مین پانچسو سوار دلیران قبط سے
اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ لوگون اور غلات وغیرہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع اپنے چالیس مردون کے اور دیکھا
ہامرگ نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس مردون کو تاکہ مالک ہو جاوین وہ ہمارے
شہر کے ہر آئینہ وہ لوگ سست رائے اور اندک ہین عقل مین راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرگ کا شہسوار مشہور تھا نیل کے شہرون مین اور اُسکا

بـ
فود

نام ہزبر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور دانشمندی پر اور اُسکی نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے
صحابہ اور اُنکی ملت کو ہمدیکی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے ہتھیار اپنے اور پورا ہوا ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون
اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر و میان کہ
نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف بندی کی ہی سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کے صف سے ہزبر بڑا بیٹا
ہامرگ کا اور گردلوا دیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے
سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُسکی پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہو کر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین
اور حملہ کیا ضرار نے ہامرگ کے لشکر پر اور پھیر دیا اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرگ نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف
اُسکے لشکر اور لوگونکے دلونمین اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اپنے بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھرا بجانب شہر کے مع اپنی
اولاد اور لشکر کے اور بند کر لیا شہر کے دروازونکو اور آیا ہامرگ اپنے قصر مین اور دیکھا کیا اُسنے اپنے پاس کا بر دولت کو اور بہ تحقیق سخت
اور دشوار گذرا اُنپر وہ امر جو نازل ہوا اُنپر صحابہ کیطرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنے ساتھیون سے کہ کیا رائے ہی تم لوگون کی اس قوم کے
بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف اور اُترے ہین ہمارے شہر پر بارادہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ رائے وہی
درست ہی جو تجکو مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو رائے اور تدبیر سے راوی کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے
تھے وہ لوگ اُسپر رائے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل و مشورہ اور شناسا ہو رکھا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانیکا اور حاضر ہوا
وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اُسکی طرف اور کہا کہ اے حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین حکیم نے کہا کہ جان تو
اے بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جسنے روشنی حاصل کی اُس سے پہونچائے اُسکو بجانب راہ اُسکی نجات کے اور کھینچتی ہی اُسکو
طرف نشانیون اُسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی رائے ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پہونچتا ہی اُسنے کوئی مطلب کو اور بہ تحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے
شہرونکو اور ذلیل کیا ہی بندونکو اور مشہور ہو گیا ہی کام اُنکا اور بلند ہو گیا ہی ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہی خبر اُنکی اور بلند ہوا ہی کلمہ اُنکا اور پھر لیا ہی
اُنکی طلب اور دعوے نے زمین کو پس کوئی اُنپر قادر نہین ہو سکتا ہی اور اُن تک نہین پہونچ سکتا ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون
مضبوطی مین اور نہ بہت شمار مین اور نہ مضبوطی شہر مین اور یہ قوم تائید کیگئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوئے ہین ساتھ دباؤ کے
اور مہربانی اُنکے دونین ہی اور نہین کوئی ایسا عہد کیا اُنھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے جسکے خلاف
کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم ہو چکا ہی تجکو یہ امر جسپر وہ ہین دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری رائے تو یہ ہی کہ
صلح کرے تو اُنسے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچے گا تو اُسکے سبب سے بیخوفی اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح
کر لینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رہین گے ہم اُنکو بسبب اسکے اپنے سے راوی کہتا ہی کہ
جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجکو سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم
کیا اُسنے حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اُسکو کہا اُسنے اللہم اٰنی بدی مماتشر کون کلا

شریک لک ولا صاحبۃ لک ولا ولد لک اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہٗ ورسولہٗ **راوی** کہتا ہی کہ جب
سُنا ہامرگ نے یہ کلام اُس سے جست کرکے کھڑا ہوگیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا
اُسکے سر کو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے نہین جرأت کی کسی نے
اُنمین سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسی وقت متوجہ ہوا ہامرگ اُنکی طرف اور حکم کیا اُنکو درستی
سامان لڑائی اور سوار ہونیکا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد
کیا لڑائی کا صحابہؓ سے راوی نے **بیان** کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہ ہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم
زبرقان کا ایک بیٹا عاقل اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر تھا پس جب مار ڈالا
بادشاہ ہامرگ نے اُسکے باپ کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دیا مجکو بادشاہ نے اُس سے
اور اُسکی بُرائی سے اسواسطے کہ ذلیل کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجکو **راوی** کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بُلایا اُسکو
اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض
اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہر پناہ سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین
آگاہ ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے اُسکے پاس اور
کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اہل مرو کہ باپ میرا مار ڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ سوراخ کھودا
مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تا کہ در آؤ تم شہر مین پس اُٹھ کھڑے ہو تم اللہ کی برکت اور مدد
پر تا کہ داخل اور مالک ہو جاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جسنے کہ تجکو اس کام پر بھیجا ہی اُسنے تیرا مار ڈالنا
چاہا ہی آیا نہین جانا تو نے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی **راوی** کہتا ہی کہ قصد کیا اُسکا ضرار نے
پس کہا اُسنے مقداد نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی خواب مین
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ لڑکا ہمارے
سامنے کھڑا ہوا یہی کلام کر رہا ہی اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی طرف پس تاہل دیکھا
مین نے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اس حالت پر جو اسوقت ہی اور دیکھا تھا مینے اُسکی کمر مین ایک
کمربند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو پس اُٹھایا اُسنے اپنے
کپڑے کو تو کمربند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا رسول اللہ پس سامنے آئے مقداد
اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار اور
چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس شہر پناہ
تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوے اُسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر

بند کر دیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق لے لیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکے دشمنونکی بینائی کو پس نہین دیکھا
اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے کہا ابن اسحاق نے روایت کی ہو کہ
خبر پہونچی ہی مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچا زاد بھائی اور یگانے اُسکے بائیس آسی مرد تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس
رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ گھر بیٹر
اور داخل ہوے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا اور نکلے
وہ لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سوائے عورتون اور لڑکون
کے اور سوار ہوا ہامرگ مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہؓ کو پس نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر اُنکی پس
واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت جلد گیا بیٹا حکیم کا اور اسی مرد یگانے اُسکے بجانب دروازہ دمیاط کے
پس بند کر لیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحابؓ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور مالک ہوگئے وہ شہر کے اور اسیر کیا اُنکو حکیم کے بیٹے اور
اُسکے یگانون کے اور نکلے صحابہؓ اُس دروازے سے جسکو باب لتراخیم یعنی باب الجہاد کہتے تھے اور اُسی نام سے وہ ابتک مشہور
ہی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ شہر قبضے مین آگیا اُنکے اور نہین باقی رہا
اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے بالون پر اور حیران
ہوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہی کہ جب نکلے صحابہ دروازے سے آراستہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ
کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرگ اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرگ نے اپنے ہمراہیون کو لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ
ہوا وہ ترتیب سے ٹھہرا آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرگ اُسکو بہت
دوست رکھتا تھا سوائے اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت
ہوشیار بڑا ادب والا تبعیت کرتا تھا راہبونکی اور صحبت رکھتا تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدائیش اور ایام طفولیت سے
نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا اور نہین پی تھی شراب اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو
اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا اُسنے یہ کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہو کر رہے اُسمین پس نہین چھوڑا اُسکے
باپ نے اور باز رکھا اُسکو اس ارادے سے بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہی کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور نکلے
صحابہ شہر سے بعد اسکے کہ مالک ہوگئے اُسکے اور ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرگ نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور
ٹھہرا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اور دیکھتا تھا شطا صحابہ کیطرف پس کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اُسکی بینائی کو بسبب اُسکے
کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا کہ چمکتا ہی اُنپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف

پس کھول دیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس چلا وہ شور کر کے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے منھ کو
کو بہہ زمین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور حرص کے باپ اُسکے نے اس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور
روکا اُسکو بخوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا وہ کہا اُسکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز
نے صدمہ پہونچایا تجکو اُسنے کہا کہ اے باپ ظاہر ہوا مجھکو قسم ہے خدا کی امر حق اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا
مین نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین زرد
نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ پس دیکھے مین نے
گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی لگاؤ کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین کہ نہین دیکھا
مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور نور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا
ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھتا
تھا مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اُسمین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مر جاوین وہ اُسکے
شوق مین اور جان تو اے باپ میرے کہ بتحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے نہین کھول دیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے جو دیکھا مگر
واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہے بعد اس خواب کے کہ رہون مین گمراہی پر اور تبعیت
کرون اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جنبش دی اُسنے اپنے
گھوڑے کو اور کہا اپنے غلامون اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہے مجکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم سے ایکہزار
مرد نے اور چالے صحابہ مین راوی کہتا ہے کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہؓ کے پھینکدیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو
اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو اور توحید بیان کی اللہ غالب اور بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہؓ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور
مبارکباد دی اُسکو ساتھ سلامتی کے اور خوشخبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب
دیکھا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا اور اُسکے ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب و بزرگ کے اور اُسکے چالنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین
ایمان لایا بیٹا میرا مگر یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور مین نہین شک رکھتا ہون اُسکی عقل اور اچھائی رائے مین پس ظاہر کیا ہامرگ
نے کلمہ شہادت کو اور چالا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ
کو کہ مسلمان ہو گیا وہ اور ملگیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہو گئے وہ سب اور
چالے اپنے بادشاہ ہامرگ سے پس خوش ہوے صحابہؓ اس معاملے سے اور متوجہ ہوے اور آئے ہامرگ کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی
اولاد اور اُسکے امراکے مرتبونکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامونکا اور تجدید کی اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھ پر اور کھولدیے گئے دروازے
شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے شہر مین پس جو ایمان لایا برقرار رہا اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کیا
اسلام کا اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہؓ نے اُسکو اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکال دیا اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف

راوی کہتا ہی کہ کھولا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النعیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے ایک مرد کو صحابہ سے جنکا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھاوین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور روانہ ہوے مقدادؓ دمیاط سے بجانب اسکندریہ کے اور بیان کی عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرگ ور اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر اور شہر والونکی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مشتمل بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور فوہ اور دمنھور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا خط کو مع عامر بن لوی راوی نے بسلسلہ راویون کے نصر بن مسروق سے روایت کی ہی کہا نصر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بہ تحقیق اللہ پاک و برتر نے چھوڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت کی ہمکو بجانب راہ راست اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہی کہ پیشتر لکھ گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک ہی ہمسے اور وہ جزیرہ ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر یہ ہی کہ ہم لکھین وہان کے حاکم ابالوتب کو اور بلاوین اُسکو بجانب اللہ تعالی اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اُسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اُسکی طرف اور لڑین اُس سے اور اللہ تعالی مدد دیگا پس کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اُسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ اے میرے بیٹے قصد کر تو اللہ کی برکت اور اُسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اُسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے شطا سے کہ مین تمہارے ساتھ جاؤنگا بجانب حاکم تنیس کے اسواسطے کہ اگر وہ پوچھے گا تمسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے جواب سے آگاہ نہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دیسکتے ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کسواسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہی جو نزدیک کردیوے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اُسکے اور یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے رہے تا اینکہ آئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تھین پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے شطا اور اُسکے چارون غلام اور اُنکے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو شطا نے کہا کہ مین شطا بیٹا بادشاہ ہامرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر ہم تمھارے پاس آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور دریا اور اُسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے اُنکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد اُنکے پاس ساتھ اجازت کے اور پیش کیا اُن لوگون نے واسطے شطا اور اُسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوے وہ لوگ اُسمین اور لیکر چلے وہ لوگ اُنکو تا اینکہ آئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اُسیوقت بادشاہ ابو ثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سوار کے پس اُترے وہ کشتی سے اور چاہا شطا نے یہ کہ سوار ہون یزید اُنکے ساتھ گھوڑے پر پس انکار کیا یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اُنکی شطا اور اُسکے غلامون نے اُسکی عربین اور پاپیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اُس سے پس اجازت

تنیس دمنھور

فتح جزیرہ تنیس

ثوب

دی اُسنے اُنکو داخل ہونے کی پس جب بیچ محل مین آئے وہ پایا اُنھون نے ابا ثوب کو بڑے دبدبے اور دولت اور زینت مین اور حجاب اُسکے سامنے تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگھ مین تھا اور غلام اُسکے سامنے خدمتگزاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور ٹھہرے سامنے اُسکے تو جلدی کی ابو ثوب نے اُنپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الھدیٰ انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو ثوب اُن عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا وہ عرب متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور حال کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان ملک شام کے اور ذلیل کیا اُنھون نے رومیون کو اور شکست اُٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطینہ کے اور بھاگا جبلہ بن ایہم بھی مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا اُنھون نے جزائر کو بھاگا یہ ابو ثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین حفار کے اور اُترا وہ خشکی مین درمیان عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اُس زمین کو اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہے کہ بادشاہ مقوقس نکلا تھا ایک دن مع اپنے امرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی اُسکے سامنے ہوکر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب مین کامل بن صعصعہ تک پس ماندہ ہوگیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچ گئی ہرنی اور ابی ثوب بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ ہوا ہے اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھکر چلا بادشاہ کی طرف اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس جانا اُسنے کہ یہ بادشاہ ہے پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو اور اُتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہے کہ اُسی وقت لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے آپہونچے پس اُتارا اُنکو ابو ثوب نے اور جب طیار ہوا کھانا تو لائے گئے بڑے کاسے بھرے ہوے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہے کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا چلا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادۂ مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ نے بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسی وقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھ دیوے ابی ثوب کو ولایت تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون اور یگانون کے بجانب فرمہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت مین بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے

اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آ رہے وہ لوگ اسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے بھائی اباسغینا کو جزیرۂ صدف پر اور حاکم کیا اپنے
بیٹے مضاض کو زیو پر اور حاکم کیا اپنے غلام قینا کو ابالاج پر راوی کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور
مغرور ہوگیا وہ اور گذری مدت اس حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور
ہوا حال بادشاہ کا اسی طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہم نے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطلیس کے ہاتھ سے
اور کیفیت اُسکے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے
ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اسکو جو پہونچے اُس تک
آدمیون سے اور پناہ مین رکھا اپنے تئین اُسی جزیرے مین پس جب مالک ہوگئے مسلمان مصر اور اسکندریہ
اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دمیاط کے اور مسلمان ہوگیا مارک اور راولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوئے شطا
اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے پس جب داخل ہوئے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے
اُسکے سامنے اور دیکھا انکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو اور نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو انکی طرف اور کسی کو
اُسکے حجاب سے جرأت اس امر کی نہوئی کہ اُن لوگون کو اجازت بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا
اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالی کا ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے
اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور تھین تصویر ایک درخت خرمے کی اور
اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح اُنکی گود مین تھے پس پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالی کا

فناداہا من تحتہا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی

واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی

نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا

والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سُنا ابو ثوب نے یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوئے
بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوئے یزید پڑھنے آیات سے متوجہ ہوا ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا
اُسنے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہی جو تم نے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب اور بزرگ کا ہی کہ اُتارا ہی اُسنے اپنے
نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نہین ختم ہونگے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور نہ مثل ہوگا اُسکی آیات
کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تم نے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہی اللہ غالب اور بزرگ نے
اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسی نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پر اسطرح سے کہ وہ بندہ

اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک ہے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوۃ والزکوۃ تو مطلب اُنکا یہ ہی کہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے پروردگار کے اور یہ کہ ہی میرے مال مین حق اللہ تعالی کا اور معنی اُنکے اس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا یہ ہین کہ عیسیٰ نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مریگا اُسکے واسطے کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہی اور معنی اس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسیٰ لوگون کو اس امر سے کہ عیسیٰ اور وہ سب اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتین اُن دونون کے واسطے خواہشین اور پڑجانا خلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھو اور فکر کرو اے مرد اس امر مین کہ دیکھتا ہی تو حکمت کو کہ نہین بگڑتی ہی اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہی پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ بہ تحقیق تمنے جنگل مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے ہو تم لوگ دریائے گمراہی مین پس کہا یزید بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہی اُسکو جو سرگردان ہی جنگل مارا اور بُرائی مین شریک کرنیوالا ہی ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا قدرت رکھنے والا ہی کہ نہ آسمان اُسپر سایہ کر سکتا ہی اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہی اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہی اور نہ دن اُسکو چھپا سکتا ہے اور نہ کوئی روشنی اُسپر غالب ہو سکتی ہی اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہے اور کوئی بادشاہ اُسکو مغلوب نہین کر سکتا ہی اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہی اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندا ہی آیا نہین ہی تمکو سوجھ آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے ۔ اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہی کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت کرے اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہو سکتا ہی تم سے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم لوگ عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰ ابن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے اللہ کی وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰ نے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبل مبعوث ہونیکے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا تمنے آپکے معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا آپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے واسطے آیا نہین بات کی اُنسے سوسمار اور پتھر نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھروالے قبیلہ مضر مین راوی کہتا ہی کہ چپ رہ گیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت اور دلیل کو اُٹھا دے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہین ہمکو وہ سب کام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ جادو قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمھاری سچ ہی پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر کہ برسا دے اللہ پانی پس اگر برسے گا پانی تو جانین ہم کہ کلام تمھارا حق ہی ہمین کوئی شک نہین ہی اور ایمان لاوینگے ہم ساتھ اللہ برتر کے اور

تصدیق کرینگے ہم رسالت محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر ہی اس بات پر جو تونے
کہی وان اللہ علی کل شئ قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہی اللہ تعالیٰ سے تو اللہ قبول کرتا ہی اُسکی دعا کو اور
اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر اُٹھ کھڑے ہوے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُنسے ابو ثوب نے کہ کہانتک
جاؤگے اے یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے اوپر عذاب کو آسمان سے
پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا بل اتبع الذین ظلموا اھواء ھم بغیر علم فمن یھدی من اضل اللہ ومالھم
من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہی کہ نہین طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو اور
اسیقدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ
اُسکے سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہانتک پانی اور نہین سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ
ابو ثوب نے اُس کھیتی کے واسطے گڈھے اور تالاب بنائے تھے کہ یکجا ہوتا تھا اُنمین پانی بارانکا اسقدر کہ
کفایت کرتا تھا اُس زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب موقوف ہوجاتا تھا برسنا پانی کا
گرمیون کے دنون مین تو سینچتا تھا وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو قوت ہوتی تھی اور
لگائے تھے اُسنے درخت سب پھلون کے اور اس سالمین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس روکا تھا اللہ تعالےٰ
نے پانی کو جاڑون کے دنونمین اور خشک گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین یکجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور قریب بہ خشکی
پہونچی تھی گرمیونمین اور ابو ثوب بہت محتاج تھا پانی کا اسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور گذرا حال اُن
دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا پس کہا یزید
نے کہ اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت
نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو آسمان کی طرف اور کشادہ کردیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللھم انک قد
امرتنا بالدعاء ووعدتنا بالاجابۃ وانت اصدق القائلین اذ تقول واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ
الداع اذا دعان وقد دعوتک کما امرتنی فاستجب کما وعدتنی یاذا المعروف الذی لا ینقضی ابدا ولا یحصیہ
غیرک احلل اسقنا غیثک بحق محمدن المصطفیٰ وآلہ الشرفا واصحابہ اھل الوفاء انک علی کل شئ قدیر وقاص بن جبیر نے
بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہی کہ یزید بن عامر دعا کررہے تھے کہ اُسیوقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے
بیچ مین اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے والے تیز کے اور

پھیل گئی اور آسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد اُسکو ساتھ آواز برق کے
مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل ڈپٹنے شیر غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرحکی آواز
کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی آسمان قدرت پر بحالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی
پر فرشتگان رحمت کو درانحالیکہ باندھے تھے وہ کمرون مین پٹکے خدمتگذاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ
خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی
رکھے ہوے تھی بازو اطاعت کے موافق منطوق یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل
چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے والے کے اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس شخص کے جو
سجدہ کرتا ہو واسطے بزرگی اللہ کے وتری الودق یخرج من خلالہ پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور
باردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو
اور برق مارتی تھی اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہوا ے قدرت
اللہ کی درانحالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا درمیان ہاتھون اُسکی رحمت کے تو اُس وقت کھل گئے پٹ اُس کے
دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس روئی وہ ساتھ آنسو اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانہ پر
اور پے درپے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوؤن کا پس خوش ہوئی زمین وقت اُترنے اُس کے
پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی پونجی جمع کی ہوئی
سبزے کی از روے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکار اپکارنے والے قدرت نے یہ
اُنظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہے کہ برسا پانی درانحالیکہ برستا رہا وہ پانی دن اور
تمام رات تک تا اینکہ سیراب ہوگئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر
ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہے بندونکی روزی کا پس ہنسا
ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمہارا عظیم ہے اور مکر تمہارا بڑا ہے اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہے پس کہا اُس سے یزید نے
کہ رحمت نہین ہوتی ہے مگر اللہ تعالی کی طرف سے کہ وہ نیکوکار اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہے اور قسم دلائی مین نے اُسکو محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس رہ گیا ابو ثوب پھیر نے جواب سے جبکہ دیکھی اُسنے
قدرت اللہ غالب اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا
اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق اور ثابت ہوگئی مجکو یہ بات کہ دین تمہارا حق اور کلام تمہارا راست ہے اور مین ایمان
لاتا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین
چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل وعیال اور اپنے ساتھیون پر اور

کھودڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے
پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کرے گا تو اللہ تیری گھات
مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا
حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمھارے ساتھ اور چلایا مکر تیر اپنے مکر کا پس کہا
یزید نے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانونکو
یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرونکو تمام جزیرون سمینہ اور ابی بینا اور ابی سلود سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس
ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا
کرتے ہین ہم اُسپر اور جو کوئی لڑے گا ہم سے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ
اور اشمون اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے درانحالیکہ بُلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے
پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط
کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری
طرف کا رکھتا ہی پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص
کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایک ہزار سوار کے بادیہ
اعراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال ابو ثوب کا یہ
ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل
اور پانچ سو سوار قبط اور عرب متنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لے کر کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے
پہونچے اور اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کر کے ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس
پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شطا بن ہامرگ تھے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا
لوگون کو اور زمین پر گرا دیا دیرون کو سواسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا
واسطے اسلام کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امر اُسوقت تھا کہ ظاہر ہوے اُنکو یہ انوار
اور کھولے گئے اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی
تاریکی رات کی اور پھرے وہ قبیلونکی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے رہنے کے پس بہت رات تک
کھڑے رہے قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور شرمندگی کے سر جھکائے
ہوے خجالت مین پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے نے طلوع کیا سو گئے
وہ پہلو کے بل پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوے شطا

درانحالیکہ وہ روتے تھے پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ اے میرے بیٹے کس چیز نے رُلایا ہی تمکو انھون نے کہا کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز جو کبھی نہین دیکھی اور سُنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سُنی تھی اور دنیا مجھ سے چھوٹتی ہی پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہی پس کہا شطانے کہ قسم ہی خدا کی یہ خواب پریشان نہین ہی ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہی بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا قلمون کو اور پیدا کیا روشنی اور تاریکی کو اور بھیجا محمد سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ وروش اسلام کے اور مین نے دیکھا ہی خواب مین کہ گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہی پس دیکھا مین نے فرشتگان آسمان دنیا کو اس حال مین کہ بعض اُنمین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین کہ نہین خشک ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک ساتوین آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین ساتھ روشنی کے اور روشن ہین بدون آگ کے اور اُس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین کہ نہین دیکھا مین نے مثل اُسکے اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن نور اُنکا ماند کرتا ہی سورج کے نور کو اور اُنکے پاؤن مین یاقوت سُرخ کی نعلین ہین کہ بہتی اور چلتی ہین وہ اُنکو پہنے ہوے فرش ریشمین اور زنگارین اور رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجکو ایک نے اُنمین سے اور وہ یہ کہتی تھی یا مفتون بدار الغرور امالک ان تذکر ناو ترغب فی قربنا اما علمت ان من اجلک خلقنا ربنا وجعل مصرنا منلک الجہاد فما هذا الجرو البعاد الفت الجفان فما هکذا صنع اهل لوفاء والان نقد نفذت المیقات والتفت الساعات فیستیقظ من المنام وبادر الی الرحیل واقصد دار لسلام وارفع راسک تری اما اعد الله تعالی لقوام اللیل وجنان انساد و لمجاهدین کاپل پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوے جنکی نہایت نہین موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اُنکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک اور زیور پہنے ہین اور نور اُنکا چمکتا ہی پس نکلا ہر اور سامنے میرے ہولی ایک حور اُنمین سے کہ اگر ظاہر ہو وہ اہل دنیا پر تو بے بینا ہو جاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی کے سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی شعر

انتبه یا مفتون یا تحی فی منامها	فدع المسهود بادر بالشغل المستقیم	واشته الی مع علی ما اسلفتا
تو اے مفتون ہوشیار ہو کب تک کوشش کریگا دریاے خواب غفلت مین	نیند چھوڑ تو آرام اور راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند آرزومند حاجت کے	اور بہا تو آنسو اپنے گذرا ہوا تو نے کیے
واعمل ولا تلو علی عمل الملام	انما اللائم وعنی لست اسمع الملام	اتی اطلب ملکا لک بملہ صبا لمرام
اور جو شخص اور بوجہ شہر لدا ہوا بار ملامت	اسمر کہ تو کہ ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا مین	اسواسطے کہ مین خواہش رکھتا ہون ایسا ملک کی کہ پہونچنا اُسکا دشوار کام ہے

فی جنان الخلد والفردوس فی دار السلام
وہ ملک ہی بیچ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین باغ کی بہشت مین

ولها صدع علے اخذ کنون تحت لام
اور موے پیچان ہین اُسکے رخسارے پر شل دائرے حرف نون کے نیچے حرف لام کے

یا امانی وی جائے وعمادی قوام
ہی آرزو میری اور امید میری اور ستون میرے اور مقصد میرے

فانت یاسیدی تجد نی بعد ترحال الظلام
پس تو اے سردار میرے پاویگا مجکو بعد دور ہونے تاریکی کے ١٢

وعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون مین زن نوخواستہ یعنی حور بہشتی کی جو ہی مرتبے مین زیادہ سورج اور پورے چاند سے

احسن الاتراب تدًا فی اعتدال وقوام
بہت اچھی ہی ہم سنون مین از روے قد کے اعتدال اور راستی مین

فاستمع منی کلامی وفکونی النظام
سُن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

طرفها یشرق بالخط مشیا بالسهام
آنکھ اُسکی روشن ہی ساتھ ایسے خط شعاعی کے کہ روشن اور ظاہر کرتا ہی وہ سہام کو

مهرها من قام لیلا وهو یبکی فے الظلام
مہر اُسکا وہ ہی جو شب بیداری کرے اور روے زاری کی مین خدا کے خوف سے

وغدا بادر الی الحرب وضرب بالحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کر تو

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہارگ نے وہ امر جو بیان کیا اُس سے اُسکے بیٹے شطا نے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ اے میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اُس چیز مین جو دیکھا تو نے خواب سے شطا نے کہا کہ نہ قسم ہی خدا کی اے باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو اے میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطا رات بھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی سے قدمون کے بل اور آنسو اُنکے جاری تھے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطا نے اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے اُسنے باپ اُنکے اور کہا کہ اے میرے بیٹے قسم ہے تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجھ کو اپنی جدائی مین پس کہا شطا نے کہ چھوڑدو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اُسی وقت برپا ہوا ماتم اور جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہارگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ اے میرے بیٹے اگر ٹھیک ہو خواب تیرا اور نکڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہی کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی اور رجاے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے اور رکود اوادیا اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا اُنکی طرف ایک سوار ابی توب کے لشکر سے پس مار ڈالا اُسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا اینکہ مار ڈالا اُنھون نے بارہ سوارون کو ابی توب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی توب نے اُس معاملے کو جو شطا نے اُسکے سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اُسکو صبر کی غیر ازینکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمردان مشہور اور دلیران نامی سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین کہا اُسنے کہ اے لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تو نے دین رات اور تبعیت کی تو نے ان عرب کی اور داخل ہوا تو اُنکے ساتھ دین اسلام مین بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سبز اور ختم

اور ملامت کا ہوا پھر بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سُنا شطا نے کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اُسپر
اور کہا کہ اے مردود حکم کرتا ہی تو مجکو چھوڑ دینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور موسیٰ تھے اور بہ تحقیق ظاہر
ہوئی مجکو وہ چیز جو مہیا کی ہی اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سُنا ابو ثوب نے
کلام اُنکا غصے مین آیا وہ اور حملہ کیا اُنپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو اُنکی طرف پس پیش آئے شطا اُسکے سامنے ساتھ دل
مضبوط اور قصد روشن اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونون اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے
گھوڑون پر اور برابر مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا اینکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا اُن دونون کے
غبار اور تیزی پر ہوا آفتاب اور رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال اُنکا پس چاہا اللہ تعالیٰ نے
کہ خوش کرے دل اپنے بندہ شطا کا اور دکھادے اُنکو وہ چیزین کہ جو مہیا کی تھین اُنکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا اُن کی
بینائی کو پس دیکھا شطا نے اُس گنبد کو جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اُسکے ہاتھ مین
ایک کانسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ کہتی تھی یا شطا ھذا شراب من شرب منہ مایبقے ولا یہوم ولا یقسم ولا یموت
ولا یبلی والساعۃ تصل الینا پس جب دیکھا شطا نے اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہی جس کا وعدہ
کیا تھا مجھ سے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب مین اور روئے شطا اور جاری ہوے آنسو اُنکے
اللہ غالب اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے یہ رونا تمھارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا
کچھ دیکھا ہی پس ہنسا ابو ثوب اُنکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی لڑائی پہلے مرتبے سے مگر یہ کہ
ابو ثوب نے سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اُسنے اپنے چھوٹے نیزے کو اُنکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُنکی
پشت سے پس گر پڑے وہ زمین پر مردہ ہوکر اور جلد لے گیا اللہ اُنکی روح کو طرف بہشت کے راوی کہتا ہی کہ جب
دیکھا ہامرک نے اپنے بیٹے کو مردہ نہ رہا اُنکو صبر سوا اسکے کہ حملہ کیا اُنھون نے اور اُنکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر
دران حالیکہ لڑنے لگین دونون جماعتین آپس مین اور بلند ہوا شور تا اینکہ ہوگیا دن مثل تاریکی کے کثرت
گرد و غبار سے اور واقع ہوئی ہزیمت ہامرک کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر پناہ دمیاط کے اور اُمید کی اُنھین دشمن
خدا ابو ثوب نے اور گمان کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشا لیشین
اور آئے اُنکی طرف نشان مسلمین کے اور اُنکے نیچے دلیران موحدین اور پیشرو اُنکے ہلال بن اوس و صفوان بن ربیعہ تھے
اور بلند کیا تھا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرک
نے کہ آئے مسلمان قوی ہوگیا دل اُنکا اور اُنکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے ابو ثوب اور
اُسکے ہمراہیون پر اور کہا اُنھون نے کہ اے دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے پیے راستی اور ایمان کے لوگ اور دور آئی
ہلاکی تم مین اے بندگان صلیبون کے راوی کہتا ہی کہ حملہ کیا ہلال بن اوس و صفوان بن ربیعہ نے مع اپنے ہمراہیون کے

کا فرون پر اور مارا اُنمین شمشیرہاے برّان کو پس جب دیکھا ابو توب نے کہ ناگہان در آئے اُسپر عرب نیک متحیر ہو گیا
وہ پس اُسی حال مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ اے دشمن
خدا اور دشمن اپنی جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت
اللہ کے دین کی اور نہین دیکھی یقین تو نے نشانیان اُسکی اور سُنی تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم حق سے اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے
گردن بند پر اور کھینچا اور جدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور لیچلے اُسکو حالت ذلت مین اور
پڑ گیا شور اس امر کا کہ ابا توب گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے واسطے قضا و قدر کے پس بعض اُنمین سے
رفیے تا اینکہ مارے گئے اور بعض اُنمین سے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم
ابو بینا اور ابو شقا اور حاکم ورنا اور سمینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو اور
خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکبادی بسبب سلامتی اور فتح کے
اور تعزیت کی اُنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ امید مزدوری اور سلام کی رکھتا ہون مین اُسکے واسطے نزدیک
اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ برتر کے پس کہا اُنسے یزید بن عامر نے کہ بتحقیق بہشت مین
کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اُسکی کتاب بزرگ مین ہے
وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات
من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہے کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو انھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے
تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے اور اُترے مسلمان اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات
کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ یزید بن عامر کے خیمے مین اور کہا کہ اے صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے بیٹے کو خواب مین کہ وہ ہے گنبد مین ہے جسکو اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا
اور ایک حور اُنکے سامنے ہے پس کہا مین نے کہ اے میرے بیٹے اللہ تعالی نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا
اُنھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالی نے اچھی طرح سے اور بخشش کی مجھ پر ساتھ بشارت اور عطیہ بے مثل کے اور
اُتارا مجکو جوار رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوے شطا شب
نصف شعبان کو پس کہا اللہ تعالی نے اُس رات کو بطور موسم کے پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اُس رات
مین مگر یہ کہ زیارت کی اُسکی قبر کی راوی کہتا ہے کہ سامنے اپنے بلایا ہلال بن اوس نے ابا توب کو اور عرض
کیا اُسپر اسلام کو پس مسلمان ہو گیا وہ اور اسی طرح سب قیدیون کو بلا کر اسلام عرض کیا اُنپر پس جسنے
اسلام قبول کیا برنگہ اشت کی اُسکی اور رہا کی اُسکو اور جسنے انکار کی مسلمان ہونے سے ٹھہرایا اُنکو

ادا ے جزیہ پرسال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد بنایا اُنکے کنیسون کو اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابو ثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اُسکو طرف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہی کہ اُترے ہلال بن اوس ایک سرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا بعد اُسکے کہ فراغت پائی اُنھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون سے پس جب اُترے ہلال بن اوس مع اپنے لشکر کے سرخ ٹیلے پر ہامرگئے کہا کہ اے سردار بے ڈر ہوگئے ہم ہر طرف سے لیکن ایک جگہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہی پس کہا ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمھارے واسطے کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہی وہ لوگ قلعہ مدینہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا اُنکے قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب پورب اُسکے ایک قلعہ اور حاکم وہان کا صامت بن مرہ تھا آل مرداس سے پس جب ہلال بن اوس نے یہ حال سُنا روانہ ہوے اُسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اُس سرزمین کے اور قصد کیا قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اُترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اُسکے محاصرہ کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کیطرف اور حکم کیا اُنکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور تھے قلعہ مین ایکہزار تیرانداز تھے پس چلایا اُنھون نے ایکہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الفری اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس اُسپر بحالت محاصرہ کے بیس دن تک مگر نہ قادر ہوسکے اُسپر پس کہلا بھیجا اُنھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب کی اُسنے پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے اُنکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بجمعیت پانچ سو سوار عرب اور تین ہزار اُن قبطیون کے جو مسلمان ہوے تھے پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اُترے وہ قلعہ پر ارادہ کیا اُنھون نے محاصرہ قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے اُن لوگون کے اُترنے اور اُنکی کوشش کو جانا اُسنے کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنیوالا اُسکا باقی نہین ہی پس اُس حال مین مصالحہ کیا اُسنے مقداد سے چار ہزار دینار اور چار سو اونٹنی اور ایک ہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اُسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کرجاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کردیوے قلعہ کو پس منظور کیا اُسکو مقداد نے اور مصالحہ کیا اُس سے اور لیا اُس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ لشکر کے اور اُترے وہ بلقارہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب متنصرہ سے جسکا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اُن لوگون کے جو اُسکے نزدیک تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا مسلمانون نے بجانب قصر مشیدہ کے اور اُسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اُنھون نے طرف دروازہ کے اور اُترے اُسپر پس مصالحہ کیا وہان کے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اُسکو بھی صلح سے فتح کیا

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد شام کو ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور تمام صحابہؓ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالےٰ نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبداللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون پر اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کو ایک خط مشتمل برخوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو ہوری کی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت حمد اور ثنا کی خداے برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابوعبیدہؓ بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابوعبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو کھولا اور پڑھا اُنھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمانبرداری کی اُنھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

تمت

خاتم الطبع

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ ترجمۂ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابۂ کرام فتوح الشام عن مرویات علامۂ واقدی علیہ الرحمہ مترجمۂ عالم نبیل فاضل جلیل البحر الاعظم والشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع سید نیوری۔ و ترجمۂ فتوح المصر مترجمۂ واقف اسرار فروع و صول آئینہ حقیقت نمای منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المداری السید نیوری ابن منشی محمد حسین برادر سید عنایت حسین صاحب موصوف بخیر و خوبی تمام ہوا

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
شرح فارسی مختصر وقایہ		واعمال ودعا وغیرہ	۵ر	قیامت نامہ۔ مسمے بہ		عربی واردو شامل	
ازعبدالرحمن جامی	۱۵ر	رشید المومنین۔ عربی		آئینۂ نشور	۴ر	سولہ رسالہ	۱۰ر۶پائی
کنز فارسی محشے مع		واردو	۸ر	تحفۂ درود ملقب بہ		سفرنامۂ حجاز	عہ پ
فرہنگ	۹ر	محامد النبیؐ	۵ر	خیر الکلام	ار۶پائی	ہفت بند تلا کاشی	ار
مالابدمنہ۔ مع وصیت نامہ	۵ر۳پائی	علامات القیامۃ	۲ر۶پائی	رسالۂ کسب الانبیا	۳پائی	حدائق الحنفیہ	عہ ر پ
شرح مختصر وقایہ کورمیری		کلمات قدسیہ والہامات		مجموعۂ توشۂ عقبیٰ	۹پائی	الضرب المنکر	۸ر
ازمولانا جلال الدین	۴ر	غوثیہ	۵ر	مجموعۂ نود و نہ نام		مظہر المیلاد مولد شریف	
رسالہ تنبیہ الانسان		فضائل الشہور والصیام	۳ر	باری تعالےٰ شامل		منظوم	۲ر
درحلت وحرمت		شبیہ احمدی	ار۹پائی	چھ رسالہ	۲ر۹پائی	شمس الضحیٰ فی میلاد المصطفیٰ	۲ر
جانوران	۹پائی	اظہار الحقیقت	ار	انوار محمدی	۵ر	نسب نامہ رسول مقبول	۹پائی
رسالۂ قاضی قطب		دوازدہ مجلس۔ [illegible]		شرح چہل حدیث	ار۳پائی	نور نامہ وشمائل نامہ	۶پائی
ذکر ایمان وارکان	۳پائی	ریاض الانہار	۱۱ر	فالنامہ یوسفی	۶پائی	خدا کی رحمت	ار
نادر المعراج جامع آیات		دہ مجلس منظوم		خمسہ اقبالیہ مع شجرہ	عہ ر پ	رسالۂ زبدۃ الافکار	ار۶پائی
واحادیث وروایات		معرکہ کربلا۔	۴ر	ہدیۂ اقبالیہ	۸ر پ	عادۃ الانسان فی	
دربیان معراج نبیؐ	عہ ر پ	دہ مخزن مصائب کربلا	۴ر۹پائی	مجموعۂ وفات نامہ شامل		آخرۃ الایمان	ار۶پائی
مختصر وقایہ حصہ اوّل		مہر نبوت	ار۹پائی	پانچ رسالہ۔	۹پائی	بہارستان منقبت	۲ر پ
مترجم مع ترجمہ فارسی	۶ر	ریاض الاربعین [illegible]		مولد شریف شہید		مخمس ظہیری	۶پائی
ایضاً۔ حصہ دوم مع		بہ نجات المسلمین	ار پ	واضح قلم	۴ر	محامد خاتم النبیین	۵ر
ترجمہ فارسی۔	۵ر	ناصر الابرار فی [illegible]		ایضاً۔ متوسط قلم کاغذ		سرور القلوب فی ذکر المحبوب	۸ر
متفرقات دینیہ		اہل بیت الاطہار	۴ر۳پائی	سفید وحنائی	ار۳پائی	تعبیر الرویا منظوم اردو	۲ر
احیاء القلوب فی میلاد		رموز القرآن	۶پائی	تاریخ احمدی	۶ر	سراپائے سید المرسلین	ار
المحبوب	۴ر۶پائی	آثار محشر	۲ر	مولود شریف جدید	۲ر۹پائی	گلدستۂ محسن شامل	
اعجاز یوسفی۔ مجموعۂ		صبح کا ستارہ	ار۹پائی	زیور ایمان۔ مولد شریف	۴ر	چار رسالہ	ار۶پائی
وظائف وتعویذات		قیامت نامہ بہشت نامہ	ار۳پائی	مجموعۂ اوراد مستندہ		خمسۂ محمدیہ در فضائل پیغمبر	۲ر۶پائی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
سبیل الجنان ترجمہ اردو		کتاب الاسراف	ار	تقریر الشہادتین		ریاض الانوار۔ مولد	
تکمیل الایمان	ار۱پائی	منظور مبارک	۲ر	اُردو ترجمہ		شریف	ار۳پائی
فلاح دارین	۴ر۶پائی	عقائد اکبری	۱۲ر پ	تحریر الشہادتین	۳ر۳پائی	سخاوت نامہ مع قصہ	
تحفۃ الزوجین۔ شوہر		مجموعۂ زینت القاری		ذکر الشہادتین	۵ر پ	شاہ یمن	۶پائی
وزوجہ کے باہمی حقوق	۲ر۹پائی	شامل چار رسالہ	۲ر	گلزار خلیل	۲ر	وکیل الغربا	۶ر
احکام العیدین	۲ر۳پائی	مؤید القرآن	ار۹پائی	تقویۃ الایمان مع تذکرۃ		تحقیق جعفری	۲ر۳پائی
تحریر النسا۔ مسائل کہ		جنگ نامہ کربلا	۵ر۶پائی	الاخوان	۶ر۳پائی	ناصر العشاق۔ ذخیرہ	
کن عورتوں سے نکاح		روضۃ الجنان	۱۲ر پ	سر الشہادتین	ار۳پائی	درود شریف با ترجمہ	
درست ہے	ار	احسن المواعظ جلد		تعبیر الرؤیا	۸ر	اُردو	۴ر
گلدستۂ کرامت	۸ر	اول	۱۰ر پ	چار آئینہ منظوم در		ترجمۂ وصایاے امام	
رسالۂ عجائب ہادیہ	ار۳پائی	ایضاً جلد دوم	عہ ر پ	مدحت چار یار	۹پائی	محمد غزالی رح	۹پائی
گلزار جنت۔ بیان		کلید جنت	ار۶پائی	اسرار [illegible]	۲ر	نالۂ عاصم	۲ر
نعمت ہائے بہشت	۲ر۳پائی	تذکرۃ الشہدا		مجربات [illegible]		کلید باب الحج۔ مع	
مقاصد الصالحین	۳ر	منظوم در واقعات		عربی سے اردو ہوئی		نقشہ	۳ر
ضمان الفردوس در		کربلا	۷ر۶پائی	ہے	۱۲ر	وسیلۃ النجات	ار۹پائی
مسائل دینیہ	ار۶پائی	روضۃ الشہدا المسمی		ضیاء [illegible] فی		میلاد سرور انبیا	۵ر
عقد الجواہر	ار	بہ گنج شہیدان	۴ر	الایمان [illegible]	۲ر۹پائی	اسرار کربلا	۲ر۶پائی
ترغیب الفرقان فی		شہادت نامہ آل نبیؐ	۶پائی	تذکرۂ [illegible] اکبر	۲ر۶پائی	اسرار النبوت	۶ر۳پائی
فضائل القرآن	۳ر۳پائی	معجزہ آل نبی۔ یعنی		قصہ [illegible]		نفحات جعفری	
طریقۂ حسنہ	ار۶پائی	معجزہ سر مبارک		منظوم [illegible]	۳پائی	حدیقۃ الطبع	۳ر۶پائی
رانڈوں کی شادی۔	ار۳پائی	امام حسینؑ۔	۳پائی	در د[illegible] اکبر [illegible]	۶پائی	چراغ ایمان۔ یعنی	
اوراد احسانی مجموعہ وظائف	ار۶پائی	عناصر الشہادتین	۶ر۹پائی	منتخب [illegible] القرآن	ار	شمع شبستان بیان	
ناصر الحبیب فی اسماء الحبیب		شہادت نامہ موسوم		رسالۂ [illegible]		اسلام وسلامتی ایمان	
اسماے رسول مقبول	۴ر	بہ شمکدہ	۲ر	الشفا فیہ	ار	وغیرہ	عہ ۲ر